

# تفہیم البخاری

عربی متن مع اردو شرح

## صَحِيحُ الْبُخَارِيِّ

امیر المؤمنین فی الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و شرح

مولانا ظہور الباری اعظمی فاضل دارالعلوم دیوبند

جلد دوم ○ حصہ چہارم

فضائل القرآن

کتاب التفسیر

۴۲۴۵  
احادیث و معارف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا سدا بہار گلشن

# تفسیر البخاری

عربی متن مع اردو شرح

## صحیح البخاری

جلد دوم

امیر المؤمنین الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن سنان بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و شرح

مولانا ظہور الباری اعظمی صاحب دارالعلوم دیوبند

دارالانشاء

مقابل مولوی مسافر خانہ ۵ اردو بازار، کراچی ۱

طبع اول دارالاشاعت دسمبر ۱۹۸۵ء  
طباعت:  
ناشر:- دارالاشاعت کراچی ۷

ترجمہ کے مجملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں  
کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر

ملنے کے پتے:

دارالاشاعت اردو بازار کراچی ۷  
مکتبہ دارالعلوم کورنگی کراچی ۱۴  
ادارۃ المعارف کورنگی کراچی ۱۴  
ادارۃ اسلامیات ۱۹ انارکلی لاہور ۷

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۵۶۶	یسودیوں نے علیؑ کو اللہ کا بیٹا بنایا	۸۲۱	۵۹۱	پھر جن شخص عمرہ سے مستفید ہو	۸۳۵			
۵۶۷	جس کی طرف لوٹ لوٹ کر آتے ہیں	"	۵۹۲	میں اس بات میں کوئی مضائقہ نہیں	"			
۵۶۸	جب ابراہیم اور اسماعیل بیت المقدس کی بنیاد اٹھا رہے تھے	۸۲۲	۵۹۳	ہاں تو تم وہاں جا کر واپس آؤ	"			
۵۶۹	تم کہہ دو ہم اللہ پر ایمان لائے	"	۵۹۴	اور ان میں ایسے بھی ہوتے ہیں	۸۳۶			
۵۷۰	بیوقوف لوگ ضرور کہیں گے کہ	"	۵۹۵	وہ شدید ترین جھگڑا ہو	۸۳۷			
۵۷۱	ان کو سابقہ تکرار سے کسی چیز نے پھیر دیا	۸۲۳	۵۹۶	کیا تم یہ کمان کرتے ہو	"			
۵۷۲	ہم نے تم کو امت وسط بنایا	"	۵۹۷	تھاری یو یو تھاری کھیتی ہیں	۸۲۸			
۵۷۳	جس قبلہ پر آپ اب مکہ تھے	۸۲۴	۵۹۸	جب تم عورتوں کو طلاق دے چکے	"			
۵۷۴	بے شک ہم نے دیکھ لیا	"	۵۹۹	تم میں جو لوگ دنات پاجاتے ہیں	۸۲۹			
۵۷۵	آپ ان لوگوں کے سامنے ماری	۸۲۵	۶۰۰	سب نازوں کی پابندی کرو اور خصوصاً	۸۳۱			
۵۷۶	نشانیاں لے آئیں انہی	"	۶۰۱	نازعہ کی	"			
۵۷۷	جن لوگوں کو ہم کتاب دے چکے ہیں	"	۶۰۲	اللہ کے سامنے مابودن کی طرح	"			
۵۷۸	ہر ایک کے لیے ایک رُخ ہوتا ہے	"	۶۰۳	کھڑے رہا کرو	"			
۵۷۹	اپنا منہ مسجد حرام کی طرف پھیر لیجئے	۸۲۶	۶۰۴	لیکن اگر تمہیں اندیشہ ہو	"			
۵۸۰	آپ جس جگہ سے بھی نکلیں	"	۶۰۵	جو لوگ تم میں دنات پاجاتے ہیں	۸۳۳			
۵۸۱	صفا دار و مردہ اللہ کی نشانیاں ہیں	"	۶۰۶	قابل ذکر وقت	"			
۵۸۲	اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں	۸۲۷	۶۰۷	کیا تم میں کوئی یہ پسند کرتا ہے	"			
۵۸۳	اے ایمان والو	۸۲۸	۶۰۸	وہ لوگوں سے پٹ کر نہیں مانگتے	۸۳۴			
۵۸۴	تم پر روزے فرض کیے گئے	۸۲۹	۶۰۹	حالانکہ اللہ نے بیس کو حلال کیا	"			
۵۸۵	گنتی کے چند روزے	۸۳۰	۶۱۰	اللہ سود کو مٹاتا ہے	۸۳۵			
۵۸۶	پس تم میں سے جو کوئی اس مہینے کو پالے	۸۳۱	۶۱۱	خیر و اہم جاؤ	"			
۵۸۷	جائزہ نہ دیا گیا ہے	"	۶۱۲	اگر تنگ دست ہے الخ	"			
۵۸۸	کھاؤ اور پیو	"	۶۱۳	اس دن سے ڈرتے رہو	"			
۵۸۹	یہ تو کوئی بھی نیکی نہیں	۸۳۳	۶۱۴	جو کچھ تمہارے نفسوں کے اندر ہے	۸۳۶			
۵۹۰	ان سے لرو	"	۶۱۵	پیغمبر ایمان لائے	"			
۵۹۱	اللہ کی راہ میں خرچ کرتے رہو	۸۳۴	۶۱۶	سورۃ آل عمران	۸۳۷			
۵۹۲	اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو	"	۶۱۷	اس میں علم آئیں ہیں	۸۳۸			
۵۹۳	جس پر کوئی آیت منسوخ کرتے ہیں	۸۲۰	۶۱۸	یہ اُسے اور اس کی اولاد کو	۸۳۹			



باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۶۱۶	جو لوگ اللہ کے عہد کو بیچ ڈالتے ہیں	۸۳۸	۶۳۸	تمہارے لیے اس مال کا ادھار	۸۶۷		سورۃ مائدہ	۸۷۹
۶۱۷	آپ کہے کہ ادا ایک کلمہ کی طرف	۸۵۰	۶۳۹	تمہارے لیے جائز نہیں	۶۶۱		آج میں نے تمہارا دین کامل کر دیا	۸۸۰
۶۱۸	جب تک تم اپنی محبوب چیزوں کو		۶۴۰	جو مال والدین چھوڑ جائیں	۸۶۸	۶۶۲	پھر تم کو پانی نہ ملے	"
	خرچ نہ کر دو گے	۸۵۲	۶۴۱	اللہ ایک ذرہ برابر بھی ظالم نہیں	"	۶۶۳	سو آپ خود چلے جائیں	۸۸۲
۶۱۹	آپ کہہ دیجئے تو راۃ کو لاؤ	۸۵۲		کرے گا	"	۶۶۴	جو لوگ اللہ اور ان کے رسول	۸۸۲
۶۲۰	تم لوگ بہترین جماعت ہو	۸۵۵	۶۴۲	سو اس وقت کیا حال ہو گا	۸۷۰		سے رشتے ہیں	"
۶۲۱	آپ کو اس امر میں کوئی دخل نہیں	"	۶۴۳	اور اگر تم بیمار ہو	"	۶۶۵	زخموں میں تمہا ص ہے	۸۸۳
۶۲۲	تمہارے اختیار میں کچھ نہیں ہے	۸۵۶	۶۴۴	اے ایمان والو	۸۷۱	۶۶۶	آپ بھینچا دیجئے جو آپ کے رب	۸۸۴
۶۲۳	رسول تم کو پکار رہے تھے	"	۶۴۵	سو آپ کے پروردگار کی قسم	"		سنے نازل فرمایا	"
۶۲۴	تمہارے اوپر راحت نازل کی	۸۵۷	۶۴۶	ایسے لوگ ان کے ساتھ ہوں گے	۸۷۲	۶۶۷	اللہ تم سے بے معنی قسم پر موقوفہ	"
۶۲۵	جن لوگوں نے اللہ اور اس کے	"	۶۴۷	تمہیں کیا عذر ہے	"		نہیں کرتا	"
	رسول کو مان لیا	"	۶۴۸	تمہیں کیا ہو گیا ہے	۸۷۳	۶۶۸	اپنے اوپر ان پاکیزہ چیزوں کو	"
۶۲۶	لوگوں نے تمہارے خلاف برا	"	۶۴۹	جب انہیں کوئی بات خوف کی	"	۶۶۹	شراب اور جوا	۸۸۵
	سامان اکٹھا کیا ہے	"		پہنچتی ہے	"	۶۷۰	جو لوگ ایمان رکھتے ہیں	۸۸۶
۶۲۷	اور جو لوگ	۸۵۸	۶۵۰	جو تمہیں سلام کرتا ہو	"	۶۷۱	ایسی باتیں مت بوجھو	۸۸۷
۶۲۸	یقیناً تم لوگ	"	۶۵۱	مسلمانوں میں سے	۸۷۴	۶۷۲	اللہ تعالیٰ سے	"
۶۲۹	جو لوگ اپنے کرتوتوں پر خوش		۶۵۲	بیشک ان لوگوں کی جان	"	۶۷۳	میں ان پر گواہ رہا	۸۸۹
	ہوئے ہیں	۸۶۰	۶۵۳	بجز ان لوگوں کے	۸۷۵	۶۷۴	اگر تو انہیں عذاب دے	۸۸۹
۶۳۰	آسمانوں، زمین کی پیدائش	۸۶۱	۶۵۴	تو یہ لوگ ایسے ہیں	۸۷۶		سورۃ النعام	۸۹۰
۶۳۱	یہ ایسے لوگ ہیں	۸۶۲	۶۵۵	تمہارے لیے الخ	"	۶۷۵	اس کے پاس غیب کے خزانے ہیں	"
۶۳۲	اے ہمارے پروردگار	۸۶۳	۶۵۶	آپ سے عہدوں کے بارے فتویٰ	۸۷۷	۶۷۶	آپ کہہ دیجئے	۸۹۱
۶۳۳	ہم نے ایک پکارنے والے کو مٹا	"		طلب کرتے ہیں	"	۶۷۷	جو لوگ ایمان لائے	"
	سورۃ نساء	۸۶۴	۶۵۷	اگر کسی عورت کو شوہر کی طرف سے	"	۶۷۸	یونہی اور لڑکا کو اور تمام انبیاء	"
۶۳۴	اگر تمہیں اندیشہ ہو	"		زیادتی کا اندیشہ ہو	"		کو نصیحت دی	"
۶۳۵	العبۃ جو شخص نادار ہو	۸۶۶	۶۵۸	منافق دوزخ کے پتلے طبقے میں	۸۷۸	۶۷۹	یہی وہ لوگ ہیں	۸۹۲
۶۳۶	جب تقسیم کے وقت	"	۶۵۹	ہم نے آپ کی طرف دی بھیجی	۸۷۹	۶۸۰	جو لوگ یہودی ہیں	"
۶۳۷	اللہ تعین اور تمہاری اولاد	"	۶۶۰	لوگ آپ سے کلام کا حکم دریافت	"	۶۸۱	بے حیائیوں کے پاس بھی نہ جاؤ	۸۹۳
	کے بارے حکم دیتا ہے	"		کرتے ہیں	"	۶۸۲	آپ کہے کہ اپنے گواہوں کو لاؤ	"

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۶۸۳	سورہ اعراف	۸۹۳	۴۰۳	اللہ کی کتاب میں مبینوں کی تعداد	۹۰۸	۴۲۳	اللہ آپ پر اپنی نعمت تمام کرنا چاہتا ہے	۹۲۵
۶۸۴	آپ کہہ دیجئے	۸۹۵	۴۰۵	بارہ ہے	۹۱۰	۴۲۵	حضرت یوسفؑ کے قصہ میں نشانیاں ہیں	۹۲۶
۶۸۵	جب موسیٰؑ ہمارے وقت پر آگئے	۸۹۶	۴۰۶	جب غار میں دو میں ایک آپ تھے	۹۱۱	۴۲۶	یہ تم نے اپنے لیے ایک جیلہ بنالیا ہے	۹۲۷
۶۸۶	ترجمین اور بیٹروں کا ملنا	۸۹۷	۴۰۷	تالیف قلوب کے لیے خرچ کرنا	۹۱۲	۴۲۷	اس عورت نے یوسفؑ کو دھوکہ دیا	۹۲۸
۶۸۷	اے انسانو! الخ	۸۹۸	۴۰۸	جو لوگ خیرات کر نیوالے مومنوں کو طعنہ دیتے ہیں	۹۱۳	۴۲۸	حضرت یوسفؑ کے پاس بادشاہ کا مہم	۹۲۹
۶۸۸	کہتے جاؤ تو یہ ہے	۸۹۹	۴۰۹	آپ ان کے لیے دعائے مغفرت	۹۱۴	۴۲۹	حضرت یوسفؑ کے پاس بادشاہ کا مہم	۹۳۰
۶۸۹	درگزر اختیار کیجئے	۹۰۰	۴۱۰	آپ ان کی نماز جنازہ نہ پڑھیں	۹۱۵	۴۳۰	سورہ ابراہیم	۹۳۱
۶۹۰	سورہ انفال	۹۰۱	۴۱۱	وہ تم سے بہانے بنائیں گے	۹۱۶	۴۳۱	اللہ جاننا ہے جو ہر مادہ اٹھاتی ہے	۹۳۲
۶۹۱	اے رسول! وہ لوگ آپ سے	۹۰۲	۴۱۲	کچھ لوگ اپنے گناہوں پر شرمندہ ہیں	۹۱۷	۴۳۲	سورہ ابراہیم	۹۳۳
۶۹۲	بدترین حیوانات	۹۰۳	۴۱۳	آپ اور ایمان والے لوگ مشرکوں کے لیے استغفار نہ کریں	۹۱۸	۴۳۳	اللہ ایمان والوں کو ثبات قدم رکھتا ہے	۹۳۴
۶۹۳	اے ایمان والو!	۹۰۴	۴۱۴	اللہ نے آپ پر مہربانی فرمائی	۹۱۹	۴۳۴	کیا آپ ان لوگوں کو نہیں دیکھتے	۹۳۵
۶۹۴	اے اللہ اگر یہ قرآن حق ہے	۹۰۵	۴۱۵	تین آدمیوں کا ذکر	۹۲۰	۴۳۵	سورہ حجر	۹۳۶
۶۹۵	وہ وقت بھی یاد دلائیے	۹۰۶	۴۱۶	ایمان والوں کے ساتھ جو	۹۲۱	۴۳۶	شیطان باتوں کو چراتا ہے	۹۳۷
۶۹۶	حالانکہ اللہ ایسا نہیں کرے گا	۹۰۷	۴۱۷	تم ہی میں سے رسول آیا	۹۲۲	۴۳۷	حجروالوں نے پیغمبر کو کھٹکھٹایا	۹۳۸
۶۹۷	اور ان سے لڑو	۹۰۸	۴۱۸	غنی کا ذکر	۹۲۳	۴۳۸	سات دہرائی جائیدادیں آئیں	۹۳۹
۶۹۸	اے نبی! مسلمانوں کو ترغیب دلائے	۹۰۹	۴۱۹	ہم نے نبی اسرائیل کو دریا سے پار کیا	۹۲۴	۴۳۹	وہ لوگ جنہوں نے قرآن کے ٹکڑے کر دیئے	۹۴۰
۶۹۹	اب اللہ نے تم پر تحفہ کر دی	۹۱۰	۴۲۰	سورہ ہود	۹۲۵	۴۴۰	مرتے دم تک رب کی عبادت کرو	۹۴۱
۷۰۰	انیسواں پارہ	۹۱۱	۴۲۱	یہ اپنے سینوں کو دہرا کرتے ہیں	۹۲۶	۴۴۱	سورہ فصل	۹۴۲
۷۰۱	سورہ برآۃ	۹۱۲	۴۲۲	اللہ کا تخت پانی پر تھا	۹۲۷	۴۴۲	بعضوں کو کبھی عمر کی طرف ٹوٹایا جاتا ہے	۹۴۳
۷۰۲	جن مشرکوں کے ساتھ تم نے عہد کیا تھا	۹۱۳	۴۲۳	گواہ کہیں گے کہ یہ وہ لوگ ہیں الخ	۹۲۸	۴۴۳	باب ۴۰	۹۴۴
۷۰۳	اے مشرک! تم چار ماہ تک میں چلو پھرو	۹۱۴	۴۲۴	جب تمہارا رب ظالموں کی سبیلوں کو پکڑ رہا ہے	۹۲۹	۴۴۴	جب ہم کسی سستی کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں	۹۴۵
۷۰۴	راج اکبر کے دن کا ذکر	۹۱۵	۴۲۵	رسول اللہ سے خطاب کر آپ	۹۳۰	۴۴۵	یہ ان کی نسل ہے	۹۴۶
۷۰۵	جن مشرکوں سے تم نے صلح کا عہد کیا تھا	۹۱۶	۴۲۶	زیادہ نماز پڑھا کریں	۹۳۱	۴۴۶	ہم نے داؤد کو زبور عطا فرمائی	۹۴۷
۷۰۶	تم کفار کے سرخروں سے خوب لڑو	۹۱۷	۴۲۷	سورہ یوسف	۹۳۲	۴۴۷	کہہ دو تم ان کو بلاؤ	۹۴۸
۷۰۷	جو لوگ سونا اور چاندی کھاتے ہیں	۹۱۸	۴۲۸	سورہ یوسف	۹۳۳	۴۴۸	جن لوگوں کو مشرک پکارتے ہیں	۹۴۹
۷۰۸	جن دن سونا اور چاندی کو	۹۱۹	۴۲۹	سورہ یوسف	۹۳۴	۴۴۹	سورہ یوسف	۹۵۰
۷۰۹	چٹایا جا کا	۹۲۰	۴۳۰	سورہ یوسف	۹۳۵	۴۵۰	سورہ یوسف	۹۵۱

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۴۴۶	اے رسول جو خراب ہم نے آپ کو دکھایا تھا الخ	۹۴۲	۴۶۷	سورہ انجیاء	۹۶۲	۹۸۹	سورہ شعراء	۹۸۹
۴۴۷	خبر کا قرآن حاضر کیا گیا ہے	۹۴۳	۴۶۸	جس طرح ہم نے پہلے پیدا کیا	۹۶۳	۹۹۰	مجھے رسوا نہ کیجئے	۹۹۰
۴۴۸	قریب ہے کہ تمھارا رب تمام نمود میں آپ کو پہنچا دے	۹۴۹	۴۶۹	کچھ لوگ تذبذب میں اللہ کی عبادت کرتے ہیں	۹۶۵	۹۹۱	اپنے رشتہ داروں کو ڈرائیے	۹۹۱
۴۴۹	حق آیا اور باطل گیا	۹۴۳	۴۷۰	یہ گروہ رب کے بارے میں جھگڑتے ہیں	۹۶۵	۹۹۲	سورہ نمل - سورہ قصص	۹۹۲
۴۵۰	آپ سے روح کے بارے پر پوچھتے ہیں	۹۴۳	۴۷۱	سورہ مومنون - سورہ نور	۹۶۶	۹۹۳	جسے تم چاہو وہایت نہیں دے سکتے	۹۹۳
۴۵۱	تماز نہ زور سے اور نہ بالکل	۹۴۵	۴۷۲	جو لوگ اپنی بیویوں پر تہمت لگائیں	۹۶۸	۹۹۴	سورہ عنکبوت - سورہ روم	۹۹۴
۴۵۲	آہستہ پر مٹھو	۹۴۵	۴۷۳	پانچویں مرتبہ مرد یہ کہے	۹۶۹	۹۹۵	فطرت اللہ میں تبدیلی نہیں	۹۹۵
۴۵۳	سورہ کہف	۹۴۳	۴۷۴	خدا مے اسی طرح سزا مل گئی ہے	۹۷۰	۹۹۶	سودہ لقمان	۹۹۶
۴۵۴	انسان اکثر جھکڑا کر نوا لیا ہے	۹۴۴	۴۷۵	پانچویں مرتبہ عورت یہ کہے	۹۷۱	۴	اللہ کے ساتھ شریک نہ بناؤ	۴
۴۵۵	جب موسیٰ نے اپنے خادم سے کہا	۹۴۵	۴۷۶	جن لوگوں نے یہ جھوٹ برپا کیا	۹۷۲	۴	قیامت کا ظلم موت اللہ ہی کے لیے ہے	۴
۴۵۶	جب وہ مجمع البحرین پر پہنچے	۹۴۹	۴۷۷	جب تم نے اس بات کو سنا تھا	۹۷۲	۹۹۷	سورہ تغویٰ سجدہ	۹۹۷
۴۵۷	جب موسیٰ وہاں سے اُٹھے بڑھے	۹۵۲	۴۷۸	اللہ کے فضل کا ذکر	۹۷۸	۴	آنکھوں کی ٹھنڈک کا ذکر	۴
۴۵۸	کیا میں تمھیں وہ لوگ بتا دوں	۹۵۵	۴۷۹	تم اپنے منہ سے یہ بات کہتے تھے	۹۷۹	۹۹۸	سورہ احزاب	۹۹۸
۴۵۹	جنھوں نے اپنے رب کی نشانیوں کو جھٹکایا	۹۵۶	۴۸۰	جب تم نے یہ جھوٹی بات سنی	۹۸۰	۴	نہا مومنوں پر ان کی جانوں سے	۴
۴۶۰	سورہ مریحہ	۹۵۶	۴۸۱	اللہ تمھارے لیے اپنی آیتیں بیان کرتا ہے	۹۸۱	۹۹۹	زیدہ حق رکھتے ہیں	۹۹۹
۴۶۱	انھیں حسرت کے دن سے ڈرائیے	۹۵۷	۴۸۲	مسلمان خواتین کی ذمہ داری	۹۸۵	۱۰۰۰	ان کے باپوں کے نام سے پکارو	۱۰۰۰
۴۶۲	رب کے حکم کے بغیر کچھ نہیں کر سکتے	۹۵۷	۴۸۳	سورہ فرقات	۹۸۶	۱۰۰۱	مومنوں میں ایسے بھی ہیں الخ	۱۰۰۱
۴۶۳	کیا آپ نے دیکھا ہے؟	۹۵۸	۴۸۴	جو لوگ قیامت کے روز منہ کے بل دوزخ میں گرائے جائیں گے	۹۸۶	۱۰۰۲	اے نبی! اپنی ازواج سے کہہ دیجئے	۱۰۰۲
۴۶۴	ہم دیکھتے ہیں جو وہ کہتا ہے	۹۵۹	۴۸۵	جو لوگ اللہ کے ساتھ شریک نہیں کرتے	۹۸۸	۱۰۰۳	اگر تم رسول اور آخرت کو پسند کرو	۱۰۰۳
۴۶۵	ہم اس کو کھ لیتے ہیں جو وہ کہتا ہے	۹۶۰	۴۸۶	سورہ طہ	۹۸۸	۱۰۰۴	آپ اپنے دل میں وہ بات چھپائے ہوئے تھے	۱۰۰۴
۴۶۶	اے موسیٰ تو میرے لئے ہے	۹۶۱	۴۸۷	جو لوگ اللہ کے ایمان لائے	۹۸۹	۱۰۰۵	نہا پرانہ اور فرشتے درود بھیجتے ہیں	۱۰۰۵
۴۶۷	ہم نے موسیٰ کو وحی کی الخ	۹۶۲	۴۸۸	عنقریب تمھارا یہ عمل بھی فاش ہو جائے گا	۹۸۹	۱۰۰۶	ان لوگوں کی طرح مت ہو جاؤ	۱۰۰۶
۴۶۸	کہیں شیطان جنت سے نکلوا نہ دے	۹۶۲	۴۸۹		۹۸۹	۱۰۰۷	سورہ سبا	۱۰۰۷

باب	موضوع	صفحہ	باب	موضوع	صفحہ	باب	موضوع	صفحہ
۸۰۷	جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ	۱۰۰۹	۸۳۱	دوزخو جہنم کے	۱۰۲۹	۸۵۲	قرآن اُتان کر دیا گیا	۱۰۳۸
۸۰۸	دور کر دی جائے	۸۳۲	۸۳۲	ہم کو صرف زمانہ ہلاک کرتا ہے	۱۰۳۰	۸۵۳	گویا وہ کجیور کے تھے ہیں	"
۸۰۸	یہ رسول وہ ہیں الخ	"	۸۳۳	سورہ الاحقاف	"	۸۵۴	وہ چورسے کی مانند ہیں	۱۰۳۹
	بیسواں پارہ	۱۰۱۱	۸۳۴	جس نے اپنے ماں باپ تک نفی کیا	"	۸۵۵	صبح سویرے ہی ان پر عذاب پہنچا	"
۸۰۹	سورہ المائدہ	"	۸۳۵	جب ان لوگوں نے بادل کو دیکھا	۱۰۳۱	۸۵۶	ہم ایسے لوگوں کو ہلاک کر چکے ہیں	"
۸۱۰	آفتاب اپنے ٹھکانے کو چلتا ہے	"	۸۳۶	سورہ الذین کفروا	"	۸۵۷	سورہ قیامت شکست کا ٹکڑی	"
۸۱۱	سورہ الصافات	۱۰۱۲	۸۳۷	وقفوا ارحامکم	۱۰۳۲	۸۵۸	اصل وعدہ قیامت کا دن ہے	۱۰۵۰
۸۱۲	سورہ ص	۱۰۱۳	۸۳۸	سورہ الفتح	۱۰۳۳	۸۵۹	سورہ الرحمن	۱۰۵۱
۸۱۳	مجھے ایسی سلطنت دے کہ میرے	"	۸۳۹	ہم نے آپ کو فتح دی	"	۸۶۰	ان باغیوں سے کم درجہ دو	۱۰۵۳
	بعد کسی کو میرا نہ ہو	۱۰۱۴	۸۴۰	تا کہ آپ کی سب خطائیں معاف کر دے	۱۰۳۴		اور بارش جی	"
۸۱۴	اور میں بناؤں کہ انہیں ہوں	۱۰۱۵	۸۴۱	ہم نے آپ کو گواہ بنا کر بھیجا	۱۰۳۵	۸۶۱	سورہ واقہ	۱۰۵۴
۸۱۵	جو اپنے اوپر زیادتیاں کر چکے ہو	۱۰۱۶	۸۴۲	اللہ نے ایمان والوں کے دلوں	"	۸۶۲	اور لہما سایہ ہوگا	۱۰۵۵
۸۱۶	سورہ الزمر	"	۸۴۳	میں تسکین پیدا کر دی	"	۸۶۳	سورہ المدید	"
۸۱۷	وما قدر اللہ حق قدرہ	۱۰۱۷	۸۴۴	بیت شجرہ کا ذکر	۱۰۳۶	۸۶۴	سورہ المجادلہ	۱۰۵۶
۸۱۸	صور بھونکنے کا ذکر	۱۰۱۸	۸۴۵	سورہ الحجرات	۱۰۳۷	۸۶۵	سورہ الحشر	"
۸۱۹	سورہ مؤمن	۱۰۱۹	۸۴۶	جو لوگ آپ کو جہنم کے باہر	۱۰۳۸	۸۶۶	جو درخت تم نے کاٹے	"
۸۲۰	حم سجدہ	۱۰۲۰	۸۴۷	سے پکارتے ہیں	"	۸۶۷	جو اللہ نے اپنے رسول کو بطور	۱۰۵۷
۸۲۱	سورہ یہ لوگ اگر صبر کریں	۱۰۲۱	۸۴۸	سورۃ قی	۱۰۳۹		نے دلوا لیا	"
۸۲۲	تم حقیق	"	۸۴۹	اور جہنم کیسے گی	"	۸۶۸	رسول جو کچھ تمہیں دی	"
۸۲۳	رشتہ داروں کی محبت	۱۰۲۲	۸۵۰	سورہ الذاریات	۱۰۴۰	۸۶۹	جو لوگ دارالسلام میں ہیں	۱۰۵۸
۸۲۴	حم الزخرف	"	۸۵۱	سورہ الطور	۱۰۴۱	۸۷۰	اور اپنے سے مقدم رکھتے ہیں	"
۸۲۵	سورہ الدخان	۱۰۲۳	۸۵۲	سورہ النجم	۱۰۴۲	۸۷۱	سورہ التمتنع	۱۰۵۹
۸۲۶	پس آپ انتظار کیجئے	"	۸۵۳	تم نے لات وعزی کے حال میں بھی غور کیا	۱۰۴۳	۸۷۲	جب سلمان عورتیں ہجرت کر کے آئیں	۱۰۶۱
۸۲۷	یہ ایک عذاب دردناک ہوگا	"	۸۵۴	اور تیسرے منات کے بارے میں	۱۰۴۴	۸۷۳	جب بیت کے لیے سلمان عورتیں آئیں	"
۸۲۸	ہم ضرور ایمان لے آئیں گے	۱۰۲۴	۸۵۵	اللہ کی عبادت کرو	۱۰۴۵	۸۷۴	سورہ الصف	۱۰۶۳
۸۲۹	ان کو کب نصیب ہوتی ہے	۱۰۲۵	۸۵۶	سورۃ اقریت الساعة	"	۸۷۵	سورہ الجحد	۱۰۶۴
۸۳۰	پھر بھی یہ لوگ اس سے سرتابی کرتے رہے	"	۸۵۷	وہ نئی ہماری آنکھوں کے سامنے	"	۸۷۶	جب کبھی ایک سووے کو دیکھا	"
			۸۵۸	چلتی تھی	۱۰۴۸	۸۷۷	سورہ المنافقون	۱۰۶۵

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۸۷۸	ان لوگوں نے قسموں کو سب پر ناکھا	۱۰۶۵	۹۰۵	جہم اس کو پڑھیں تو آپ الخ	۱۰۸۴	۹۳۳	والغنی ، ۹۳۳ - الم نشرح	۱۰۹۸
۸۷۹	ایمان لانے کے بعد کفر	۱۰۶۶	۹۰۶	سورة بل آتی علی الانسان	۱۰۸۵	۹۳۵	والغنی ، ۹۳۶ - اقرأ	۱۱۰۰
۸۸۰	آپ ان کی باتوں میں نہ آئیں	۱۰۶۷	۹۰۷	سورة المرسلات	۱۰۸۶	۹۳۷	آپ پڑھا کیجیے	۱۱۰۳
۸۸۱	وہ اپنا سر پھیر لیتے ہیں	"	۹۰۸	وہ انکار سے برساتے گا	۱۰۸۷	۹۳۸	اگر یہ شخص باز نہ آیا تو ہم پکڑ لیں گے	"
۸۸۲	آپ ان کیلئے استغفار کریں یا نہ کریں	۱۰۶۸	۹۰۹	گویا کہ وہ زرد زرداؤں میں	"	۹۳۹	انا انزلنا	۱۱۰۴
۸۸۳	نافع کہتے ہیں کہ جو لوگ رسول اللہ کے پاس ہیں ان پر مت خرچ کرو	۱۰۶۹	۹۱۰	آج کے دن وہ لوگ بول نہ سکیں گے	۱۰۸۸	۹۴۰	لم یکن الذین	"
۸۸۴	جب تم مدینہ لوٹ کر جاؤ گے	۱۰۷۰	۹۱۱	سورة عم یسألون	"	۹۴۱	سورة اذا زلزلت الارض	۱۱۰۵
۸۸۵	سورة التغابن	۱۰۷۱	۹۱۲	جب صحر پھیر نکھا جائے گا	"	۹۴۲	سورة والحادیات	۱۱۰۶
۸۸۶	سورة الطلاق	"	۹۱۳	سورة والنزعات	۱۰۸۹	۹۴۳	سورة القارعة	"
۸۸۷	حمل والیوں کی عدت	۱۰۷۲	۹۱۴	سورة صی	"	۹۴۴	سورة الباک النکاح	۱۱۰۷
۸۸۸	سورة التحریم	۱۰۷۳	۹۱۵	سورة اذا الشمس کورت	۱۰۹۰	۹۴۵	والعصر ، ۹۴۶ - دین کل جڑہ	۱۱۰۸
۸۸۹	آپ اپنی بیویوں کی رضا مندی چاہیں	۱۰۷۴	۹۱۶	سورة والسماء ان فطرت	۱۰۹۱	۹۴۷	الم تر ، ۹۴۸ - ایلاف قریش	"
۸۹۰	آپ نے جب ایک بات اپنی بیوی سے کہی	۱۰۷۵	۹۱۷	سورة دین لم یفقدین	۱۰۹۲	۹۴۹	سورة ارأیت	"
۸۹۱	سورة تبارک الذی	۱۰۷۶	۹۱۸	سورة اذا السماء انشقت	۱۰۹۳	۹۵۰	سورة انا اعطیناک الکون	۱۱۰۹
۸۹۲	سورة ن و انعم	"	۹۱۹	سورة البروج	۱۰۹۴	۹۵۱	سورة قل یا ایہا الکفرون	"
۸۹۳	سخت مزاج اور بد نسب	"	۹۲۰	سورة الطارق	۱۰۹۵	۹۵۲	سورة اذا جاء نصر اللہ	۱۱۱۰
۸۹۴	جب ساق کی تسلی ہوگی	"	۹۲۱	سورة سج اسم ربک الاعلیٰ	"	۹۵۳	اللہ کے دین میں جو حق مدجوق الف	"
۸۹۵	سورة الحاقة	"	۹۲۲	سورة الفجر	۱۰۹۶	۹۵۴	تبت ، ۹۵۵ - قل ہوا اللہ	۱۱۱۱
۸۹۶	سورة سال سائل	"	۹۲۳	سورة لا اقسم	۱۰۹۷	۹۵۵	العلق ، ۹۵۶ - اتاس	۱۱۱۲
۸۹۷	سورة انا ارسلنا	۱۰۷۷	۹۲۴	سورة الشمس وصحبا	۱۰۹۸	۹۵۶	قوان کے فصائل	۱۱۱۳
۸۹۸	قل ادھی الی	۱۰۷۸	۹۲۵	سورة واللیل اذا نیشی	۱۰۹۹	۹۵۷	دعا کا نزول کس طرح ہوا	"
۸۹۹	سورة المزمل	۱۰۷۹	۹۲۶	قسم ہے دن کی جب وہ روشن ہو	۱۰۹۰	۹۵۸	جمع قرآن ، ۹۵۹ - آپ کے کاتب وحی	۱۱۱۴
۹۰۰	سورة مدثر	"	۹۲۷	راور ما وہ پیدا کرنے والے کی قسم	۱۰۹۱	۹۵۹	قرآن مجید سات طریقوں سے نازل ہوا	۱۱۱۵
۹۰۱	اپنے رب کی بزرگی بیان کر	۱۰۸۰	۹۲۸	جس نے دیا اور اللہ سے ڈرا	۱۰۹۲	۹۶۰	قرآن مجید کی ترتیب و تدوین	۱۱۱۶
۹۰۲	اپنے کپڑوں کو پاک رکھ	۱۰۸۱	۹۲۹	ہم مصیبت کو آسان کر دیں گے	۱۰۹۳	۹۶۱	جبریل سے آپ کا دور قرآن	۱۱۱۷
۹۰۳	بتوں سے الگ رہو	"	۹۳۰	جس نے بخل کیا	"	۹۶۲	قرأت میں مشہور صحابہ کرام	۱۱۱۸
۹۰۴	سورة القيامة	۱۰۸۲	۹۳۱	ہم مصیبت کو آسان کر دیں گے	۱۰۹۴	۹۶۳	تمت یا الخیر	۱۱۱۹

حنبل بن ہلال نے حدیث بیان کی ان سے معمر بن سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے کہس نے ان سے ابن بریدہ نے اور ان سے ان کے والد دبریدہ بن حبیب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سولہ غزوں میں شریک رہے تھے :

ابْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ حَنْبَلٍ بْنِ هِلَالٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَانَ عَنْ كَهْشَبٍ عَنْ ابْنِ بَرِيدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَزَامَةُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ مَنَازِلَ غَزَاةً :

## کتاب التفسیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الرحمن الرحیم (اللہ تعالیٰ کی) دو صفتیں "الرحمة" سے مشتق ہیں۔ الرحیم اور الرحاحہ دونوں ہم معنی ہیں جیسے اَلْعَلِیمُ اور اَلْعَالِیُّ :

۵۵۷۔ (سورہ فاتحہ) کتاب سے متعلق روایات :

ام الکتاب اس سورہ کا نام اس لیے رکھا گیا کہ قرآن میں اسی سے کتابت کی ابتداء کرتے ہیں اور غنائم میں بھی قراءت کی ابتداء اسی سے ہوتی ہے اور الدین" جزاء کے معنی میں ہے۔ خواہ خبر میں ہو یا شر میں (دبوتے ہیں) "کہا تین تداں" (جیسا کردگے ویسا بھرو گے) مجاہد نے فرمایا کہ "الدین" حساب کے معنی میں ہے "مدینین" بمعنی "محاسبین" :

## کتاب التفسیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الرحمن الرحیم (اللہ تعالیٰ کی) دو صفتیں "الرحمة" سے مشتق ہیں۔ الرحیم اور الرحاحہ دونوں ہم معنی ہیں جیسے اَلْعَلِیمُ اور اَلْعَالِیُّ :

۵۵۷۔ (سورہ فاتحہ) کتاب سے متعلق روایات :

ام الکتاب اس سورہ کا نام اس لیے رکھا گیا کہ قرآن میں اسی سے کتابت کی ابتداء کرتے ہیں اور غنائم میں بھی قراءت کی ابتداء اسی سے ہوتی ہے اور الدین" جزاء کے معنی میں ہے۔ خواہ خبر میں ہو یا شر میں (دبوتے ہیں) "کہا تین تداں" (جیسا کردگے ویسا بھرو گے) مجاہد نے فرمایا کہ "الدین" حساب کے معنی میں ہے "مدینین" بمعنی "محاسبین" :

۵۸۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ الْمُعَلَّى قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ فَدَاعَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ أَجِبْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي فَقَالَ أَلَمْ يَقُلْ اللَّهُ اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ قَالَ لِي لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ هِيَ آيَةُ السُّورَةِ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ ثُمَّ أَخَذَ يَمِينِي فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ قُلْتُ لَكَ أَلَمْ تَقُلْ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ سُوْرَةٌ هِيَ آيَةُ السُّورَةِ فِي الْقُرْآنِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هِيَ السَّنْبُعُ الْمَغَارِيُّ وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أَوْثَقَتْهُ :

۵۸۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے بیان کیا ان سے حبیب بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی ان سے حفص بن عاصم نے اور ان سے ابوسعید بن معنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اسی حالت میں بلایا۔ میں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر بعد میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں نماز پڑھ رہا تھا۔ اس پر آنحضرت نے فرمایا، کیا اللہ تعالیٰ نے تم سے نہیں فرمایا ہے : "استجبوا للہ وللرسول اذا دعاکم" (اللہ اور اس کے رسول جب تمہیں بلائیں تو جواب دو) پھر آنحضرت نے مجھ سے فرمایا کہ آج میں تمہیں مسجد سے نکلنے سے پہلے ایک ایسی سورت کی تعلیم دوں گا جو قرآن کی سب سے عظیم سورت ہے۔ پھر آپ نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور جب آپ باہر نکلنے لگے تو میں نے یاد دلایا کہ آنحضرت نے مجھے قرآن کی سب سے عظیم سورت بتانے کا وعدہ کیا تھا آپ نے فرمایا

الحمد للہ رب العالمین، یہی وسیع مثنیٰ اور قرآن عظیم ہے جو مجھے عطا کیا گیا ہے :

**باب ۵۵۸** غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ

۱۵۹۰۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خریدی، انھیں سہمی نے، انھیں ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب امام "غیر المغضوب علیہم ولا الضالین" شکے تو تم آمین کہو کہ جس کا یہ کہنا ظاہر کے کہنے کے ساتھ ہو جاتا ہے اس کی تمام پچھلی خطائیں معاف ہو جاتی ہیں :

### سُورَةُ الْبَقَرَةِ

۵۵۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد : دَعَلَوْا آدَمَ الْأَسْنَاءَ

۱۵۹۱۔ ہم سے سلم بن ابیہم نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے، اور مجھ سے خلیفہ نے بیان کیا ان سے یزید بن زبیر نے حدیث بیان کی۔ ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومنین قیامت کے دن جمع ہوں گے اور آپس میں کہیں گے، کاش اپنے رب کے حضور میں آج کسی کو اپنا سفارشی بنا کر لے جاتے۔ چنانچہ سب لوگ حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے کہ آپ انسانوں کے جڑا محمد ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کی اپنے ہاتھ سے تخلیق کی ہے۔ آپ کے لیے مالک کو سب کا حکم دیا اور آپ کو ہر چیز کا نام سکھایا، آپ ہمارے لیے اپنے رب کے حضور میں سفارش کر دیجیے تاکہ آج کی اس پریشانی سے ہمیں نجات ملے۔ آدم علیہ السلام فرمائیں گے۔ مجھ میں اس کی جرأت نہیں۔ آپ اپنی لغزش کو یاد کریں گے اور آپ کو اللہ کے حضور سفارش کے لیے جاتے ہوئے حیا و انگیز ہوگی۔ فرمائیں گے کہ تم لوگ نور علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ سب سے پہلے نبی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے (میرے بعد) دوسرے زمین پر مبعوث کیا تھا سب لوگ نور علیہ السلام کی خدمت میں

۱۵۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سَيِّحٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ قَالَ الْإِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ فَمَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ حُلَّ الْمُنْكَرِ خِفَرَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ :

### سُورَةُ الْبَقَرَةِ

**باب ۵۵۹** قَوْلِهِ دَعَلَوْا آدَمَ الْأَسْنَاءَ

۱۵۹۱۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجْعَلُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يَقُولُونَ لَوْ اسْتَشْفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا فَيَا تُورَ آدَمَ فَيَقُولُونَ أَنْتَ أَبَوَانَا سَخَلَكِ اللَّهُ بَيْدَمَ دَأَسَجَدَ لَكَ مَلَكُكَ دَعَلَمَكَ أَسْمَاءُ كُلِّ شَيْءٍ نَأَشْفَعُ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتَّى يَرْفَعَنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَا كُمْ وَبَدَأْتُ نَبَهُ فَيَسْتَجِبُ أُنْزِلُوا نَحْنُ آدَمُ أَوَّلُ رَسُولٍ بَعَثَهُ اللَّهُ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَيَا تُورَةَ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَا كُمْ وَبَدَأْتُ سَوَالَةَ رَبِّي مَا لَيْسَ لَهُ بِهِ عِلْمٌ فَيَسْتَجِبُ فَيَقُولُ أُنْزِلُوا خَلِيلَ الرَّحْمَنِ فَيَا تُورَةَ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَا كُمْ أُنْزِلُوا مُوسَى عَبْدَ أَكْلَمَهُ اللَّهُ دَأَعطَاهُ الْقُورَةَ فَيَا تُورَةَ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَا كُمْ وَبَدَأْتُ قَتَلَ النَّفْسِ بِغَيْرِ نَفْسٍ فَيَسْتَجِبُ مِنْ رَبِّهِ فَيَقُولُ أُنْزِلُوا هِنَبِي عَبْدَ اللَّهِ دَرَسُولَهُ وَكَلِمَةَ اللَّهِ وَرُوحَهُ



حاضر ہوں گے۔ وہ بھی فرمائیں گے کہ مجھ میں اس کی جرأت تھیں اور وہ اپنے رب سے اپنے سوال کو یاد کریں گے جس کے متعلق انھیں کوئی علم نہیں تھا آپ کو بھی حیا، دامنگیر ہوگی اور فرمائیں گے کہ خلیل الرحمن ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گے لیکن آپ بھی فرمائیں گے کہ مجھ میں اس کی جرأت نہیں، مومن علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ ان سے اللہ تعالیٰ نے کلام فرمایا تھا اور تورات دی تھی، لوگ آپ کے پاس آئیں گے لیکن آپ بھی عذر کریں گے کہ مجھ میں اس کی جرأت نہیں، آپ کو بغیر کسی حق کے ایک شخص کو قتل کرنا یاد آ جائے گا اور اپنے رب کے حضور میں جاتے ہوئے حیا دامنگیر ہوگی۔ فرمائیں گے ہیشی علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول اس کا کلمہ اور اس کی روح ہیں لیکن عیسیٰ علیہ السلام بھی فرمائیں گے کہ مجھ میں اس کی جرأت نہیں۔ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ۔ وہ اللہ کے بندے ہیں اور اللہ نے ان کے تمام اگلے اور پچھلے گناہ معاف

کر دیے تھے۔ چنانچہ لوگ میرے پاس آئیں گے۔ میں ان کے ساتھ جاؤں گا اور اپنے رب سے اجازت چاہوں گا۔ مجھے اجازت مل جائے گی۔ پھر میں اپنے رب کو دیکھنے کی سجدہ میں گر پڑوں گا اور جو کچھ اللہ چاہے گا وہ دعائوں کا۔ پھر مجھ سے کہا جائے گا کہ اپنا سراٹھاؤ اور مانگو تمہیں دیا جائے گا، کہو بخاری بات سنی جائے گی، شفاعت کرو بخاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں اپنا سراٹھاؤں گا اور اللہ کی وہ حمد بیان کروں گا جو مجھے اس کی طرف سے سکھائی گئی ہوگی۔ اس کے بعد شفاعت کروں گا اور میرے لیے ایک حد مقرر کر دی جائے گی۔ میں انھیں جنت میں داخل کروں گا اور پھر جب واپس آؤں گا تو اپنے رب کو پہلے کی طرح دیکھوں گا اور شفاعت کروں گا اس مرتبہ پھر میرے لیے حد مقرر کر دی جائے گی جنہیں میں جنت میں داخل کروں گا جو پہلی مرتبہ جب میں واپس آؤں گا تو عرض کروں گا کہ جہنم میں ان لوگوں کے سوا اور کوئی اب باقی نہیں رہا جنہیں قرآن نے اس میں روک لیا ہے اہل ان کے لیے ہمیشہ کے لیے جہنم میں رہنا ضروری قرار دیا ہے ابو عبد اللہ نے کہا کہ ”جنہیں قرآن نے اس میں روک لیا ہے“ سے اشارہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی طرف ہے کہ ”دکھار، جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔“

۵۶۰۔ مجاہد نے بیان کیا کہ ”الی شیا طینہم“ سے مراد

ان کے منافق اور مشرک ساتھی ہیں۔ (ارشاد خداوندی)۔

”عیط بانکا فرین“ کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ کا فریاد کو جمع

کر لیا۔ ”علی الخاشعین“ یعنی مومنین پر حق ہے۔ مجاہد نے

فرمایا۔ ”بقوة“ سے مراد عمل ہے۔ البراعالیہ نے فرمایا کہ ”مرض“

سے مراد شک ہے۔ ”صبغة“ بمعنی دین۔ ”وما خلفها“

یعنی اپنے بعد آنے والوں کے لیے عبرت۔ ”لاشیة“ فیہا

یعنی اس میں سفیدی نہ ہو۔ ان کے غیر ابو عبید قاسم بن سلام نے

فَيَقُولُ كَسْتُ هَذَا كَمَا أَتَوْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنًا عَقَرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ فَيَأْتُونِي فَأُطْلِقُ حَتَّى اسْتَأْذِنَ عَلَى رَيْحٍ فَيُؤْذَنُ فَإِذَا رَأَيْتُ رَيْحٍ دَقَعْتُ سَاجِدًا أَيْدِي عُنَى مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يَقَالُ ارْفَعْ نَاسِكَ وَسَلِّ لُغَطَهُ وَقُلْ لِيْمَعٍ وَاشْفَعْ لُغَطَهُ فَارْفَعْ رَأْسِي فَاحْمَدُهُ بِتَحْمِينٍ يُعَلِّمُنِي ثُمَّ أَشْفَعُ فَيُعِدُّ لِي حَدًّا فَأَدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُوذُ إِلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُ رَيْحٍ مِثْلَهُ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيُعِدُّ لِي حَدًّا فَأَدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُوذُ الرَّابِعَةَ فَأَقُولُ مَا بَقِيَ فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ وَوَجِبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ يَعْنِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى خَالِدِينَ فِيهَا

باب ۵۶۰ قَالَ مُجَاهِدٌ إِلَى شَيْطَانِهِمْ

أَصْحَابِهِمْ مِنَ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُشْرِكِينَ

مُحِيطٌ بِأَلْفِ قُرْبٍ اللَّهُ جَا مَعَهُمْ عَلَى

الْخَاشِعِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ حَقًّا قَالَ مُجَاهِدٌ

بِقُوَّةٍ يَعْمَلُ بِمَا فِيهِ وَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ

مَرَضٌ شَكٌّ صِبْغَةٌ دِينٌ وَمَا خَلْفَهَا

عِبْرَةٌ لِمَنْ بَقِيَ لَا شَيْءَ فِيهَا إِلَّا بَيَاضٌ

وَقَالَ غَيْرُهُ يَوْمَ تَكُونُ الْوَلَدَةُ

مَقْصُوحَةً مَّصْدَرُ الْأَوَّلَاءِ وَهِيَ الرُّبُوبِيَّةُ  
فَلَمَّا ذُكِرَتِ الْأَوْدِيَةُ الْإِمَامَةُ وَقَالَ  
بَعْضُهُمُ الْحُبُوبُ الَّتِي تُؤْكَلُ كُلُّهَا فَوْمُ  
قَادَارٍ ثُمَّ اخْتَلَفْتُمْ وَقَالَ قَتَادَةُ فَبَاءُوا  
فَانْقَلَبُوا وَقَالَ غَيْرُهُ يَسْتَفْتِحُونَ يَسْتَنْصِرُونَ  
شَرُّوْا بَاعُوا - رَاعِنَا مِنَ الرَّعُونَةِ إِذَا  
أَرَادُوا أَنْ يُجْتَمِعُوا إِنْسَانًا قَالُوا رَاعِنَا  
لَا تَجْزِي لَا تُغْنِي لِابْتِلَى (اخْتَارَ خُطَرَاتٍ  
مِنَ الْخَطُوبِ وَالْمَعْنَى اثَارَةُ ۞

فرمایا کہ ”یسومونکم“ بمعنی ”یولونکم“ ہے ”ولایۃ“ واؤ  
کے فتح کے ساتھ۔ ولاد کا مصدر ہے۔ پرورش کے معنی میں۔ اور  
واؤ کے کسرہ کے ساتھ امارت کے معنی میں ہے۔ بعض حضرات  
نے فرمایا کہ جتنے اناج کھائے جاتے ہیں سب پر ”فوم“ کا  
اطلاق ہوتا ہے۔ قادارۃ تم“ بمعنی ”اختلافتم“ قتادہ نے  
فرمایا کہ ”فبادوا“ بمعنی ”فانقلبوا“ ہے۔ دوسرے بزرگ نے  
فرمایا کہ ”یستفتحون“ بمعنی ”یستنصرون“ ہے ”شردوا“  
معنی ”باعوا“۔ ”راعنا“ دعوت سے مشتق ہے۔ یہودی  
جب کسی کو احق بنانا چاہتے تو کہتے کہ ”راعنا“۔ ”لا تجزی“  
معنی ”لا تغنی“۔ ”ابتلی“ بمعنی ”اختبر“۔ ”خطوات“ خطو  
سے مشتق ہے۔ معنی یہ ہیں کہ شیطان کے آثار کی پیروی نہ کرو  
۵۶۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”فلا تجعلوا لله اندادا“ ۞  
انتم تعلمون“ ۞

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ  
أَنْدَادًا وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۞

۵۶۲۔ حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ  
حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو  
ابْنِ شَرْحِبِيلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ الدَّنَبِ اعْظَمَ عِنْدَ اللَّهِ قَالَ  
أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ بَدَأًا وَهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ إِنَّ ذَلِكَ لَعَظِيمٌ  
قُلْتُ ثُمَّ أَيْ قَالَ وَإِنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ تَخَافُ أَنْ  
يُطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَيْ قَالَ أَنْ تَزُوِيَ حِيلَتَهُ  
جَارِكَ ۞

۵۶۲۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے جریر  
نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے ان سے ابوداؤد نے، ان سے عمرو  
بن شرحبیل نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، اللہ کے نزدیک کونسا گناہ سب سے بڑا ہے  
فرمایا کہ تم اللہ کا کسی کو شریک ٹھہراؤ۔ حالانکہ اسی نے تم کو پیدا کیا ہے۔  
میں نے عرض کی یہ تو واقعی سب سے بڑا گناہ ہے۔ اس کے بعد کونسا گناہ  
سب سے بڑا ہے؟ فرمایا کہ تم اپنی اولاد کو اس خوف سے مار ڈالو کہ اپنے  
ساتھ اسے بھی کھلانا پڑے گا۔ میں نے پوچھا اور اس کے بعد۔ فرمایا کہ تم  
اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرو ۞

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ  
أَنْدَادًا وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۞  
الْغَنَامَ وَأَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمُنَّ وَالسَّلْوَى  
مُحَلًّا مِنْ طَبِيبَاتٍ مَا زَرَفْتُمْ وَمَا ظَلَمْتُمْ  
ذَلِكَ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يُظْلَمُونَ - وَقَالَ  
مُجَاهِدٌ الْمُنُّ صَنْعَةٌ وَالسَّلْوَى الْتَطْيِيرُ ۞

۵۶۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور تم پر ہم نے بادل کا سایہ  
کیا اور تم پر ہم نے من و سلوی نازل کیا کہ کھاؤ، ان  
پاکیزہ چیزوں کو جو ہم نے تمہیں عطا کی ہیں۔ ہم نے تم پر ظلم  
نہیں کیا تھا بلکہ تم نے خود اپنے اور ہم پر ظلم کیا۔“ مجاہد نے فرمایا  
کہ ”من“ ایک گوند تھا (ترنجبین) اور ”سلوی“ پرندے تھے ۞

۵۶۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ  
عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ

۵۶۳۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سفیان نے  
حدیث بیان کی، ان سے عبدالملک نے ان سے عمرو بن حرث نے اور ان سے

سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کما  
دینی کہی" بھی من میں سے ہے امداس کا پانی آنکھ کی بیماریوں میں مفید ہے۔

۵۶۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور جب ہم نے کہا کہ اس قریہ  
میں داخل ہو جاؤ اور پوری فراخی کے ساتھ جہاں چاہو کھاؤ۔  
اور دروازے سے بھٹکتے ہوئے داخل ہو۔ اور یوں کہتے  
ہوئے جاؤ کہ اے اللہ ہمارے گناہ معاف کرے تو تم تھارے  
گناہ معاف کر دیں گے اور ان احکام پر جو زیادہ غلوں کے ساتھ

عمل کرے گا اس کے اجر میں اضافہ کریں گے۔" رعدہ ۱۱ "معنی واسع کثیر"۔

۱۵۹۴۔ مجھ سے محدث نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے عبدالرحمن بن ہدی  
نے حدیث بیان کی، ان سے ابن المبارک نے، ان سے معمر نے، ان سے  
ہامز بن نمیر نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل کو یہ حکم ہوا تھا کہ دروازے سے بھٹکتے ہوئے  
داخل ہوں اور حطہ کہتے ہوئے (یعنی اے اللہ ہمارے گناہ معاف کرے)  
لیکن انھوں نے عدول کیا اور سرین کے بل گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے

اور کلمہ (حطہ) کو بھی بدل دیا اور کہا کہ حطہ، جبہ فی شرة (مزان امدول کی طوہ پر)

۵۶۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلْجَنَّةِ"

عکمر نے فرمایا کہ جبر، میک اور سراف بندہ کے معنی میں ہے  
اور "ایل" اللہ کے معنی میں۔

۱۵۹۵۔ ہم سے عبداللہ بن میر نے حدیث بیان کی، انھوں نے عبداللہ بن  
کبر سے سنا۔ بیان کیا کہ مجھ سے حید نے حدیث بیان کی اور ان سے انس  
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ (جو علماء یہود ہیں  
سے تھے) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی (دین) تشریف آوری کے متعلق  
سنا تو وہ اپنے باغ میں پھل توڑ رہے تھے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی  
خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ میں آپ سے تین چیزوں کے متعلق پوچھوں  
گا۔ جنھیں نبی کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ قیامت کی نشانیوں میں سب سے  
پہلی نفاذ کیا ہے؟ اہل جنت کی ضیافت کے لیے سب سے پہلے کیا چیز  
پیش کی جائے گی؟ کچھ کب اپنے باپ پر پڑتا ہے اور کب اپنی ماں پر؟ حضور  
اکرمؐ نے فرمایا۔ مجھے ابھی جبریل علیہ السلام نے آکر اس کے متعلق بتایا  
ہے۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بوسے جبریلؑ فرمایا اے عبداللہ بن سلام

ابن زید قال قال النبي صلى الله عليه وسلم انكما  
من التمن مآءها شفاءً ليلعين:

باب ۵۶۳ قوله قَدْ قُلْنَا ادْخُلُوا هَذِهِ  
الْقَرْيَةَ فَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا  
وَاَدْخُلُوا ابْنَابَ سَجْدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ  
تَغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ وَسَنَرِيْدُ الْمُحْسِنِينَ  
رَغَدًا۔ دَاسِعٌ كَثِيْرٌ:

۱۵۹۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنِ ابْنِ الْمُبَارِكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ  
ابْنِ مَثِيَّةٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ قِيلَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ ادْخُلُوا ابْنَابَ  
سَجْدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ فَدَخَلُوا يَرْحَفُونَ عَلَى آسَاتِهِمْ  
فَبَدَّلُوا وَقَالُوا حِطَّةٌ حَبَّةٌ فِي شَعْرَةٍ:

باب ۵۶۴ قوله مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلْجَنَّةِ  
وَقَالَ عَلَيْهِ سَلَامٌ جِبْرٌ وَمِيكَ دَسْرَافٌ عَبْدٌ  
إِلَى اللَّهِ:

۱۵۹۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ  
ابْنَ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ  
ابْنَ سَلَامٍ يَقُولُ دَرَسُوا لِي اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَهُوَ فِي أَرْضٍ تَخْتَرُ فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي سَأَيْلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا  
رَبِّي فَمَا آدُلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَمَا آدُلُ كَلَامِ أَهْلِ  
الْجَنَّةِ وَمَا يَنْزِعُ أَوَّلَهُ إِلَى آيِيهِ آدُلِي أَوْ يَدِي قَالَ  
أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ جَبْرِئِلَ رِيفًا قَالَ جِبْرِئِلُ قَالَ نَعَمْ قَالَ  
قَالَ خَالَكَ عَدُوًّا يَهُودٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فَقَرَأَ هَذِهِ  
الْآيَةَ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلْجَنَّةِ فَإِنَّهُ نَزَلَهُ عَلَى  
قَلْبِكَ أَمَا آدُلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْمُرُ النَّاسَ

رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ تو یہودیوں کے دشمن ہیں۔ اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ آیت تلاوت کی "من کان عداۃً للجبیل فاثمة نزلہ علی قلبک" (اور ان کے سوالات کے جواب دیے قیامت کی سب سے پہلی نشانی ایک آگ کی صورت میں ظاہر ہوگی جو تمام انسانوں کو مشرق سے مغرب کی طرف جمع کر لائے گی۔ اہل جنت کی ضیافت کے لیے جو کھانا سب سے پہلے پیش کیا جائے گا وہ پھل کے جگر کا ایک قیمتی ٹکڑا ہوگا۔ اور جب مرد کا پانی عورت کے پانی پر سیقت کر جاتا ہے تو پھر باپ پر پڑتا ہے اور جب عورت کا پانی مرد کے پانی پر سیقت کر جاتا ہے۔ تو پھر باپ پر پڑتا ہے۔ عبداللہ بن سلام بول اٹھے "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں" (پھر عرض کی) یا رسول اللہ! یہود بڑی بہتان تراش قوم ہے۔ اگر اس سے پہلے کہ آپ میرے متعلق ان سے کچھ پوچھیں، انھیں میرے اسلام کا پتہ چل گیا تو مجھ پر بہتان تراشیاں شروع کر دیں گے۔ چنانچہ جب یہودی آئے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا عبداللہ تھا کہ

یہاں کیسے سمجھے جاتے ہیں؟ وہ کہنے لگے ہم میں سب سے بہتر اور ہم میں سب سے بہتر کے بیٹے، ہمارے سردار اور ہمارے سردار کے بیٹے۔ حضور اکرم نے فرمایا اگر وہ اسلام لے آئیں پھر تمھارا کیا خیال ہوگا؟ کہنے لگے، اللہ تعالیٰ اس سے انھیں اپنی پناہ میں رکھے، اتنے میں عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا کہ "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں" اب وہ یہودی ان کے متعلق کہنے لگے کہ یہ ہم میں سب سے بدتر ہے اور سب سے بدتر شخص کا بیٹا ہے اور ان کی امانت و تنقیص شروع کر دی۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یا رسول اللہ! یہی وہ چیز ہے جس سے میں ڈرتا تھا۔

۵۶۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "ما ننسخ من آیتہ

أو ننسها"

۱۵۹۶۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے حبیب نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ہم میں سب سے بہتر قاری قرآن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ہیں اور ہم میں سب سے زیادہ علی رضی اللہ عنہ ہیں قتادہ مقداد کے فیصلے اکی صلاحیت ہے۔ اس کے باوجود ہم ابی رضی اللہ عنہ کی اس بات کو تسلیم نہیں کر سکتے۔ ابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جن آیات کی بھی تلاوت سنی ہے میں انھیں نہیں چھوڑ سکتا۔ حالانکہ

لے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نسخ آیات کے قائل نہیں تھے حالانکہ یہ ایک مسلمہ مسئلہ ہے۔ غالباً انھیں آیات کے نسخ کے متعلق روایات معلوم نہیں رہی ہوں گی؟

وَمِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ وَمَا أَقْبَلَ حُلَامِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَا ذَاكَ كَيْدٌ خُوفٍ فَلَمَّا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءُ الْمَرَاةِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرَاةِ نَزَعَتْ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ بَهْتَكُوا لَكَ لَنْ يَعْلَمُوا بِإِسْلَامِي قَبْلَ أَنْ تَسْأَلَهُمْ يَهْمُؤُنِي فَبَاءَتْ الْيَهُودُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ رَجُلٍ عَبْدُ اللَّهِ فَيَكُونُ قَالُوا خَيْرِنَا وَابْنُ خَيْرِنَا وَسَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا قَالَ أَرَأَيْتُمْ لَنْ أَسْأَلَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالُوا أَعَاذَكَ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَقَالُوا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا وَانْتَقَصُوا قَالَ فَبِئْسَ الْوَلَدُ الَّذِي كُنْتُ أَخَافُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

اللہ !

بَاب ۵۶۵ قَوْلُهُ مَا نَنْسَخُ مِنْ آيَةٍ

أَوْ نَنْسُهَا

۱۵۹۶۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ أَفَرَوْنَا أَيْ قَدْ أَتَضَّأْنَا عَلَى قُرْآنِنَا لَنَنْسَخَ مِنْ قَوْلِ ابْنِ دَدَّ أَنْ أَبْيَا يَقُولُ لَا أَدْعُ شَيْئًا مِمَّنْهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى مَا نَنْسَخُ مِنْ آيَةٍ أَوْ نَنْسُهَا

اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے کہ ”ما ننسخ من آية او ننسها (ہم نے جو آیت بھی منسوخ کی یا اسے بھلایا تو اس سے اچھی آیت لائے)

**باب ۵۶۵** قَوْلِهِ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ

وَلَدًا شُبُهَتًا ۖ

۵۶۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اَتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا

شُبُهَتًا ۖ

۱۵۹۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شیب نے خبر

دی۔ انھیں عبداللہ بن ابی حسین نے، ان سے نافع بن جبر نے حدیث بیان

کی۔ اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ ابن آدم نے مجھے بھلایا حالانکہ اس

کے لیے یہ مناسب نہ تھا۔ اس نے مجھے بُرا بھلا کہا حالانکہ اس کے لیے

یہ مناسب نہ تھا۔ اس کا مجھے بھلانا تو یہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ میں اسے

دوبارہ زندہ کرنے پر قادر نہیں ہوں۔ اور اس کا مجھے بُرا بھلا کہنا یہ ہے

کہ میرے اولاد بتا لے۔ میری ذات اس سے پاک ہے کہ میں بیوی یا

اولاد بناؤں۔

۵۶۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”وَاتَّخَذُ دَاوُدَ مِنْ مَّقَامٍ

إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى ۖ مَثَابَةً ۚ

کے آتے ہیں ۖ

۱۵۹۸۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے،

ان سے حید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ

عنہ نے فرمایا۔ تین مواقع پر اللہ تعالیٰ کے نازل ہونے والے حکم سے

میری رائے، پہلے ہی مطابق ہو گئی تھی۔ یا میرے رب نے تین مواقع پر

میری رائے کے مطابق حکم نازل فرمایا۔ میں نے عرض کی تھی یا رسول اللہ!

کاش آپ مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بتا ستر طواف کے بعد، تو

یہی آیت نازل ہوئی، اور میں نے عرض کی تھی کہ یا رسول اللہ! آپ کے گھر

میں نیک اور بُرے ہر طرح کے لوگ آتے ہیں۔ کاش آپ اہل ایمان المؤمنین

کو پردہ کا حکم دے دیتے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت حجاب (پردہ کی

آیت) نازل فرمائی۔ بیان کیا اور مجھے بعض ازواج مطہرات سے نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی کا علم ہوا۔ میں ان کے بیان کیا اور ان سے

کہا کہ تم لوگ باز آ جاؤ۔ ورنہ اللہ تعالیٰ تم سے بہتر ازواجِ محصورہ کے

لیے بدل دے گا۔ بعد میں میں ازواجِ مطہرات میں سے ایک کے یہاں گیا

تو وہ مجھ سے کہنے لگیں کہ عمر! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو اپنی ازواج کو

۱۵۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جَبْرِ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ قَالَ اللَّهُ كَذَّبَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ

ذَلِكَ وَشَتَمَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ فَأَمَّا تَكْذِيبُهُ

إِنِّي أَنَا مَرْعُوقِي لَا أَخْذِلُ أَنْ أُعِيدَهُ كَمَا كَانَ

وَأَمَّا شَتْمُهُ إِنِّي أَقُولُهُ لِي وَلَكُمُ فَسُبْحَانِي أَنْ

أَتَّخِذَ سَاجِدَةً أَوْ لَدًا ۖ

**باب ۵۶۶** قَوْلِهِ وَاتَّخَذُ دَاوُدَ مِنْ مَّقَامٍ

إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى ۖ مَثَابَةً ۚ يَتَوَلَّوْنَ يَرْجِعُونَ ۖ

۱۵۹۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ

عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ مَا فَتَنَ اللَّهُ فِي

ثَلَاثٍ أَوْ فَا فَمَنْ فِي ثَلَاثٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

لَوْ اتَّخَذَتْ مَقَامَ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى وَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْكَبَرُ وَالْفَجَرُ قُلْتُ أَمَرْتِ أُمَّهَاتِ

الْمُؤْمِنِينَ بِالْحِجَابِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ الْحِجَابِ قَالَ

وَكَلَعْنِي مُعَاتَبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضُ

نِسَائِهِ فَنَدَخَلْتُ عَلَيْهِمْ قُلْتُ إِنْ أَنْتَ هُنَّ أَوْ

كَيْبَتُ لَكَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا

مِنْكُمْ حَتَّى أَتَيْتُ إِحْدَى نِسَائِهِ قَالَتْ يَا عُمَرُ

أَمَا فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَعْظُ

نِسَاءَهُ حَتَّى تَعْظُمْنَ أَنْتَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى رَأْسِهِ

إِنْ طَلَعْتُمْ أَنْ يُبَوِّكَهُ أَزْدًا جَا حَيْدًا مِنْكُمْ

مُسْلِمَاتٍ آيَةً وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى



فرمایا۔ اہل کتاب کی نہ تصدیق کرو اور نہ تکذیب علیہ کہہ کرو۔ اَمَّا بِاللّٰهِ وَمَا اَنْزَلَ اِلَيْنَا (یعنی ہم اللہ پر اور جو احکام اللہ کی طرف سے ہم پر نازل ہوئے، ان پر ایمان لائے)۔

۵۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اے قوف لوگ مرنے والے کیسے گے کہ مسلمانوں کو ان کے سابقہ قبلہ کے کس چرینے پھیر دیا۔ آپ کہہ دیجیے کہ اللہ ہی کا مشرق و مغرب ہے اور اللہ جسے چاہتا ہے صراطِ مستقیم کی ہدایت دیتا ہے۔“

۱۶۰۱۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، انھوں نے زہیر سے سنا انھوں نے ابواسحاق سے اور انھوں نے براء رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس کی طرف رخ کر کے سوڑا یا سترہ مہینے تک نماز پڑھی۔ لیکن انھوں نے جانتے تھے کہ آپ کا قبلہ بیت اللہ (کعبہ) ہو جائے۔ آخر ایک دن اللہ کے حکم سے آپ نے عصر کی نماز (بیت اللہ کی طرف رخ کر کے) پڑھی۔ اور آپ کے ساتھ بہت سے صحابہ نے بھی پڑھی۔ جن صحابہ نے یہ نماز آپ کے ساتھ پڑھی تھی ان میں سے ایک صحابی مدینہ کی ایک مسجد کے قریب سے گزرے اس مسجد میں جماعت ہو رہی تھی اور لوگ رکوع میں تھے۔ انھوں نے اس پر کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی ہے تمام نمازی اسی حالت میں بیت اللہ کی طرف پھر گئے۔ اس کے بعد صیبرؓ نے یہ سوال اٹھایا کہ جو لوگ تحویل قبلہ سے پہلے انتقال کر گئے ان کے لئے یہ سوال اٹھایا کہ اللہ ایسا نہیں کہ تمھاری عبادت کو ضائع کرے۔ بلاشبہ اللہ اپنے بندوں پر بہت مہربان اور بڑا رحیم ہے۔

۵۷۱۔ ”اور اسی طرح ہم نے تم کو امتِ وسط راہت

عادل بنایا۔ تاکہ تم گواہ رہو۔ لوگوں پر، اور رسول گواہ رہیں تم پر۔“

۱۶۰۲۔ ہم سے یوسف بن راشد نے حدیث بیان کی، ان سے جریر اور ابواسامہ نے حدیث بیان کی۔ حدیث کے الفاظ جریر کی روایت کے مطابق ہیں، ان سے اعمش نے، ان سے ابومارح نے اور ابواسامہ نے بیان کیا (یعنی اعمش کے واسطے سے) کہ ہم سے ابومارح نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تم کو امتِ وسط راہت عادل بنایا تاکہ تم گواہ رہو۔ لوگوں پر، اور رسول گواہ رہیں تم پر۔

لَا تُصَدِّقُوا اَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تَتَّبِعُوهُمْ وَتَوَلَّوْا اَمَّا بِاللّٰهِ وَمَا اَنْزَلَ اِلَيْنَا الْاٰیٰةِ :

بَابُ ۵۷ فَوَلِّهِ سَيَقُولُ الشُّرَكَاءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلَّهُمْ هُوَ عَنْ قِبَلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا قُلْ لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ اِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ :

۱۶۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ سَمِعَ زُهَيْرًا عَنْ ابْنِ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى اِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا اَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَكَانَ يُعْبِئُهُ اَنْ يَكُوْنَ قِبَلَتُهُ قِبَلَ الْبَيْتِ وَاتَّخَذَ صَلَّى اَوْ صَلَّاهَا صَلَوةً الْغَضِيْرِ وَصَلَّى مَعَهُ قَوْمٌ فَخَرَجَ مِمَّنْ كَانَ صَلَّى مَعَهُ قَوْمٌ عَلَى اَهْلِ الْمَسْجِدِ وَهُمْ رَاكِعُونَ قَالَ اَشْهَدُ بِاللّٰهِ لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَكَّةَ فَاَدْرَاكُمْ اَمْ هُوَ قِبَلَ الْبَيْتِ وَكَانَ الْاِذْنِي مَاتَ عَلَى الْاِقْبَلَةِ قَبْلَ اَنْ تُحَوَّلَ قِبَلَ الْبَيْتِ رِجَالٌ قُبِلُوا لَمْ يَنْدَرِ مَا نَقُوْلُ فِيْهِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ عِبَادًا كَلِمَةً اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَخَبِيْرٌ :

اپنے بندوں پر بہت مہربان اور بڑا رحیم ہے۔

بَابُ ۵۷ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ اُمَّةً

وَسَطًا لِتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلٰی النَّاسِ وَ

يَكُوْنُ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا :

۱۶۰۲۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ

وَابُو سَامَةَ وَالْفُظْطُجَرِيُّ عَنْ اَلْعَمَشِ عَنْ اَبِي

صَالِحٍ وَ قَالَ ابُو سَامَةَ حَدَّثَنَا اَبُو صَالِحٍ عَنْ اَبِي

سَعِيْدٍ اَلْحُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَدْعِيْ نَوْحَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ



علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن نوح علیہ السلام کو بلایا جائے گا۔ وہ عرض کریں گے لبیک وسدیک یا رب! اللہ رب العزت فرمائے گا کیا تم نے میرا پیغام پہنچا دیا تھا؟ نوح علیہ السلام عرض کریں گے کہ میں نے پہنچا دیا تھا۔ پھر ان کی امت سے پوچھا جائے گا کیا انھوں نے تمہیں میرا پیغام پہنچایا تھا؟ وہ لوگ کہیں گے کہ ہمارے یہاں کوئی ڈرنے والا نہیں آیا۔ اللہ تعالیٰ (نوح علیہ السلام سے) ارشاد فرمائیں گے، آپ کے حق میں کوئی گواہی بھی دے سکتا ہے؟ وہ فرمائیں گے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان

کی امت۔ چنانچہ انھوں نے ان کے حق میں گواہی دے گی کہ انھوں نے پیغام پہنچا دیا تھا اور رسول (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی امت کے حق میں گواہی دیں گے کہ انھوں نے کئی گواہی دی ہے یہی مراد ہے اللہ تعالیٰ کے ارشاد سے کہ ”اور اسی طرح ہم نے تم کو امت وسط بنایا تاکہ تم لوگوں کے لیے گواہی دو اور رسول تمہارے لیے گواہی دیں۔“ (آیت میں) وسط، عدل کے معنی میں ہے۔

۵۷۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور جس قبلہ پر آپ اب تک تھے اسے تو ہم نے اسی لیے رکھا تھا کہ ہم پیچھا لیتے رسول کی اتباع کرنے والے کو اٹنے پاؤں چلے جانے والوں سے یہ حکم بہت گراں ہے مگر ان لوگوں کو نہیں جنہیں اللہ نے راہ دکھا دی ہے اور اللہ ایسا نہیں کہ ضائع ہو جانے دے تمہارے ایمان کو، اور اللہ تو لوگوں پر بڑا شفیق ہے۔“

۱۶۰۳۔ ہم سے مسند نے حدیث بیان کی، ان سے بخاری نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے عبد اللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ لوگ مسجد قباء میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک صاحب آئے اور انھوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ”قرآن نازل کیا ہے کہ آپ کعبہ کا استقبال کریں (نماز میں) لہذا آپ لوگ بھی کعبہ کی طرف رخ کر لیجیے۔ سب نمازی اسی وقت کعبہ کی طرف پھر گئے۔“

۵۷۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”بیشک ہم نے دیکھ لیا آپ کے منہ کا بار بار آسمان کی طرف اٹھنا۔ سو ہم آپ کو ضرر نہ پہنچا دیں۔“

۱۶۰۴۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے مسمر نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے سوا ان صحابہ میں سے جنھوں نے دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی تھی اور کوئی اب زندہ نہیں رہا۔

يَا رَبِّ فَيَقُولُ هَلْ بَلَغْتَ فَيَقُولُ لَعَلَّ فَيَقَالُ لَا مَتَّيْه هَلْ يَكْفِيكُمْ فَيَقُولُونَ مَا آتَانَا مِنْ رَبِّكَ فَيَقُولُ مَنْ يَشْهَدُ لَكَ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ وَأُمُّهُ فَيَشْهَدُونَ أَنَّهُ قَدْ بَلَغَ وَيَكُونُ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا قَدْ لَكَ قَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا قَدْ أَوْسَطَ الْعَدْلُ ۝

يَا رَبِّ قَوْلِهِ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَنْقَلِبْ عَلَى عَقْبَيْهِ وَذَلِكَ كَانَتْ لِكَيْدِرَةٍ إِلَّا عَلَى الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِلَّكُمْ إِنَّمَا كُنْتُمْ بِلَاغٍ لِلنَّاسِ لَكُمْ دُفْعًا رَحِيمًا ۝

۱۶۰۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ بْنِ النَّاسِ يَقُولُونَ السُّبْحُ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ إِذَا جَاءَ جَاءَ فَقَالَ أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرْآنًا أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكُعْبَةَ فَاسْتَقْبَلُوهَا فَتَوَجَّهُوا إِلَى الْكُعْبَةِ ۝

يَا رَبِّ قَوْلِهِ قَدْ تَرَى تَقَلُّبَ رَجُلِكَ فِي السَّمَاءِ ... إِلَى عَمَّا تَرَكُونَهُ ۝

۱۶۰۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي قَالَ لَمْ يَبْقَ مِمَّنْ مَكَى الْقِبْلَتَيْنِ غَيْرُهُ ۝

**باب ۵۴۵** قَوْلُهُ وَلَكِنَّ آتَيْتَ الَّذِينَ  
أُوتُوا الْكِتَابَ بِحُجَّتِ آيَةٍ مَا تَبِعُوا  
قَبْلَتَكَ إِلَى قَوْلِهِ لَأَنكَ إِذَا لَمِيتَ  
الطَّيِّبِينَ ۝

۱۶۰۵۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ هَخْلٍ حَدَّثَنَا شَيْمَانُ  
حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
الْأَسْفَلَ فِي الصُّبْحِ يُقْبَأُ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ  
اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ وَأَمْرٌ أَنْ يَسْتَقِيلَ الْكَعْبَةَ إِلَّا  
فَأَسْتَقِيلُوهَا وَقَالَ وَجْهُ النَّاسِ إِلَى الشَّامِ فَأَسْتَدَارُوا  
يُوجُّوهُمْ إِلَى الْكَعْبَةِ ۝

**باب ۵۴۵** قَوْلُهُ الَّذِينَ اتَّبَعْتَهُمْ الْكِتَابَ  
يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ آبَاءَهُمْ هُوَ قَوْلُ  
فَرِيقًا مِنْهُمْ يَكْفُرُونَ الْحَقَّ إِلَى قَوْلِهِ  
مِنَ الْمُتَابِعِينَ ۝

۱۶۰۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَا النَّاسُ  
يُقْبَأُ فِي مَلَاةِ الصُّبْحِ إِذْ جَاءَهُمْ آيَةٌ فَقَالَ  
إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ  
اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ وَقَدْ أَمَرَ أَنْ يَسْتَقِيلَ الْكَعْبَةَ  
فَأَسْتَقِيلُوهَا وَكَانَتْ وَجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَأَسْتَدَارُوا  
إِلَى الْكَعْبَةِ ۝

**باب ۵۴۶** وَبِكُلِّ وَجْهَةٍ هُوَ مَوْبِقُهَا  
فَأَسْتَقِيلُوا الْخَبَرَاتِ آيَةً لَكُمْ لَوْ أَنَّ آيَاتِ  
يَكْفُرُ اللَّهُ جَمِيعًا إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ  
قَدِيرٌ ۝

۱۶۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ السَّائِي حَدَّثَنَا يَحْيَى  
عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي أَبُو سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَرَاءٍ

۵۴۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اگر آپ ان لوگوں کے  
سامنے جنہیں کتاب ملی چکی ہے ساری ہی نشانیاں ملے گی میں جب  
بھی یہ آپ کے قبہ کی پیروی نہ کریں گے: ارشاد "لَا تَمُتْ  
إِذَا لَمِيتَ الطَّيِّبِينَ" تک ۝

۱۶۰۵۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان نے  
حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن دینار نے حدیث بیان کی اور ان سے  
ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لوگ مسجد قباء میں صبح کی نماز پڑھ رہے  
تھے کہ ایک صاحب وہاں آئے اور کہا کہ رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم پر قرآن نازل ہوا ہے اور آپ کو حکم ہوا ہے کہ (نماز میں) کعبہ کا  
استقبال کریں۔ پس آپ لوگ بھی اب کعبہ کی طرف رخ کر لیجیے۔ بیان کیا  
کہ لوگوں کا رخ اس وقت شام بیت المقدس کی طرف تھا، اسی وقت  
لوگ کعبہ کی طرف پھر گئے ۝

۵۴۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "جن لوگوں کو ہم کتاب دے  
چکے ہیں وہ آپ کو پہچانتے ہیں اس طرح جیسے اپنی نسل والوں کو  
پہچانتے ہیں اور بیشک ان میں سے کچھ لوگ خوب چھپاتے ہیں  
حق کو" ارشاد "مِنَ الْمُتَابِعِينَ" تک ۝

۱۶۰۶۔ ہم سے یحییٰ بن قزعة نے حدیث بیان کی "ان سے مالک نے حدیث  
بیان کی۔ ان سے عبد اللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ  
نے بیان کیا کہ لوگ مسجد قباء میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک صاحب  
مدینہ سے آئے اور کہا کہ رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل  
ہوا ہے اور آپ کو حکم ہوا کہ کعبہ کا استقبال کریں۔ اس لیے آپ لوگ  
بھی کعبہ کی طرف پھر جائیے۔ اس وقت ان کا رخ شام کی طرف تھا۔  
چنانچہ سب نمازی کعبہ کی طرف پھر گئے ۝

۵۴۶۔ اور ہر ایک کے لیے کوئی رخ ہوتا ہے، جدھر  
وہ متوجہ رہتا ہے۔ سو تم نیکیوں کی طرف بڑھو۔ تم جہاں  
کہیں بھی ہو گے اللہ تم سب کو پالے گا، بے شک اللہ ہر  
چیز پر قادر ہے" ۝

۱۶۰۷۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی "ان سے یحییٰ نے حدیث  
بیان کی "ان سے سفیان نے، ان سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی، کہا کہ

میں نے براہِ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سولہ یا سترہ مہینے تک بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں کعبہ کی طرف رخ کرنے کا حکم دیا۔

۵۷۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اور آپ جس جگہ سے بھی

باہر نکلیں، اپنا منہ مسجد حرام کی طرف موڑ لیا کریں اور یہ

آپ کے پردہ کا رکی طرف سے امر حق ہے اور اللہ اس سے

بے خیر نہیں جو تم کو رہے ہو، شطرہ کے معنی قبلہ کی طرف ہے۔

۱۶۰۸۔ ہم سے یحییٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے عبدالعزیز بن

مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی، کہا کہ

میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ لوگ قبائین صبح کی

نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک صاحب آئے اور کہا کہ رات قرآن نازل ہوا ہے

اور کعبہ کی طرف رخ کرنے کا حکم ہوا ہے اس لیے آپ لوگ بھی کعبہ کی طرف

رخ کر لیجیے اور جس حالت میں ہیں اسی طرح اس کی طرف متوجہ ہو جائیے۔

(یہ سنتے ہی) تمام صحابہ رخ کعبہ کی طرف متوجہ ہو گئے۔ اس وقت لوگوں کا رخ

شام کی طرف تھا۔

۵۷۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اور آپ جس جگہ سے بھی باہر

نکلیں اپنا منہ مسجد حرام کی طرف موڑ لیا کریں اور تم لوگ جہاں کہیں

بھی ہو اپنا منہ اس کی طرف موڑ لیا کرو۔ لھتکھ تھتکھ دن تنگ۔

۱۶۰۹۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے،

ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا

کہ ابھی لوگ مسجد قبائین صبح کی نماز پڑھ ہی رہے تھے کہ ایک صاحب آئے

اور کہا کہ رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل ہوا ہے اور آپ کو

کعبہ کی طرف رخ کرنے کا حکم ہوا ہے اس لیے آپ لوگ بھی اسی طرف رخ

کر لیجیے۔ لوگ شام کی طرف متوجہ ہو کر نماز پڑھ رہے تھے لیکن اسی وقت

کعبہ کی طرف پھر گئے۔

۵۷۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: صفا اور مروہ بیشک اللہ کی

یا دعاگوں میں سے ہیں۔ سو جو کوئی بیت اللہ کا رخ کرے یا

عمرہ کرے اس پر ذرا بھی گناہ نہیں کہ ان دونوں کے درمیان

آمد و رفت کرے اور جو کوئی خوشی سے کوئی امر غیر کرے سوائے اللہ

قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ  
بَيْتِ الْمُقَدَّسِ سِتَّةَ عَشْرَ أَوْ سَبْعَةَ عَشْرَ شَهْرًا  
ثُمَّ صَرَفَهُ نَحْوَ الْقِبْلَةِ ۖ

باب ۵۷۷ قَوْلُهُ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ

قَوْلَ دُجِّهِكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ

إِنَّهُ لَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ

عَمَّا تَعْمَلُونَ - شَطْرُهُ يُلْقَاؤُهُ ۖ

۱۶۰۸ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ

قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ بَيْنَا النَّاسُ فِي الصُّبْحِ

يُقْبَأُ إِذْ جَاءَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ أَنْزَلَ اللَّيْلَةُ قُرْآنٌ

فَأَمْرَانِ يَسْتَقْبِلُ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا وَاسْتَدْرَا

كَمِثِّيَتَهُمْ فَتَوَجَّهُوا إِلَى الْكَعْبَةِ وَكَانَ دُجُّهُ

النَّاسِ إِلَى الشَّامِ ۖ

باب ۵۷۸ قَوْلُهُ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ

قَوْلَ دُجِّهِكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ

حَيْثُمَا كُنْتُمْ إِلَى قَوْلِهِ وَتَعَلَّكُمُ تَهْتَدُونَ ۖ

۱۶۰۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ

فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يُقْبَأُ إِذْ جَاءَهُمُ ابْنٌ فَقَالَ إِنَّ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَنْزَلَ عَلَيْهِ

الْأَمْرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا

وَكَانَتْ دُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدْرَأُوا إِلَى الْقِبْلَةِ ۖ

باب ۵۷۹ قَوْلُهُ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ

شَعَائِرِ اللَّهِ مَنْ حَجَّ أَوْ بَيَّتَ أَوْ اعْتَمَرَ

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ

تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ ۖ

تو بڑا قدروان ہے بڑا علم رکھنے والا ہے۔ شاعر بمعنی علامات اس کا  
واحد شاعر ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صفوان پتھر  
کے معنی میں ہے ایسے پتھر کو کہتے ہیں جس پر کوئی چیز نہیں لگتی۔ واحد  
صفوان ہے۔ صفا بھی کے معنی میں اور صفا جمع کے لیے آگاہ ہے۔

۱۶۱۰۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے  
خبر دی انھیں ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں  
نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا، ان  
دونوں میں تو عرضا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں آپ کا  
کیا خیال ہے ”صفا اور مردہ بیشک اللہ کی یادگاروں میں سے ہیں۔ سو جو  
کوئی بیت اللہ کا حج کرے یا عمر کرے تو اس پر ذرا بھی گناہ نہیں کہ ان  
دونوں کے درمیان آمدورفت (یعنی طواف) کرے“ میرا خیال ہے کہ اگر کوئی  
ان کا طواف نہ کرے تو اس پر بھی کوئی گناہ نہ ہونا چاہیے؟ عائشہ رضی اللہ  
عنہا نے فرمایا کہ ہرگز نہیں جیسا کہ تمھارا خیال ہے اگر مسند بھی ہوتا تو پھر  
واقعی ان کے طواف نہ کرنے میں کوئی گناہ نہ تھا لیکن یہ آیت انصار کے  
بارے میں نازل ہوئی تھی (اسلام سے پہلے انصاریت بت کے نام سے  
احرام باندھتے تھے۔ یہ بت مقام قدیم میں رکھا ہوا تھا اور انصار صفا اور  
مردہ کی سعی کو اچھا نہیں سمجھتے تھے۔ جب اسلام آیا تو انھوں نے سعی کے  
متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت  
نازل کی ”صفا اور مردہ بیشک اللہ کی یادگاروں میں سے ہیں۔ سو جو  
کوئی بیت اللہ کا حج کرے یا عمر کرے تو اس پر ذرا بھی گناہ نہیں کہ ان دونوں کے درمیان آمدورفت (سعی) کرے“

۱۶۱۱۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے  
حدیث بیان کی ان سے عاصم بن سلیمان نے بیان کیا اور انھوں نے انس بن مالک  
رضی اللہ عنہ سے صفا اور مردہ کے متعلق پوچھا آپ نے بتایا کہ اسے ہم جاہلیت  
کے کاموں میں سے سمجھتے تھے۔ جب اسلام آیا تو ہمیں ان کی سعی سے جھجک  
ہوئی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔ ”ان الصفا والمردہ“ ارشاد  
”ان يطوف بهما“ تک۔

۵۸۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ”اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں  
کہ اللہ کے علاوہ دوسروں کو شریک بنائے ہوئے ہیں۔ انداد  
بمعنی اضداد۔ واحد بتدہ۔

شَعَائِرُ عِلَامَاتٍ وَاحِدُهَا شَعِيرَةٌ وَقَالَ ابْنُ  
عَبَّاسٍ الصَّفَوَانُ الْحَجَرُ وَيَقَالُ الْحَجَارَةُ  
الْمُلْسُ الَّذِي لَا تُنْبِتُ شَيْئًا وَافْرَادُهُ  
صَفَوَانَةٌ يَمَعْنِي الصَّفَا وَالصَّفَا لِلْجَمْعِ

۱۶۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ  
عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ  
لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا  
يَوْمَئِذٍ حَدِيثُ السِّبِّ أَرَأَيْتَ قَوْلَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَ  
تَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ  
حَجَّ الْبَيْتَ أَرَادَ عَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطُوفَ  
بِهِمَا فَمَا أَرَى عَلَى أَحَدٍ شَيْئًا أَنْ لَا يَطُوفَ بِهِمَا  
فَقَالَتْ عَائِشَةُ كُلًّا لَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُولُ كَانَتْ فَلَا  
جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطُوفَ بِهِمَا إِنَّمَا أَنْزِلَتْ  
هَذِهِ الْآيَةُ فِي الْأَنْصَارِ كَانُوا يُهْتَوْنَ لِمَنَاقِبِهِ  
كَانَتْ مَنَاقِبُهُمْ قَدِيدًا وَكَانُوا يَخْرُجُونَ أَنْ  
يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ  
سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ  
فَأَنْزَلَ اللَّهُ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ  
حَجَّ الْبَيْتَ أَرَادَ عَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا

۱۶۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ  
عَنِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ لَمَّا تَرَى أَنَّكُمَا مِنْ أَمْرِ  
الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ أَسْكَنَّا عَنْهُمَا فَأَنْزَلَ  
اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ إِلَى قَوْلِهِ أَنْ يَطُوفَ  
بِهِمَا

بِأَنَّهُ قَوْلُهُ وَمِنْ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ  
مِنْ دُونِ اللَّهِ أَندَادًا أَصْدَادًا وَاجِدْهَا  
رَبُّهُ

۱۶۱۲۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حمزہ نے، ان سے اعمش نے، ان سے شقیق نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کلمہ ارشاد فرمایا اور میں نے آپ کے ارشاد کے مطابق وضاحت کے لیے، ایک اور بات کہی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جو شخص اس حالت میں مر جائے کہ وہ اللہ کے سوا اوروں کو بھی اس کا شریک ٹھہراتا رہا ہو تو وہ جہنم میں جاتا ہے اور میں نے یوں کہا کہ جو شخص اس حالت میں مرے کہ اللہ کا کسی کو شریک نہ ٹھہراتا رہا ہو تو وہ جنت میں جاتا ہے :

۵۸۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اے ایمان والو! تم پر مقتولوں کے باب میں قصاص فرض کر دیا گیا ہے، آزاد کے بدلے میں آزاد اور غلام کے بدلے میں غلام" ارشاد "عذاب الیم" تک عقی یعنی ترک۔

۱۶۱۳۔ ہم سے حمید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عرو نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے مجاہد سے سنا، کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ بنی اسرائیل میں قصاص تھا لیکن دیت نہیں تھی۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس امت سے کہا کہ تم پر مقتولوں کے باب میں قصاص فرض کیا گیا، آزاد کے بدلے میں آزاد، اور غلام کے بدلے میں غلام اور عورت کے بدلے میں عورت، ہاں جس کسی کو اس کے فریق مقابل کی طرف سے کچھ معافی مل جائے تو معافی سے مراد یہی دیت قبول کرنا ہے۔ سو مطالبہ مقتول اور نرم طریقہ سے کرنا چاہیے اور مطالبہ کو اس فریق کے پاس خوبی سے پہنچانا چاہیے۔ یہ بخائے پروغکار کی طرف سے رعایت اور مہربانی ہے۔ یعنی اس کے مقابلہ میں جو تم سے

۱۶۱۴۔ ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری نے حدیث بیان کی ان سے حمید نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کتاب اللہ کا حکم قصاص کا ہے :

۱۶۱۵۔ مجھ سے عبداللہ بن میر نے حدیث بیان کی، انھوں نے عبداللہ بن بکر بھی سے سنا، ان سے حمید نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ میری چھوٹی ربيع نے ایک لڑکی کے حاتم کوڑ دیے۔ پھر اس لڑکی سے لوگوں نے عفو کی درخواست کی، لیکن اس لڑکی کے قبیلے

۱۶۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةً وَقُلْتُ أُخْرَى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَدْعُو مِنْ دُونِ اللَّهِ يَدًّا أَدْخَلَ النَّارَ وَقُلْتُ أَنَا مَنْ مَاتَ وَهُوَ لَا يَدْعُو لِلَّهِ يَدًّا أَدْخَلَ الْجَنَّةَ :

۵۸۱. قَوْلُهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلِ أَلْحُذُوا إِلَى قَوْلِهِ عَذَابٌ أَلِيمٌ عَقِيَ تَرَكَ :

۱۶۱۳. حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ الْقِصَاصُ وَلَهُمْ تَكُنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلِ أَلْحُذُوا بِالْحُرِّ وَالْعَبْدِ بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثَى بِالْأُنْثَى فَمَنْ عَقِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ مَتًى مَا لَعَفُوا أَنْ يَتَنَبَّلَ الدِّيَّةَ فِي الْعَمْدِ فَاتَّبَاعُ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءُ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ يَتَّبِعُ بِالْمَعْرُوفِ وَيُؤَدِّي بِإِحْسَانٍ ذَلِكَ تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكَ وَرَحْمَةٌ مِمَّا كُتِبَ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلُكَ تَمِّنْ أَعْتَدَى بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ قَتَلَ بَعْدَ تَقْبُولِ الدِّيَّةَ :

پہلی آیتوں پر فرض تھا۔ سو جو کوئی اس کے بعد بھی زیادتی کرے گا اس کے لیے آخرت میں عذاب دردناک ہوگا۔ زیادتی سے مراد یہ ہے کہ دیت بھی لے لی اور پھر اس کے بعد قتل بھی کر دیا :

۱۶۱۴. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا حَبِيبٌ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كِتَابُ اللَّهِ الْقِصَاصُ :

۱۶۱۵. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُمَيْزٍ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بَكْرٍ السَّهْمِيَّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ الرَّبِيعَةَ عَمَّتَهُ كَسَرَتْ بِنْتَهُ جَارِيَةً فَطَلَبُوا إِلَيْهَا الْعَفْوَ فَأَبَوْا فَعَرَضُوا الْأَرْضَ فَأَبَوْا فَأَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

دلے تہیں تیار ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ قصاص کے سوا اور کسی چیز پر تیار نہیں تھے۔ چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قصاص کا حکم دے دیا اس پر انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! کیا ربیع (رضی اللہ عنہا) کے دانت توڑ دیے جائیں گے؟ نہیں، اس فات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے ان کے دانت نہ توڑے جانے چاہئیں دان کی بزرگی اور زہر کی جہ سے، اس پر آنحضورؐ نے فرمایا انس! کتاب اللہ کا حکم قصاص کا ہی ہے پھر لو کی دلے اندھ کے بندے ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ کا نام لے کر قسم کھالیں تو اللہ ان کی قسم پوری کرتا ہے راشارہ انس بن نضر رضی اللہ عنہ کی طرف تھا

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا الْإِلَاقِصَاصِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَكْسِرُ ثَنِيَّتَهُ الذَّبِيحَ لِأَدَاؤِ بَحَثَ بِالْحَقِّ لَا تَكْسِرُ ثَنِيَّتَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَنَسُ كِتَابُ اللَّهِ الْقِصَاصُ فَصَرَفَ الْقَدَمُ فَقَعَقَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْتَ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ كَوَّأَ شَعْرًا عَلَى اللَّهِ لَا بَرْكَاءَ

راخی ہو گئے اور انھوں نے صاف کر دیا۔ اس پر آنحضورؐ نے فرمایا کچھ اللہ کے بندے ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ کا نام لے کر قسم کھالیں تو اللہ ان کی قسم پوری کرتا ہے راشارہ انس بن نضر رضی اللہ عنہ کی طرف تھا

**باب ۵۸۱** قَوْلُهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ

۱۶۱۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ عَاشُورَاءُ يُصُومُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ قَالَ مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ لَوْ بَصُمَهُ

ہو گئے تو آنحضورؐ نے فرمایا کہ جس کا جی چاہے عاشوراء کا روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے نہ رکھے

۱۶۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ عَاشُورَاءُ يُصَامُ قَبْلَ رَمَضَانَ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ قَالَ مَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کا جی چاہے عاشوراء کا روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے نہ رکھے

۱۶۱۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَخَلَ عَلَيْهِ الْأَشْعَثُ وَهُوَ يَطْعَمُ فَقَالَ الْيَوْمَ عَاشُورَاءُ فَقَالَ كَانَ يُصَامُ قَبْلَ أَنْ يُنْزَلَ رَمَضَانُ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ ثَرَكَ فَادْنُ فَعَلْ

نازل ہونے سے پہلے رکھا جاتا تھا لیکن جب رمضان کے روزے کا حکم نازل ہوا تو یہ روزہ چھوڑ دیا گیا۔ آؤ تم بھی کھانے میں شریک ہو جاؤ۔

۱۶۱۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى

۵۸۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اے ایمان والو! تم پر روزے

فرم کیے گئے جیسا کہ ان لوگوں پر فرض کیے گئے تھے جو آپ

سے پہلے ہوئے تھے۔ عجب نہیں کہ تم متقی بن جاؤ۔“

۱۶۱۶۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ نے بیان کیا، انھیں نافع نے خبری اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عاشوراء کے دن جاہلیت میں ہم روزہ رکھتے تھے اور ابتداء میں مسلمان بھی رکھتے تھے لیکن جب رمضان کے روزے نازل

۱۶۱۷۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ عاشوراء کا روزہ رمضان کے روزوں کے حکم سے

پہلے رکھا جاتا تھا۔ پھر جب رمضان کے روزوں کا حکم نازل ہوا تو آنحضور صلی

۱۶۱۸۔ مجھ سے محمود نے حدیث بیان کی، انھیں عبید اللہ نے خبری، انھیں اسرائیل نے، انھیں منصور نے، انھیں ابراہیم نے، انھیں علقمہ نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اشعث ان کے یہاں آئے، آپ اس وقت کھانا کھا رہے تھے۔ اشعث نے کہا کہ آج تو عاشوراء کا دن ہے ابن

مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس دن کا روزہ، رمضان کے روزوں کے

۱۶۱۹۔ مجھ سے محمد بن شعیب نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی

ان سے شام نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے میرے والد نے خبری اور ان سے  
عالم رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ عاشرہ کے دن قریش زمانہ جاہلیت میں  
روزے رکھتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس دن روزہ رکھتے تھے۔  
جب آپ مدینہ تشریف لائے تو یہاں بھی آپ نے اس دن روزہ رکھا کیونکہ  
پچھلی امتوں میں بھی یہ روزہ مشروع تھا، اور صحابہ کو بھی اس کے رکھنے کا حکم  
دیا لیکن جب رمضان کے روزوں کا حکم نازل ہوا تو رمضان کے روزے فرض  
ہو گئے اور عاشرہ کے روزے کی فرضیت باقی نہیں رہی۔ اب جس کا جی چاہے اس دن بھی روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے نہ رکھے۔

**۵۸۳۔** اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”یہ روزے“ گنتی کے چند روزے  
(ہیں) پھر تم میں سے جو شخص یا رہو یا سفر میں ہو اس پر دوسرے  
دنوں کا شمار رکھنا (لازم ہے) اور جو لوگ اسے مشکل سے  
برداشت کر سکیں ان کے ذمہ فدیہ ہے (کہ وہ) ایک مسکین کا  
کھانا ہے۔ اور جو کوئی خوشی خوشی نئی کرے اس کے حق میں  
بہتر ہے اور اگر تم علم رکھتے ہو تو بہتر تھا رے حق میں یہی ہے  
کہ تم روزے رکھو۔“ عطاء نے کہا کہ ہر بیماری میں روزہ چھوڑ  
سکتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے اور حسن  
اور ابراہیم نے کہا کہ دودھ پلانے والی اور حاملہ کو اگر اپنی  
یا اپنے بچے کی جان کا خوف ہو تو وہ روزہ چھوڑ سکتی ہے۔ اور  
پھر اس کی قضا کریں۔ جہاں تک بہت بڑے آدمی کا سوال  
ہے جو روزہ آسانی سے برداشت نہ کر سکتا ہو تو ان رضی اللہ  
عنہ بھی جب بڑے ہو گئے تھے تو ایک سال یا دو سال  
روزانہ ایک مسکین کو روٹی اور گشت دیا کرتے تھے۔ اور

حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ  
كَانَ يَوْمٌ عَاشُورَاءُ تَصُومُهُ قَوْمٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَ  
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ فَلَمَّا قَدِمَ  
الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانَ  
كَانَ رَمَضَانَ أَفْضَلَ يَوْمٍ وَنَزَلَ عَاشُورَاءُ فَكَانَ مَنْ شَاءَ  
صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَصُمْهُ ۖ

**باب ۵۸۳** قَوْلُهُ أَيَّامًا مَعْدُودَاتٍ  
فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ  
مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ  
فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ مَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا  
فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ  
إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ وَقَالَ عَطَاءٌ يُفْطِرُ  
مِنَ الْمَرَمِ كُلِّهِ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى - وَ  
قَالَ الْحَسَنُ وَابْرَاهِيمُ فِي الْمَرَضِ وَ  
الْحَامِلِ إِذَا خَافَتْ عَلَى نَفْسِهَا أَوْ وَلَدِهَا  
تُفْطِرَانِ ثُمَّ تَقْضِيَانِ وَأَمَّا الشَّيْخُ الْكَبِيرُ  
إِذَا لَمْ يُطِيقِ الصِّيَامَ فَقَدْ أَطْعَمَ أَسْوَ  
بَعْدَ مَا كَبُرَ عَامًا أَوْ عَامَيْنِ كُلَّ يَوْمٍ  
مِثْلَيْنِ خُبْزًا وَنَحْمًا وَافْطَرَّ فَرَاغَةَ الْعَامَةِ  
يُطِيقُونَهُ وَهُوَ أَكْثَرُ ۖ

روزہ چھوڑ دیا تھا۔ عام قرات یطیقونہ ہے اور یہی اکثر کی رائے ہے۔

**۱۶۲۰۔** حدیث ثنی اسحق نے خبرنا روزہ حدیثنا  
کرکوتیا بن اسحق حدیثنا عمرو بن دینار عن  
عطاء سمع ابن عباس یقرأ وعلی الذین یطوؤونه  
فدیه طعام مسکین قال ابن عباس کسبت منسوخة  
هو الشیخ الکبیر فالمرأة الکبيرة لا یستطیعان  
ان یصوما فلیطعما مکان کل یوم مئطین ۖ

۱۶۲۰۔ حدیث ثنی اسحق نے خبرنا روزہ حدیثنا  
کرکوتیا بن اسحق حدیثنا عمرو بن دینار عن  
عطاء سمع ابن عباس یقرأ وعلی الذین یطوؤونه  
فدیه طعام مسکین قال ابن عباس کسبت منسوخة  
هو الشیخ الکبیر فالمرأة الکبيرة لا یستطیعان  
ان یصوما فلیطعما مکان کل یوم مئطین ۖ

م رکھتی ہو۔ انھیں چاہیے کہ ہر روزہ کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں۔





يَتَّبِعَنَّ لَكُمْ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ  
الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتَبَّرُوا الصُّبْحَ  
إِلَى اللَّيْلِ وَلَا تَبَا شَرُّهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ  
فِي الْمَسْجِدِ إِلَى قَوْلِهِ تَتَّقُونَ الْكَافُ  
الْمُؤْمِنِينَ

صبح کا سفید خط سیاہ خط سے نمایاں ہو جائے پھر روزے کو  
رات دہونے تک پورا کر دو۔ اور بیویوں سے اس حال میں  
صحبت نہ کرو جب تم اعتکاف کیجے ہو مسجد میں ارشاد  
”تَتَّقُونَ“ تک۔ عاکف بمعنی مقیم۔

۱۶۲۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو  
عُوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عِدِّيٍّ قَالَ أَخَذَ  
عِدِّيٌّ عِقَالًا أَبْيَضَ دِيعَالًا أَسْوَدَ حَتَّى كَانَ بَعْضُ  
الْهَلِيلِ نَظَرًا فَلَمْ يَسْتَبَيِّنَا فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
جَعَلْتُ نَحْتًا وَسَادِقِي قَالَ إِنَّ وَسَادَكَ إِذَا كَعُولِي  
أَنْ كَانَ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ وَالْأَسْوَدُ نَحْتًا وَسَادَتِكَ  
(سفید و سیاہ دھاگے رکھے تھے اور کچھ نہیں ہوا) تو آنحضرت نے اس پر (مزاحاً) فرمایا۔ پھر تو تمہارا نکلیہ بہت لمبا چوڑا ہو گا کہ (آیت میں مذکور) صبح کا  
سفید خط اور سیاہ خط اس کے نیچے آگیا تھا۔

۱۶۲۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابو حواری نے  
حدیث بیان کی ان سے حصین نے ان سے شعبی نے عدی بن حاتم رضی  
اللہ عنہ کے واسطے سے آپ نے بیان کیا کہ آپ نے ایک سفید دھاگا اور  
ایک سیاہ دھاگا لیا اور سوتے ہوئے اپنے ساتھ رکھ لیا جب رات کا  
کچھ حصہ گز گیا تو آپ نے اسے دیکھا۔ وہ دونوں نمایاں نہیں ہوئے  
تھے۔ جب صبح ہوئی تو عرض کیا، یا رسول اللہ! میں نے اپنے تکیے کے نیچے  
(سفید و سیاہ دھاگے رکھے تھے اور کچھ نہیں ہوا) تو آنحضرت نے اس پر (مزاحاً) فرمایا۔ پھر تو تمہارا نکلیہ بہت لمبا چوڑا ہو گا کہ (آیت میں مذکور) صبح کا  
سفید خط اور سیاہ خط اس کے نیچے آگیا تھا۔

۱۶۲۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَبِيزُ  
عَنْ مُطَرِّبٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عِدِّيٍّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ  
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ  
الْأَسْوَدِ أَهْمَا الْخَيْطَانِ قَالَ لَيْتَكَ كَعُولِي لَعَنَافَا  
إِنْ أَبْصَرْتَ الْخَيْطَيْنِ ثُمَّ قَالَ لَا بَلْ هُوَ سَوَادُ  
اللَّيْلِ دِيَمًا نَظَرًا

۱۶۲۵۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے  
حدیث بیان کی ان سے مطرب نے ان سے شعبی نے اور ان سے عدی  
ابن حاتم نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! آیت میں (الْخَيْطُ  
الْأَبْيَضُ) اور (الْخَيْطُ الْأَسْوَدُ) سے کیا مراد ہے، کیا ان سے مراد دو  
دھاگے ہیں، حضور اکرم نے فرمایا کہ تمہاری کھوپری پھر تو بڑی لمبی چوڑی ہوگی  
اگر تم نے دو دھاگے دیکھے ہیں۔ پھر فرمایا کہ ان سے مراد رات کی سیاہی  
اور صبح کی سفیدی ہے۔

۱۶۲۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو حَسَانَ  
عُمَرُ بْنُ مُطَرِّبٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ  
سَعْدٍ قَالَ مَا نَزَلَتْ دُكُلًا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَّبِعَنَّ  
لَكُمْ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ وَلَمْ يُنَزَلْ  
مِنَ الْفَجْرِ وَكَانَ رِجَالًا إِذَا ارَادُوا الصُّومَ رَكِبَ  
أَحَدُهُمْ فِي رِجْلَيْهِ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ وَالْخَيْطُ الْأَسْوَدُ  
وَلَا يَنْزِلُ يَأْكُلُ حَتَّى يَتَّبِعَنَّ لَهُ رُؤُوسُهُمَا فَأَنْزَلَ  
اللَّهُ بَعْدَهُ مِنَ الْفَجْرِ فَعَلِمُوا أَنَّهَا بَعْنَى اللَّيْلِ  
مِنَ النَّهَارِ

۱۶۲۶۔ ہم سے ابن ابی مریم نے حدیث بیان کی ان سے ابو حسان  
ابن مطرب نے حدیث بیان کی ان سے ابو حازم نے حدیث بیان کی اور  
ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ  
”كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَّبِعَنَّ لَكُمْ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ  
الْأَسْوَدِ“ اور ”مِنَ الْفَجْرِ“ کے الفاظ ابھی نازل نہیں ہوئے تھے تو  
بہت سے صحابہ جب روزہ رکھنے کا ارادہ رکھتے تو اپنے دونوں پاؤں میں  
سفید دھاگا باندھ لیتے اور سیاہ دھاگا باندھ لیتے۔ اور پھر جب تک وہ  
دونوں دھاگے صاف دکھائی دینے لگ جاتے برابر کھاتے پیتے رہتے پھر  
اللہ تعالیٰ نے ”مِنَ الْفَجْرِ“ کے الفاظ جب نازل کر دیے تو انہیں معلوم ہوا

کہ اس سے ادرات رک سیای سے) دن رک سفیدی کا اختیار ہے :

**باب ۵۸۷** قَوْلِهِ ذَلَّلْنِي لِبَيْتِي تَأْتُوا  
الْبَيْوتَ مِنْ ظُهُورِهَا وَذَلَّلْنِي لِبَيْتِي  
الَّتِي دَأَوْتُ الْبَيْوتَ مِنْ أَوْبَاجِهَا وَتَقَوُّوا  
اللَّهَ تَعَالَى كَمَا تَقُولُونَ :

۵۸۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور یہ تو کوئی بھی نیکی نہیں کہ تم  
گھروں میں ان کی پشت کی طرف سے آؤ۔ البتہ نیکی یہ ہے کہ  
کوئی شخص تقویٰ اختیار کرے اور گھروں میں ان کے دروازوں  
سے آؤ اور اللہ سے تقویٰ اختیار کیے رہو تاکہ فلاح پا جاؤ۔“

۱۶۲۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ  
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانُوا إِذَا أَحْرَمُوا  
فِي الْحَاجَةِ دَأَوُا الْبَيْتَ مِنْ ظُهُورِهِمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَ  
لَيْسَ الْبَيْتُ بِأَنْ تَأْتُوا الْبَيْوتَ مِنْ ظُهُورِهَا وَلَكِنَّ الْبَيْتَ  
مِنْ أَتَقَى دَأَوُا الْبَيْوتَ مِنْ أَوْبَاجِهَا :

۱۶۲۷۔ ہم سے عبد اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل  
نے، ان سے ابواسحاق نے اور ان سے براہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب  
حاجت میں احرام باندھ لیتے تو گھروں میں ان کی پشت کی طرف سے داخل  
ہوتے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ ”اور یہ کوئی نیکی نہیں ہے کہ تم  
گھروں میں ان کی پشت کی طرف سے آؤ۔ البتہ نیکی یہ ہے کہ کوئی شخص تقویٰ اختیار  
کرے اور گھروں میں ان کے دروازوں سے آؤ۔“

**باب ۵۸۸** قَوْلِهِ قَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا  
يَكُونُوا فِتْنَةً وَيَكُونَ الدِّينُ لِلَّهِ فَإِنْ  
انْتَهَوْا فَلَا عُدَاوَةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُضِلِّينَ :

۵۸۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور ان سے لڑو یہاں تک کہ  
فساد و عقیدہ باقی نہ رہ جائے۔ اور دین اللہ ہی کے لیے رہ  
جائے۔ سوا کردہ باز آجائیں تو سختی کسی پر بھی نہیں بجز اپنے

حق میں) ظلم کرنے والوں کے۔“

۱۶۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ تَائِغٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّكَ  
رَجُلَانِ فِي فِتْنَةٍ (ابْنُ الزُّبَيْرِ فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ صَنَعُوا  
وَأَنْتَ ابْنُ عُمَرَ وَصَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَمَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَعْرُوبَهُ فَقَالَ يَمْنَعُنِي أَنَّ اللَّهَ حَرَّمَ  
دَمَ رَجُلٍ فَقَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا  
يَكُونُوا فِتْنَةً فَقَالَ قَاتِلْنَا حَتَّى لَا يَكُونَ فِتْنَةً وَ  
كَانَ الدِّينُ لِلَّهِ وَأَنْتُمْ تَرِيدُونَ أَنْ تَقَاتِلُوا حَتَّى  
يَكُونَ فِتْنَةً وَيَكُونَ الدِّينُ لِعَبِيدِ اللَّهِ وَزَادَ عُمَانُ  
ابْنَ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي فُلَانٌ وَخَلِيفَةُ  
ابْنِ شُرَيْحٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عُمَرَ الْمَدَنِيِّ أَنَّ مَكْلَبَ  
ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَهُ عَنْ تَائِغٍ أَنَّ رَجُلًا آتَى  
ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَا حَمَلَكَ عَلَى  
أَنْ تَحْبُجَّ عَامًا وَتَعْتَمِرَ عَامًا وَتَنْزِلَ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ

۱۶۲۸۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے عبد الوہاب نے  
حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے تائغ نے  
ابن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے کہ آپ کے پاس ابن زبیر رضی اللہ  
عنه کے فتنے کے زمانہ میں دواؤی آئے اور کہا کہ لوگوں میں اختلاف و  
نزاع پیدا ہو چکا ہے۔ آپ عمر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اور رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں، آپ کیوں خاموش ہیں؛ ابن عمر رضی اللہ عنہ  
نے فرمایا کہ میری خاموشی کی وجہ صرف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے کسی بھی  
بھائی کا خون مجھ پر حرام قرار دیا ہے۔ اس پر انھوں نے کہا، کیا اللہ تعالیٰ  
نے یہ ارشاد نہیں فرمایا ہے کہ ”اور ان سے لڑو، یہاں تک کہ فساد باقی نہ  
رہے۔“ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم (قرآن کے حکم کے مطابق) لڑے  
ہیں یہاں تک کہ فساد (عقیدہ) باقی نہیں رہا اور دین خالص اللہ کے لیے  
ہو گیا۔ لیکن تم لوگ چاہتے ہو کہ تم اس لیے لڑو کہ اور فساد ہو اور دین اللہ  
غیر اللہ کے لیے ہو جائے۔ اور عثمان بن حارث نے اضافہ کیا ہے کہ ان سے  
ابن وہب نے بیان کیا، انھیں فلاں اور حیات بن شرحبیل نے خبر دی، انھیں بکر

اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ عَلِمْتَ مَا رَغِبَ اللَّهُ فِيهِ قَالَ يَا  
ابْنَ أَبِي نُجَيْمٍ الْإِسْلَامُ عَلَى تَحْمِيلِ إِيْمَانٍ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ  
وَالصَّلَاةِ الْخَمْسِ وَصِيَا مَرَمَقَانَ ذَاكَ أَمِ التَّحْكُومَةِ  
وَحَجَّ النَّبِيِّ قَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَلَا تَسْمَعُ مَا  
ذَكَرَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ  
اقْتَتَلُوا مَا مَلَاحُوا بَيْنَهُمَا إِلَى أَمْرِ اللَّهِ قَاتِلُوهُمْ حَتَّى  
لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ قَالُوا قَدْ كُنَّا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْإِسْلَامُ عَمَلًا فَكَانَ التَّحْلِيلُ  
يُفْتَنُ فِي دِينِهِ إِمَّا تَسْلُوهُ وَإِمَّا يَحْدِثُوهُ حَتَّى كُنُو  
الْإِسْلَامَ فَلَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ قَالُوا فَمَا قَوْلُكَ فِي عَجَلِي وَ  
عُثْمَانَ قَالُوا أَمَّا عُثْمَانُ فَكَانَ اللَّهُ عَفَا عَنْهُ وَأَمَّا  
أَنْتُمْ فَكِدَرْتُمْ أَنْ يَعْفُو عَنْهُ وَأَمَّا عَجَلِي فَأَنْبِئْ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَتْنَهُ وَأَشَارَ  
بِيَدِهِ فَقَالَ هَذَا بَيْنَهُ حَيْثُ تَوَدُّونَ

ابن عمر معافری نے، ان سے کبیر بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے  
نافع نے کہ ایک صاحب ابن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور  
کہا کہ اے ابو عبد الرحمن! کیا وجہ ہے کہ آپ ایک سال حج کرتے ہیں اور  
ایک سال عمرہ، اور اللہ عز وجل کے راستے میں جہاد میں شریک نہیں ہونے  
آپ کو خود معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جہاد کی طرف کتنی توجہ دلائی ہے؟  
ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹے! اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے  
اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔ پانچ وقت نماز پڑھنا، رمضان کے  
روزے رکھنا، زکوٰۃ دینا اور حج کرنا، انھوں نے کہا اے عبد الرحمن!  
کتاب اللہ میں جو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کیا آپ کو وہ معلوم نہیں ہے  
کہ "مسلمانوں کی دو جماعتیں اگر باہم جنگ کریں تو ان میں صلح کراؤ" اللہ  
تعالیٰ کے ارشاد "الی امر اللہ" تک (اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ان سے  
جنگ کرو) یہاں تک کہ فساد باقی نہ رہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ہم یہ فرض انجام دے چکے ہیں اسلام  
اس وقت کمزور تھا اور آدمی اپنے دین کے بارے میں فتنہ میں مبتلا کر دیا

تھا لیکن اب اسلام طاقتور ہو چکا ہے اس لیے وہ (فساد باقی نہیں رہا) ان صاحب نے پوچھا پھر علی اور عثمان رضی اللہ عنہما کے متعلق آپ کا کیا  
حیال ہے؟ فرمایا کہ عثمان رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا تھا اگرچہ تم لوگ پسند نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ انھیں معاف کرتا۔ اور علی رضی اللہ  
عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی اور آپ کے داماد ہیں۔ اور لوط سے اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ ان کا گھر ہے تم دیکھ سکتے ہو۔

۵۸۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اللہ کی راہ میں خرچ کرتے رہو

اور اپنے کو اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ ڈالو۔ اور اچھے کام کرتے

رہو۔ یقیناً اللہ اچھے کام کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

تھلکتے اور ہلاکت ہم معنی ہیں۔

۱۲۲۹۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں نضر نے خبر دی، ان

سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے بیان کیا ان سے ابو داؤد

نے سنا اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ "اور اللہ کی راہ

میں خرچ کرتے رہو اور اپنے کو اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ ڈالو" اللہ کے

راستے میں خرچ کرنے کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

۵۹۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "لیکن اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو یا اس

کے سر میں کوئی تکلیف ہو"

۱۲۳۰۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔

باب ۵۸۹ قولہ وَالتَّقْوَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا

تُلْفُوا بِأَيِّدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ وَآخِصُوا إِلَى

اللَّهِ يُحِبِّبِ الْمُحْسِنِينَ التَّهْلُكَةُ وَالْهَلَاكُ

وَاحِدٌ

۱۲۲۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ عَنْ حَذِيفَةَ وَ

أَقْفُوهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا تُلْفُوا بِأَيِّدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ

قَالَ تَزَلَّتْ فِي التَّفَقُّعِ

باب ۵۹۰ قولہ نَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا

أَوْ بِهِ آذَى مِنْ تَأْسِئَةٍ

۱۲۳۰۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

ان سے عبدالرحمن بن اسبہانی نے بیان کی، انھوں نے عبداللہ بن معقل سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اس مسجد میں حاضر ہوا، ان کی مراد کو فہم مسجد سے تھی۔ ادا آپ سے روزے کے فدیہ کے متعلق پوچھا۔ آپ نے بیان کیا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لوگ لے گئے اور جو میں (دوسرے) میرے چہرے پر گر رہی تھیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میرا خیال یہ نہیں تھا کہ تم اس حد تک تکلیف میں مبتلا ہو گے۔ تم کوئی کبریٰ نہیں مہیا کر سکتے؟ میں نے عرض کی کہ نہیں، فرمایا پھر تین دن کے روزے رکھ لو یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو، ہر مسکین کو ایک صاع کھانا ادا پنا سر منڈواؤ ادا آپ احرام باندھے ہوئے تھے، تو یہ آیت خاص میرے بارے میں نازل ہوئی تھی لیکن اس کا حکم تم سب کے لیے عام ہے۔

۵۹۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: "تذبحوا شفع عرو سے مستفید ہو

اسے حج کے ساتھ ملا کر"

۱۶۳۱۔ ہم سے سعد بنہ حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے عمران ابی بکر نے، ان سے ابورجاء نے حدیث بیان کی اور ان سے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ درج میں تمتع کا حکم قرآن میں نازل ہوا اور ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسی طرح (رج) کیا۔ پھر اس کے بعد قرآن نے اسے ممنوع نہیں قرار دیا اور نہ اس سے آنحضرتؐ نے روکا۔ یہاں تک کہ آپ کی وفات ہو گئی لہذا تمتع اب بھی جائز ہے) یہ تو ایک صاحب نے اپنی رائے سے جو چاہا کہہ دیا۔

۵۹۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: "تھیں اس باب میں کوئی مضائقہ نہیں

کہ تم اپنے پروردگار کے یہاں سے معاش تلاش کرو"

۱۶۳۲۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ابن عبید نے خبری انھیں عمرو نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حکاظ حنہ اور ذوالحجاء زمانہ جاہلیت کے بازار (میلے) تھے۔ اس لیے (اسلام کے بعد) موسم حج میں صحابہؓ نے وہاں کا رو بار کو برا سمجھا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ تمہیں اس باب میں کوئی مضائقہ نہیں کہ تم اپنے پروردگار کے یہاں سے تلاش معاش کرو۔

۵۹۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: "ان تو تم وہاں جا کر واپس آؤ

جہاں سے لوگ واپس آتے ہیں"

ابن الاثیرہؒ فرماتا ہے: قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَعْقِلٍ قَالَ قَعَدْتُ إِلَى كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ فِي هَذِهِ الْمَسْجِدِ يَعْنِي مَسْجِدَ الْكُوفَةِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ فِدْيَةِ مَنْ صَامَ فَقَالَ جُمِلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقْبَلُ يَتَنَاوَرُ عَلَى وَجْهِ فَقَالَ مَا كُنْتُ أَرَى أَنَّ الْجَهْدَ قَدْ بَلَغَ يَدَكَ هَذَا أَمَا خُذْ شَاةً قُلْتُ لَا قَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ طَحِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينٍ كُلُّ مِسْكِينٍ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ طَعَامٍ ذَا حَلِيقٍ رَأْسَكَ فَنَزَلَتْ فِيهِ حَاشَاةٌ كَرِهِي كَلِمَةَ عَاشَاةٌ ۝

بَابُ ۵۹۱ قَوْلِهِ مَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ

إِلَى الْحَجِّ ۝

۱۶۳۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ أُنْزِلَتْ آيَةُ التَّمَتُّعِ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَفَعَلْنَا هَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَمْ يُنْزَلُ قُرْآنٌ يُحَرِّمُهُ وَكَمْ يَنْهَى عَنْهَا حَتَّى مَاتَ قَالَ رَجُلٌ يَسْأَلُهُ مَا شَأْنُ ۝

بَابُ ۵۹۲ قَوْلِهِ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ

تَتَبَتَّعُوا فُضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ ۝

۱۶۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عُبَايَةَ قَالَ كَانَتْ عُمَاةٌ وَجَنَّةٌ وَدُورٌ وَبُحَارٌ أَسْوَاقُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَتَنَّا كَثِيرًا أَنْ يَتَّبِعُوا فِي الْأَسْوَاقِ فَنَزَلَتْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَتَّبَعُوا فُضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ ۝

بَابُ ۵۹۳ قَوْلِهِ ثُمَّ أَفْضُوا مِنْ حَيْثُ

أَفَاقَ النَّاسِ ۝

۱۶۳۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَارِمٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ كَانَتْ تَقْرَأُ وَمِنْ دَانَ رِيَّهَا يَقْفُونَ بِالْمَزْدَلِفَةِ وَكَانُوا يُسْمُونَ الْحُمْسَ وَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقْفُونَ يَعْرِفَاتٍ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ أَمَرَ اللَّهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْتِيَ عَرَفَاتٍ ثُمَّ يَقِفَ بِهَا ثُمَّ يُفِضَ مِنْهَا فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى ثُمَّ أَفَامِنَ النَّاسِ

۱۶۳۳- ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن حارم حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ قریش اور ان کے طریقے کی پروری کرنے والے عرب (رج کے لیے) مزدلفہ میں ہی وقوف کرتے تھے۔ اس کا نام انھوں نے "الحمس" رکھا تھا۔ اور باقی عرب عرفات کے میدان میں وقوف کرتے تھے پھر جب اسلام آیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو حکم دیا کہ آپ عرفات میں آئیں اور وہیں وقوف کریں اور پھر وہاں سے مزدلفہ آئیں، اللہ تعالیٰ کے ارشاد کا یہی مقصد ہے کہ "پھر تم وہاں جا کر واپس آؤ جہاں سے لوگ واپس آتے ہیں"

۱۶۳۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مُنَبِّهٍ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَلَوْتُ الرَّجُلَ بِالْبَيْتِ مَا كَانَ حَلَالًا حَتَّى يَجْعَلَ بِالْحَجِّ فَإِذَا رَكِبَ إِلَى عَرَفَةَ فَمَنْ تَيَسَّرَ لَهُ هَدْيُهُ مِنَ الْإِبِلِ أَوْ الْبَقَرِ أَوْ الْغَنَمِ مَا تَيَسَّرَ لَهُ مِنْ ذَلِكَ آتَى ذَلِكَ شَاءَ غَيْرَ إِنَّ لَمْ يَتَيَسَّرَ لَهُ فَعَلَيْهِ ثَلَاثَةٌ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَذَلِكَ قَبْلَ يَوْمِ عَرَفَةَ فَإِنْ كَانَ آخِرَ يَوْمٍ مِنَ الْأَيَّامِ الثَّلَاثَةِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيَنْطَلِقَ حَتَّى يَقِفَ بِعَرَفَاتٍ قَبْلَ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى أَنْ يَكُونَ الظَّلَامُ ثُمَّ لِيَذْهَبَ مِنْ عَرَفَاتٍ إِذَا أَفَامُوا مِنْهَا حَتَّى يَبْلُغُوا جَمْعًا أَلَذِي يَبْتَغُونَ بِهِ تَعْلِيلَ لِكُلِّ اللَّهِ كَثِيرًا وَكَثِيرًا الْكَلْبِ وَالْهَلِيلِ قَبْلَ أَنْ تُصْبِحُوا ثُمَّ آفِضُوا فَإِنَّ النَّاسَ كَانُوا يُفِضُونَ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى ثُمَّ آفِضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَامِنَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا لِلَّذِينَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ غُفُورٌ رَحِيمٌ حَتَّى تَرْمُوا الْجَمْرَةَ

۱۶۳۴- محمد سے محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی، ان سے فضیل بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن منبہ نے حدیث بیان کی۔ انھیں کرب نے خبر دی۔ اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ کسی شخص کے لیے بیت اللہ کا طواف اس وقت تک حلال نہیں تھا جب تک وہ حج کے لیے احرام نہ باندھ لے۔ پھر جب وقوف عرفہ کے لیے جائے تو جس کے پاس ہدی (قربانی کا جانور) ہوا اونٹ گائے یا بکری جس کی بھی وہ قربانی کر سکتا ہو کرے، البتہ اگر وہ ہدی مہیا نہ کر سکا ہو تو اس پر ایام حج میں تین دن کے روزے واجب ہیں یہ تین دن کے روزے یوم عرفہ سے پہلے پہلے پورے ہو جانے چاہئیں۔ گمان تین روزوں میں آخری روزہ وقوف عرفہ کے دن پڑ جائے۔ پھر بھی کوئی مضائقہ نہیں۔ اس کے بعد اسے روانہ ہونا چاہیے اور عرفہ میں قیام کرنا چاہیے۔ عصر کی نماز کے وقت سے رات کی تاریکی پھیل جانے تک پھر عرفات سے روانگی ہوگی اور وہاں سے چل کر مزدلفہ پہنچیں گے جہاں رات گزارنی ہوگی، وہاں جتنا ہو سکے، اللہ کا ذکر کیا جائے۔ اور تکبیر و تہلیل بھی خوب کی جائے صبح ہونے تک۔ آخر یہاں سے بھی روانگی ہوگی۔ کیونکہ لوگ یہاں سے اسی طرح روانہ ہوتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "ہاں تو تم وہاں جا کر واپس آؤ جہاں سے لوگ واپس آتے ہیں اور اللہ سے مغفرت طلب کرو۔ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے" اور آخر میں جمرہ عقبہ کرو۔

باب ۵۹ قَوْلِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ

۵۹۴- اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور کوئی ان میں ایسے ہوتے ہیں جو کہتے ہیں کہ اے پروردگار ہمارے! ہم کو دنیا میں بھی

حَسَنَةً وَفَنَّا عَذَابَ النَّارِ

بہتری دے اور آخرت میں بھی بہتری اور ہم کو آگ کے عذاب سے بچائے رکھنا۔

۱۶۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ  
عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ أَشَقَرَرْنَا أَتَيْنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي  
الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَفَنَّا عَذَابَ النَّارِ

۱۶۳۵۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے تھے ”اے پروردگار ہمارے! ہم کو دنیا میں بھی بہتری دے اور آخرت میں بھی بہتری اور ہم کو آگ کے عذاب سے بچائے رکھنا۔“

بَابُ قَوْلِهِ دَعَا لَكَ الْخَصَامُ وَ  
قَالَ عَطَاءُ التَّمْلُ الْخَيَوَانُ

۵۹۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”دعا کیا کہ وہ شدید ترین جھگڑالو ہے“  
عطاء نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”دروہیک! حرث ذال نسل میں نسل سے مراد حیوان۔“

۱۶۳۶۔ حَدَّثَنَا قَيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ  
جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ تَرْفَعُهُ  
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الرَّجَالُ إِلَى اللَّهِ أَلَا تَرَى الْخَصَمُ وَقَالَ  
عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ  
أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ

۱۶۳۶۔ ہم سے قیصر نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ وہ شخص ہے جو سخت جھگڑالو ہے۔ اور عبداللہ بن ولید عدنی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ملیکہ نے، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے:

بَابُ قَوْلِهِ أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا  
الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ  
تَبِيبِكُمْ مَشْتَهُمُ الْبَاسَاءِ وَالضَّرَاءِ إِلَى  
قَرِيبٍ

۵۹۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”کیا تم یہ گمان رکھتے ہو کہ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ دراصل ایک بھی تم پر ان لوگوں کے حالات پیش نہیں آئے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں، انھیں تلگی اور سختی پیش آئی“ ارشاد ”قریب“ تک۔

۱۶۳۷۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ  
عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ  
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَتَّى إِذَا اسْتَيْسَسَ الرُّسُلُ وَظَلَمُوا  
أَنَّهُمْ قَدْ كُذِّبُوا خَفِيفَةً ذَهَبَ بِهَا مَنَّاكَ وَتَلَا  
حَتَّى يَقُولَ الرُّسُلُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ مَتَى نَصْرُ  
اللَّهِ أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ فَلَقِيتُ عُروَةَ بِنَ الْزُبَيْرِ  
فَدَاكَ لَكَ ذَلِكَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ مَعَاذَ اللَّهِ وَ  
اللَّهُ مَا دَعَا اللَّهُ رَسُولَهُ مِنْ شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا عَلِمَ  
أَنَّهُ كَأَمِّنُ قَبْلُ أَنْ يَمُوتَ وَلَكِنْ تَوَلَّى الْبَلَاءُ

۱۶۳۷۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی، ان سے ابن جریر نے بیان کیا، انھوں نے ابن ابی ملیکہ سے سنا۔ بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ ”حتیٰ اذا استيسس الرسول وظلموا انهم قد كذبوا“ (میں کذبوا کہ زوال کی) تخفیف کے ساتھ قرأت کرتے تھے۔ آیت کا جو منہوم وہ مراد لے سکتے تھے، یا۔ اس کے بعد یوں تلاوت کرنے ”حتیٰ يقول الرسول والذين آمنوا معه متى نصر الله“ (اے نصر اللہ قریب) پھر میری ملاقات عروہ بن زبیر سے ہوئی تو میں نے اس قرأت کا ذکر ان سے کیا، انھوں نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تھا معاذ اللہ! اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے رسول سے جو بھی وعدہ کیا، تو



انہیں اس کا کامل یقین ہوتا کہ ان کی وفات سے پہلے یہ مردِ مہر و پذیر ہوگا۔ البتہ انبیاء پر مصیبتیں اور آزمائشیں جب انتہا کو پہنچ جاتیں تو انہیں خوف و اندیشہ ہوتا کہ کس وہ لوگ انہیں جیل خانہ میں جو ان کے ساتھ ہیں۔ چنانچہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس کی قرأت ”وخلوا انہم قد

يَا أَيُّهَا النَّاسُ حَتَّىٰ خَافُوا أَنْ يَكُونُوا مِنْ مَعَهُمْ يَكِيدُونَ لَهُمْ  
فَكَانَتْ تَقْرَأُهَا وَتَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ كُنْتُمْ تَكُونُونَ مِنْهُمْ

کد ہوا (خال کی تشدید کے ساتھ کرتی تھیں)۔

**باب ۵۹۷** قَوْلِهِ تَعَالَى نَسَاؤُكُمْ حَرْثٌ

تَكُمُ فَإِنَّمَا حَرْثُكُمْ أَلَىٰ شَيْئِكُمْ وَقَدْ مَوَّأَ

لَا تَفْسِكُمْ أَلَا يَتِي

**۵۹۷۔** اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”تمہاری بیویاں تمہاری کھیتی ہیں

سو تم اپنے کھیت میں آؤ جس طرح چاہو اور اپنے حق میں آئندہ

کے لیے کچھ کرتے رہو“۔

۱۶۳۸۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انہیں نضر بن شہیل نے خبری انہیں ابن عون نے خبری۔ ان سے نافع نے بیان کیا کہ جب ابن عمر رضی اللہ عنہ قرآن پڑھتے تو درقرآن کے علاوہ کوئی دوسرا لفظ زبان پر نہیں لاتے تھے، یہاں تک کہ تلاوت سے فارغ ہو جاتے۔ ایک دن میں درقرآن مجید لے کر ان کے سامنے بیٹھ گیا اور انہوں نے سورہ بقرہ کی تلاوت شروع کی۔ جب اس آیت (منکوره) پر پہنچے تو فرمایا معلوم ہے یہ آیت کس کے بارے میں نازل ہوئی تھی؟ میں نے عرض کی کہ نہیں، فرمایا کہ فلاں فلاں چیز کے لیے نازل ہوئی تھی۔ اور پھر تلاوت کرنے لگے۔ اور عبداللہ سے روایت ہے، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ آیت ”سو تم اپنے کھیت میں آؤ جس طرح چاہو“ کے بارے میں فرمایا کہ ”یہ سچے سے سچے ہے“۔ اس کی روایت محمد بن یحییٰ بن سعید نے کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے عید اللہ نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے۔

۱۶۳۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا الثَّوْمُونِيُّ شَمْسِي  
أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنٍ عَنْ ثَابِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا  
قَرَأَ الْقُرْآنَ كَوَيْتُكُمْ حَتَّىٰ يَنْفَرُ مِنْهُ فَآخَذَتْ  
عَلَيْهِ يَوْمًا فَقَرَأَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ حَتَّىٰ انْتَهَىٰ إِلَىٰ  
مَكَانٍ قَالَ تَذَرُنِي نَجْمًا أُزِلْتُ قُلْتُ لَا قَالَ أُزِلْتُ  
فِي كَذَا وَكَذَا ثُمَّ مَضَىٰ وَعَنْ عَبْدِ الْقَمِيدِ حَدَّثَنِي  
أَبِي حَدَّثَنِي أَيُّوبُ عَنْ ثَابِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ فَإِنَّمَا  
حَرْثُكُمْ أَلَىٰ شَيْئِكُمْ قَالَ يَا بَنِيهَا فِي رَدِّهِ عُمَرُ بْنُ  
يَحْيَىٰ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ  
ثَابِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ

۱۶۳۹۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سنان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن مسعود نے اور انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ یہودی کہتے تھے کہ اگر عورت سے ہم بستر کے لیے کوئی پیچھے سے آئیگا تو بچہ بھینگا پیدا ہوگا اس پر یہ آیت نازل ہوئی، کہ ”تمہاری بیویاں تمہاری کھیتی ہیں سو اپنے کھیت میں آؤ جہر سے چاہو“۔

۱۶۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُنَيَانُ عَنْ  
ابْنِ الْمُنْكَدِمِ سَمِعْتُ جَابِرًا قَالَ كَانَتْ الْيَهُودُ  
تَقُولُ إِذَا جَامَعُوا مَرْثًا وَآوَاهَا جَاءَ الْوَلَدُ أَحْوَلُ  
فَكَانَتْ نِسَاءُ كَوْمَا حَرْثٌ فَإِنَّمَا حَرْثُكُمْ أَلَىٰ  
شَيْئِكُمْ

**۵۹۸۔** اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور جب تم عورتوں کو طلاق دے چکو

اور پھر وہ اپنی مدت کو پہنچ چکیں تو تم انہیں اس سے مت روکو

کہ وہ اپنے شوہروں سے نکاح کر لیں“۔

**باب ۵۹۸** قَوْلِهِ وَإِذَا خَلَقْتُمُ النِّسَاءَ

فَبَلَّغْنِ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْصِلُوهُنَّ أَنْ

يَتَّخِذْنَ أَرْوَاحَهُنَّ

۱۶۴۰۔ ہم سے عبداللہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے ابو عامر

عقدي نے حدیث بیان کی، ان سے عباد بن راشد نے حدیث بیان کی۔

۱۶۴۰۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

أَبُو عَامِرٍ الْعَقْدِيُّ حَدَّثَنَا عِبَادُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا

ان سے حسن نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، آپ نے بیان کیا کہ میری ایک بہن تھیں جن کا پیغام میرے پاس آیا تھا اور براہیم نے بیان کیا، ان سے یونس نے، ان سے حسن نے اور ان سے معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی۔ اور ہم سے ابو عمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی اور ان سے حسن نے کہ معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی بہن کو ان کے شوہر نے طلاق دے دی تھی، لیکن جب عدت گزر گئی تو انہوں نے پھر ان کے لیے پیغام نکاح بھیجا۔ معقل رضی اللہ عنہ نے اس پیغام کا رکیا تو آیت نازل ہوئی کہ ”تم انہیں اس سے مت روکو کہ وہ اپنے شوہروں سے نکاح کریں۔“

الْحَسَنُ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ كَانَتْ لِي أُخْتُ تُحْطَبُ إِلَيَّ وَقَالَ ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنِي مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْقِلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ أُخْتَ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ طَلَّقَهَا زَوْجَهَا فَتَرَكَهَا حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَخَطَبَهَا قَابِي مَعْقِلٍ فَتَزَلَّتْ فَلَا تَعْمَلُونَ مِنْهُنَّ أَنْ يَنْكِحَنَّ أَزْوَاجَهُنَّ ۖ

**باب ۵۹۹** قَوْلُهُ وَالَّذِينَ يَتَوَقَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا إِلَى مَا تَعْمَلُونَ خَيْرٌ - يَفْعَلُونَ يَحْتَبِنَ ۖ

۵۹۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور تم میں سے جو لوگ وفات پا جاتے ہیں اور بیویاں چھوڑ جاتے ہیں، وہ بیویاں اپنے آپ کو چار مہینے اور دس دن تک روک رکھیں“ یہاں تعملون خیر۔ یعنی بھین ۖ

۱۶۴۱۔ ہم سے امیر بن بسطام نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے حبیب نے، ان سے ابن ابی لیکہ نے اور ان سے ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے آیت ”اور تم میں سے جو لوگ وفات پا جاتے ہیں اور بیویاں چھوڑ جاتے ہیں“ کے متعلق عثمان رضی اللہ عنہ سے عرض کی کہ اس آیت کو دوسری آیت نے منسوخ کر دیا ہے۔ اس لیے اسے (مصحف میں) نہ لکھیں، یا (یہ کہا کہ) نہ رہنے دیں۔ اس پر عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بیٹے! میں (قرآن کا) کوئی حرف اس کی جگہ سے نہیں ہٹا سکتا ۖ

۱۶۴۱۔ مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُرَيْكَةَ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ قُلْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ عَمَانَ وَالَّذِينَ يَتَوَقَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا قَالَ قَدْ نَسَخَهَا الْآيَةُ الْأُخْرَى فَلَمْ تَكُنْ مِنْهَا أَوْ تَذَرُهَا قَالَ يَا ابْنَ أَخِي لَا أَغَيِّرُ شَيْئًا مِنْهُ مِنْ مَكَانِهِ ۖ

۱۶۴۲۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے روح نے حدیث بیان کی، ان سے شبل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی نجیح نے اور ان سے مجاہد نے آیت ”اور تم میں سے جو لوگ وفات پا جاتے ہیں اور بیویاں چھوڑ جاتے ہیں“ کے بارے میں فرمایا کہ یہ (یعنی چار مہینے دس دن کی) عدت تھی۔ جو شوہر کے گھر عورت کو گزارنی ضروری تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ”اور جو لوگ تم میں سے وفات پا جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں (ان پر لازم ہے) اپنی بیویوں کے حق میں نفقہ اٹھانے کی وصیت کر جانے) کی کہ وہ ایک سال تک گھر سے نکالی نہ جائیں۔ لیکن اگر (خود) نکلی جائیں تو کوئی گناہ تم پر نہیں۔ اس باب میں جسے وہ (بیویاں)

۱۶۴۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شَبْلٌ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ ثَجَابٍ وَالَّذِينَ يَتَوَقَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا قَالَ كَانَتْ هَذِهِ الْعِدَّةُ تَعْتَدُ عِنْدَ أَهْلِ رَوْحِهَا وَاجِبٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَالَّذِينَ يَتَوَقَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِأَزْوَاجِهِمْ مَتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ خَرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا كُنَّ فِي أَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَعْرُوفٍ قَالَ جَعَلَ اللَّهُ لَهَا تَمَامَ التَّنَةِ سَبْعَةَ أَشْهُرٍ وَخَمْسِينَ يَوْمًا ۖ

شرافت کے ساتھ کریں۔“ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے عورت کے لیے سات مہینے اور بیس دن وصیت کے قرار دیے کہ اگر وہ اس مدت میں چاہے تو اپنے لیے وصیت کے مطابق (شہر کے گھر میں ہی) بٹھڑے اور اگر چاہے تو کہیں اور چلی جائے، کہ اگر ایسی عورت کہیں اور چلی جائے تو بھڑارے حق میں کوئی مضائقہ نہیں۔ پس مدت کے ایام تو وہی ہیں جنہیں گزارنا ان

ضروری ہے (یعنی چار مہینے دس دن) مشیل نے مجاہد کے واسطے سے اسے بیان کیا اور عطاء نے بیان کیا، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس آیت نے عورت کے لیے صرف شہر کے گھر میں مدت گزارنے کے حکم کو منسوخ قرار دے دیا۔ گویا اب جہاں چاہے مدت گزار سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں اسی کے متعلق بتایا گیا ہے کہ ”گھر سے“ نکالی نہ جائیں“ (لیکن اگر خود نکل جائیں تو کوئی گناہ نہیں) عطاء نے فرمایا کہ اگر عورت چاہے تو مدت شہر کے گھر میں گزارے اور کے حق میں جو وصیت ہے اس کے مطابق وہیں قیام کرے اور اگر وہ چاہے تو دوسری جگہ بھی گزار سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”تو کوئی گناہ

تم پر نہیں“ اس باب میں جسے وہ بیویاں شرافت کے ساتھ کریں“ کی وجہ سے۔ عطاء نے فرمایا کہ پھر میراث کا حکم نازل ہوا۔ اور اس نے (عورت کے لیے) سکنی کے حق کو منسوخ قرار دیا۔ اب عورت جہاں چاہے مدت گزار سکتی ہے، اسے سکنی دینا ضروری نہیں۔ اور محمد بن یوسف نے روایت کی، ان سے وراق نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی نجیح نے اور ان سے مجاہد نے یہی روایت۔ اور ابن ابی نجیح سے روایت ہے۔ ان سے عطاء نے بیان کیا اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس آیت نے صرف شہر کے گھر میں مدت کے حکم کو منسوخ قرار دیا ہے، اب وہ جہاں چاہے مدت گزار سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”غیر اخراج“ وغیرہ کی روشنی میں۔

۱۶۲۳۔ ہم سے حبان نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ بن عون نے خبر دی، ان سے محمد بن سیرین نے بیان کیا کہ میں انصاری ایک مجلس میں حاضر ہوا۔ اکابر انصار اس مجلس میں موجود تھے۔ عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ بھی تشریف رکھتے تھے، میں نے وہاں سب سے بڑی حدیث کے معاملے سے متعلق عبد اللہ بن عبیدہ کی حدیث کا ذکر کیا۔ عبد الرحمن نے فرمایا لیکن ان کے چچا (عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) ایسا نہیں کہتے تھے (محمد بن سیرین نے بیان کیا) میں نے کہا کہ پھر تو میں نے ایک ایسے بزرگ کے متعلق جھوٹ بولنے میں جرات کی ہے جو کوفہ میں ابھی موجود ہیں، ان کی آواز بلند ہو گئی تھی۔ بیان کیا کہ پھر جب

كَانَ شَاءَتْ حَرَجَتْ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى غَيْرَ اخْرَاجَ فَإِنْ خَرَجَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فَا يَعْتَدُوا كَمَا هِيَ رَاجِبٌ عَلَيْهَا زَعَمَ ذَلِكَ عَنْ مُجَاهِدٍ وَقَالَ عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَسَعَتْ هَذِهِ الْأَيَّةُ عِدَّتَهَا عِنْدَ أَهْلِهَا فَتَعَتَتْ حَيْثُ شَاءَتْ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى غَيْرَ اخْرَاجَ قَالَ عَطَاءٌ إِنْ شَاءَتْ اعْتَدَتْ عِنْدَ أَهْلِهَا وَكُنْتُ فِي وَصِيَّتِهَا وَلَا نِ شَاءَتْ حَرَجَتْ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا قَعَلْنَ قَالَ عَطَاءٌ ثُمَّ جَاءَ الْمِيرَاثُ فَكَسَمَ السُّكْنَى فَتَعَتَتْ حَيْثُ شَاءَتْ وَلَا سَكْنَى لَهَا وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ بِهَذَا وَعَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَسَعَتْ هَذِهِ الْأَيَّةُ عِدَّتَهَا فِي أَهْلِهَا فَتَعَتَتْ حَيْثُ شَاءَتْ يَقُولُ اللَّهُ غَيْرَ اخْرَاجَ تَحْوَةً

۱۶۲۳۔ حَدَّثَنَا حَبَانٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى جُلَيْسٍ فِيهِ عَطَاءٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَبَيْنَهُمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ أَبِي لَيْلَى فَذَكَرْتُ حَدِيثَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبِيدَةَ فِي شَرِّ سُبَيْحَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ذَلِكُمْ عَمَلُهُ كَانَ لَا يَقُولُ ذَلِكَ فَقُلْتُ إِنِّي لَجَرِيءٌ لَنْ كُذِّبْتُ عَلَى رَجُلٍ فِي جَانِبِ الْكُوفَةِ وَرَفَعَ صَوْتَهُ قَالَ ثُمَّ خَرَجْتُ فَلَقِيْتُ مُلِكَ بْنَ عَامِرٍ أَدُمَالِكَ بْنَ عَوْفٍ قُلْتُ كَيْفَ كَانَ قَوْلُ ابْنِ مَسْعُودٍ

فِي الْمَثُورِ عَنْهَا نَزَّحَهَا وَهِيَ حَامِلٌ فَقَالَ قَالَ  
إِنَّ مَسْعُودٍ أَتَجْعَلُونَ عَلَيْهَا التَّغْلِيظَ وَلَا تَجْعَلُونَ  
لَهَا التَّخْفِيفَ لَنَزَلَتْ سُورَةُ الْبَقَرَةِ (الْقُصَصُ)  
بَعْدَ السُّورَةِ وَقَالَ أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ لَقِيتُ  
أَبَا عَطِيَّةَ مَالِكِ بْنِ عَامِرٍ

میں اس مجلس سے اٹھا تو راستے میں مالک بن عامر یا (راوی کو شبہ تھا)  
مالک بن عوف سے ملاقات ہو گئی۔ میں نے ان سے پوچھا کہ جس عورت  
کے شوہر کا انتقال ہو جائے اور وہ حمل سے ہو تو ابن مسعود رضی اللہ  
عنه اس کے متعلق کیا فرماتے تھے؟ انھوں نے بیان کیا کہ ابن مسعود  
رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ تم لوگ اس پر سختی کے متعلق کیوں سوچتے ہو؟  
اسے رخصت کیوں نہیں دیتے۔ سورہ نساء قمری (سورہ طلاق) طویٰ (بقرہ) کے بعد نازل ہوئی ہے اور ایوب نے بیان کیا، ان سے

محمد نے کہ میں ابو عطیہ مالک بن عامر سے ملا۔ (بغیر شک) :

**باب قولہ حافظوا علی الصلوات**  
ما الصلوة الوسطی :

۱۶۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ  
أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عِجْ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ هِشَامُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عِجْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ يَوْمَ الْاِخْتِنَاقِ حَبَسُونَا عَنْ صَلَوةِ الْوُسْطَى حَتَّى  
غَابَتِ الشَّمْسُ مَلَأَ اللَّهُ بُيُوتَهُمْ وَبُيُوتَهُمْ أَوْ  
أَجَا فَمَهْرُ شَكَّ يَحْيَى نَارًا :

۱۶۴۴۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے  
حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے، ان  
سے عبیدہ نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھ سے عبد الرحمن نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن  
سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے بیان کیا کہ مجھ سے محمد بن بکر  
نے حدیث بیان کی، ان سے عبیدہ نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے کہ  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خندق کے موقع پر فرمایا تھا، ان کفار نے  
ہمیں صلوٰۃ وسطی (درمیان نماز) نہیں پڑھنے دی اور سورج غروب ہو گیا  
مذا ان کی قبروں اور گھروں کو یا ان کے پیڑوں کو، بجی کو شک تھا، آگ سے بھرے :

**باب قولہ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ**  
مُطِيعِينَ :

۱۶۴۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ  
ابْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شَبِيلٍ عَنْ أَبِي  
عُمَرَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كُنَّا نَتَكَلَّمُ  
فِي الصَّلَاةِ يَكُونُ أَحَدُنَا أَخَاهُ فِي حَاجَتِهِ حَتَّى  
تَوَلَّى هَذِهِ الْآيَةَ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَاةِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى  
وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ فَأَمَرَنَا بِالشُّكُوتِ :

۱۶۴۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اللہ کے سامنے عاجزوں کی طرح  
کھڑے رہا کرو۔ قانتین یعنی مطیعین :

۱۶۴۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی  
ان سے اسمعیل بن ابی خالد نے، ان سے حارث بن شبیل نے، ان سے  
عمر الشیبانی نے اور ان سے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (ابتداء اسلام  
میں) ہم نماز پڑھتے ہوئے بات بھی کر لیا کرتے تھے کوئی بھی شخص اپنے دوسرے  
بھائی سے اپنی کسی ضرورت کے لیے کہہ لیتا تھا، یہاں تک کہ یہ آیت نازل  
ہوئی۔ "سب ہی نمازوں کی پابندی رکھو اور خصوصاً درمیان نماز کی، اور اللہ  
کے سامنے عاجزوں کی طرح کھڑے رہا کرو" اس آیت کے ذریعہ ہمیں خاموش رہنے کا حکم دیا گیا :

**باب قولہ عَزَّوَجَلَّ فَإِنْ خِفْتُمْ**  
فَرَجَلًا أَوْ كَبْتًا فَإِذَا أَمِنْتُمْ فَأَذْكُرُوا

۱۶۴۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "لیکن اگر تمہیں اندیشہ ہو تو تم پیدل  
ہی دڑھ لیا کرو یا سواری پر۔ پھر جب تم امن میں آجاء تو

اللہ کما علمکم ما لکم تلووا تعلمون۔  
 قَالَ ابْنُ جَبْرِ كَرِيْمُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقَالُ بَسْطَةُ  
 زِيَادَةٌ وَفَضْلٌ أَفْرِغْ أَنْزِلْ وَلَا يُؤَدُّ  
 لَا يُثْقِلُهُ إِذْنِي أَفْعَلِي وَالْأَدُّ وَالْأَيْدُ  
 الْقُوَّةُ السِّنَّةُ نَعَّاسٌ يَنْسَنَّهُ يَتَغَيَّرُ  
 قَبُولُ دَهَبَتْ حُجَّتُهُ خَادِيَةٌ لَا أَرْنَسُ  
 فِيهَا عَرُوشَهَا أَبْيَتُهَا السِّنَّةُ نَعَّاسٌ  
 نُنْشِرُهَا نُحْرِجُهَا إِنْصَارَ رَيْحُ عَاصِفٍ  
 تَهْبُتُ مِنَ الْأَرْضِ إِلَى السَّمَاءِ كَعَمُودٍ فِيهِ  
 نَارٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَلَدَا لَيْسَ عَلَيْهِ  
 شَيْءٌ وَقَالَ عِكْرِمَةُ تَوَاتُرُ مَطَرٍ شَدِيدٍ  
 انْطَلَقَ النَّدَى وَهَذَا مَثَلُ عَمَلِ الْمُؤْمِنِ  
 يَنْسَنَّهُ يَتَغَيَّرُ

اللہ کو یاد کرو جس طرح اس نے تمہیں سکھایا ہے جس کو تم جانتے  
 بھی نہ تھے۔ ابن جریر نے فرمایا کہ (قرآن مجید میں) کرسینہ  
 سے مراد اللہ تعالیٰ کا علم ہے۔ بسطہ ای زیادہ و فضلہ  
 افرغ بمعنی انزل۔ ولا یؤدہ ای لا یثقلہ۔ ادنی  
 ای اقلنی۔ اور اید۔ قوت کے معنی میں ہیں۔ السنۃ  
 یعنی اونگھ (لوع) بیتستہ بمعنی یتغیر۔ فہبت یعنی اس کے  
 پاس کوئی دلیل نہ رہی۔ خادیۃ جہاں کوئی انیس و غم خوار  
 نہ ہو۔ عود شہا یعنی ابنیتہا۔ السنۃ بمعنی اونگھ۔  
 تنفسجھا بمعنی غرجھا۔ اعصار۔ ایسی تیز ہوا جو زمین  
 سے آسمان کی طرف ستون کی طرح اٹھتی ہے اور اس میں آگ  
 ہوتی ہے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صددا  
 ایسی طلی جس پر کچھ اگا ہوا نہ ہو اور عکرمہ نے فرمایا کہ وابل  
 مطر شندید۔ کو کہتے ہیں۔ طل بمعنی شبنم اور یہ نمون کے  
 عمل کی مثال ہے بیتستہ بمعنی یتغیر۔

۱۶۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا  
 مَالِكٌ عَنْ تَائِفٍ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ كَانَ إِذَا سُئِلَ  
 عَنْ صَلَوةِ الْخَوْفِ قَالَ يَتَقَدَّمُ الْإِمَامُ وَطَائِفَةٌ  
 مِنَ النَّاسِ فَيُصَلُّونَ بِهَذَا الْوَمَامِ رُكْعَةً وَتَكُونُ طَائِفَةٌ  
 مِنْهُمْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْعُدُوِّ لَوْ يُعَلُّوْا فَإِذَا صَلُّوا  
 الْإِدْبَ مَعَ رُكْعَةٍ انْتَبَهُوا مَكَانَ الَّذِينَ كَرُّ  
 يُصَلُّوْا وَلَا يَسْلُمُونَ وَيَتَقَدَّمُ الَّذِينَ كَرُّ يُصَلُّوْا  
 فَيُصَلُّوْا فَيُصَلُّونَ مَعَ رُكْعَةٍ ثُمَّ يَنْصَرِفُ الْإِمَامُ  
 وَقَدْ مَلَى رُكْعَتَيْنِ فَيَقُومُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ  
 فَيُصَلُّونَ لِانْقِسَامِ رُكْعَةٍ بَعْدَ أَنْ يَنْصَرِفَ الْإِمَامُ  
 كَيَكُونَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ قَدْ مَلَى رُكْعَتَيْنِ  
 فَإِنْ كَانَ خَوْفٌ هُوَ أَشَدُّ مِنْ ذَلِكَ صَلُّوا رَجُلًا  
 قِيَامًا عَلَى أَحَدٍ مِثْلِهَا أَوْ رُكْبَانًا مُسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةِ  
 أَوْ غَيْرِ مُسْتَقْبِلِيهَا قَالَ مَالِكٌ قَالَ تَائِفٌ لَا أَرَى  
 عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ ذَكَرَ ذَلِكَ إِلَّا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ

۱۶۴۶۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے مالک  
 نے حدیث بیان کی، ان سے تائف نے کہ جب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے  
 نماز خوف کے متعلق پوچھا جاتا تو آپ فرماتے کہ امام مسلمانوں کی ایک جماعت  
 کو لے کر خود آگے بڑھے اور انہیں ایک رکعت نماز پڑھائے۔ اس  
 دوران میں مسلمانوں کی دوسری جماعت ان کے اور دشمن کے درمیان میں  
 رہے۔ یہ لوگ نماز میں ابھی شریک نہ ہوں گے۔ پھر جب امام ان لوگوں کو  
 ایک رکعت پڑھا چکے ہو چلے اس کے ساتھ تھے تو اب یہ لوگ پیچھے ہٹ  
 جائیں گے اور ان کی جگہ لے لیں گے جنہوں نے اب تک نماز نہیں پڑھی  
 ہے لیکن یہ لوگ سلام نہیں پھیریں گے۔ اب وہ لوگ آگے بڑھیں گے  
 جنہوں نے نماز نہیں پڑھی ہے اور امام انہیں بھی ایک رکعت نماز پڑھائیگا  
 اب امام دو رکعت پڑھ چکنے کے بعد نماز سے فارغ ہو چکا اگر فرض صرف  
 دو رکعت نماز تھی پھر دونوں جماعتیں (جنہوں نے الگ الگ امام کے ساتھ  
 ایک ایک رکعت نماز پڑھی تھی) اپنی بقیہ ایک ایک رکعت ادا کریں گی۔ جبکہ  
 امام اپنی نماز سے فارغ ہو چکا ہے۔ اس طرح دونوں جماعتوں کی دو  
 رکعت پوری ہو جائیں گی۔ لیکن اگر خوف اس سے بھی زیادہ ہے (اور

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ مذکورہ صورت بھی ممکن نہیں، تو ہر شخص تنہا نماز پڑھ لے، تبدیل ہو یا سوار۔ قبل کی طرف رخ ہو یا نہ ہو۔ مالک نے بیان کیا، ان سے نافع نے کہ ظاہر ہے، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے یہ تفصیلات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر ہی بیان کی ہوں گی؛

۶۰۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور جو لوگ تم میں سے وفات پائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں؛

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَ وَدَّعَ رُؤْنَ أَزْوَاجًا؛

۱۶۴۷۔ مجھ سے عبداللہ بن ابی اسود نے حدیث بیان کی ان سے حمید ابن اسود اور زید بن زریع نے حدیث بیان کی، کہا کہ تم سے حبیب بن شہید نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی لمیکہ نے بیان کیا کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ سورہ بقرہ کی آیت یعنی "جو لوگ تم میں سے وفات پائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں؛ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "غیر اخراج" تک کو دوسری آیت نے منسوخ کر دیا ہے۔ اس لیے آپ اسے صحیف میں نہ لکھیں۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹے! یہ آیت صحیف میں ہی رہے گی، میں کسی حرف کو اس کی جگہ سے نہیں ہٹا سکتا۔ حمید نے بیان کیا کہ یا آپ نے اسی طرح کے الفاظ کہے؛

۶۰۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور وہ وقت بھی قابل ذکر ہے، جب ابراہیم نے عرض کی کہ اے میرے پروردگار! مجھے دکھا دے کہ تو مردوں کو کس طرح جلائے گا؛

۱۶۴۸۔ ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، انھیں یونس نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے انھیں ابوسلمہ اور سعید نے، ان سے ابومریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خشک کرنے کا تو ہمیں ابراہیم علیہ السلام سے زیادہ حق ہے۔ جب انھوں نے عرض کیا تھا کہ اے میرے پروردگار! مجھے دکھا دے کہ تو مردوں کو کس طرح زندہ کرے گا؛ ارشاد ہوا، کیا آپ کو یقین نہیں ہے؛ عرض کی ضرور ہے لیکن یہ درخواست اس لیے ہے کہ قلب کو اور اطمینان ہو جائے؛

۶۰۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اس کا ایک باغ ہو۔" ارشاد "تتفكرون" تک؛

۱۶۴۹۔ ہم سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں ابن جریر نے، انھوں نے عبداللہ بن ابی لمیکہ سے

۱۶۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْأَسْوَدِ دَبْيَرِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ الشَّهِيدِ عَنِ ابْنِ أَبِي لُمَيْكَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ قُلْتُ لِعُثْمَانَ هَذِهِ الْآيَةُ الْخِي فِي الْبَقَرَةِ مَا كَذِبٌ يَنْتَوُونَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا إِلَى قَوْلِهِ غَيْرَ حَرَامٍ قَدْ نَسَخَهَا الْغُرَى فَلَوْ كَلَّمْتَهَا قَالَتْ تَدْعُهَا يَا ابْنَ أَخِي لَا أَعْرِضُ عَنْهَا مِنْهُ مِنْ تَمَكَّنِيهِ قَالَ مُحَمَّدٌ أَوْ نَحْوُ هَذَا؛

۶۰۵۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَ وَدَّعَ رُؤْنَ أَزْوَاجًا؛

۱۶۴۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ أَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ رَبِّ ارْنِي كَيْفَ تُخْرِجُ الْمُتَوَفَّى قَالَ أَدْلَحُ تَوَفَّى قَالَ بَلَى وَلَكِنْ لَيْسَ بِمَنْ قَلْبِي؛

۶۰۵۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَ وَدَّعَ رُؤْنَ أَزْوَاجًا؛

۱۶۴۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ أَخْبَرَنَا هِشَامُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي لُمَيْكَةَ



**باب ۶۰۸۔** قَوْلُهُ يَمْحُو اللَّهُ الزُّبَانَ هَبْهُ

۱۶۵۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي الشَّيْخِ يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أُنْزِلَتْ الْآيَاتُ الْآخِرَةُ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَاؤَهُنَّ فِي الْمَسْجِدِ نَحَرَمَ التَّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ

**باب ۶۰۹۔** قَوْلُهُ فَادْنُوا يَحْرِبُ فَاغْلِبُوا

۱۶۵۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ بَقَّارٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الشَّيْخِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أُنْزِلَتْ الْآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ تَرَاهُمْ التَّبَيُّحَ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَحَرَّمَ التَّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ

**باب ۶۱۰۔** قَوْلُهُ وَإِنْ كَانَ دُؤُسَةً فَتَغْلِبْهُ إِلَى مَيْسَرَةٍ وَإِنْ تَمَدَّدُوا خَيْرٌ لَكُمْ لَنْ تَعْلَمُونَ

۱۶۵۴۔ وَقَالَ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الشَّيْخِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أُنْزِلَتْ الْآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ مِنْ عَلَيْهَا نَحَرَمَ التَّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ

**باب ۶۱۱۔** قَوْلُهُ

وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ

۱۶۵۵۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ نَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةُ الزُّبَانَ

۶۰۸۔ ارشاد اللہ سود کو مٹاتا ہے۔ یعنی یعنی بندہ جب

۱۶۵۲۔ ہم سے بشر بن خالد نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن جعفر نے خریدی۔ انھیں شعبہ نے انھیں سلیمان نے ابو النخعی سے سنا، وہ مسروق کے واسطے سے حدیث بیان کرتے تھے کہ ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا جب سورہ بقرہ کی آخری آیتیں نازل ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور مسجدیں انھیں پڑھ کر سنایا، اس لئے شراب کا کاروبار حرام ہو گیا

۶۰۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد تو خبردار ہو جاؤ جنگ کے لیے (اللہ اور

اس کے رسول کی طرف سے) (فا ذلوا) یعنی فاعلموا

۱۶۵۳۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابو النخعی نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ جب سورہ بقرہ کی آخری آیتیں نازل ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں مسجد میں پڑھ کر سنایا اور شراب کا کاروبار حرام ہو گیا

۶۱۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اگر تنگ دست ہے تو اس کے لیے آسودہ حال تک مہلت ہے اور اگر مہلت کر دو تو تمھارا حق میں اور بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو"

۱۶۵۴۔ اور ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا، ان سے سفیان نے، ان سے منصور اور اعش نے، ان سے ابو النخعی نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب سورہ بقرہ کی آخری آیات نازل ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور یہیں پڑھ کر سنایا اور شراب کی تجارت حرام ہو گئی

۶۱۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد!

"اور اس دن سے ڈرتے رہو جس میں تم سب اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے"

۱۶۵۵۔ ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ ان سے عامر نے، ان سے شعبہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آخری آیت جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی، وہ سورہ سے متعلق تھی



## باب ۲۱۲

قَوْلِهِ وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ  
أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ  
فَيَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ  
مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ  
قَدِيرٌ ۝

۶۱۲

اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور جو کچھ تمہارے  
نفسوں کے اندر ہے اگر تم ان کو ظاہر  
کرو یا اسے چھپائے رکھو، بہر حال اللہ  
اس کا حساب تم سے لے گا۔ پھر جسے  
چاہے گا بخش دے گا اور جسے چاہے گا  
عذاب دیگا اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا،

۶۵۹۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے نقلی نے  
حدیث بیان کی۔ ان سے مسکین نے حدیث بیان کی، ان سے  
شعبہ نے، ان سے خالد حذرانے، ان سے مروان اصفرنے اور  
ابن سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی یعنی ابن عمر  
رضی اللہ عنہ نے کہ آیت ”اور جو کچھ تمہارے نفسوں کے  
اندر ہے۔ اگر تم ان کو ظاہر کرو یا چھپائے رکھو“ آخر آیت تک  
منسوخ ہو گئی تھی ۝

۶۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا الثَّقَلِيُّ  
حَدَّثَنَا مَسْكِينٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ  
عَنْ مَرْوَانَ الْأَصْفَرِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ  
عُمَرَ أَنَّهُمَا قَدْ نُسِخَتْ وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي  
أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ الْآيَةُ ۝

۶۱۳

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”پیغمبر ایمان لائے  
اس پر جو ان پر اللہ کی طرف سے نازل ہوا  
ہے“ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”امراً“  
عہد کے معنی میں ہے۔ بولتے ہیں ”غفرانک“  
یعنی ”آپ کی مغفرت“ مانگتے ہیں کہ میں تمہارا کچھ

## باب ۲۱۳

قَوْلِهِ أَمَّا الرَّسُولُ فَمَا نَزَلَ  
إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ - وَقَالَ ابْنُ  
عَبَّاسٍ إِصْرًا عَهْدًا يَقَالُ  
غُفْرَانُكَ مَغْفِرَتُكَ مَا غُفِرَ لَنَا ۝

۶۶۰۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں مروان نے  
نجدی، انھیں شعبہ نے نجدی، انھیں خالد حذرانے، انھیں  
مروان اصفرنے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی  
نے (مروان اصفرنے) کہا کہ وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ ہیں، آپ  
نے آیت ”واتبدا واما في انفسكم او تخفوها“  
الآیہ کے متعلق فرمایا کہ اس آیت دلائل کے بغیر اللہ نفساً  
الا وسعها نے منسوخ کر دیا ہے۔

۶۶۰۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا رُوْحٌ أَخْبَرَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ مَرْوَانَ الْأَصْفَرِ عَنْ  
رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ أَخْبَرَهُ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ  
أَوْ تُخْفُوهُ قَالَ نُسِخَتْهَا الْآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا ۝

## سُورَةُ آلِ عِمْرَانَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تَقَاةً وَتَقِيَّةً وَاحِدَةً مِمَّنْ بَدَّ شَغَا

حَضَرَةً مِّنْ شَفَا الرِّكْبَةِ وَهُوَ حَرْفُهُمَا

تَبَوَّئِ تَتَّخِذُ مَعَسَكَرًا الْمُسَوَّمِ

الَّذِي لَهُ سِيَمَاءٌ بِعَلَا مَةٍ أَوْ

يَصُوفُهُ أَوْ يَمَّا كَانَ رِبِّيُّونَ

الْجَمِيعُ وَالْوَّاحِدُ رَبِّي تَحْسُونَهُمْ

سَتَا صَلَوَنَهُمْ قَتْلًا غَزَاً وَاحِدًا

غَاثٍ سَنَكْتُبُ سَنَحْفَظُ نَزْلًا ثَوَابًا

وَيُحْيُونَ وَمَنْزِلٌ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ كَقَوْلِكَ

أَنْزَلْنَاهُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَالْخَيْلُ

الْمُسَوَّمَةُ الْمُطَهَّمَةُ الْإِمَانُ وَ

قَالَ ابْنُ حَبْرٍ وَحَصُورُ الْيَا فِي النَّبَاءِ

وَقَالَ عِكْرِمَةُ مِنْ فَوَارِهِمْ مِنْ

غَضَبِهِمْ يَوْمَ مَدْيَنَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ

يُخْرِجُ الْحَيَّ النُّطْفَةَ تَخْرُجُ مَيِّتَةً

وَيَخْرُجُ مِنْهَا الْحَيُّ إِلَّا نِكَاسًا

أَوَّلُ الْعُتْبَرِ وَالْعَشَى مُثِلُ الشَّمْسِ

أَسَاكَ إِلَى أَنْ تَقْرُبَ

يَا سَبَّ - مِنْهُ آيَاتٌ مَّحْكُمَاتٌ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ أَلْحَدٌ وَالْحُرَامُ

وَأُخْرٌ مُتَشَابِهَاتٌ يَهْدِي بَعْضُهُ

بَعْضًا كَقَوْلِهِ تَعَالَى وَمَا يُضِلُّ بِهِ إِلَّا

الْفَاسِقِينَ وَكَقَوْلِهِ حَبْ ذِكْرُهُ وَكَيْفَلُ

الرَّحِيسِ عَلَى الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ وَ

كَقَوْلِهِ وَالَّذِينَ أَهْنَأْ ذَنُوبَهُمْ

هَدَى زَيْغٌ شَكٌّ - إِنْ بَغَاءَ الْفَيْسَنَةُ

## سُورَةُ آلِ عِمْرَانَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تَقَاةً اِرْتَقِيَهُ مَعْنَى هِيَ - مَعْرُودٌ مَعْنَى بَرْدٌ - شَغَا

حَفْرَةً، شَفَا الرِّكْبَةِ رَكْبَةٌ مَعْنَى كُرْسِيٌّ أَوْ طَرَفٌ

هِيَ - مَعْنَى اسْ كَا كُنَارُهُ - تَبَوَّئِ مَعْنَى تَتَّخِذُ مَعَسَكَرًا

الْمُسَوَّمُ يَعْنِي جَيْشٌ كِي كُوفِي عِلَامَتُهُ بِرُكُوسٍ طَرَفٌ كِي بَعْضُ عِلَامَتِهِمْ

رَبِّيُّونَ جَمْعٌ هِيَ وَاحِدٌ رَبِّيٌّ هِيَ - تَحْسُونَهُمْ

أَي تَسْتَمْلِكُونَهُمْ قَتْلًا - غَزَاً كَا وَاحِدٌ غَاثٌ هِيَ -

سَنَكْتُبُ أَيْ سَنَحْفَظُ - نَزْلًا أَيْ ثَوَابًا، أَسَا

اِرْتَعَالِي كِي طَرَفٌ سَ أَيْ بَرَكِي حَيْزٍ كِي مَعْنَى هِيَ بِيَا جَا سَكَا

هِيَ - اِسْ صَوْرَتٌ هِيَ "أَنْزَلْنَاهُ" مَعْنَى شَقٌّ هِيَ كَا - مُجَاهِدٌ

نَ قَرَأَ بِكَ "الْخَيْلُ الْمُسَوَّمَةُ" كِي مَعْنَى هِيَ كَامِلُ الْخَيْلِ

أَوْ خُصُوفُهَا - ابْنُ حَبْرٍ نَ قَرَأَ بِكَ "حَصُورٌ" اِسْمُ شَخْصٍ

جَوْعُورُ نَزْلٍ كِي يَاسَ نَ قَرَأَ بِكَ "مَنْ خُودَهُمْ"

يَعْنِي جَيْشٌ غَضَبٌ وَجَيْشٌ كَا اِنْفُجَّ نَ بَرَكِي لُطَائِي هِيَ مَطَاهِرُ كِيَا

مَطَاهِرُ - مُجَاهِدٌ نَ قَرَأَ بِكَ "يَخْرُجُ الْحَيُّ" هِيَ مَرَادُ نَظَرٍ

هِيَ كِي يَخْرُجُ بَ جَا نَ قَرَأَ بِكَ "اِسْمُ شَخْصٍ" اِسْمُ شَخْصٍ

يَعْنِي سَوْرَجٌ كَا اِسْمُ شَخْصٍ هِيَ كِي غَرَبَتْكَ (عَشَى) كَا

اِسْمُ شَخْصٍ هِيَ -

١١٣ - اِسْمُ شَخْصٍ آيَاتٌ هِيَ

مُجَاهِدٌ نَ قَرَأَ بِكَ اِسْمُ شَخْصٍ مَرَادُهَا اِسْمُ شَخْصٍ هِيَ اِسْمُ شَخْصٍ

آيَاتٌ مُتَشَابِهَاتٌ هِيَ، كِي لَعْنَةُ آيَاتٍ هِيَ كِي تَصْدِيقٌ كَرْتِي هِيَ، جَيْشٌ

اِسْمُ شَخْصٍ كَا اِسْمُ شَخْصٍ هِيَ "وَمَا يُضِلُّ بِهِ إِلَّا الْفَاسِقِينَ"

أَوْ دُورٌ مَرَّةً مَوْفَقٌ بِرَأْشَادٍ هِيَ - وَبِحِجْلِ الرَّحِيسِ

عَلَى الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ "أَوْ جَيْشٌ اِسْمُ شَخْصٍ كَا اِسْمُ شَخْصٍ

هِيَ "وَالَّذِينَ أَهْنَأْ ذَنُوبَهُمْ زَادَهُمْ هُدًى زَيْغٌ

مَعْنَى شَكٌّ - قَتْلٌ كِي تَلَابُشٌ هِيَ هِيَ، اِسْمُ شَخْصٍ اِسْمُ شَخْصٍ هِيَ

موشکا فیل کر کے "والمراسخون" یعنی جو لوگ پختہ علم والے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لے آئے۔

۱۶۹۱۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی اسیم قسری نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ملیک نے، ان سے قاسم بن محمد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفاس آیت کی تلاوت کی "وہ دہی خدا ہے جس نے آپ پر کتاب اتاری ہے اس میں حکم آیتیں ہیں اور وہی کتاب کا مکمل مدارجیں اور دوسری آیتیں مشابہ ہیں، سورہ لوگ جن کے دلوں میں کجی ہے وہ اس کے اسی حصے کے پیچھے پڑ جیتے ہیں جو مشابہ ہیں بشورش کی تلاش میں اور اس کے غلط مطلب کی تلاش میں" اللہ تعالیٰ کے ارشاد "اولوا الالباب" تک عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حضور اکرم نے فرمایا جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو تشریک تزل کے پیچھے پڑے ہوئے ہوں تو متنبہ ہو جاؤ کہ یہی وہی لوگ ہیں جن کی اللہ تعالیٰ نے دانت میں انشا نہی کی ہے، اس لیے ان سے بچتے رہو۔

۶۱۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور میں اسے اور اس کی اولاد کو شیطان مردوسے تیری پناہ میں دیتی ہوں"

۱۶۹۲۔ محمد سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں معمر بن خروزی، انھیں زہری نے، انھیں سعید بن مسیب نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر مولود جب پیدا ہوتا ہے تو شیطان اسے پیدا ہوتے ہی چھرتا ہے اور جس سے وہ مولود چلتا ہے، سو مریم اور ان کے صاحبزادے (عیسیٰ علیہا السلام) کے چھرا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تمھارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو "افی اعیینہا بائ و ذریعہا من الشیطان الرجیم" (ترجمہ عنوان کے تحت گزر چکا)۔

۶۱۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "بدشک جو لوگ اللہ کے عہد اور

اپنی قسموں کو قلیل قیمت پر بیچ دیتے ہیں یہ وہی لوگ ہیں جن کے کوئی حصہ آخرت میں نہیں۔ (لا خلاق لہم ای لا خیر لہم الیم یعنی مولود مومن من الام مفصل کے وزن پر)۔

۱۶۹۳۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عروہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے، ان سے ابو داؤد نے اور ان سے عبداللہ بن

المششیحات والراسخون یعلمون  
یقولون آمنا بہ

۱۶۹۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الْآيَةَ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ إِلَى قَوْلِهِ أُولَئِكَ الْأَكْبَابُ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ سَمَى اللَّهُ فَاغْدِرُوا وَهُمْ

بِأَنَّ قَوْلِهِ وَإِذْ أَعْيَدْنَا هَابِلَ وَ ذُرِّيَّتَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

۱۶۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّسَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ يُولَدُ إِلَّا وَ الشَّيْطَانُ يَمْسُهُ حِينَ يُولَدُ فَيَسْتَمْلُ صَارِخًا مِّنْ مَّسِّ الشَّيْطَانِ آيَةُ الرَّسُولِ وَافْتِعَالُ نَحْوِ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاقْرَأُوا انْ شَيْئَهُمْ وَإِذْ أَعْيَدْنَا هَابِلَ وَ ذُرِّيَّتَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِأَنَّ قَوْلِهِ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بَعْدَ اللَّهِ وَآيَاتِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَئِكَ لَفُتْلَتٌ قَلِيلَةٌ خَيْرٌ لَّهُمْ مِّمَّا مَوْجِعٌ مِّنَ الْآلِ وَهُوَ فِي مَوْضِعٍ مَّفْعُلٍ

۱۶۹۳۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مَنْهَالٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ



کا مطالعہ پورا کیا جانے لگے تو بہت سوں کا خون اور مال برباد ہو جائے۔ حجب  
اس کے پاس کوئی گواہ نہیں ہے خود دوسری عورت جس پر اس کا الزام ہے  
اللہ کی یاد دلاؤ اور اس کے سامنے یہ آیت پڑھو، "ان الذین یشترون  
بعہد اللہ وایمانہم" چنانچہ جب لوگوں نے اسے اللہ سے ڈرایا تو اس  
نے اعتراف کر لیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا  
تھا، قسم دینی علیہ کو کھانی پڑے گی۔

۶۱۶۔ آپ کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب ایسے قول کی طرف

اجاؤ جو ہم میں تم میں مشترک ہے وہ یہ کہ ہم بجز اللہ کے اور  
کسی کی عبادت نہ کریں۔" سواد یعنی درمیانہ۔

۱۶۶۶۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے  
ان سے مہر نے حم۔ اور محمد بن عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے  
عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں معمر بن خزدی، ان سے زید بن بیان  
کیا، انھیں عبید اللہ بن عبد بن خزدی، کہا کہ محمد سے ابن عباس رضی اللہ عنہ  
نے حدیث بیان کی، کہا کہ محمد سے ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور  
میں نے خود ان کی زبان سے یہ حدیث سنی، انھوں نے بیان کیا کہ جس مدت  
میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان صلح (حدیعیہ کے معاہدہ  
کے مطابق تھی، میں (سفر تجارت پر) گیا ہوا تھا، میں شام میں تھا کہ آنحضرتؐ کا  
مکتوب ہرقل کے پاس پہنچا۔ انھوں نے بیان کیا کہ وحیہ (الکلبی رضی اللہ عنہ  
وہ خط لائے تھے۔ اور علیم بصری کے حوالے کر دیا تھا اور ہرقل کے پاس  
اس کے واسطے سے پہنچا تھا۔ بیان کیا کہ ہرقل نے پوچھا، کیا ہمارے حدود  
سلطنت ہیں اس شخص کی قوم کے بھی کچھ لوگ ہیں جو نبی ہونے کا دعویٰ دار ہے  
دربار یوں نے بتایا کہ جی ہاں موجود ہیں۔ ابوسفیان نے بیان کیا کہ آخر مجھے  
قریش کے چند دوسرے افراد کے ساتھ بلایا گیا۔ ہم ہرقل کے دربار میں داخل  
ہوئے اور اس کے سامنے ہمیں بٹھایا گیا۔ اس نے پوچھا، تم لوگوں میں اس  
شخص سے زیادہ قریب کون ہے جو نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے ابوسفیان  
نے بیان کیا کہ میں نے کہا کہ میں زیادہ قریب ہوں۔ اب دربار یوں نے مجھے  
بادشاہ کے بالکل قریب بٹھا دیا اور میرے دوسرے ساتھیوں کو میرے  
پچھلے بٹھا دیا، اس کے بعد رجحان کو بلایا اور اس سے ہرقل نے کہا کہ انھیں  
بنادو کہ میں اس شخص کے متعلق تم سے کچھ سوالات کر دیاں جو نبی ہونے کا

مَلَئَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوْبَعِي النَّاسُ يَدْعُوا هَهُ  
لَذَهَبَ دَمًا قَوْمٌ وَأَمَّا هَهُ دَكْرٌ وَهَذَا بَدْعُ  
وَأَقْرَبُ وَأَعْلَى إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ  
فَذَكْرٌ وَهَذَا عَرَفْتُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ  
الْبَيْتِيُّ مَلَئَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّيْمِينَ عَلَى  
الْمُدَّعَى عَلَيْهِ :

باب ۶۱۶ قُلْ يَا هَذَا أَكْتُبُ تَعَالَى إِلَى

كَلِمَةٍ سَوَاءٍ لَيْنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَا نَعْبُدُ  
إِلَّا اللَّهَ سَوَاءٌ قَضَاهُ

۱۶۶۶۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى عَنْ هِشَامٍ  
عَنْ مَعْمَرٍ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ  
حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَرْثَرٍ أَقْبَحَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ  
قَالَ أَخْبَرَنِي عَبِيدَةُ اللَّهِ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُنَيْسَةَ  
قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَفْيَانَ  
مِنْ فِيهِ إِلَى فِي قَالَ انْطَلَقْتُ فِي الْمُدَّعَى الرَّحْلِ  
كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ فَبَيْنَا أَنَا بِالشَّامِ إِذْ جَاءَنِي بِكِتَابٍ  
مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هِرَقْلَ قَالَ  
وَكَانَ دُخْيَةُ الْكَلْبِيِّ جَاءَ بِهِ فَنَدَّعَاهُ إِلَى عَظِيمٍ  
بُهْرَى فَنَدَّعَاهُ عَظِيمٌ بُهْرَى إِلَى هِرَقْلَ قَالَ  
فَقَالَ هِرَقْلُ قُلْ هَلُمَّ أَحَدًا مِنْ قَوْمِ هَذَا  
الرَّحْلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَقَالُوا نَعَمْ  
قَالَ فَنَدَّعَاهُ فَنَدَّعَاهُ مِنْ قَوْمِ نَبِيِّ فَنَدَّعَاهُ إِلَى  
هِرَقْلَ فَا جَلَسْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ أَتَيْكُمْ أَقْرَبُ  
نَسَبًا مِنْ هَذَا الرَّحْلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ  
فَقَالَ أَبُو سَفْيَانَ فَقُلْتُ أَنَا فَا جَلَسُوا فِي بَيْنَ يَدَيْهِ  
وَاجْلِسُوا أَهْوَ فِي خَلْفِي ثُمَّ دَهَا بِتَرْجُمَانِهِ فَقَالَ  
قُلْ لَهُمْ إِنِّي سَأَلْتُ هَذَا عَنْ هَذَا الرَّحْلِ الَّذِي  
يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَإِنْ كَذَبَنِي فَكُذِّبُوا قَالَ

دعویدار ہے، اگر یہ (یعنی ابوسفیان رضی اللہ عنہ) جھوٹ ہوئے تو تم اس کی تکذیب کر دینا۔ ابوسفیان کا بیان تھا کوئی الکی قسم، اگر مجھے اس کا خوف نہ ہو تا کہ میرے ساتھی کہیں میرے جھوٹ کا ازہ فاش کر دیں تو میں (راکھن پور) کے بارے میں (مزور) جھوٹ بولتا۔

پھر مرقل نے اپنے ترجمان سے کہا کہ اس سے پوچھ کر جس نے نبی پختہ کا دعویٰ کیا ہے وہ اپنے نسب میں کیسے ہیں؟ ابوسفیان نے بیان کیا کہ میں نے کہا، ان کا نسب ہم میں بہت باعزت ہے۔ اس نے پوچھا کیا ان کے آباء و اجداد میں کوئی بادشاہ بھی بڑا تھا؟ بیان کیا کہ میں نے کہا، نہیں، اس نے پوچھا، تم نے دعویٰ نبوت سے پہلے کبھی ان پر جھوٹ کی تہمت لگائی تھی؟ میں نے کہا نہیں، پوچھا، ان کی سپردی معزز لوگ زیادہ کرتے ہیں یا کمزور؟ میں نے کہا کہ قوم کے کمزور لوگ زیادہ ہیں۔ اس نے پوچھا، ان کے ماننے والوں میں زیادتی برتی رہتی ہے یا کمی؟ میں نے کہا کہ نہیں، بلکہ زیادتی برتی رہتی ہے۔ پوچھا کبھی ایسا بھی کوئی واقعہ پیش آیا ہے کہ کوئی شخص ان کے دین کو قبول کرنے کے بعد پھر ان سے بدگمان ہو کر انھیں چھوڑ دیا ہو؟ میں نے کہا ایسا بھی کبھی نہیں ہوا۔ اس نے پوچھا، تم نے کبھی ان سے جنگ بھی کی ہے؟ میں نے کہا کہ ہاں۔ اس نے پوچھا، تمھاری ان کے ساتھ جنگ کا کیا نتیجہ رہا؟ میں نے کہا کہ ہماری جنگ کی مثال ایک ڈول کی ہے کہ کبھی ان کے حق میں رہی اور کبھی ہمارے حق میں، اس نے پوچھا، کبھی انھوں نے تمھارے ساتھ کوئی دھوکہ بھی کیا؟ میں نے کہا کہ اب تک نہیں کیا، لیکن آج کل بھی ہمارا ان سے ایک معاہدہ چل رہا ہے نہیں کہا جاسکتا کہ اس میں ان کا طرز عمل کیا رہے گا۔ ابوسفیان نے بیان کیا کہ بخدا، اس جملہ کے سوا اور کوئی بات میں اس پوری گفتگو میں اپنی طرف سے نہیں ملا سکا۔ پھر اس نے پوچھا اس سے پہلے بھی یہ دعویٰ تمھارے یہاں کسی نے کیا تھا؟ میں نے کہا کہ نہیں۔ اس کے بعد مرقل نے اپنے ترجمان سے کہا اس سے کہو کہ میں نے تم سے نبی کے نسب کے بارے میں پوچھا تو تم نے بتایا کہ وہ تم لوگوں میں باعزت اور اونچے نسب کے سمجھے جاتے ہیں، انبیاء کا بھی یہی حال ہے، ان کی بعثت ہمیشہ قوم کے صاحبِ حسب و نسب خاندان میں ہوتی ہے۔ اور میں نے تم سے پوچھا تھا کہ کیا کوئی ان کے آباء و اجداد میں بادشاہ گذرا ہے تو تم نے اس کا انکار کیا، میں اس سے

اَبُو سَفْيَانَ وَ اَنَسِمُ اللّٰهُ لَوْ كَا اَنْ تَكُوْشِرُوْا عَلٰى اَلْكُذِبِ لَكَذَبْتُ ثُمَّ قَالَ لَتَرُجِمَانِيْهِ سَلُّهُ كَيْفَ حَسَبُهُ فَيَكُوْهُ قَالَ قُلْتُ هُوَ فَيَنِيْٓا وَ دُحَسِبَ قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ اَبَائِهِ مَلِكٌ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كُنْتُ لَمْ تَقْعِمُوْهُ، يٰ اَلْكُذِبُ كَبَلْ اَنْ تَقُوْلَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ اَيَتَّبِعُهُ اَشْرَافُ النَّاسِ اَمْ مَضَعَا وَ هُمُ قَالَ قُلْتُ بَلْ مَضَعَا وَ هُمُ قَالَ فَيَزِيْهِ دُوْنُ اَوْ يَنْقُصُوْنَ قُلْتُ قُلْتُ لَا مَبْ يَزِيْهِ دُوْنُ قَالَ هَلْ يَزِيْدُ اَحَدٌ مِّمَّكُمْ عَنْ دُوْنِهِمْ بَعْدَ اَنْ يَتَّخِلَ فَيَزِيْهِ سَخَطُهُ لَكَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوْا، قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ اَيَاہُ قَالَ قُلْتُ تَكُوْنُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُ سَبْعًا لَا يَغِيْبُ مَنَا وَ نَحْيِيْبُ مِنْهُ قَالَ فَهَلْ يَغِيْبُ قَالَ قُلْتُ لَا وَ نَحْنُ مِنْهُ فِيْ هَذِهِ الْمُدَّةِ لَا نَدْرِيْ مَا هُوَ صَانِدٌ فَيَمَّا قَالَ وَ اللّٰهُ مَا اَمْكُنِّيْ مِنْ كَلِمَةٍ اَوْ ذَلِيْلٍ فَيَمَّا شَدِيْعًا غَيْرِ هَذِهِ قَالَ فَهَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلُ اَحَدٌ قَبْلَهُ قُلْتُ لَا ثُمَّ قَالَ لَتَرُجِمَانِيْهِ قُلْتُ لَكَ اِنِّيْ سَأَلْتُكَ عَنْ حَسَبِهِ فَيَكُوْهُ خَزَعْتَ اَمَّا فَيَكُوْهُ دُ وَ حَسِبَ وَ كَذَلِكَ الرَّسُوْلُ نُبْتُ فِيْ اَحْسَابٍ قَوْمِهَا وَ سَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ فِيْ اَبَائِهِمْ مَلِكٌ فَزَعَمْتَ اَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ مِنْ اَبَائِهِمْ مَلِكٌ قُلْتُ لَحَبْلٌ يَطْلُبُ مُلْكَهُ اَبَائِهِمْ وَ سَأَلْتُكَ عَنْ اَمْسَاعِهِمْ اَضَعَعَا وَ هُمُ اَمْ اَشْرَافُهُمْ فَقُلْتُ مَلِكٌ

اس فیصلہ پر پہنچا کہ اگر ان کے آباد و احباد میں کوئی بادشاہ گذر رہتا تو ممکن تھا کہ وہ اپنی خاندانی سلطنت کو اس طرح واپس لینا چاہتے ہوں۔ اور میں نے تم سے ان کی اتباع کرنے والوں کے متعلق پوچھا کہ کیا وہ قوم کے کمزور لوگ ہیں یا اشراف، تو تم نے بتایا کہ کمزور لوگ ان کی پیروی کرنے والوں میں (زیادہ) ہیں۔ یہی طبقہ ہمیشہ سے انبیاء کی اتباع کرتا رہا ہے اور اس نے تم سے پوچھا کہ کیا تم نے دعوتِ نبوت سے پہلے ان پر جھوٹ کا کبھی شبہ کیا تھا تو تم نے اس کا بھی انکار کیا۔ میں نے اس سے یہ سمجھا کہ جس شخص نے لوگوں کے معاملے میں کبھی جھوٹ دہرایا ہو وہ اللہ کے معاملے میں کس طرح جھوٹ بول دے گا۔ اور میں نے تم سے پوچھا تھا کہ ان کے دین کو قبول کرنے کے بعد پھر ان سے بدگمان ہو کر کوئی شخص ان کے دین سے کبھی پھرا نہیں ہے تو تم نے اس کا بھی انکار کیا، ایمان کا یہی اثر ہوتا ہے، بشرطیکہ وہ دل کی گہرائیوں میں اتر جائے۔ میں نے تم سے پوچھا تھا کہ ان کے ماننے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا رہتا ہے یا کمی تو تم نے بتایا کہ اضافہ ہوتا ہے ایمان کا یہی معاملہ ہے۔ یہاں تک کہ وہ کمال کو پہنچ جاتے۔ میں نے تم سے پوچھا تھا کہ کیا تم نے کبھی ان سے جنگ بھی کی ہے تو تم نے بتایا کہ تم نے جنگ کی ہے اور تمہارے درمیان لڑائی کا نتیجہ نبوتِ نزل رہا ہے۔ کبھی تمہارے حق میں اور کبھی ان کے حق میں، انبیاء کا کبھی یہی معاملہ ہے۔ انھیں آزمائشوں میں ڈالا جاتا ہے اور آخر کار انجام انھیں کے حق میں ہوتا ہے۔ اور میں نے تم سے پوچھا تھا کہ انھوں نے تمہارے ساتھ کبھی خلاف عہد بھی معاملہ کیا تو تم نے اس سے بھی انکار کیا، انبیاء کبھی عہد کے خلاف نہیں کرتے میں نے تم سے پوچھا تھا کہ کیا تمہارے یہاں اس طرح کا دعویٰ پہلے بھی کسی نے کیا تھا تو تم نے کہا کہ پہلے کسی نے اس طرح کا دعویٰ نہیں کیا، میں اس سے اس فیصلہ پر پہنچا کہ اگر کسی نے تمہارے یہاں اس سے پہلے اس طرح کا دعویٰ کیا ہوتا تو یہ کہا جاسکتا تھا کہ یہ بھی اسی کی نقل کر رہے ہیں ایمان کیا کبھی ہرقل نے پوچھا، وہ تمہیں کن چیزوں کا حکم دیتے ہیں وہ میں نے کہا کہ نماز، زکوٰۃ، صدقہ اور پاکدامنی کا، آخر اس نے کہا کہ جو کچھ تم نے بتایا ہے اگر وہ صحیح ہے تو یقیناً وہ نبی ہیں اس کا علم تو مجھے بھی کہ ان کی بعثت ہونے والی ہے، لیکن یہ خیال نہ تھا کہ وہ تمہاری قوم میں مبعوث ہوں گے، اگر مجھے ان تک پہنچ سکتے کا یقین ہوتا تو میں ضرور ان سے ملاقات کرتا اور اگر

مَنْعًا وَهُمْ وَهُمْ أَتَابُوا الرَّسُولَ وَسَلَّطُوا  
هَلْ كُنْتُمْ تَتَّقُمُونَهُ بِالْكَذِبِ  
قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ فَزَعَمْتُ أَنْ  
لَمْ تَعْرِفْتُمْ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَكِيدُ  
الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ يَذُوبُ  
فَيَكُذِبُ عَلَى اللَّهِ وَسَلَّطْتُ هَلْ  
مَزَمْتُمْ أَحَدًا مِنْهُمْ عَنْ يَدِهِ بَعْدَ  
أَنْ مَدَّ حُلَّ فِيهِ سَخَطَةً لَمْ تَزَعَمْتُ  
أَنْ لَا وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ إِذَا حَالَ لَطَمُ  
بِشَاشَةِ الْقُلُوبِ وَسَلَّطْتُ هَلْ يَرِيدُونَ  
أَمْ يَنْقُصُونَ فَزَعَمْتُ أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ  
وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ حَتَّى يَتَمَّ وَسَلَّطْتُ  
هَلْ تَأْتَلُمُوهُ فَزَعَمْتُ أَنَّهُمْ تَأْتَلُمُوهُ  
فَتَكُونُ الْحُزْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سِجَالًا  
يَتَالُ مِنْكُمْ وَتَتَأْتَلُونَ مِنْهُ وَكَذَلِكَ  
الرَّسُولُ يُبَيِّنُ ثُمَّ تَكُونُ لَهُمُ الْعَاقِبَةُ  
وَسَلَّطْتُ هَلْ يَغْدِرُ فَزَعَمْتُ أَنَّهُ لَا  
يَغْدِرُ وَكَذَلِكَ الرَّسُولُ لَا تَغْدِرُ وَسَلَّطْتُ  
هَلْ قَالَ أَحَدٌ هَذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ فَزَعَمْتُ  
أَنْ لَمْ تَقُلْتُ كَذِبًا قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ  
قَبْلَهُ قُلْتُ رَجُلٌ مِنْكُمْ يَقُولُ قَبْلَهُ  
قَالَ ثُمَّ قَالَ يَمْ يَمْ يَمْ يَمْ يَمْ يَمْ يَمْ  
بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالْمَالِ  
وَالْعِفَافِ قَالَ إِنْ تَبَيَّنَ مَا تَقُولُ فِيهِ  
حَقًّا فَإِنَّهُ نَبِيٌّ وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ  
خَارِجٌ وَلَمْ أَلِكْ أَظُنُّهُ مِنْكُمْ وَلَوْ  
أَتَى أَعْلَمُ أَتَى أَخْلَصُ إِلَيْهِ لَا حَبِيبَتُ  
يَهْدِيهِ وَلَا وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَعَسَلْتُ  
عَنْ مَدَّ مَدَّ وَلِيَكُنَّ مَلَكُهُ مَا كُنْتُ

فَدَخَلَ قَالَ نَعَمْ دَعَاكِ تَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ أَفَادَا ذِيهِ سُبْحَانَ اللَّهِ  
 الْحَمْدُ الرَّحِيمِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ الْحَبِ  
 هِيَ قُلُ عَطِيئَةُ الرَّحْمَةِ سَلَامٌ عَلَى مَنْ  
 اتَّبَعَ الْفُؤَادِي أَمَا بَعْدُ فَإِنِّي أَدْعُوكَ  
 مَبْدَعًا بَيْتَ الرَّسُولِ أَسْلِمْتُ تَسْلَمَ وَأَسْلَمْتُ  
 نِعْمَ تِلْكَ اللَّهُ أَخْبَرَكُ مَرَّتَيْنِ فَإِن تَوَلَّيْتُ  
 فَإِنَّ عَلَيْكَ لَأَحَدَ الْأُمَمِ نَبِيَّيْنِ دَايَا هَلْ  
 الْكَلْبُ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٌ كَلِمَتَانَا وَكَلِمَتُكَ  
 أَنْ لَا تُعْبَدُ إِلَّا اللَّهُ إِلَى قَوْلِهِ اشْهَدُوا يَا أَيُّهَا الْمُسْلِمُونَ  
 فَلَمَّا دَخَلَ مِنْ قِوَاةِ الْكِتَابِ انْفَقَعَتِ الرِّهْمَاتُ  
 عَيْنُهُ وَكَثُرَ اللَّغَطُ وَأُمِيرٌ بِنَا فَأَخْرَجَنَا قَالَ قُلْتُ  
 يَدْعَانِي حِينَ خَرَجْنَا لَقَدْ أُمِرَ أَمْرَانِ فِي كَلْبَةٍ  
 أَنَّهُ لَنِيخَافَهُ مَلِكٌ بِي الْأَمْرِ فَمَا زِلْتُ مُؤَقِّبًا  
 بِأَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَيُظْهِرُ  
 حَتَّى أَذْهَلَ اللَّهُ عَلَى الرَّسُولِ قَالَ الرَّهْمِيُّ فَدَعَا  
 هِيَ قُلُ عَطِيئَةُ الرَّحْمَةِ فَبَعَثَهُمْ فِي دَارِهِ فَقَالَ يَا  
 مَعْشَرَ الرُّومِ هَلْ تَكُونُ فِي الطَّلَاحِ وَالرَّشْدِ أَحَدُ  
 الْأَكْبَدِ وَأَنْ يَنْبَغَتْ لَكُمْ مُلْكُكُمْ قَالَ فَاخْصُوا  
 حَيْضَةَ حُمُرِ الْوَحْشِ إِلَى الْأَبْوَابِ فَوَجَدُوا دَهَا  
 قَدْ غُلِقَتْ فَقَالَ عَلَى مِجْهَدٍ فَدَعَا بِهِمْ فَقَالَ  
 إِنِّي إِنَّمَا خَشَيْتُ شَيْئًا تَكُونُ عَلَى دِينِكُمْ فَقَدْ  
 مَا أَيْتُ مِنْكُمْ إِلَّا عَلَى أَحَبِّتُ سُبْحًا دَوْلَةً  
 وَمَا صَوَّأَ عَنْهُ

بَابُ الْوَلِيحِ لَنْ تَتَأَوَّلَ بِرَحْمَتِي  
 تَتَفَقَّهُوا مِمَّا تَحْبِبُونَ إِلَى مِ  
 عَلَيْهِ

۱۶۶۶ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ  
 إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَسَدَ

میں ان کی خدمت میں ہوتا تو ان کے قدموں کو دھوتا اور ان کی حکومت میرے  
 ان دو قدموں تک پہنچ کر رہے گی۔ بیان کیا کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم کا مکتوب گرامی منگوایا اور اسے پڑھا اس میں یہ لکھا ہوا تھا، اللہ رحمن  
 ورحیم کے نام سے شروع کرتا ہوں اللہ کے رسول کی طرف سے عظیم روم ہر قتل  
 کی طرف، سلامتی ہو اس پر جو ہدایت کی اتباع کرے، اے اے بعد میں تحصیل اسلام  
 کی طرف بلاتا ہوں، اسلام لاؤ تو سلامتی پاؤ گے اور اسلام لاؤ تو اللہ تعالیٰ  
 دہرا اجر دے گا، لیکن اگر رد کر دانی کی تو تمہاری رعایا کے کفر کا بار بھی تم  
 پر ہوگا اور اے اہل کتاب، ایک ایسے قول کی طرف آؤ جو ہم میں اور تم میں  
 مشترک ہے، وہ یہ کہ بجز اللہ کے اور کسی کی عبادت نہ کریں، اللہ تعالیٰ  
 کے ارشاد، "اشہدوا بانا مسلمون" تک۔ جب حرق قتل مکتوب گرامی پڑھ چکا  
 تو دربار میں بڑا شور مہنگا مہربا ہو گیا، اور پھر میں دربار سے باہر کر دیا گیا  
 باہر آکر میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ابن ابی کثیر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی طرف اشارہ تھا، کا معادہ تواب اس حد تک پہنچ چکا ہے کہ ملک بنی  
 الاصفہا حرق بھی ان سے ڈرنے لگا۔ اس واقعہ کے بعد مجھے یقین ہو  
 گیا کہ ان حضور غالب اگر ہیں گے، اور آخر اللہ تعالیٰ نے اسلام کی روشنی میرے  
 دل میں بھی ڈال دی۔ زہری نے بیان کیا کہ پھر ہر قتل نے روم کے سرداروں  
 کو بلایا اور انھیں ایک خاص کمرے میں جمع کیا، پھر ان سے کہا، اے معشر روم!  
 کیا تم ہمیشہ کے لیے اپنی فلاح و ہدایت چاہتے ہو اور یہ کہ تمہارا ملک تمہارے  
 ہی ہاتھ میں رہے بیان کیا کہ یہ سنتے ہی وہ سب وحشی جانوروں کی طرح  
 دروازے کی طرف بھاگے، دیکھا تو دروازہ بند تھا۔ پھر ہر قتل نے سب  
 کو اپنے پاس بلایا کہ انھیں میرے پاس لاؤ اور ان سے کہا کہ میں نے تو انھیں  
 آزما دیا تھا کہ تم اپنے دین میں کتنے بچتے ہو، اب میں نے اس چیز کا مشاہدہ کر  
 لیا جو مجھے پسند تھی (یعنی تمہاری دین مسیحی میں بچتی تھی) چنانچہ سب درباریوں  
 نے اسے سجدہ کیا اور اس سے خوش ہو گئے۔

۶۱۸ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "جب تک تم اپنی محبوب چیزوں  
 کو خرچ نہ کرو گے (کامل انبی کے مترجم) کو دہن پہنچ سکو گے"  
 ارشاد "یہ علم" تلک۔

۱۶۶۷ - ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے  
 حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے، انھوں نے انس



بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ أَضَارِجِي  
بِالْمَدِينَةِ غَلًا وَكَانَ أَحَبَّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ  
بَيْرُ حَايٍ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَلَعَا وَ  
لَمْ يَكُنْ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَبِيبٌ فَلَمَّا أُنْزِلَتْ  
لَنَا تَنَاوُلُ الْبِرَحَةِ حَتَّى تَنْفَقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ نَامَ  
أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ  
لَنَا تَنَاوُلُ الْبِرَحَةِ حَتَّى تَنْفَقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ ذَانِ  
أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُ حَايٍ وَرَأْسُهَا صَدَقَةٌ  
بِاللَّهِ أَسْجُدُ أَبَدَهَا وَذُخْرُهَا عِنْدَ اللَّهِ فَضَعَهَا  
يَا رَسُولَ اللَّهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللَّهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ ذَلِكَ مَالًا رَاجِحًا  
ذَلِكَ مَالٌ رَاجِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا نَلْتُ وَرَأَيْتُ  
أَسَاقِي أَنْ تَجْعَلَهَا فِي أَلْفِ قَرَبِينَ قَالَ أَبُو  
طَلْحَةَ أَفْعَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَسَمَهَا أَبُو  
طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ خَالَ  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ وَسَاحِبُ بْنُ عَبَّادَةَ  
ذَلِكَ مَالٌ رَاجِحٌ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ  
قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ مَالًا رَاجِحًا ۝  
۱۶۶۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
الْأَضَارِجِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ  
أَنَسٍ قَالَ فَعَلَهَا لِحَسَنَ وَآبِي وَآنَا  
أَحَبُّ إِلَيْهِ وَلَمْ يَجْعَلْ لِي مِنْهَا  
شَيْئًا ۝

باب ۶۱۹، قَوْلُهُ قُلْ فَاتَّقُوا اللَّهَ  
فَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ كُتُوبَهُ صَدِيقِينَ ۝

۱۶۶۹ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا  
أَبُو حُمَيْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَقِبَةَ عَنْ نَافِعٍ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى

بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ مدینہ میں ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے  
پاس انصار میں سب سے زیادہ کھجور کے باغات تھے اور "بیر حاد" کا  
باغ اپنی تمام جائداد میں انھیں سب سے زیادہ محبوب تھا یہ باغ مسجد نبوی  
کے سامنے ہی تھا اور حضور اکرم بھی اس میں تشریف لے جاتے اور اس کے  
شیریں اور طیب پانی کو پیتے۔ پھر جب آیت "جب تک تم اپنی محبوب چیزوں  
کو خرچ نہ کرو گے (کامل) اپنی کے مرتبہ کو نہ پہنچ سکو گے" نازل ہوئی تو  
ابو طلحہ رضی اللہ عنہ اٹھے اور عرض کی، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ  
جب تک تم اپنی محبوب چیزوں کو خرچ نہ کرو گے نبی کے مرتبہ کو نہ پہنچ سکو گے  
اور میرا سب سے زیادہ محبوب مال "بیر حاد" ہے اور یہ اللہ کی راہ میں  
صدقہ ہے، اللہ ہی سے میں اس کے ثواب و اجر کی توقع رکھتا ہوں، پس  
یا رسول اللہ! جہاں آپ مناسب سمجھیں اسے استعمال کریں حضور اکرم نے فرمایا  
خوب یہ فانی ہی دولت تھی، یہ فانی ہی دولت تھی اور تم نے اسے اللہ کے راستے  
میں دے کر ایک اچھے مصرف میں خرچ کر دیا ہے، اچھو کچھ تم نے کھلے ہو وہ  
میں نے سن لیا اور میرا خیال ہے کہ تم اپنے عزیز و اقرباء کو اسے دے دو۔  
ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ میں ایسا ہی کروں گا، یا رسول اللہ! چنانچہ  
انھوں نے وہ باغ اپنے عزیزوں اور اپنے چچا زاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔  
عبداللہ بن یوسف اور روح بن عبادہ "ذَلِكَ مَالٌ رَاجِحٌ" (رجح سے)  
بیان کیا، مجھے سچے سچے بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے مالک کے سامنے  
"مال راجح" (رواج سے) پڑھا تھا۔

۱۶۶۸ - ہم سے محمد بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے انصاری نے حدیث  
بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ثمامہ نے اذ  
ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے وہ باغ حسن  
اور ابی رضی اللہ عنہما کو دے دیا تھا۔ میں ان دونوں حضرات سے ان کا زیادہ  
قریبی عزیز تھا، لیکن مجھے نہیں دیا۔

۶۱۹ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "وَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا دِينَ أَبِي بَكْرٍ" کہہ دیجئے کہ تورات لاؤ

اور اسے پڑھو اگر تم سچے ہو۔ ۱

۱۶۶۹ - مجھ سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حمزہ نے  
حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اذ  
ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ یہودی بنی کریم ملی مدعیہ وسلم کے پاس

اپنے قبیلہ کے ایک مرد اور ایک عورت کو لائے جنہوں نے زنا کی تھی یا انھوں نے ان سے پوچھا اگر تم میں کوئی زنا کرے تو تم اس کے ساتھ کیا معاملہ کرتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم اس کا منہ کالا کر کے اسے مارتے پیٹتے ہیں، انھوں نے فرمایا کیا تو ریت میں رجم کا حکم نہیں موجود ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہم نے تو ریت میں اس طرح کی کوئی چیز نہیں دیکھی ہے، عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ (جو یہودیوں کے بہت بڑے عالم تھے) بولے کہ تم جھوٹ بول رہے ہو، تو ریت لاؤ اور اسے پڑھو، اگر تم سچے ہو۔ (حب تو ریت لائی گئی) تو ان کے ایک بہت بڑے عالم نے جو انھیں تو ریت پڑھایا کرتا تھا، آیت رجم پر اپنا ہاتھ رکھ لیا اور اس سے پہلے اور اس کے بعد کی عبارت پڑھنے لگا، لیکن آیت رجم نہیں پڑھتا تھا۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اس کے ہاتھ کو آیت رجم پر سے ہٹا دیا اور اس سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ جب یہودیوں نے دیکھا کہ کہنے لگے کہ یہ آیت رجم ہے۔ پھر انھوں نے حکم دیا اور ان دونوں کو مسجد نبوی کے قریب ہی، جہاں جنازے لاکر رکھے جاتے تھے، رجم کر دیا گیا۔ میں نے دیکھا کہ اس عورت کا ساتھی عورت کو پتھر سے بچانے کے لیے اس پر جھک جھک جاتا تھا۔

۶۲۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”تم لوگ بہترین جماعت ہو جو لوگوں کے لیے پیدا کی گئی ہو۔“

۱۶۷۰۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے میسر و نے، ان سے ابو حازم نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے آیت ”تم لوگ بہترین جماعت ہو جو لوگوں کے لیے پیدا کی گئی ہو“ کے متعلق فرمایا کہ کچھ لوگ دوسروں کے لیے نفع بخش ہیں کہ انھیں ذخیروں میں باندھ کر لاتے ہیں اور بلاخر وہ اسلام میں داخل ہو جاتے ہیں۔

۶۲۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”جب تم میں سے دو جماعتیں اس کا خیال کر بیٹھی تھیں کہ بہت ہار دیں۔“

۱۶۷۱۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ عمر و نے بیان کیا، انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ہمارے ہی بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی جب تم سے دو جماعتیں اس کا خیال کر بیٹھی تھیں کہ بہت ہار دیں، ورنہ خلیفہ اللہ دونوں کا مددگار تھا۔ بیان کیا کہ ہم دو جماعتیں نبو حارہ اور نبو سلہ تھے۔

الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ، وَسَلَّمْ يَرْجُلٌ مِنْهُمْ وَامْرَأَةٌ قَدْ سَأَلَا فَقَالَ لَهُمْ كَيْفَ تَفْعَلُونَ بَيْنَ مَا مِنْكُمُ قَالُوا نَحْتَمِمُهَا وَنَقْرُوهَا فَقَالَ لَا تَحْدِثُونَ فِي التَّوَسُّلِ إِلَيَّ الرَّجْمُ فَقَالُوا لَا نَحْدِثُ فِيهَا شَيْئًا فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبْتُمْ قَالُوا يَا التَّوَسُّلُ قَالُوا هَإِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ - فَوَجَعْنَا مِدْرَاسَهَا الثَّانِي مِائَتَ سَعْمٍ مِنْهُمْ كَفَّتهُ عَلَى أَحْيَةِ الرَّجْمِ فَلَقِيقٌ يَقْرَأُ مَادُونٌ حِينَ ذَاكَ وَرَأَى هَذَلِكَ يَقْرَأُ آيَةَ الرَّجْمِ فَتَنَزَّعَ يَدًا مِنْ أَحْيَةِ الرَّجْمِ فَقَالَ مَا هَذِهِ فَلَمَّا أَوْدَأ ذَلِكَ قَالُوا هِيَ آيَةُ الرَّجْمِ فَأَمَّا بِهِمَا فَرَجِمَا قَرِيبًا مِنْ حَيْثُ مَوْضِعُ الْجَنَائِزِ عِنْدَ الْمَسْجِدِ فَرَأَيْتُ مَا حَيْثُمَا يَجْمَعُ عَلَيْهَا يَقِيمُهَا الْحِجَابَةَ

بَابُ قَوْلِهِ - كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ

۱۶۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ لِلنَّاسِ تَأْتُونَ بِهِمْ فِي السَّلَاةِ فِي أَعْنَافِهِمْ حَتَّى يَكُونُوا فِي السَّلَاةِ

بَابُ قَوْلِهِ إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْتَنَا

۱۶۷۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عَمْرُو وَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ فِينَا نَزَلَتْ إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْتَنَا وَاللَّهُ وَلِيَهُمَا قَالَ مَخْنُ الطَّائِفَتَانِ بَنُو حَارِثَةَ وَبَنُو سُلَيْمَةَ وَمَا مَخْبُتٌ وَ

اور ہم پسند نہیں کرتے یہ بیان نے ایک مرتب اس طرح بیان کیا، اور ہمارے لیے کوئی مسرت کا مقام نہ تھا اگر یہ آیت نازل نہ ہوتی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس میں یہ بھی فرمایا ہے ”در انحالیکہ اللہ ان دونوں کا مددگار تھا۔“

۲۲۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”آپ کو اس امر میں کوئی دخل نہیں“

۱۶۶۲۔ ہم سے جہان بن مویٰ نے حدیث بیان کی، انیس عبد اللہ نے خبر دی، انھیں عمر بن عبد ربیع نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے سالم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فجر کی دوسری رکعت کی رکوع سے سرٹھا کر یہ بددعا کی ”اے اللہ! فلاں اور فلاں (قبائل کو اپنی رحمت سے دور کر دیجئے یہ بددعا آپ نے سچ اللہ من حمد اور ربنا ملک الحمد کے بعد کی تھی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل کی ”آپ کو اس امر میں کوئی دخل نہیں“ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”فانہم ظلمون“ تک۔ اس کی روایت اسحاق بن رازن نے زہری کے واسطے سے کی ہے۔

۱۶۶۳۔ ہم سے مویٰ بن اہامیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے اور ان سے ابوسریحہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی پر بددعا کرنا چاہتے یا کسی کے لیے دعا کرنا چاہتے تو رکوع کے بعد کرتے ”سمع اللہ من حمد اللہ ربنا ملک الحمد کے بعد بعض اوقات آپ نے یہ دعا بھی کی ”اے اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی رموح کو نجات دیجئے، اے اللہ! مضر والوں کو سختی کے ساتھ بھجھو“ دیجئے اور ان میں ایسی قحط سالی لائیے جیسی یوسف علیہ السلام کے زمانے میں ہوئی تھی، آپ بلند آواز سے یہ دعا کرتے، اور آپ نماز فجر کی بعض رکعت میں یہ دعا کرتے ”اے اللہ! فلاں اور فلاں کو اپنی رحمت سے دور کر دیجئے،“ عرب کے چند خاص قبائل کے حق میں یہ بددعا آپ کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آیت نازل کی کہ ”آپ کو اس امر میں کوئی دخل نہیں۔“

۲۲۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور رسول تم کو پکار رہے تھے تمہارے پیچھے کی جانب سے“ آخر کم، آخر کم کی تائید ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا دو سعاد توں میں سے ایک ہے،

وَقَالَ سَفِينٌ مَرَّةً وَمَا يَسُرُّ فِي آتِهَا  
لَمْ تُنْزَلْ، يَقُولُ اللَّهُ وَاللَّهُ  
وَالْيَمُّمَا

یا ۲۲۲ قولہ کیں لک من الامر شیء

۱۶۶۲۔ حَدَّثَنَا جَبَانُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا  
سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ  
مِنَ الرَّكْعَةِ فِي الرُّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنَ الْفَجْرِ  
يَقُولُ اللَّهُمَّ الْعَنُ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا نَابِعًا  
مَا يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ  
فَأَنْزَلَ اللَّهُ كَيْسَ لَكَ مِنَ الْخَبَرِ شَيْءٌ قَالَ فَاظْهَمُ  
ظَلَمُونَ وَقَالَ اسْحَقُ بْنُ وَاسِطٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ

۱۶۶۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شَهَابٍ عَنْ  
سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُو عَلَى أَحَدٍ أَوْ  
يَدْعُو لِحَدٍّ قَنَتَ بَعْدَ الرَّكْعَةِ قَرْبًا  
قَالَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللَّهُمَّ  
رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اللَّهُمَّ ائِمَّ الْوَلِيِّ ائِمَّ الْوَلِيِّ  
وَسَلَّمَ بَنَ هَاشِمٍ وَعِيَّاشُ بْنُ أَبِي رَيْحَةَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ  
وَطَأَكَ عَلَى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا سِنِينَ كَسَنِي يُوسُفُ  
يُحْمَرُ بِذَلِكَ وَكَانَ يَقُولُ فَا بَعْضُ صَلَاةِ الْفَجْرِ اللَّهُمَّ  
الْعَنُ فُلَانًا وَفُلَانًا لَا حَيَاءَ مِنَ الْعَرَبِ حَتَّى أَنْزَلَ  
اللَّهُ كَيْسَ لَكَ مِنَ الْخَبَرِ شَيْءٌ الْآخِرَةُ

یا ۲۲۳ قولہ - والرسول یدعوکم  
فی أحدکم وهو تائید آخرکم و  
قال ابن عباس من إحدى السعادتین



فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَفَأَلَوْ أَحْسَبْنَا  
اللَّهُ وَنِعْمَ  
الْوَكِيلُ ۝

۝۱۶۷۷

۱۶۷۷۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
إِسْرَافِيلُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي الصَّرْحِيِّ  
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَخِي وَتَوَلَّ  
إِبْرَاهِيمَ حِينَ أَلْفَيْ فِي النَّارِ حَسْبِيَ اللَّهُ وَ  
نِعْمَ الْوَكِيلُ ۝

بَابُ قَوْلِهِ . وَلَا يَحْسِبَنَّ  
الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِمَا أَتَاهُمُ  
اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ الْآيَةَ سَيُطَوَّقُونَ  
كَقَوْلِكَ  
طَوَّقَتْهُ

يُطَوَّقُ ۝

۝۱۶۷۸

۱۶۷۸۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْيَمَ سَمِعَ أَبَا  
النَّبَّازِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحُسَيْنِ هُوَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ  
بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَنْ (أَتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ  
مِثْلَ لَهُ مَالَهُ شَيْعَاءًا أَفْرَقَهُ رَبِّي بَيْنَ  
يُطَوَّقَتْهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يَأْخُذُ بِهِنَّ مَتْنُهُ  
بَعْنَى يَشِدُّ فِيهِ يَقُولُ أَنَا مَالُكَ أَنَا  
كَذَلِكَ ثُمَّ قَلَّ هَذَا الْآيَةَ وَلَا يَحْسِبَنَّ الَّذِينَ  
يَكْفُرُونَ بِمَا أَتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ إِلَى  
أَخْرَاجِ آيَةٍ ۝

بَابُ قَوْلِهِ . وَلَسْتُمْ عَنْ مِثْلِ  
الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ

مسلمانوں کو موعوب کرنے کے لیے، کہا تھا کہ لوگ (یعنی قریش) نے  
تھارے خلاف بڑا سامان اکٹھا کر رکھا ہے، ان سے ڈرو لیکن اس  
نے ان کا (جوش) ایمان اور بڑھا دیا اور یہ لوگ بوسے کہ سہارے لیے اللہ  
کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے (سُبْحَانَ اللَّهِ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ)

۱۶۷۷۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے اسرافیل  
نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حصین نے، ان سے ابو الصرحی نے اور ان  
سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ابراہیم علیہ السلام کو آگ  
میں ڈالا گیا تو آخری کلمہ آپ کی زبان مبارک سے یہ نکلا ”حسبی اللہ  
ونعم الوکیل“

۱۶۷۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور جو لوگ اس مال میں نخل  
کرتے رہتے ہیں جو کچھ اللہ نے انھیں اپنے فضل سے دے  
رکھا ہے وہ ہرگز یہ نہ سمجھیں کہ یہ ان کے حق میں کچھ اچھا  
ہے نہیں، بلکہ ان کے حق میں بہت بڑا ہے یقیناً قیامت  
کے دن انھیں طوق پہنایا جائے گا، اس مال کا جس میں نخل  
نے نخل کیا، اور اللہ ہی وارث ہے آسمانوں اور زمین کا،  
اور اللہ حجت م کرتے ہو اس سے خبردار ہے۔

۱۶۷۸۔ محمد سے عبد اللہ بن مسعود نے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو انسر  
سے سنا، ان سے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعود نے حدیث بیان کی، ان سے  
ان کے والد نے، ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ  
نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے اللہ تعالیٰ نے مال  
و دولت دی اور پھر اس نے اس کی زکوٰۃ نہیں ادا کی تو آخرت میں اس کا  
مال نہایت زبردستی سانپ کی صورت اختیار کرے گا جس کی آنکھوں  
کے اوپر دو نعلین ہوں گے اور وہی اس کی گردن میں مار کی طرح پہنایا  
جائے گا۔ پھر وہ سانپ اس کے دونوں جبروں کو پکڑ کر کہے گا کہ میں  
ہی تیرا مال ہوں، میں ہی تیرا خزانہ ہوں، پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت  
کی ”اور جو لوگ کہ اس مال میں نخل کرتے ہیں جو اللہ نے انھیں اپنے  
فضل سے دے رکھا ہے“ آخر آیت تک۔

۱۶۷۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور یقیناً تم لوگ بہت سی  
دلاڑماری کی باتیں ان سے (بھی) سنو گے جنہیں تم سے پہلے

کتاب بل چکی ہے اور ان سے بھی جو مشرک ہیں،

۱۶۷۹۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا۔ انھیں عروہ بن زہر نے خبر دی اور انھیں اسام بن زید رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے کی پشت پر ذک کا بنا یا ہوا ایک موٹا کپڑا رکھنے کے بعد سوار ہوئے اور اسام بن زید رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے بٹھایا، آپ ابو حارث بن خزرج میں سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے تشریف لے جا رہے تھے، یہ جنگ یدر سے پہلے کا واقعہ ہے۔ راستہ میں ایک مجلس سے آپ گزرے جس میں عبداللہ بن ابی بن سلول (مناقی) بھی موجود تھا، یہ عبداللہ ہی کے بغاوت اسلام لانے سے بھی پہلے کا

واقعہ ہے مجلس میں مسلمان اور مشرکین یعنی بت پرست اور یہودی سب سب طرح کے لوگ تھے انھیں میں عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی تھے سواری کی ٹاپوں سے گرد اٹھی اور مجلس والوں پر بڑی تو عبداللہ بن ابی نے چادر سے اپنی ناک بند کر لی اور کہنے لگا کہ ہم پر گردہ اڑاؤ، اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی قریب پہنچ گئے اور انھیں سلام کیا پھر آپ سواری سے اتر گئے اور اہل مجلس کو اللہ کی طرف بلایا اور قرآن کی آیتیں پڑھ کر سنائیں۔ اس پر عبداللہ بن ابی بن سلول کہنے لگا، میں جو کلام آپ نے پڑھ کر سنایا اس سے عمدہ کلام کوئی نہیں ہو سکتا۔ اگرچہ یہ کلام بہت اچھا ہے پھر بھی ہماری مجلسوں میں اگر کہیں تکلیف نہ دیا گیا کیجئے۔ اپنے گھر بیٹھے، اگر کوئی آپ کے پاس جانے تو اسے اپنی باتیں سنایا کیجئے دیرین

کر عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ضرور، یا رسول اللہ! آپ ہماری مجلسوں میں تشریف لایا کیجئے ہم اسی کو پسند کرتے ہیں۔ اس کے بعد مسلمان مشرکین اور یہودی آپس میں ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے لگے اور قریب تھا کہ دست و گریبان ہو جاتی لیکن حضور اکرم انھیں خاموش اور ٹھنڈا کر سنے لگے اور آخر سب لوگ خاموش ہو گئے۔ پھر حضور اکرم اپنی سواری پر سوار ہو کر دال سے چلے آئے اور سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے سپاہی تشریف لے گئے حضور اکرم نے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے بھی اس کا تذکرہ کیا کہ سعد تم نے نہیں سنا، ابوجہاب آپ کی مراد عبداللہ بن ابی بن سلول سے تھی۔ کیا کہہ رہا تھا، اس نے اس طرح کی باتیں کی ہیں سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ

مِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذْيُ كَثِيرٍ ۚ

۱۶۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَى قُطَيْبَةٍ فَذَكَّاهُ وَأَسَدَفَ أَسَامَةَ ابْنَ زَيْدٍ وَسَأَلَهُ لَا يَجُوزُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فِي بَيْتِ الْحَارِثِ بْنِ الْحَزْرَجِ قَبْلَ وَفْعَةَ بْنِ رِقَالٍ حَتَّى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَنٍ سُلُولٍ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يَسْلِمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَاذٍ فِي الْمَجْلِسِ اخْلَاطَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمَشْرِكِينَ عَبْدَ اللَّهِ ابْنُ الْيَمَانِ وَالْمُسْلِمِينَ وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتْ الْمَجْلِسَ عَجَازَةُ السَّادَةِ حَمْرُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَنْفَةَ يَدْرَأِيهِ ثُمَّ قَالَ لَا تَغَيِّرُوا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ وَقَفَ فَخُذَلْ مَدْعَاهُمْ إِلَى اللَّهِ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَنٍ سُلُولٍ أَيُّهَا الْمَرْءُ إِنَّهُ لَا خَيْرَ مَا نَقُولُ إِنْ كَانَ حَقًّا فَلَا تُوْذِيْنَا بِهِ فِي مَجْلِسِنَا أَرْجِعْ لِي دُخْلِكَ فَمَنْ جَاءَكَ فَا قُصِّصْ عَلَيْهِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ

بْنُ رَوَاحَةَ مَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ فَاغْشَيْنَا بِهِ فِي مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نَحِبُّ ذَلِكَ فَاسْتَبَ الْمُسْلِمُونَ وَالْمَشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتَّى كَادُوا ابْتِنَا وَرَوْنِ فَلَمْ يَزَلِ السَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّفُهُمْ حَتَّى سَكَنُوا ثُمَّ رَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَابَّةً فَسَارَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا سَعْدُ أَكْرَهْتَ سَمْعَ مَا قَالَ أَبُو جَهَابٍ يُبْرِئُ عَبْدِ اللَّهِ مِنْ أَبِي بَنٍ سُلُولٍ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ

نے عرض کی، یا رسول اللہ! اسے معاف فرما دیجئے اور اس سے درگزر کیجئے۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ پر کتاب نازل کی ہے اللہ نے آپ کے ذریعہ وحی بھیجا ہے جو اس نے آپ پر نازل کیا ہے، اس شہر (مدینہ) کے لوگ (آپ کے یہاں) تشریف لانے سے پہلے اس پر متفق ہو چکے تھے کہ اسے (عبداللہ بن ابی) کو تاج پہنائیں اور (شاہی) عمامہ اس کے سر پر باندھ دیں، لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اس حق کے ذریعہ جو آپ کو اس نے عطا کیا ہے، اس باطل کو روک دیا تو اب وہ چڑ گیا ہے اور اس وجہ سے وہ معاف اس نے آپ کے ساتھ کیا جو آپ نے خود ملاحظہ فرمایا ہے، حضور اکرمؐ نے اسے معاف کر دیا، انھوں نے اور صحابہؓ مشرکین اور اہل کتاب سے درگزر کیا کرتے تھے اور ان کی اذیتوں پر صبر کیا کرتے تھے۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے ”اور یقیناً تم بہت سی دلا زاری کی باتیں ان سے بھی سنو گے جنھیں تم سے پہلے کتاب مل چکی ہے اور ان سے بھی جو مشرک ہیں (اور اگر تم صبر کرو اور تقویٰ اختیار کرو) تو یہ تاکید احکام میں سے ہیں“ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”بہت سے اہل کتاب تو دل ہی سے چاہتے ہیں کہ تمھیں ایمان (دے آئے) کے بعد پھر سے کافر بنالیں، حد کی راہ سے جو ان کے نفسوں میں ہے“ آخر ایت تک۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم تھا حضور اکرمؐ ہمیشہ کفار کو معاف کر دیا کرتے تھے، آخر اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کے ساتھ (غزوہ کی) اجازت دی اور جب آپ نے غزوہ بدر کیا تو اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے مطابق کفار قریش کے سردار اس میں مار گئے تو عبداللہ بن ابی سہل اور اس کے دوسرے مشرک اور بت پرست ساتھیوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ اب تو معاملہ بدل گیا ہے، چنانچہ ان سب نے بھی (اپنے کفر کو چھپانے ہوئے) حضور اکرمؐ کے اسلام پر بیعت کر لی اور اسلام میں (بظاہر) داخل ہو گئے۔

۶۲۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”جو لوگ اپنے کرتوتوں پر خوش ہوتے

ہیں (اور چاہتے ہیں کہ جو کام نہیں کئے ہیں ان پر بھی ان کی مدح کی جائے) سو ایسے لوگوں کے لیے ہرگز خیال نہ کرو (کہ وہ عذاب سے حفاظت میں رہیں گے)

۱۶۸۰۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن جعفر نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے زید بن اسلم نے حدیث بیان کی ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ

يَا رَسُولَ اللَّهِ اعْفُ عَنْهُ وَاصْفَحْ عَنْهُ فَوَاللَّهِ  
أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ لَقَدْ جَاءَ اللَّهُ بِالْحَقِّ  
الْبَاطِلُ أَنْزَلَ عَلَيْكَ لَقَدْ أَصْطَلَحَ أَهْلُ  
هَذِهِ الْبُعْيَرَةِ عَلَى أَنْ يُتَوَجَّوْكَ فَيُعْصِبُوهُ  
بِالْعَصَابَةِ فَلَمَّا أَجَى اللَّهُ ذَلِكَ يَأْخُذُ الْبَاطِلُ  
أَعْطَاكَ اللَّهُ مُشْرِقَ بَيْتِكَ فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ  
فَعَفَا عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ  
لَيَعْفُونَ عَنِ الْمُشْرِكِينَ وَأَهْلِ الْكِتَابِ كَمَا  
أَمَرَهُمُ اللَّهُ وَيُعْصِرُونَ عَلَى الذِّمَى قَالَ اللَّهُ  
عَزَّ وَجَلَّ وَكَتَمْتُمْ مِنَ الَّذِينَ أَوْثَقُوا الْكِتَابَ  
مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذَى كَثِيرًا  
الْأَمِيَّةُ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَكَتَمْتُمْ مِنْ أَهْلِ  
الْكِتَابِ لَوْ يَرُّ ذُنُوبُكُمْ مِنْ بَعْدِ إِيْمَانِكُمْ  
كَطَاسًا حَسَنًا مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ إِلَى الْخَيْرِ  
الْأَمِيَّةُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْذُلُ  
الْعَفْوُ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ حَتَّى فِيهِمْ خَلْسًا خِزَا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَارِفَ قَتَلَ  
اللَّهُ بِهِ مَكَارِفًا كَمَا رَفَعِيْنِي قَالَ ابْنُ أَبِي  
ابْنِ سَوَّلٍ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَعِبَادَةِ الْأَوْثَانِ  
هَذَا أَمْرٌ فَدَا تَوَجَّهَ تَبَايَعُوا الرَّسُولَ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَاسْلَمُوا

یاب ۶۲۹ فَوَاللَّهِ لَا تَحْسَبَنَّ

السَّيِّئَاتِ يَفْرِحُونَ

بِمَا

أَفْعَلُوا

۱۶۸۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَدَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ  
عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ

میں منافقین پر کیا کرتے تھے کہ جب حضور اکرمؐ غزوے کے لیے تشریف لے جاتے تو یہ آپ کے ساتھ نہ جاتے اور آپ کے علی الرغم غزوہ میں شریک نہ ہونے پر بہت خوش ہوا کرتے تھے لیکن جب حضور اکرمؐ واپس آتے تو اعداء بیان کرتے پہنچے اور تمہیں کھالینے بلکاس کے بھی خواہشمند رہتے کہ ابجانب کے ساتھ ان کی بھی تعریف کی جائے اس عمل پر جو یہ کہتے نہیں تھے، اسی پر یہ آیت نازل ہوئی "لَا يَجِبُ عَلَى الَّذِينَ يَفِرُونَ" آخر آیت تک (ترجمہ گذر

وَبِالَّذِينَ الْمُنَافِقِينَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْغَزْوِ تَخَلَّفُوا عَنْهُ وَفَرَحُوا بِمَقْعِدِ هِرْ خِلَافِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَقْدَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَدَمُوا وَالْيَدِ وَخَلَفُوا وَاحْتَدَمُوا أَنْ يَجِدُوا وَإِيَّاهُمْ يَفْعَلُوا فَتَنَزَّلَتْ لَاحِظِينَ الَّذِينَ يَفِرُونَ مِنْكُمْ

۱۶۸۱۔ مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں ابن جریر نے خبر دی، انھیں ابن ابی ملیکہ نے اور انھیں علقمہ بن وقاص نے خبر دی کہ مروان بن حکم نے (جب وہ مدینہ کے امیر تھے) اپنے براب سے کہا کہ رافع ابن عباس رضی اللہ عنہ کے یہاں جاؤ اور ان سے پوچھو کہ اگر ہر شخص کو جو اپنے کئے پر خوش ہو اور چاہتا ہو کہ جو عمل اس نے نہیں کیا ہے اس پر بھی اس کی تعریف کی جائے عذاب ہوگا پھر تو ہم سے یہ کوئی بھی عذاب سے نہ بچ سکے گا (کیونکہ آیت کے ظاہر سے یہی مفہوم ہوتا ہے) ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تم لوگ یہ سوال کیوں اٹھاتے ہو، وہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کو بلایا تھا اور ان سے ایک چیز تو چھپی تھی (جو ان کی آسمانی کتاب میں موجود تھی) انھوں نے اصل اور حقیقت کو چھپایا اور دوسری چیز بیان کر دی اس کے باوجود اس کے خواہشمند رہے کہ حضور اکرمؐ کے سوال کے جواب میں جو کچھ انھوں نے بتایا ہے اس پر ان کی تعریف کی جائے اور اور اصل حقیقت کو چھپا کر بھی بڑے خوش تھے، پھر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تائید کی "اور وہ وقت بھی قابل ذکر ہے جب اللہ نے اہل کتاب سے عہد لیا تھا کہ کتاب کو پوری طرح ظاہر کر دینا، لوگوں پر "ارشاد" جو لوگ اپنے کرتوتوں پر خوش ہوتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ جو کام نہیں کئے ہیں ان پر بھی ان کی تعریف کی جائے، اس روایت کی متابعت عبد الرزاق نے ابن جریر کے واسطے سے کی، ان سے ابن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں حجاج نے خبر دی، انھیں ابن جریر نے، انھیں ابن ابی ملیکہ نے خبر دی، انھیں حمید بن عبد الرحمن بن عوف نے خبر دی کہ مروان نے ادھر کی حدیث کی طرح۔

۱۶۸۱۔ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ أَنَّ ابْنَ جُرَيْرٍ أَخْبَرَهُ عَنْ اِبْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ مَرْوَانَ قَالَ لِبَرَّوَانِهِ إِذْ هَبَّ يَأْتِيهِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَيْتُنِي كَانَ كُلُّ امْرِئٍ فَرِحَ بِمَا أُذِي وَأَحَبَّ أَنْ يُحْمَدَ بِمَا لَمْ يَفْعَلْ مُعَذِّبًا لِّلْعَذْبَيْنِ أَحَبُّوْنِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَمَا لَكُمْ وَلِهَذَا إِنَّمَا دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُودَ فَسَأَلَهُمْ عَنْ شَيْءٍ فِي حُكْمِهِمْ إِيَّاهُ وَأَخْبَرُوهُ بِغَيْرِهِ فَأَمَرَ ذَلِكَ أَنْ قَدْ اسْتَحْمَدُوا ذَلِكَ إِلَيْهِ بِمَا أَخْبَرُوهُ عَنْهُ فَيَسْأَلَهُمْ فَيَفْرَحُونَ بِمَا أُفْعِلُوا وَفَيُحِبُّوْنَ أَنْ يُحْمَدُوا وَإِيَّاهُ يَفْعَلُوا مَا بَعَثَ عَبْدُ الرَّسُولِ أَقْرَبَ ابْنِ جُرَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَدَنَا لِحَجَّاجٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْرٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي نَكِيكَةَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ أَخْبَرَنَا أَنَّ مَرْوَانَ



وَالْأَرْضِ مِنْ

الْذِيَّةِ

۱۶۸۲- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْتٌ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَتَحَدَّثَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَهْلِهِ سَاعَةً ثُمَّ سَاقَ قَدْ فَلَطَا كَانَ ثَلَاثُ اللَّيْلِ الْأَخِيرَةِ فَتَنَظَّرَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ مِنْ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَأَيُّتٌ لِي وَلِي الْكِتَابِ ثُمَّ حَامَ فَنَوَضَّأَ وَاسْتَنْ فَصَلَّى إِحْدَى عَشْرَةَ رُكْعَةً ثُمَّ أَذَّنَ بِدَلٍّ فَصَلَّى رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ

بَابُ قَوْلِهِ الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَى جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ مِنْ

۱۶۸۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ قُعَيْبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ فُضْلَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْتٌ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَقُلْتُ لَمْ نَنْظُرْ إِلَى صَلَوةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَرَحَتْ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَادَةً فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَوْبِهَا فَجَلَّ مَيْكُمُ التَّوَمُّ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ قَرَأَ آيَاتِ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنَ آلِ عِمْرَانَ حَتَّى حَكَمَ ثُمَّ أَقْبَى سَنَامًا مَقْلًا فَأَخَذَهُ فَنَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ بَصُلِّيَ فَقَعَتْ فَصَنَعَتْ

کی سیدائش اور رات دن کے اول بدل میں اہل عقل کے لیے  
(بڑی نشانیاں ہیں)

۱۶۸۲- ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن جعفر نے خبر دی، کہا کہ مجھے شریک بن عبداللہ بن ابی عمر نے خبر دی، انھیں کرب بنے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ایک رات، اپنی خالہ ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر سویا، جبے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اہل ذمیرہ رضی اللہ عنہا، کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی (جب آپ رات کے وقت گھر میں تشریف لائے) پھر سو گئے، جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی تھا تو آپ اٹھ کر بیٹھ گئے اور آسمان کی طرف منظر کی اور یہ آیت تلاوت کی "بیشک آسمانوں اور زمین کی سیدائش اور دن رات کے اول بدل میں اہل عقل کے لیے (بڑی) نشانیاں ہیں" اس کے بعد آپ کھڑے ہوئے اور وضو کی اور صواک کی پھر گیارہ رکعتیں پڑھیں جب بال رضی اللہ عنہ نے فجر کی (اذان دی تو آپ نے دو رکعت فجر کی سنت) پڑھی اور باہر تشریف لائے اور فجر کی نماز پڑھا۔

۴۳۱- اللہ تعالیٰ کا ارشاد "یہ (یعنی وہ اہل عقل جن کا ذکر اوپر

کی آیت میں ہوا) ایسے ہیں کہ جو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور اپنی

کردوٹوں پر برابر یاد کرتے رہتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی

سیدائش میں غور کرتے رہتے ہیں"

۱۶۸۳- ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمن بن مہر بن مدی نے حدیث بیان کی، ان سے مالک بن انس نے ان سے مخمر بن سلیمان نے ان سے کرب بنے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ایک رات اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے یہاں سویا، ارادہ یہ تھا کہ آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھوں گا۔ میں نے آپ کے لیے گدہ بچا دیا اور آپ اس کے طول میں لیٹ گئے پھر جب آپ آخری رات میں بیدار ہوئے تو چہرہ مبارک پر ہاتھ پھر کر نیند کے آثار دور کرنے لگے، پھر آل عمران کی آخری آیات ختم تک پڑھیں۔ اس کے بعد آپ ایک مشکینہ کے پاس آئے اور اس سے پانی لے کر وضو کی اور نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے، میں بھی کھڑا ہو گیا۔ اور جو کچھ آپ نے کیا تھا وہی سب کچھ میں نے بھی کیا اور آپ کے پاس آکر آپ کے پیلو میں کھڑا ہو گیا،





## تَفْسِطُوا فِي النِّسَاءِ :

۱۶۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو اِهْيَمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ كَانَ لَهُ بَيْتٌ مَكَّةَ فَنَكَحَهَا وَكَانَ قَوْمًا عَدُوًّا وَكَانَ يُسَالِمُهُمَا عَلَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهَا مِنْ نَفْسِهِ شَيْءٌ فَتَزَلَّتْ فِيهِ وَبَنَ حِفْظُهَا أَنْ لَا تَفْسِطُوا فِي النِّسَاءِ أَحْسَبُهُ قَالَ كَانَ شَرًّا لِكُلِّ

## مَالِهِ :

۱۶۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ اِهْيَمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مَالِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ ابْنِ شَيْبَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا عَنْ خِفْظِهَا أَلَا تَفْسِطُوا فِي النِّسَاءِ فَقَالَتْ يَا بَنِي أَخِي هَلَا هِيَ النِّسَاءُ تَكُونُ فِي حَجَرٍ وَلَيْسَ تَشْرُكُ فِي مَالِهِ وَبُعِيْبِهِ مَا لَهَا وَحَبْلُهَا فَكَيْفَ يُدْ وَبِهَا أَنْ تَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ أَنْ يَفْسِطَ فِي مَدَامِهَا فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيَهَا غَيْرُهَا فَهَوَّاهُ عَنْ أَنْ تَنَكِحُوهُنَّ إِلَّا أَنْ تَفْسِطُوا لَهُنَّ وَيُكْفُوهُنَّ أَعْلَى سُنَّتِهِنَّ فِي الصِّدَاقِ فَأَمَّا مَا أَنْ تَنَكِحُوا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهِهَا قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ مَا شَيْءٌ رَمَى وَإِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا مَا سَوَّلَ اللَّهُ مَكِّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ هَذَا الْأَمْرِ فَإِنَّ نَزَلَ اللَّهُ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قَالَتْ مَا شَيْءٌ رَمَى وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى فِي آيَةِ أُخْرَى وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنَكِحُوهُنَّ وَرَغَبَةُ أَحَدٍ كَرِهَ عَنْ يَتِيمَتِهِ هَبْ تَكُونُ قَلِيلَةً الْمَالِ وَالْحَبَالِ قَالَتْ فَتَهَوَّاهُ أَنْ

## کے باب میں انصاف نہ کر سکو گے۔

۱۶۸۶۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی، ان سے ابن جریج نے بیان کیا، انھیں ہشام بن عروہ نے خبر دی انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک صاحب کی پرورش میں ایک یتیم لڑکی تھی پھر انھوں نے اس سے نکاح کر لیا، اس یتیم لڑکی کی ملکیت میں کھجور کا ایک باغ تھا، اسی باغ کی وجہ سے انھوں نے اس سے نکاح کیا تھا، حالانکہ دل میں اس سے کوئی تعلق نہ تھا۔ اس سلسلے میں یہ بات نازل ہوئی کہ اگر انھیں اندیشہ ہو کہ تم یتیموں کے باب میں انصاف نہ کر سکو گے، میرا خیال ہے کہ عروہ نے بیان کیا کہ اس باغ میں اور اس کے مال میں بھی وہ یتیم لڑکی شریک کی حیثیت رکھتی تھی۔

۱۶۸۷۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح بن کیسان نے، ان سے شہاب نے بیان کیا، انھیں عروہ بن زبیر نے خبر دی آپ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ کا ارشاد ”اور اگر تمھیں خوف ہو کہ تم یتیموں کے باب میں انصاف نہ کر سکو گے“ کے متعلق پوچھا تھا، عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میری بہن کے بیٹے! یہ ایسی یتیم لڑکی کے متعلق ہے جو اپنے ولی کی زیر پرورش ہو، اس کے مال میں بھی شریک کی حیثیت رکھتی ہو، ادھر ولی اس کے مال پر بھی نظر رکھتا ہو اور اس کے جمال سے بھی لگاؤ ہو لیکن اس کی مہر کے بارے میں انصاف سے کام لے لے بغیر اس سے نکاح کرنا چاہتا ہو اور اتنا مہر لے دینا چاہتا ہو، جتنی دوسرے دے سکتے ہوں تو ایسے لوگوں کو روکا گیا ہے کہ وہ ایسی یتیم لڑکیوں سے اسی صورت میں نکاح کر سکتے ہیں جب ان کے ساتھ انصاف کریں اور ایسی لڑکیوں کا جتنا مہر معاشرہ میں ہوتا ہے اس میں سب سے اعلیٰ اور بہترین صورت اختیار کریں، ورنہ ان کے علاوہ جن دوسری عورتوں سے بھی ان کا جی چاہے وہ نکاح کر سکتے ہیں۔ عروہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اس آیت کے نازل ہونے کے بعد پھر صحابہؓ نے حضور اکرمؐ سے مسئلہ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ”وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ“، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ دوسری آیت میں ”وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنَكِحُوهُنَّ“ سے یہ مراد ہے کہ جب کسی کی زیر پرورش یتیم لڑکی کے پاس مال بھی کم ہو اور جمال بھی کم ہو تو وہ اس سے نکاح کرنے سے بچتا ہے آپ

نے فرمایا کہ اس لیے انھیں ان یتیموں کیوں سے نکاح کرنے سے بھی روکا گیا جو صاحب مال و جمال ہوں، لیکن اگر انصاف کر سکیں۔ قرآن سے نکاح کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں، یہ حکم خاص طور سے اس لیے بھی ہوا کہ اگر وہ صاحب مال و جمال نہ ہوتیں تو بھی ان سے نکاح کرنا پسند کرتے۔

۶۳۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”الغیر شخص نادار ہر وہ مناسب

مقدار میں کھا سکتا ہے، اور جب ان کے حوالے کرنے کو قرآن پر گواہی کر لیا کرو“ آخر آیت تک۔ بدار یعنی مبادوہ۔

اعتنا یعنی اعدو، عتاد سے اعلنا کے وزن پر۔

۱۶۸۸۔ ہم سے احماق نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ بن عمر نے خبر دی۔ ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان

سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”بلکہ جو شخص خوشحال ہو وہ لاشکو باطل روکے رکھے، بلکہ جو شخص نادار ہو وہ مناسب مقدار میں کھا سکتا

ہے، کے بارے میں فرمایا کہ یہ آیت یتیم کے بارے میں نازل ہوئی تھی کہ اگر وہ نادار ہو تو یتیم کی پرورش اور دیکھ بھال کرنے میں مناسب

مقدار میں یتیم کے مال میں سے کھا سکتا ہے۔

۶۳۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور جب تقسیم کے وقت اعزہ اور

یتیم اور مسکین موجود ہوں“ آخر آیت تک۔

۱۶۸۹۔ ہم سے احمد بن حمید نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ بن عمر نے خبر دی، انھیں سفیان نے، انھیں شعبان نے انھیں عمر مرنے اور ابن عباس

رضی اللہ عنہ نے آیت ”اور جب تقسیم کے وقت اعزہ اور یتیم اور مسکین موجود ہوں“ کے متعلق فرمایا کہ یہ حکم ہے منسوخ نہیں ہے اس کی متابعت۔

سعید نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کی۔

۶۳۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اللہ تمہیں تمہاری اولاد کی

میراث کے بارے میں حکم دیتا ہے۔

۱۶۹۰۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث کی کہ انھیں ابن جریج نے خبر دی۔ بیان کیا کہ مجھے ابن مسعود

رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور ان سے جاہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ قنبرہ بن سہل تک سیر چل کر میری عیادت کے لیے تشریف لائے، حضور اکرم نے حاضر فرمایا کہ مجھ

تیکھو اَعَنْ مَنْ رَهْبُوْمٌ فِيْ مَالِهِمْ وَحَبَالِهِمْ فِيْ نِيَّتِهِمُ النِّسَاءُ اِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ اَحْزَرَعَنْتُمْ عَنْهُمْ اِذْ كُنْ قُلُوبُ لَاتِ الْمَالِ وَالْحَبَالِ

باب ۶۳۵۔ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَأْكُلْ

بِالْمَعْرُوْفِ اِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ

فَاَسْمِعُوْا عَلَيْهِمُ الرِّايَةَ وَبِئْسَ اِمْرًا مَّابِدَاةً اَعْتَمَدُوْنَا اَوْفَلْنَا مِنَ الْعَتَادَةِ

۱۶۸۸۔ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ

نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ

فِيْ قَوْلِهِ فَعَالَى وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ

وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ

اَتَمَّا تَرَكْتُ فِيْ مَالِ الْيَتِيْمِ اِذَا كَانَ

فَقِيْرًا اِنَّهُ يَأْكُلُ مِنْهُ مَكَانَ قِيَامِهِ

مَلِكِيْهِ بِمَعْرُوْفٍ

باب ۶۳۶۔ وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةُ اُولُو

الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِيْنُ اَلَا يَدْعُوْا

۱۶۸۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَمِيْدٍ اَخْبَرَنَا

عَبْدُ اللهِ اَلْاَشْجَعِيُّ عَنْ سَفْيَانَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ

عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةُ اُولُو

الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِيْنُ قَالَ هِيَ مُحْكَمَةٌ وَكَيْتُ

بِئْسَ مَوْجَعَةً تَابَعَهُ سَعِيْدٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

بَاب ۶۳۷۔ قَوْلِهِ يُؤْصِيْكُمْ

اللّٰهُ

۱۶۹۰۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ

اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُوْ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ مُسْكَدٍ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ عَادَ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَاَبُوْ بَكْرٍ فِيْ بَنِيْ سَلِيْمَةَ مَا شِئْنِيْنَ فَوَجَدَا فِي

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدَا غُفْلٍ فَدَعَا

پر بے برشی کی کیفیت طاری ہے اس لیے آپ نے پانی منگوایا اور وضو کر کے اس کا پانی مجھ پر چھڑکا۔ میں برش میں آگیا۔ پھر میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ کا کیا حکم ہے، میں اپنے مال کا کیا کر دوں؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ”اللہ تمہیں تمہاری اولاد کی میراث کے بارے میں حکم دیتا ہے۔“

۶۳۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور تمہارے لیے اس مال کا ادھار حصہ ہے جو تمہاری بیویاں چھوڑ جائیں۔“

۱۶۹۱۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے دریافت کرنے، ان سے ابن ابی نجیح نے ان سے عطاء سے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (استاذ میں والدین کا مال) بیٹے کو ملتا تھا، والید الدین کو وصیت کرنے کا اختیار تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے جیسا مناسب سمجھا اس میں نسخ کر دیا، چنانچہ اب مرد کا حصہ دو عورتوں کے حصہ کے برابر ہے اور عورت کے والدین یعنی ان دونوں میں ہر ایک کے لیے اس مال کا چھٹا حصہ ہے (بشرطیکہ عورت کے کوئی اولاد ہو) لیکن اگر اس کے اولاد نہ ہو، بلکہ اس کے والدین ہی اس کے وارث ہوں تو اس کی مال کا ایک تہائی حصہ ہوگا، اور بیوی کا آٹھواں حصہ ہوگا جبکہ اولاد ہو، لیکن اگر اولاد نہ ہو تو چوتھائی ہوگا۔

۶۳۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”تمہارے لیے جائز نہیں کہ تم عورتوں کے جبراً مالک ہو جاؤ،“ الایۃ، ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (امیت میں) لا تعضلوهن کے معنی ہیں کہ ان پر جبر و قہر نہ کرو، جبراً یعنی گناہ، تعضلوهن یعنی تمکیلو۔ نخلۃ یعنی مہر۔

۱۶۹۲۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، ان سے اسباط بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے شیبانی نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے شیبانی نے بیان کیا کہ یہ حدیث ابوالحسن سرائی نے بھی بیان کی ہے اور جہاں تک مجھے یقین ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے ہی بیان کی ہے کہ ”آیت“ اے ایمان والو، تمہارے لیے جائز نہیں کہ تم عورتوں کے جبراً مالک ہو جاؤ اور نہ انہیں اس عرض سے قید رکھو کہ تم نے انہیں جو کچھ دے رکھا ہے اس کا کچھ حصہ وصول کرو، آپ نے بیان کیا کہ جاہلیت میں کسی کی عورت کا شوہر مر جاتا تو شوہر کے رشتہ والا اس عورت کے

بیمار ہونے سے مرگتا تو اس سے حصہ دینے سے منع کیا گیا۔ فَاَنْفَقْتُ فَقُلْتُ مَا تَأْمُرُنِي اَنْ اَمْسَعُ فِيْ مَا لِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَنَزَلَتْ يُؤْتِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْهِ اَوْلَادِكُمْ۔

باب ۳۳ قولہ۔ وَ لَكُمْ نِصْفُ مَا نَزَّلَ اَمْرًا وَّ احْكُمُوْا۔

۱۶۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ وَرْقَاءَ عَنِ ابْنِ خُبَيْبٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْمَالُ لِلْوَلَدِ وَكَانَتْ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ فَنَسَخَ اللّٰهُ مِنْ ذَلِكَ مَا أَحَبَّ فَجَعَلَ لِلذَّكَرِ مِثْلَ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ وَجَعَلَ لِلزَّوْجَيْنِ رِجْلًا وَاحِدًا مِنْهُمَا السُّدُسُ وَالثَّلْثُ وَجَعَلَ لِلْمَرْأَةِ الثَّمَنَ وَالذَّبْحَ وَالْزَّوْجَ الشَّطْرَ وَالزَّجْعَ۔

باب ۳۴ قولہ۔ لَا يَحِلُّ لَكَ اَنْ تُرِيَا النِّسَاءَ كَذَٰلِكَ الْاُتِيَّ وَيَذْكُرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَمَا تَعْضَلُوهُنَّ لَا تَقْهَرُوهُنَّ وَهُنَّ حَوَايَا مَا تَعْمَلُوْنَ تَمِيْلُوْا نَخْلَةً النِّخْلَةَ الْمَعْدُ۔

۱۶۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ حَدَّثَنَا اسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الشَّيْبَانِيُّ وَ ذِكْرُهُ اَبُو الْحَسَنِ السَّوَّافِي وَ لَا اُظَنُّهُ ذِكْرُهُ اِلَّا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَٰ اَيُّهَا الشَّيْبَانِيُّ اَمِنُوْا اَلَا يَحِلُّ لَكَ اَنْ تَمْرُوْا نِسَاءً كَذَٰلِكَ وَ لَا تَعْضَلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَا اَمْنَيْتُمُوهُنَّ قَالَ كَانَ اَزْوَاجًا مَاتَ الرَّجُلُ كَانَ اَوَّلِيَّاءُ اَحَقُّ

زیادہ مستحق سمجھے جاتے، اگر انھیں میں سے کوئی چاہتا تو اس سے شادی کر لیتا، یا پھر وہ جس سے چاہتے اسی سے اس کی شادی کرتے اور چاہتے تو دیکھ کر، اس طرح عورت کے گھر والوں کے مقابلہ میں بھی شوہر کے رشتہ دار اس کے زیادہ مستحق سمجھے جاتے، اسی پر یہ آیت نازل ہوئی۔

۶۴۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور جمال والدین اور قربت اور

تجربہ و عیاش اس کے لیے ہم نے وارث ٹھہرا دیئے ہیں، ”الایۃ معمر نے بیان کیا کہ“ مروالی سے مرویت کے ولی اور وارث

میں جن سے معاہدہ ہو وہ مروالی الیمین کہلاتے ہیں یعنی حلیف، مروالچاکی اولاد کو بھی کہتے ہیں (غلام کو بھی جو) آزاد کر دیا گیا ہو، مروالبادشاہ کو بھی کہتے ہیں اور مروال، دینی مروال بھی ہوتا ہے۔

يَا مَرْأَتِهِ إِنْ شَاءَ بَعْضُهُمْ تَزَوَّجَهَا وَإِنْ شَاءُوا مِنْ دَحْوِهَا وَإِنْ شَاءَ ذَاكَ لِيُزَوِّجَهَا فَمِنْهُمْ أَحَقُّ بِهَا مِنْ أَمْلَها فَذَلِكَ هَلَاكُ الْأَيَّةِ فِي ذَلِكَ

يَا نِسَاءَ قَوْلِهِ وَكُلٌّ جَعَلْنَا مَوَالِيَهَا تَرَكَ

النَّوَالِيَانِ وَالْأَزْوَاجُ الْآيَةُ مَوَالِي

أَوْلِيَاءَ وَرَفْعَةُ لَهَا قَدَرَاتُ أَيْمَانُكُمْ هُوَ

مَوَالِي الْيَمِينِ وَهُوَ الْخَلِيفُ وَالْمَوَالِي أَيْمَانُكُمْ الْعَم

وَالْمَوَالِي الْمُسْلِمِينَ وَالْمَوَالِي الْمَعْتِقِينَ وَالْمَوَالِي

لِلنَّبِيِّ وَالْمَوَالِي مَوَالِي فِي السَّيِّدِينَ

۱۶۹۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الصَّلْتِ ابْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو

أَسَامَةَ عَنْ إِدْرِيسَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ بْنِ مَصْرُوفٍ عَنْ

سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَكُلٌّ جَعَلْنَا مَوَالِي

قَالَ وَرَفْعَةُ وَالَّذِينَ مَا قَدَرَاتُ أَيْمَانُكُمْ كَانَ

الْمُهَاجِرُونَ لَمَّا قَدَرُوا الْمَدِينَةَ يَرِثُ الْمُهَاجِرُ

الْأَنْصَارَ رِجَالًا وَدُونَهُمْ رَحِمٌ يَلْزَمُ خُذُوا الشَّيْ

أَخِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ

وَكُلٌّ جَعَلْنَا مَوَالِي نَسِيتُ نَعَمْ قَالَ وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ

أَيْمَانُكُمْ مِنَ النَّصْرِ وَالرِّفَادَةِ وَالنَّصِيحَةِ وَقَدْ

ذَهَبَ الْمَيْدَاتُ وَيُوصِي لَهُ سَمِعَ أَبُو أَسَامَةَ إِدْرِيسَ

وَسَمِعَ إِدْرِيسَ طَلْحَةَ

بَلَاءُ قَوْلِهِ إِنْ شَاءَ لَا يَطْلُقُ مِثْقَالَ

ذَرَّةٍ يَعْصِي رِزْنَهُ ذَرَّةً

۱۶۹۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا

أَبُو عَمْرٍو حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَسْلَمَ

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ

أَنَسًا فِي مَنَ السَّيِّئِ مَنِ السَّيِّئِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَأَنَسَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَدَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ هَلْ نَعَزُّوهُ

۱۶۹۳۔ ہم سے صلت بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے

حدیث بیان کی، ان سے ادريس نے، ان سے طلحہ بن مصروف نے، ان سے سعید

بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ آیت میں ”کُلٌّ جَعَلْنَا

مَوَالِي“ سے مراد وہ ہیں اور ”وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ“ سے مراد یہ ہے

کہ جب مہاجرین مدینہ آئے تو قربت داروں کے علاوہ انصار کے وارث

مہاجرین بھی ہوتے تھے، اس بھائی چارہ کی وجہ سے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے مہاجرین اور انصار کے درمیان کر لیا تھا پھر جب یہ آیت نازل ہوئی کہ

”کُلٌّ جَعَلْنَا مَوَالِي“ تو پہلا طریقہ منسوخ ہو گیا پھر بیان کیا کہ ”وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ

أَيْمَانُكُمْ“ سے وہ لوگ مراد ہیں جو مدد، معاونت اور نصیحت کا معاہدہ رکھتے

ہوں لیکن اب ان کے لیے میراث کا حکم منسوخ ہو گیا، البتہ ان کے لیے

وصیت کر سکتا ہے یہ حدیث ابواسامہ نے ادريس سے سنی اور ادريس نے طلحہ سے

۶۴۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”بَشِشَكَ اللَّهُ ذَرَّةً بَارِبِصِي

فَلَمْ يَنْهَى كَرَسَ الْكَافِرَ ذَرَّةً“ سے مراد ذرہ برابر ہے۔

۱۶۹۴۔ مجھ سے محمد بن عبد الحزیز نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حفص

بن میسرہ نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے عطاء بن

میسار نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ کچھ صحابہؓ نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں آپ سے پوچھا یا رسول اللہ کیا میت

کے دن ہم اپنے رب کو دیکھ سکیں گے، حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ ہاں، کیا سورج

کو دوپہر کے وقت دیکھنے میں نہیں آتی، کوئی دشواری ہوتی ہے جب اس پر بادل بھی

مذہب صحابہؓ نے عرض کی کہ نہیں، پھر حضور اکرمؐ نے فرمایا اور کیا چودھویں کے چاند کو دیکھنے میں تمہیں دشواری پیش آتی ہے، جبکہ اس پر بادل نہ ہو؟ صحابہؓ نے عرض کی کہ نہیں۔ پھر حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ بس اسی طرح تم بلا کسی دشواری اور رکاوٹ کے اللہ عزوجل کو دیکھو گے، قیامت کے دن ایک منادی نڈوسے گا کہ ہر امت اپنے معبودان (باطل) کو لے کر حاضر ہو جائے۔ اس وقت اللہ کے سوا جتنے بھی بتوں اور پتھروں کی پوجا ہوتی تھی سب کو جہنم میں جھونک دیا جائے گا۔ پھر جب وہی لوگ باقی رہ جائیں گے جو صرف اللہ کی پوجا کیا کرتے تھے۔ خواہ نیک ہوں یا گنہگار اور لقا یا اہل کتاب تو پہلے ہی ہو کر بلا یا جائے گا اور پوچھا جائے گا کہ تم اللہ کے سوا کس کی پوجا کرتے تھے؟ وہ عرض کریں گے کہ عزیر بن اللہ کی، اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا، لیکن تم جھوٹے تھے، اللہ نے نہ کسی کو اپنی بیوی بنایا اور نہ بیٹا، اب تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے ہمارے رب! ہم پیارے ہیں ہمیں پانی پلا دیجئے، انھیں اشارہ کیا جائے گا کہ کیا ادھر نہیں چلنے چنانچہ سب کو جہنم کی طرف لے جایا جائے گا، وہ مراب کی طرح نظر آئے گی، بعض بعض کے ٹھٹھے کھڑے دسے وہی ہوگی چنانچہ سب کو آگ میں ڈال دیا جائے گا پھر نصاریٰ کو بلا یا جائے گا، اور ان سے پوچھا جائے گا کہ تم کس کی عبادت کیا کرتے تھے؟ وہ کہیں گے کہ ہم مسیح بن اللہ کی عبادت کرتے تھے، ان سے بھی کہا جائے گا کہ تم جھوٹے تھے اللہ نے کسی کو بیوی اور بیٹا نہیں بنایا، پھر ان سے پوچھا جائے گا کہ کیا چاہتے ہیں اور ان کے ساتھ یہودیوں کی طرح معاملہ کیا جائے گا۔ یہاں تک کہ جب ان لوگوں کے سوا اور کوئی باقی نہ رہے گا جو صرف اللہ کی عبادت کرتے تھے خواہ وہ نیک ہوں گے یا گنہگار تو ان کے پاس ان کا رب ایسی تجلی میں آئے گا جو ان کے لیے سب سے زیادہ قریب القوم ہوگی، اب ان سے کہا جائے گا، اب تمہیں کس کا انتظار رہے؟ ہر امت اپنے معبودوں کو ساتھ لے کر جا چکی، وہ جواب دیں گے کہ ہم دنیا میں جب لوگوں سے دھنچھولنے لگے تھے کیا تھا؟ خدا ہرے تو ہم ان میں سب سے زیادہ محتاج تھے پھر بھی ہم نے ان کا ساتھ نہیں دیا، اور اب ہمیں اپنے رب کا انتظار رہے جس کی ہم عبادت کرتے تھے اللہ رب العزت فرمائے گا کہ تمہارا رب میں ہی ہوں، اس پر تمام مسلمان بول اٹھیں گے کہ ہم اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے، دو باتیں مرتبہ۔ پ

فِي أَسْمَاءَ الشَّعْبِ بِالطَّهْرَةِ مِنْهُ لَيْسَ فِيهَا  
سَهَابٌ قَالُوا لَا قَالَ وَهَلْ تَضَارُونَ فِي  
مَرْوَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ مِنْهُ لَيْسَ فِيهَا  
سَهَابٌ قَالُوا لَا قَالَ السَّبْحُ مَعِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَا تَضَارُونَ فِي مَرْوَةِ اللَّهِ عَزَّو  
جَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا كَمَا تَضَارُونَ فِي  
مَرْوَةِ أَحَدٍ هَذَا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أَذَّنَ  
مُؤَذِّنٌ يَتَّبِعُ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ فَلَا  
يَبْقَى مَنْ كَانَ يَعْبُدُ غَيْرَ اللَّهِ مِنَ الْأَصْنَامِ  
وَالْأَنْصَابِ إِلَّا يَنْتَسِلُوا فَطُورُنَ فِي النَّارِ حَتَّى إِذَا أَلْحَ  
يَبْقَى إِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ بَرًّا أَوْ فَاجِرًا وَغَيْرَ  
أَهْلِ الْكِتَابِ فَيُذَاعَى الْجَهَنَّمَ فَيُقَالُ لَهُمْ مَنْ  
كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ قَالُوا كُنَّا نَعْبُدُ عِزْرَ بْنَ اللَّهِ فَيُقَالُ  
لَهُمْ كَذَّبْتُمْ مَا تَخْتَدُّ اللَّهُ مِنْ مَا جِئْتُمْ وَلَا وَلَدَ  
فَمَاذَا تَعْبُدُونَ قَالُوا اعْطِشْنَا رَبَّنَا فَاسْقِنَا فَيُشَارُ  
إِلَّا تَزِدُّونَ فِي حُشْرُونِ إِلَى النَّارِ كَمَا تَهَاسَرَاتُ  
يُحْطَرُ بَعْضُهَا بِبَعْضٍ فَيَنْتَسِلُوا فَطُورُنَ فِي النَّارِ ثُمَّ يُذَاعَى  
النَّصَارَى فَيُقَالُ لَهُمْ مَنْ كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ قَالُوا كُنَّا  
نَعْبُدُ السَّيِّدَ ابْنَ اللَّهِ فَيُقَالُ لَهُمْ كَذَّبْتُمْ مَا تَخْتَدُّ  
اللَّهُ مِنْ مَا جِئْتُمْ وَلَا وَلَدَ فَيُقَالُ لَهُمْ مَاذَا تَعْبُدُونَ  
فَكَذَلِكَ مِثْلُ الْأَوَّلِ حَتَّى إِذَا أَلْحِيقَ إِلَّا مَنْ كَانَ  
يَعْبُدُ اللَّهَ مِنْ بَرٍّ أَوْ فَاجِرًا تَاهَضَتِ الْعَالَمِينَ فِي  
أَذَى صُورَةٍ مِنَ الشَّيْءِ أَوْ لَا فِيهَا فَيُقَالُ مَاذَا  
تَنْتَظِرُونَ تَتَّبِعُ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ  
تَعْبُدُ قَالُوا قَارِئُ النَّاسِ فِي الدُّنْيَا عَلَى  
أَفْقَرِ مَا كُنَّا إِلَيْهِمْ لَمْ نَصَاحِيهِمْ وَنَحْنُ نَنْتَظِرُ  
رَبَّنَا الَّذِي كُنَّا نَعْبُدُ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ  
فَيَقُولُونَ لَا مُشْرِكَ بِاللَّهِ شَيْئًا مَرَّتَيْنِ



بِأَمْرٍ قَوْلِهِ فَلَكَيفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ مَحَلِّ  
أَمْرٍ نَشْهَدُ وَحِثْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ  
شُعْبَةَ الْخُتَالِ وَالْخُتَالِ وَاحِدٌ  
نَطِيسٌ نُسَوِّمُهَا حَتَّى نَعُودَ  
كَفَا قَفَا فَيُحْمَدُ طَمَسَ الْكِتَابَ  
مَحَا سَعِيدًا وَ  
قَوْلُهُ ۱۰۴۵

۱۶۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ  
سُفْيَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ابْنِ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ  
عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ قَالَ لِي السَّيِّئُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِقْدَأْ عَلَيَّ فَكُنْتُ  
أَقْدَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُخْذِلَ قَالَ فَبِأَيِّ  
أَحَبِّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي فَقَرَأْتُ  
عَلَيْهِ سُورَةَ الشَّعَرِ حَتَّى مَلَغْتُ  
فَلَكَيفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ مَحَلِّ أَمْرٍ نَشْهَدُ  
وَحِثْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شُعْبَةَ الْخُتَالِ  
قَالَ ذَا عَيْنًا هَؤُلَاءِ فَانْ

بِأَمْرٍ قَوْلِهِ وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْمِي أَوْ  
عَلَى سَفْهًا وَجَاءَ أَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ  
الْعَاكِطِ صَعِيدًا وَحَبَّةُ الْأَرْضِ مِنْ  
جَابِرٍ كَانَتْ الطَّوْاعِيَةُ الَّتِي بَيْنَا كُمُونَ  
الْبَيْتِ فِي جُمُعَيْنَةٍ وَاحِدَةٍ وَفِي أَسْلَمٍ وَاحِدٍ  
وَفِي كَعْلٍ حَتَّى وَاحِدٌ كَهَانٍ يُكْتَلَرُ  
عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ وَقَالَ عُمَرُ الْخَبَرُ  
السَّخَرُ وَالطَّوْاعُونَ الشَّيْطَانُ وَقَالَ  
عِكْرَمَةُ الْخَبَرُ يَلْسَانُ الْخَبَرِ شَيْطَانُ  
وَالطَّوْاعُونَ أَلْسَانُهُ

۱۶۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامٍ

۶۴۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”سو اس وقت کیا حال ہوگا جب  
ہم راست سے ایک ایک گواہ حاضر کریں گے اور ان لوگوں پر  
آپ کو بطور گواہ پیش کریں گے“ الختال اور ختال ایک ہی  
چیز ہے۔ ”نطیس و جوصہم کا مفہوم یہ ہے کہ ہم ان کے  
چہروں کو برابر کر دیں گے اور دوسرے کچھلے حصے کی طرح ہو  
جائیں گے“ اسی سے طمس الکتاب آتا ہے یعنی اسے مٹایا۔  
سعیار بمعنی ایندھن۔

۱۶۹۵۔ ہم سے صدقہ نے حدیث بیان کی، انھیں یحییٰ نے خبر دی، سفیان  
نے، انھیں سلیمان، انھیں ابراہیم نے انھیں عبیدہ نے اور  
انھیں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے، یحییٰ نے بیان کیا کہ حدیث کا کچھ  
حصہ عروین مرثدہ کے واسطے سے ہے (ابو اسطر ابراہیم) کہ عبد اللہ بن مسعود  
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے قرآن  
پڑھ کر سناؤ میں نے عرض کی، آنحضرت کو میں پڑھ کر سناؤ؟ وہ تو  
آپ پر ہی نازل ہوتا ہے حضور اکرم نے فرمایا کہ میں دوسرے سے سنا  
چاہتا ہوں چنانچہ میں نے آپ کو سورہ نساء، سانی شروع کی، جب میں  
”فَلَكَيفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ مَحَلِّ أَمْرٍ نَشْهَدُ وَحِثْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ  
شُعْبَةَ الْخُتَالِ“ (ترجمہ عمران کے تحت گذر چکا) پر پہنچا تو آنحضرت نے فرمایا کہ  
مٹھ جاؤ میں نے دیکھا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

۶۴۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور اگر تم میرا سفر میں برپا  
تم میں سے کوئی استنجا سے آیا ہو“ صعیدا بمعنی زمین کی ٹاہری  
سطح جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”طاغوت“ جن کے یہاں  
جاہلیت میں لوگ فیصلے کے لیے جاتے تھے، ایک قبیلہ حمیر میں  
تھا، ایک قبیلہ اسلم میں تھا اور ہر قبیلہ میں ایک طاغوت ہوتا  
تھا۔ یہ وہی کاہن تھے جن کے پاس شیطان مستقبل کی خبریں  
لے کر آیا کرتے تھے عربین خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کہ  
”الحجبت“ سے مراد سحر ہے اور ”الطاغوت“ سے شیطان۔  
اور حکمران نے فرمایا کہ ”الحجبت“ حبشی زبان میں شیطان کو کہتے  
ہیں اور ”الطاغوت“ بمعنی کاہن آتا ہے۔

۱۶۹۶۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبیدہ نے خبر دی، انھیں ہشام

نے، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ  
مجھ سے (اسماء رضی اللہ عنہا کا ایک ہار کم ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے چند عمامہ کر کے تلاش کرنے کے لیے بھیجا۔ ادھر نماز کا وقت ہو گیا، وہ  
رنگ با وضو تھے اور وہ پانی موجود تھا، اس لیے وضو کے بغیر نماز پڑھی اس  
پر اللہ تعالیٰ نے آیت تیمم نازل کی۔

۶۴۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”ایمان والو! اللہ کی اطاعت  
کو اور رسول کی اور اپنے میں سے“ اولوالامر کی، اولوالامر  
سے مراد اہل اقتدار ہیں۔

۱۶۹۷۔ ہم سے صدیق بن فضل نے حدیث بیان کی، انھیں حجاج بن محمد نے  
خبر دی، انھیں ابن جریر نے انھیں علی بن مسلم سے، انھیں سعید بن جبیر نے اور ان  
سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ”آیت“ اللہ کی اطاعت کو اور رسول  
کی اور اپنے میں سے اہل اقتدار کی، عبداللہ بن حذاف بن قیس بن عدی کے بارے  
میں نازل ہوئی تھی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں ایک مہم پر روانہ  
کیا تھا۔

۶۴۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”سو آپ کے پروردگار کی قسم ہے  
کہ یہ لوگ ایمان دار نہ ہوں گے جب تک یہ لوگ اس جھگڑے میں  
جو ان کے آپس میں ہوں، آپ کو حکم نہ بنالیں۔“

۱۶۹۸۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے  
حدیث بیان کی، انھیں عمر بن خردی، انھیں زہری نے اور ان سے عروہ بن  
زہر نے بیان کیا کہ زہیر رضی اللہ عنہ کا ایک انصاری صحابی سے مقام حرمہ  
کے ایک نامے کے بارے میں نزاع ہو گیا کہ اس سے کون اپنے باغ کو پیسے  
سیخنے کا حق رکھتا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زہیر اپنے تمام باغ  
سیخ کر پھر اپنے پڑوسی کو پانی دے دینا، اس پر انصاری صحابی نے کہا،  
یا رسول اللہ! اس لیے کہ یہ آپ کے چھوٹی زاد بھائی ہیں، انھوں نے کہ  
چہرہ مبارک کا رنگ یہ سن کر بدل گیا اور آپ نے فرمایا زہیر اپنے باغ کو  
سیخے اور پانی اس وقت تک روکے رکھو کہ نہڑیں تک بھر جائے، پھر اپنے  
پڑوسی کے لیے اسے چھوڑ دے۔ پھر انھوں نے انصاری کے ساتھ اپنے فیصلے  
میں رعایت رکھی تھی، لیکن اس مرتبہ آپ نے زہیر رضی اللہ عنہ کو بصاحت پورا  
حق دے دیا۔ کیونکہ انصاری نے اسی بات کہی تھی، بعضہ قدرتی تھا حضور اکرم

عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ هَكَكَتُ خَدَّكَ  
لَيْسَاءَ فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي طَبْعِيهَا رِجَالًا فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَكُنُسُوا  
عَلَى وَضُوئِهِمْ وَلَمْ يَجِدُوا مَاءً فَعَمَلُوا أَوْفَعَهُمْ عَلَى  
غَيْرِ وَضُوئِهِمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ يُعْنِي آيَةَ التَّيْمُمِ  
بِأَمْرِكَ قَوْلِهِ أُولَئِكَ أَمْرٌ مِنْكُمْ  
فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ

۱۶۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ  
ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ يَعْقُبَ بْنِ مُسْلِمٍ  
عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ طَبْعِي اللَّهِ وَطَبْعِي  
الرَّسُولِ وَأَمْرٌ مِنَ اللَّهِ قَالَ نَزَلَتْ فِي عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِي إِذْ بَعَثَهُ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيكَةٍ

بِأَمْرِكَ قَوْلِهِ فَلَا وَرَيْكَ لَا يُؤْمِنُونَ  
حَتَّى يُحْكِمُواكَ خِيَامًا شَجَرًا  
بَيْنَهُمْ

۱۶۹۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ  
بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ  
عُرْوَةَ قَالَ خَاصَمَ الزُّبَيْرُ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ  
فِي شَرْيْعٍ مِنَ الْخَرْجِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسَلَ الْمَاءَ إِلَى  
جَارِكَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ  
كَانَ ابْنُ عَمَّتِكَ فَكَوْنُ وَجْهَهُ ثُمَّ  
قَالَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَحْبَسَ الْمَاءَ حَتَّى  
يُجِيعَ إِلَى الْخَيْدِ ثُمَّ أَرْسَلَ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ  
وَأَسْتَوْعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لِلزُّبَيْرِ حَقَّهُ فِي مَرْيَمِ الْحَكْمِ حِينَ  
أَحْفَظَهُ الْأَنْصَارِيُّ كَانَ أَشَارَ عَلَيْهِمَا

نے اپنے سپید فیعل میں دونوں کے لیے رعایت رکھی تھی۔ زہر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے یہ آیات اسی سلسلے میں نازل ہوئی تھیں ”سو آپ کے پروردگار کی قسم ہے کہ یہ لوگ ایسا نذر نہ ہوں گے جیت تک یہ لوگ اس جھگڑے میں جو ان کے آپس میں ہوئے آپ کو حکم نہ بنالیں۔“

۶۴۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”تو ایسے لوگ ان کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے (اپنا خاص) انعام کیا ہے یعنی پیغمبر (اولیاء اللہ، شہداء، وحنیفرہ)“

۱۶۹۹۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ بن حوشب نے حدیث بیان کی، ان سے البرہم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ نے فرمایا تھا کہ جو نبی بھی (آخری مرتبہ) بیمار پڑتا ہے تو اسے دنیا اور آخرت کا اختیار دیا جاتا ہے جتنا بچہ اکھنوخ کی مرض الوفا میں جب آواز گلے میں چھیننے لگی تو میں نے سنا کہ آپ فرما رہے تھے ”ان لوگوں کے ساتھ جن پر اللہ نے انعام کیا ہے یعنی انبیاء صدیقین، شہداء اور صالحین، اس میں سمجھ گئی کہ آپ کو بھی اختیار دیا گیا ہے۔“

۶۴۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور تمہیں کیا (عذر) ہے کہ تم جنگ نہیں کرتے اللہ کی راہ میں اور ان لوگوں کے لیے جو کمزور ہیں مردوں میں سے اور عورتوں اور لڑکوں میں سے“ (آیت)۔

۱۷۰۰۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن عباس نے بیان کیا کہ انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ میں اور میری والدہ ”مستضعفین“ (کمزوروں) میں سے تھے۔

۱۷۰۱۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت ”الا المستضعفین من الرجال والنساء والولدان“ کی تلاوت کی اور فرمایا کہ میں اور میری والدہ بھی ان لوگوں میں سے تھیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے معذور رکھا تھا اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ”محضت“، یعنی میں منافقت کے ہے۔ ”قتلو“، یعنی تمھاری زبانوں سے گواہی دوا ہوگی۔ اور ان کے سوا تو فرمایا کہ ”المراغم“، یعنی مہاجر ہے۔

بِأَمْرٍ لَّهُمَا فِيهِ سَعَةٌ قَالَ الْمُبَكِّرُ فَذَا حَبِيبٌ هَذِهِ الْآيَاتُ إِنَّكَ تَرَكْتَ فِي ذَلِكَ حَذَرَ وَذَلِكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُخَيَّرُوا فَيَا شَجَرٌ بَيْنَهُمَا

بِأَمْرٍ لَّهُمَا فِيهِ سَعَةٌ قَالَ الْمُبَكِّرُ فَذَا حَبِيبٌ هَذِهِ الْآيَاتُ إِنَّكَ تَرَكْتَ فِي ذَلِكَ حَذَرَ وَذَلِكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُخَيَّرُوا فَيَا شَجَرٌ بَيْنَهُمَا

۱۶۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ نَبِيٍّ خَيْرٌ مِنَ الْخَيْرِ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَكَانَ فِي شُكْرٍ أَوْ الْبَدَى فَبَيْنَ فِيهِ أَخَذَتْهُ حَجْرَةٌ شَدِيدًا قَالَتْ يَقُولُ فَمَعَهُ مِنَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالْقَالِحِينَ فَقَالَ بِأَمْرٍ لَّهُمَا فِيهِ سَعَةٌ قَالَ الْمُبَكِّرُ فَذَا حَبِيبٌ هَذِهِ الْآيَاتُ إِنَّكَ تَرَكْتَ فِي ذَلِكَ حَذَرَ وَذَلِكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُخَيَّرُوا فَيَا شَجَرٌ بَيْنَهُمَا

۱۷۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَ أُُمِّي مِنَ الْمُسْتَضْعَفِينَ

۱۷۰۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَوْدَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا أَنَّ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَ أُُمِّي مَعَهُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ وَكَانَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ حَصِيرَةٌ مَنَاقَتْ تَلْوُوهَا لِيَسْتَجِزُوا بِالشَّعْمَةِ وَقَالَ وَقَالَ غَيْرُهُ الْمَرَاغِمُ الْمُهَاجِرُونَ أَعْمَتُ

راعت ای ہاجرہ قوی۔ "موتو نا" یعنی جو وقت کے لیے متعین ہو۔

۶۴۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: "اور انہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم منافقین کے باب میں دو گروہ ہو گئے ہو، دراصل ایک اللہ نے ان کے گروہوں کے باعث انہیں الٹا پھیر دیا، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر کہیں (یعنی بدوہم) ہے، غرض یعنی جماعت۔

۱۷۰۲۔ محمد سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی۔ ان سے غندر اور عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عدی نے ان سے عبد اللہ بن یزید نے اور ان سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہ آیت "اور انہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم منافقین کے باب میں دو گروہ ہو گئے ہو" کے بارے میں فرمایا کہ کچھ لوگ (منافقین جو ابھرا) ابنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ جنگ احد میں (موتو پر سے آپ کو چھوڑ کر) واپس چلے آئے تھے تو ان کے بارے میں مسلمانوں کی دو جماعتیں بن گئیں، ایک جماعت تو یہ کہتی تھی کہ یا رسول اللہ! ان (منافقین) سے قتال کیجئے اور ایک جماعت کہتی تھی کہ ان سے قتال نہ کیجئے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ "انہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم منافقین کے باب میں دو گروہ ہو گئے ہو" اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ طیبہ ہے۔ نبیائت کو اس طرح دو کر دیتا ہے جیسے آگ چاندی کے میل کھیل کو دو کر دیتی ہے۔

۶۴۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: "اور انہیں جب کوئی بات اسن یا خوف کی پہنچتی ہے تو یہ اسے پھیلاتے ہیں" (اذا عوبہم یعنی) افسوس۔ استنبطونہ ای مستخرجونہ، حبسبنا یعنی کا فیاء۔ "الا نانا" یعنی غیر ذی روح چیزیں جیسے پتھر پٹی کے ٹھیلے یا اس طرح کی چیزیں مریداً ممترواً۔ "ولیتکن" بتکد یعنی قطع۔ قبلا اور قولاً معنی ہیں۔ طبع ای ختم۔

۶۵۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: "اور جو کوئی کسی مسلمان کو قصداً قتل کرے تو اس کی سزا جہنم ہے۔

۱۷۰۳۔ ہم سے آدم بن ابی یاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مغیرہ بن نعمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے سعید بن جبیر سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ عمار کو ذکا اس آیت کے بارے میں اختلاف ہو گیا تھا، چنانچہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اس کے لیے سفر کر کے پہنچا

هَاجَرَتْ قَوْمِي مَوْقُوتًا مَوْقُوتًا فَتَمَّ عَلَيْهِمْ  
يَا أَيُّهَا قَوْلِهِ - فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ  
فِتْنَيْنِ وَاللَّهُ أَسْكَنَهُمْ قَالَ امْنِ  
مَنْ يَسْأَلُ سَبَدًا هُمْ فِيهِ  
جَمَاعَةٌ

۱۷۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ  
وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَمَا  
لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِتْنَيْنِ رَفَعَنَا سُبْحَانَ  
أَمَّا بَابِ السُّبْحِ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مِنْ أَحَدٍ وَكَانَ النَّاسُ فِيهِمْ فِتْنَيْنِ  
فَرَفَعْنَا يَقُولُ أَقْتُلْهُمْ وَفَرَفَعْنَا يَقُولُ  
لَا فَتَنَ لَكَ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِتْنَيْنِ  
وَقَالَ إِنَّمَا طَيَّبَهُ تَنَفُّي الْخَبَثِ كَمَا  
تَنَفُّي النَّاسِ  
خَبَثِ  
الْفِتْنَةِ

يَا أَيُّهَا قَوْلِهِ - وَإِذَا جَاءَهُمْ مَدْرٌ  
مِّنَ الْأَمْنِ إِذَا الْخَوْفِ إِذَا عَوَاهِ  
أَفْتَوْهُ يَسْتَنْبِطُونَهُ يَسْتَخْرِجُونَهُ  
حَسْبُنَا كَانِيًا إِلَّا أَنَا ذَا الْمَوَاتِ حَوْرًا  
أَوْ مَدْرًا وَمَا أَشْبَهَهُ مَرِيدًا مَمْدُودًا فَلْيَبْتَكَ  
قَطْعًا قَبْلًا وَقَوْلًا وَاحِدًا طَبْعًا خَلْعًا  
بَابِهِ قَوْلِهِ - وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا  
مُّتَعَمِّدًا فَخَبْرًا وَهُوَ جَهَنَّمُ

۱۷۰۳۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
حَدَّثَنَا مَعْبُورُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ  
بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ آيَةُ اخْتَلَفَ فِيهَا أَهْلُ الْكُوفَةِ  
فَرَفَعْتُ فِيهَا أَبِي ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْهَا فَقَالَ

نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا  
مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءُ مَا جَهِلْتُمْ بِهِ أَخْرَجْنَا  
نُزُلًا وَمَا نَسَخْنَا شَيْئًا مِنْهُ

بِإِذْنِ اللَّهِ قَوْلِهِ وَلَا تَقْتُلُوا الَّذِينَ  
إِلَيْكُمْ السَّلَامُ كُنْتُمْ مُؤْمِنًا أَلَيْسَ  
وَالسَّلَامُ وَالسَّلَامُ وَاحِدًا :

۱۷۰۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
عَنْ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ  
عَنْهُمَا قَوْلُ الْإِمَامِ الْأَعْمَى إِنْ كُنْتُمْ السَّلَامُ كُنْتُمْ  
مُؤْمِنًا قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ نَجْلٌ فِي  
فَتَيْمَةٍ لَهُ فَلَحِقَهُ الْمُسْلِمُونَ فَخَالَ  
السَّلَامَ مَلِكُهُ فَقَتَلُوهُ وَأَخَذُوا هَنِيمَتَهُ  
فَأَنْزَلَ اللَّهُ فِي ذَلِكَ إِلَى قَوْلِهِ عَرَضَ  
الْحَيَاةِ السَّنِيَّةُ يَذُكُّ أَعْتَمِيكَ قَالَ قَرَأَ  
ابْنُ عَبَّاسٍ السَّلَامَ :

يَا أَيُّهَا قَوْلِهِ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ  
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ

فِي سَبِيلِ اللَّهِ :

۱۷۰۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا  
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ حَالِجِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ ابْنِ  
شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ  
أَمَةً أَيْ مَرْوَانَ ابْنَ الْحَكَمِ فِي الْمَسْجِدِ  
فَأَقْبَلْتُ حَتَّى جَلَسْتُ إِلَى حَيْنِهِمْ فَأَخْبَرَنَا أَنَّ  
مَرْيَدَ بْنَ ثَابِتٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَلَ عَلَيْهِ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ  
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
فَجَاءَهُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ يَمْلِكُهَا عَلَى قَالَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ لَوْ أَسْتَطِيعُ الْحُجَّادَ  
لَجَهِدْتُ وَكَانَ أَعْلَى فَأَنْزَلَ اللَّهُ مَعَهُ رَسُولُهُ

اور آپ سے اس کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا کہ یہ آیت ”اور جو کوئی کسی مسلمان کو قتل کرے اس کی ہرزہ جہنم ہے“ نازل ہوئی اور اس باب کی سب سے آخری آیت ہے اسے کسی مدبری آیت سے منسوخ نہیں کیا ہے۔

۶۵۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور جو تمہیں سلام کرتا ہو اسے یہ مت کہہ دیا کہ اگر تو تو مسلمان ہی نہیں“ ”ایسٹم“ اور ”اسلم“ ہم حشری ہیں۔

۱۷۰۴۔ مجھ سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن عطاء نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت ”اور جو تمہیں سلام کرتا ہو اسے یہ مت کہہ دیا کہ اگر تو تو مولیٰ ہی نہیں ہے“ کے بارے میں فرمایا کہ ایک صاحب اپنی بکریوں کا روٹ چرا رہے تھے، (ایک ہم پر جانے ہوئے) کچھ مسلمان انھیں ملے تو انھوں نے کہا ”السلام علیکم بلین مسلمانوں نے دیکھ کر یہ کہہ کر فرمایا، انھیں قتل کر دیا اور ان کی بکریوں پر قبضہ کر لیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی تھی، ”ارشاد عرض الحیاۃ الدنیاء تک اس سے اشارہ انھیں بکریوں کی طرف تھا بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ”السلام“ قرأت کی ہے۔

۶۵۲۔ مسلمانوں میں سے (بلا عذر گھر) بیٹھ رہنے والے اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جان سے جہاد کرنے والے برابر نہیں ہو سکتے۔

۱۷۰۵۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح بن کیسان نے ان سے ابن شہاب نے بیان کیا اور ان سے سہل بن سعد بخاری رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ آپ نے مردان بن حکم بن عاص کو مسجد میں دیکھا (بیان کیا کہ) پھر میں ان کے پاس آیا اور ان کے پیڑ میں بیٹھ گیا، انھوں نے مجھے خبر دی اور انھیں زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے خبر دی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے یہ آیت نکھائی ”مسلمانوں میں سے (گھر) بیٹھ رہنے والے اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جان سے جہاد کرنے والے برابر نہیں ہو سکتے“ ابھی آنحضرتؐ آیت نکھوا ہی رہے تھے کہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آگئے اور عرض کی خدا گواہ ہے، یا رسول اللہ! اگر میں جہاد میں شرکت پر قادر ہوتا تو یقیناً جہاد کرتا آپ نابینا تھے اس کے بعد اللہ نے اپنے رسول پر وحی نازل کی

آپ کی زبان میری زبان پر جتنی دشتِ وحی کی دہرے سے اس کا مجھ پر اتنا بوجھ پڑا کہ مجھ اپنی زبان کے چھٹ جانے کا اندیشہ ہو گیا تھا، آخر یہ کیفیت ختم ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے "غیر اولی العذر" کے الفاظ میں نازل کئے یعنی جو لوگ معذور ہوں وہ اس حکم سے مستثنیٰ ہیں۔ (۱)

۱۶۰۶۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے مشعب بن حدیث، بیان کی ان سے ابوسعاق نے اور ان سے براہِ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جو آیت لایستوی القاعدون من المؤمنین نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید رضی اللہ عنہ کو کتابت کے لیے بلایا اور انھوں نے وہ آیت لکھ دی۔ پھر ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور اپنے نابینا ہونے کا عذر پیش کیا تو اللہ تعالیٰ نے "غیر اولی العذر" کے الفاظ نازل کئے۔

۱۶۰۷۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن ابی اسحاق نے اور ان سے براہِ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب آیت لایستوی القاعدون من المؤمنین نازل ہوئی تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ فلاں یعنی زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو بلاؤ۔ وہ اپنے ساتھ دو ات اور لوح یا پترے کو حاضر ہوئے تو آنحضرتؐ نے فرمایا لکھو۔ لایستوی القاعدون من المؤمنین والمجاہدون فی سبیل اللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے جو حضور اکرمؐ کے پیچھے موجود تھے، عرض کی یا رسول اللہ! میں نابینا ہوں چنانچہ وہیں اس طرح آیت نازل ہوئی "لا یستوی القاعدون من المؤمنین غیر اولی العذر والمجاہدون فی سبیل اللہ" (ترجمہ عنوان کے تحت گزر چکا ہے۔)

۱۶۰۸۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام بن خیر دی، انھیں ابن جریر نے خبر دی ح۔ اور مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں عبدالرزاق نے خبر دی، انھیں ابن جریر نے خبر دی، انھیں عبدالحکیم نے خبر دی، انھیں عبداللہ بن حارث کے مولا معمر نے خبر دی اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ "لا یستوی القاعدون من المؤمنین" (سے اشارہ ہے ان لوگوں کی طرف) جو بدر میں شریک تھے اور جنھوں نے (بلا کسی عذر کے) بدر کی لڑائی میں شرکت نہیں کی تھی۔

۶۵۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "بیشک ان لوگوں کی جان جنھوں نے اپنے اور اپنے فکر کو رکھا ہے، (جب) فرشتے فیض کرتے ہیں تو ان سے کہیں گے کہ تم کس کام میں تھے، وہ بولیں گے ہم اس

مَلَىٰ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَبَدَ عَلَىٰ خَدَيْ نَشَقَلْتُ عَلَىٰ حَتَّىٰ خِفْتُ أَنْ تَسْرُقَ خَبَدِي ثُمَّ سَرَقَ عَنْهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ هَٰذَا أُولَىٰ الْعُذْرَةِ

۱۶۰۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا أَكْثَبَهُمَا فَأَبَىٰ أُمِّمٌ مَكْتُومٌ فَشَكَاهُ إِلَى اللَّهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ هَٰذَا أُولَىٰ الْعُذْرَةِ

۱۶۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ إِسْرَافِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذْهَبُوا أَفْلا تَأْخُذُونَ بَدْعِهِ الدَّوْخُ وَاللَّوْحُ أَيْ الْمَكْتَبُ فَقَالَ كَتَبَ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَخَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا فَهِمٌ فَنَزَلَتْ مَكَانَهَا لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرَ أُولَىٰ الْعُذْرَةِ وَالْمَجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۱۶۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَرَاهٍ بْنُ مُوسَىٰ أَخْبَرَنَا هِشَامُ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ ح. وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ أَنَّ مِقْسَمًا مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْخَارِثِ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ عَنْ بَدْرٍ وَأَخِي خُرَيْبٍ إِلَىٰ سَبَابٍ

۶۵۳ قَوْلِهِ - إِنَّ اللَّهَ يَنْتَظِرُ الْمُتْلِكَةَ طَأْيَتِ أَنْفُسُهُمْ قَالُوا فِيهِمْ كُنْتُمْ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الْأَرْضِ

ملک مہذبہ میں تھے۔ فرشتے کہیں گے کہ اللہ کی سر زمین وسیع  
مذہبی کرم اس میں ہجرت کر جاتے۔ اَلَا یَہْدٰی

۱۶۰۹۔ ہم سے عبداللہ بن زید المقرئ نے حدیث بیان کی۔ ان سے حمزہ  
وغیرہ (ابن کثیر) نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے محمد بن عبدالرحمن الواسطی  
نے حدیث بیان کی، کہا کہ اہل مدینہ (حب کہ میں عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی خلافت  
کا دور تھا۔ شام والوں کے خلاف) اڑنے پر مجبور کئے گئے۔ مجھے بھی لڑنے  
والی جماعت میں شریک کر لیا گیا تو ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مولا عمرو سے میں  
ملا اور انھیں اس صورت حال کی اطلاع کی، انھوں نے مجھے بڑی شدت کے  
ساتھ اس سے منع کیا اور فرمایا کہ مجھ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی تھی  
کہ کچھ مسلمان مشرکین کے ساتھ رہتے تھے اور اس طرح رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کے خلاف مشرکین کی جماعت میں اضافہ کا سبب بنتے تھے (کیونکہ مجبوراً  
انھیں بھی محاذ جنگ پر آنا پڑا تھا) پھر تریا اور وہ ساتھیوں پر جانتے تو انھیں  
لگ جاتا اور اس طرح ان کی جان جاتی یا تلوار سے (غلطی میں) انھیں قتل کر  
دیا جاتا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی تھی ”بیشک ان لوگوں کی جان  
جنہوں نے اپنے اور ظلم کر رکھا ہے (جب) فرشتے جہنم کے تھے ہیں“ آخر آیت  
تک۔ اس کی روایت لیسٹ نے اسود کے واسطے سے کی۔

۴۵۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”بجز ان لوگوں کے جو مردوں اور  
عورتوں، بچوں میں سے کمزور ہوں کہ وہ کوئی تدبیر ہی کر سکتے ہوں  
اور کوئی راہ پاتے ہوں“

۱۶۱۰۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث  
بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے ابن عباس  
رضی اللہ عنہ نے ”الا المستضعفین“ کے سلسلے میں فرمایا کہ میری والدہ  
بھی ان لوگوں میں تھیں جنھیں اللہ نے معذور رکھا تھا۔

۴۵۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”تو یہ لوگ ایسے ہیں کہ اللہ انھیں  
معاف کرے گا اور اللہ تو سب ہی بڑا معاف کرنے والا“ اَلَا یَہْدٰی

۱۶۱۱۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے شیبانی نے حدیث بیان  
کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ  
بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں (روکوع سے اٹھتے ہوئے)  
سمیع اللہ بن حمدہ کہا اور پھر سجدہ میں جہنم سے پہلے یہ دعا کی کہ اَللّٰہُمَّ

قَالُوْا اَللّٰہُمَّ اَسْمِعْ اَمْرَکَ وَاسْمِعْ  
قَوْمَکَ جَبْرًا وَفِیْہَا الْاٰیۃُ

۱۶۰۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ یَزِیْدٍ الْمُقْرِئُ  
حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَغَیْرُہٗ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ  
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَبُو الْاَسْوَدِ قَالَ قَطَعَ عَلٰی اَہْلَ  
الْمَدِیْنَةِ بَعْثٌ فَاَلْتَبَّثْتُ بِنِیْعٍ تَلَفِیْتُ بِکُمْ  
مَوْلٰی بَنِی عَبَّاسٍ وَفَاخْبَرْتُهُ فَمَآ فِیْ عَنِ ذٰلِکَ  
اَشَدَّ النَّهْیِ ثُمَّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُو عَبَّاسٍ اَنْ  
فَاَسَاطِیْنِ الْمُسْلِمِیْنَ کَاثِرٌ مَّعَ الْمُشْرِکِیْنَ  
مِکْثَرٌ سَوَادُ الْمُشْرِکِیْنَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی  
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ یَا فِی السَّحَرِ فَنِیْرِیْ بِہَا  
فِیْصِیْبُ اَحَدٌ ہُمْ فِیْقُلُّہٗ اَوْ یُضْرَبُ  
فِیْقَتْلُ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ اَنَّ الَّذِیْنَ تَوَعَّاهُمْ  
الْمَلَائِکَةُ مَلَآِیْمِیْ اَنْفُسِہُمْ اَلْاٰیۃُ سَوَآکَ  
الَّتِیْثُ عَنْ اَہْلِ

الْاَسْوَدِ

بَابُ ۵۵ قَوْلِهِ اَلَا الْمُسْتَضْعِفِينَ

مِنْ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ لَا  
يَسْتَضْعِفُونَ حَتّٰی يَكُوْنُوْا مَعْدُوْمًا سَبِيْلًا

۱۶۱۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَصَمِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ  
اَبِيْ ثَوْبٍ عَنْ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ اَبْنِ عَبَّاسٍ  
اَلَا الْمُسْتَضْعِفِينَ قَالَ کَانَ اَمْحَا مَمْنً  
عِنْدَ رَاۡیِ اللّٰہِ

بَابُ ۵۵ قَوْلِهِ فَسَمِعَ اللّٰہُ اَنْ یَّبْقُوْا عَنْہُمْ

وَکَانَ اللّٰہُ عَفُوًّا غَفُوْرًا

۱۶۱۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو نَعِیْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانٌ عَنْ  
یَحْیٰی عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَیْرَةَ قَالَ  
نَبِیُّ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ یَقْرَأُ الْعَاقِبَ  
اِذْ قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لَمِیْنَ حَمِیْدًا ثُمَّ قَالَ قَبِلَ

عیاش بن ابی ریحہ کو نکاح دیجئے۔ اے اللہ سلم بن شام کو نکاح دیجئے، اے اللہ ولید بن ولید کو نکاح دیجئے، اے اللہ کزہ و مسلمانوں کو نکاح دیجئے، اے اللہ قید مصر کو سخت مزاد دیجئے، اے اللہ انھیں اسی قحط سالی میں مبتلا کیجئے جیسی یوسف علیہ السلام کے زمانے میں آئی تھی۔

۶۵۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور تمہارے لیے اس میں بھی کوئی مضائقہ نہیں کہ اگر تمہیں بارش سے تکلیف ہو رہی ہو یا تمہاری ہورت اپنے ہتھیار اتار رکھو“

۱۷۱۲۔ ہم سے ابو الحسن محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں جلیج نے خبر دی، ان سے ابن جریر نے بیان کیا، انھیں یحییٰ نے خبر دی، انھیں سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت ”ان کان مکرہ اذی من مطر اذ کنتم مرفعی“ (ترجمہ عنوان کے تحت گزر چکا) کے سلسلے میں فرمایا کہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ زخمی تھے۔

۶۵۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”لوگ آپ سے عزتوں کے باب میں طلب کرتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ اللہ تمہیں ان کے بارے میں (وہی) فتویٰ دیتا، اور وہ آیات (بھی جو تمہیں کتاب کے اندر ان حیم عزتوں کے باب میں پڑھ کر سیکھائی جاتی ہے)“

۱۷۱۳۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا، آیت ”لوگ آپ سے عزتوں کے باب میں فتویٰ طلب کرتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ اللہ تمہیں ان کے بارے میں (وہی) فتویٰ دیتا ہے“ ارشاد ”و ترجمہ ان تنکح من، تک، آپ نے بیان کیا کہ یہ آیت ایسے شخص کے بارے میں نازل ہوئی تھی کہ اگر اس کی پرورش میں کوئی یتیم لڑکی ہو اور وہ اس کا وارث بھی ہو اور لڑکی اس کے مال میں بھی ہو، ہو، یہاں تک کہ باغ میں بھی، اب وہ شخص خود اس سے نکاح کرنا چاہے، کیونکہ اسے پسند نہیں کہ کسی دوسرے سے اس کا نکاح کر دے کہ وہ اس کے اس مال میں حصہ دار بن جائے جس میں لڑکی حصہ دار تھی اس وجہ سے اس لڑکی کا کسی دوسرے شخص سے وہ نکاح نہ ہونے دے تو ایسے شخص کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی۔

۶۵۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور اگر کسی عورت کو اپنے شوہر کی

اَنْ يَسْعِدَ اللَّهُ بَعْدَ عِيَاشَ ابْنِ رِيْحَةَ التَّمِيمِ  
سَكْمَةَ بَنِ هِشَامِ التَّمِيمِ الْوَلِيدَ بَنِ الْوَلِيدِ  
الْمُسْتَعْفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُ اسْتَدَّ  
ذَٰلِكَ عَلٰی مَقَرِّ اللَّهِ اَجَلَهُ سَبْعِينَ كِسْفًا يُّوسُفُ  
بَابُ ۶۵۵۔ وَلَمَّا جَاحَ مَلِكُكَ اِنْ كَانَ  
يَكُوْزُ اَذٰى مِنْ مَطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَرْفَعًا اَنْ  
تَضَعُوْا اَسْلِحَٰتَكُمْ

۱۷۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ مُنَافٍ أَبُو الْحُسَيْنِ  
أَخْبَرَنَا حَبِيبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى  
عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اِنْ كَانَ مَكْرَهُ  
اَذٰى مِنْ مَطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَرْفَعًا قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
بْنُ عَوْفٍ كَانَ جَرِيْعًا

بَابُ ۶۵۶۔ وَتَسْتَفْتُوْنَهُ فِي النِّسَاءِ  
قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِمْ وَ مَا يَتْلٰى  
عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِيْ نَيْسَى  
النِّسَاءِ

۱۷۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو  
أَسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
عَائِشَةَ وَتَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللّٰهُ  
يُفْتِيْكُمْ فِيْهِمْ اِلٰى قَوْلِهِ وَ تَرْغَبُوْنَ اَنْ  
تَنكِحُوْهُنَّ قَالَتْ هُوَ الرَّجُلُ تَكُوْنُ عِنْدَهُ  
النِّسِيْمَةُ هُوَ وَلِيْمَا وَ اِذَا رَجَعَا فَاشْرَكَتُهُ  
فِيْ مَالِهِ حَتّٰى فِي الْمَدَنِي فَيَرْغَبُ اَنْ  
يَنكِحَهَا وَ يَكْرَهُ اَنْ يَزِيْزَ جَاهُ رَجُلٍ  
فَيَشْرِكُهُ فِيْ مَالِهِ يَمَّا شَرِكْتُهُ  
فَيَعْضُلُهَا فَتَذَلَّتْ

هٰذَا  
الْاَمِيَّةُ

بَابُ ۶۵۷۔ وَ اِنْ اَمْرًا خَافَتْ مِنْ



طرف سے زیادتی یا بے التفاتی کا اندیشہ ہو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (آیت میں) شقاق یعنی فساد و نزاع ہے۔ و اعفرت النفس الشیء، یعنی کسی چیز کے لیے اس کی خواہش کہ جس کا اسے لاپنج ہو۔ ”کاملہ“، یعنی تودہ پرہ رسہ اور نہ شہر والی۔ نشور یعنی لغضا۔

۱۷۱۴۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی انھیں ہشام ابن عروہ نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے آیت ”اور کسی عورت کو اپنے شوہر کی طرف سے زیادتی یا بے التفاتی کا اندیشہ ہو“ کے متعلق فرمایا کہ ایسا مرد جس کے ساتھ اس کی بیوی رہتی ہے لیکن شوہر کو اس کی طرف کوئی خاص التفات نہیں، بلکہ وہ اسے جدا کر دینا چاہتا ہے۔ اس پر عورت کہتی ہے کہ میں اپنا (نان و نفقہ) معاف کر دیتی ہوں (تم مجھے طلاق نہ دو) تو ایسی صورت کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی۔

۱۷۱۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد یقیناً منافق دوزخ کے سبب نچلے طبقہ میں ہوں گے، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ والد رک الاسفل سے مراد اہم کاسب سے نچلا طبقہ ہے، نفقہ یعنی سولہ۔

۱۷۱۵۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے عائشہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ محمد سے اس پر اسم نے حدیث بیان کی، ان سے اسود نے بیان کیا کہ محمد بن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حضور درس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ہمارے پاس کھڑے ہو کر سلام کیا۔ پھر فرمایا اتفاق میں وہ جماعت مبتلا ہو گئی تھی جو تم سے بہتر تھی، اس پر اسود رحمۃ اللہ علیہ بولے سبحان اللہ، اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ منافق دوزخ کے سب سے نچلے طبقہ میں ہوں گے، ”عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مسکرائے لگے اور حذیفہ رضی اللہ عنہ مسجد کے کونے میں جا کر بیٹھ گئے اس کے بعد عبداللہ رضی اللہ عنہ اٹھ گئے اور آپ کے شاگرد بھی اوجھڑا دھر چلے گئے۔ پھر حذیفہ رضی اللہ عنہ نے محمد پر کسری پھینکی (مجھے بلانے کے لیے) میں حاضر ہو گیا تو فرمایا کہ مجھے عبداللہ بن مسعود کی منہی پر حیرت ہوئی حالانکہ جو کچھ میں نے کہا تھا اسے وہ خوب سمجھتے تھے، یقیناً اتفاق میں ایک جماعت کو مبتلا کیا گیا تھا جو تم سے بہتر تھی لیکن پھر انھوں نے توبہ کر لی اور اللہ نے بھی ان کی توبہ قبول کر لی۔

تَعْلِمًا نَشُورًا أَوْ إِعْرَاضًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ شِقَاقٌ تَنَاسُؤٌ وَاحْضِرَتِ النَّفْسُ الشَّيْءَ هَوَاهُ فِي الشَّيْءِ يَجْرِمُ عَلَيْهِ كَالْمَعْلُوقَةِ لِذِي أَيْمٍ وَلَا ذَاتِ مَخَافٍ نَشُورًا لِقُضَاءِ

۱۷۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ إِسْمَاعِيلَ خَافَتْ مِنْ تَعْلِمًا نَشُورًا أَوْ إِعْرَاضًا قَالَتِ الرَّجُلُ تَكُونُ عِنْدَ الْمَرْأَةِ كَيْسٍ يُمْسِكُ كَثِيرًا مِنْهَا يُرِيدُ أَنْ يُفَارِقَهَا فَتَقُولُ أَجْعَلُكَ مِنْ شَافِيٍّ فِي حِلٍّ فَذَلِكَ هَذَا الذَّمُّ فِي ذَلِكَ

۱۷۱۵۔ بَابُ قَوْلِهِ - إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرَكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَدَّ اسْفَلَ النَّارِ دَقَقًا سَرَبًا

۱۷۱۵۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَخِي حَدَّثَنَا الْعَاشِقُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي هَيْمٍ عَنِ السُّودِ قَالَ كُنَّا فِي حَلْفَةِ عَبْدِ اللَّهِ فَجَاءَ حَدِيثُهُ حَتَّى قَامَ عَلَيْنَا فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ أُخْزِلَ الْبَيْقَاتُ عَلَى قَوْمٍ خَيْرٍ مِنْكُمْ قَالَ السُّودُ سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرَكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ فَتَبَسَّمَ عَبْدُ اللَّهِ وَجَلَسَ حَدِيثُهُ فَإِنَّا حِينَ الْمَسْجِدِ فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ فَتَفَرَّقَ أَصْحَابُهُ فَرَمَانِي بِالْحَقِّ قَاتِلَتُهُ فَقَالَ حَدِيثُهُ عَجِبْتُ مِنْ خَلْقِكَ وَهَذَا عَرَفَ مَا قُلْتُ لَقَدْ أُخْزِلَ الْبَيْقَاتُ عَلَى قَوْمٍ كَانُوا خَيْرًا مِنْكُمْ ثُمَّ تَابُوا عَلَيْهِ هُفَّةً

۶۵۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا فِیْ سَبَیْلِکُمْ اَیَّامَ الْاَسْفٰی“  
 ارشاد ”اور یونس اور یارون اور سلیمان پر“ تک۔

۱۶۱۶۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی  
 ان سے سفیان نے بیان کیا، ان سے اعش نے حدیث بیان کی، ان سے ابو  
 وائل نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 کسی کے لیے مناسبت نہیں کہ مجھے یونس بن متی علیہ السلام سے بہتر کہے۔

۱۶۱۷۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث  
 بیان کی، ان سے حلال نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء بن یسار نے اور  
 ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص  
 یہ کہتا ہے کہ میں (یا یونس) یونس بن متی سے افضل ہوں وہ جھوٹ کہتا ہے۔

۶۶۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”لوگ آپ سے حکم دریافت کرتے  
 ہیں آپ کہہ دیجئے کہ اللہ تمہیں (میراث) اکالہ کے باب میں حکم دیتا  
 ہے کہ اگر کوئی شخص مرجائے اور اس کے کوئی اولاد نہ ہو اور اس  
 کے ایک بہن ہو تو اسے اس ترکہ کا نصف ملے گا اور وہ مردوار  
 ہوگا اس دہن کے کل ترکہ کا اگر اس بہن کے اولاد نہ ہو۔ اور اکالہ  
 اسے کہتے ہیں جس کے وارثوں میں نہ باپ ہو نہ بیٹا۔ یہ لفظ  
 مصدر ہے اور ”تکلمہ، النسب“ سے مشتق ہے۔

۱۶۱۸۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث  
 بیان کی، ان سے ابواسحاق نے اور انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ  
 نے بیان کیا کہ (احکام میراث کے سلسلہ میں) سب سے آخر میں سورہ برأت  
 نازل ہوئی تھی اور سب سے آخر میں جو آیت نازل ہوئی وہ ”یستفتونک“ قل  
 اللہ یقینکم فی الکلمۃ“ تھی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## تفسیر سورۃ مائدہ

دائیت میں ”حرم“ کا واحد حرام ہے۔ ”فما نقضتم مینا قہم“  
 یعنی بنقضتم۔ اتنی کتب اللہ“ ای جمل اللہ تو یہ یعنی محمل۔  
 دائرۃ ای دولۃ۔ بعض دوسرے حضرات نے کہا کہ دائیت، افریقا  
 بینیم الحدادۃ میں) افریقا یعنی میں تسلیم کے ہے۔ ابوہریرہ ای

باب ۵۹ قولہ۔ اِنَّا اَوْحَیْنَا لَکَ اِلٰی قَوْلِهِ  
 ذٰلِکَ نَسِیْ وَهَرُوْنَ وَسَلِیْمُنَ

۱۶۱۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
 قَالَ حَدَّثَنَا اَلْعَمَشُ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْبَغِيْ رَحِبًا  
 اَنْ يَّعُولَ اَنَا خَيْرٌ مِنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتَّى  
 ۱۶۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا مُسَلِّمٌ  
 حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ  
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ اَنَا  
 خَيْرٌ مِنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتَّى فَقَدْ كَذَبَ

بَابُ قَوْلِهِ - يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ  
 يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلِمَةِ اِنْ اَمْرٌ اَهْلَكَ  
 لِكَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ اُخْتُ فَلَهَا  
 نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَا اِنْ لَمْ  
 يَكُنْ لَهَا وَلَدٌ وَالْكَلِمَةُ مَنْ تَوَيَّرَهُ  
 اَبٌ اَوْ ابْنٌ وَهُوَ مَصْدَرٌ مِّنْ  
 تَكَلَّمَ النَّسَبُ

۱۶۱۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
 عَنْ اَبِيْ اسْحَقَ سَمِعْتُ اَبَا بَرَاءَةَ قَالَ  
 اَخِرَ سُورَةٍ نَزَلَتْ بِرَاءَةِ وَاَخِرُ  
 آيَةٍ نَزَلَتْ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ  
 فِي الْكَلِمَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## السَّائِدَةُ

حَدُّمٌ وَاحِدٌ هَا حَرَامٌ ذِمَّا نَقْضِهِمْ  
 يَنْقُضُهُمُ الَّذِي كَتَبَ اللَّهُ جَعَلَ  
 اللَّهُ ثَبُوءَ تَحِيلٍ دَائِرَةً ذُوْلُهُ وَ  
 قُلْ غَيْرُهُمُ الْاَعْرَافُ الشَّيْطَانُ اَجْوَدُ مِنْ

محمود بن الحسن، یعنی امین، قرآن تمام کتب سابقہ پر  
 امین ہے (یعنی جو اس کے مطابق ہوا سے لینا چاہیے اور جو  
 اس کے خلاف ہوا سے رد کر دینا چاہیے۔) سفیان نے فرمایا  
 کہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے زیادہ میرے لیے قرآن میں اور کوئی  
 قرآن سخت نہیں کہ "لستم علی شیء حتی تقبوا التوراة والانجیل  
 وما انزل الیکم من ربکم،" مجمعة یعنی مجامعة۔ "من احیاھا یعنی  
 جس نے بغیر حق کے قتل نفس کو حرام قرار دیا۔ اس نے تمام  
 انسانوں کو زندگی بخشی۔ شرع و معھا جامع یعنی سبیل و سنت۔"  
 ۶۶۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "آج میں نے تمہارے لیے  
 دین کو کامل کر دیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجمعة بمعنی  
 مجامعة۔

۱۶۱۹۔ سیم سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن نے حدیث  
 بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے قیس نے اور ان  
 سے طارق بن شہاب نے بیان کیا کہ یوں یوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ  
 لوگ ایک ایسی آیت تلاوت کرتے ہیں کہ اگر سوائے یہاں وہ نازل ہوئی ہوتی  
 تو ہم و جس دن وہ نازل ہوئی ہوتی، اس دن خوش منیا کرتے عمر رضی اللہ عنہ  
 نے فرمایا، میں خوب اچھی طرح جانتا ہوں۔ کہ یہ آیت کہاں اور کب نازل ہوئی  
 تھی، اور جب عوف کے دن نازل ہوئی تو حضور اکرم کہاں متفریف رکھتے تھے،  
 خدا گواہ ہے، ہم اس وقت میلان عوف میں تھے سفیان نے کہا کہ مجھے شک ہے  
 کہ وہ مجھ کا دن تھا یا نہیں۔ آج میں نے تمہارے لیے دین کامل کر دیا۔

۶۶۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "مہجرتم کو پانی نہ ملے تو پاک مٹی  
 سے تیمم کر لیا کرو" تیمم یعنی تھمرو۔ (اسی سے آتا ہے)، امین  
 یعنی حامدین، اعمت اور تمیمت ایک معنی میں ہے ابن عباس  
 رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لستم ہمسوھن، الاتی و خلتم بہن  
 اور الافضاء سب کے معنی ہم بستر کر کے ہیں۔

۱۶۲۰۔ سیم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث  
 بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن قاسم نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے  
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک سفر  
 میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے جب ہم مقام سبیلہ لویا

محمود بن الحسن، یعنی امین، قرآن تمام کتب سابقہ پر  
 امین ہے (یعنی جو اس کے مطابق ہوا سے لینا چاہیے اور جو  
 اس کے خلاف ہوا سے رد کر دینا چاہیے۔) سفیان نے فرمایا  
 کہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے زیادہ میرے لیے قرآن میں اور کوئی  
 قرآن سخت نہیں کہ "لستم علی شیء حتی تقبوا التوراة والانجیل  
 وما انزل الیکم من ربکم،" مجمعة یعنی مجامعة۔ "من احیاھا یعنی  
 جس نے بغیر حق کے قتل نفس کو حرام قرار دیا۔ اس نے تمام  
 انسانوں کو زندگی بخشی۔ شرع و معھا جامع یعنی سبیل و سنت۔"  
 ۶۶۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "آج میں نے تمہارے لیے  
 دین کو کامل کر دیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجمعة بمعنی  
 مجامعة۔

۱۶۱۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ  
 حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شَيْبَةَ  
 قَالَ قَالَ الْعَفْوُذُ لِعُمَرَ إِذَا كُنْتُمْ تَقْرَءُونَ آيَةً  
 نَزَلَتْ فِينَا لَا تَجِدُوا هَاهَا عِبَادًا فَقَالَ عُمَرُ  
 إِنْ فِي ذَلِكَ عَلَمٌ حَيْثُ أُنْزِلَتْ وَإِنَّهُ أُنْزِلَتْ وَ  
 أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ  
 أُنْزِلَتْ يَوْمَ عَرَفَةَ وَإِنَّا وَاللَّهِ بِعَرَفَةَ  
 قَالَ سَفْيَانُ وَإِذَا شِئْتُ كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَمْ لَا  
 أَلَيْسَ بِكُمْ أَكُنْتُمْ لَكُمْ دِينُكُمْ؟

بَابُ ۶۶۲ قَوْلُهُ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا  
 صَعِيدًا طَيِّبًا تَيَمَّمُوا تَعَمَّدُوا وَامِينٌ  
 عَاهِدٌ مِنْ أَمْنَتٍ وَتَيَمَّمْتُ وَاحِدًا وَقَالَ  
 ابْنُ عَبَّاسٍ لَسْتُمْ وَكَسَوْهُنَّ وَاللَّهِ  
 دَخَلْتُمْ بِهِنَّ وَالْإِفْضَاءُ التَّكَاحُفُ؟

۱۶۲۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ  
 عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ  
 زَوْجَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَرَجْنَا  
 مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ

أَسْأَلُكَ حَتَّىٰ أَفَاكُنَا بِالْبَيْدَةِ أَيَا دُبَابِ الْجَبَشِ انْقَطَعَ عَقْدُ  
فِي قَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ  
وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَلَكِنَّمَا عَلَى مَاءٍ وَلَكِن مَعَهُ مَاءٌ  
فَأَتَى النَّاسُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَقَالُوا لَا تَدْرِي مَا صَنَعَتْ  
عَائِشَةُ أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ  
بِالنَّاسِ وَلَكِنَّمَا عَلَى مَاءٍ وَلَكِن مَعَهُ مَاءٌ فَجَاءَ أَبُو  
بَكْرٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصْبَحَ رَأْسُهُ  
عَلَى خِفْذِي قَدَامٍ فَقَالَ حَبِستُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ وَلَكِنَّمَا عَلَى مَاءٍ وَلَكِن مَعَهُ  
مَاءٌ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا تَكْتُمُنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ  
أَنْ يَقُولَ وَجَعَلَ يَطْعُنُنِي بِسَيْدِي فِي حَاضِرَتِي وَلَا يَمْنَعُنِي  
مِنَ التَّعَرُّكِ إِلَّا مَكَانَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَى خِفْذِي فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَصْبَحَ  
عَلَى غَيْرِهَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ التَّمْيِيمِ فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ  
حُصَيْنٍ مَا هِيَ يَا ذَا لَيْلٍ يَكْفُرُ يَا أَلِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ فَبَعَثْنَا  
الْبُعَيْرَ الَّذِي كُنْتَ عَلَيْهِ فَإِذَا الْعَقْدُ مَحْتَكٌ ۖ

۱۷۲۱- حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ  
زُهَيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَنْهُ وَأَنْ عِنْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ  
النَّاسِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
قَالَتْ لَيْلًا بِالْبَيْدَةِ آءٍ وَنَحْنُ إِذَا خَلَوْنَ الْمَدِينَةَ  
بَنَاتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَزَلَ  
فَتَحَاتِي أَسَدٌ فِي حَجْرِي سَاعَةً أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ  
لَنَكْزِي لَنَكْزِي شَدِيدَةً وَقَالَ حَبِستُ النَّاسَ فِي  
لَيْلَةٍ فِي بَيْتِي الْمَرْتُ لَمَكَانَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَفْجَعَنِي ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَيْقِظَ وَحَضَرَتِ الصُّبْحُ  
فَأَتَمَسَ الْمَاءَ فَكَانُوا يُحِبُّونَ فَذَلَّتْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا  
فُتِمَ إِلَى الصَّلَاةِ آيَةَ فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُصَيْنٍ لَقَدْ بَارَكَ  
اللَّهُ لَيْلًا سَ فَيَكْفُرُ يَا أَلِ أَبِي بَكْرٍ مَا أَنْتُمْ إِلَّا بَرَكَةٌ لَكُمْ ۖ

ذات الجبش تک پہنچے تو میرا ہار کم ہو گیا۔ اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے اسے تلاش کر دینے کے لیے وہیں قیام کیا اور عابری نے بھی آپ  
کے ساتھ قیام کیا، وہاں کہیں پانی نہیں تھا، اور صحابہ کے ساتھ بھی پانی نہیں  
تھا۔ لوگ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے، ملاحظہ نہیں  
فرماتے، عائشہ نے کیا کر رکھا ہے اور حضور اکرم کو یہیں ٹھہرا لیا اور ہمیں بھی  
ہالانکہ یہاں کہیں پانی نہیں ہے اور نہ کسی کے پاس ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ  
میرے یہاں، آئے حضور اکرم مبارک میری ران پر رکھ کر سو گئے  
تھے اور کہنے لگے تم نے آنحضرت کو اور سب لوگوں کو روک لیا، حالانکہ یہاں  
کہیں پانی نہیں ہے اور نہ کسی کے ساتھ پانی ہے عائشہ رضی اللہ عنہا نے  
سب ان کی کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مجھ پر بہت ناراض ہوئے اور جو اللہ تعالیٰ  
کو منظور تھا مجھے کہا سنا اور پھر سے میری کولکھ میں کچھ کے لٹکائے میں  
نے عرف اس خیال سے حرکت نہیں کی کہ حضور اکرم میری ران پر مبارک رکھے  
ہوئے تھے۔ پھر حضور اکرم اٹھے اور صبح تک کہیں پانی کا نام و نشان نہیں  
تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے تیم کی آیت نازل کی، تو اسید بن حنظلہ رضی اللہ عنہ نے  
کہا کہ آل ابوبکر یہ تھا ہی کوئی پہلے رکھتے نہیں ہے۔ بیان کیا کہ پھر ہم نے  
وہ اونٹ اٹھایا جس پر میں سوار تھی تو بارہا اسی کے نیچے مل گیا۔

۱۷۲۱- ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے ابن دسب  
نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے عمرو نے خبر دی، ان سے عبد الرحمن بن قاسم نے  
حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا  
نے کہ میرا ہار مقام بید میں گم ہو گیا تھا، ہم مدینہ واپس آ رہے تھے نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اپنی سواری روک دی اور اتر گئے۔ پھر حضور اکرم سر  
میرے سینے پر زور سے ہاتھ مار کر فرمایا کہ ایک ہار کے لیے تم نے حضور  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو روک لیا ہے لیکن حضور اکرم کے آرام کے خیال سے  
میں بے حس و حرکت بیٹھی رہی حالانکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مارنے سے  
مجھے تکلیف ہوئی تھی۔ پھر حضور اکرم بید ہوئے اور صبح کا وقت ہوا اور  
پانی کی تلاش ہوئی لیکن کہیں پانی کا نام و نشان نہ تھا۔ اسی وقت یہ آیت  
نازل ہوئی اسید بن حنظلہ رضی اللہ عنہ نے کہا، آل ابوبکر تمہیں اللہ تعالیٰ نے  
لوگوں کے لیے باعث برکت بنایا ہے لہذا تم لوگوں کے لیے باعث خیر و برکت ہو۔

بِأَمْرٍ قَوْلِهِ - فَادْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ

فَقَالَتْ إِنَّا هَهُنَا قَاعِدُونَ

۱۶۲۲- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ عَنْ  
عَمْرِئِ بْنِ طَارِقٍ ابْنِ شَهَابٍ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ  
قَالَ سَمِعْتُ تَمِيمَ بْنَ الْمِقْدَادِ ج. وَحَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ  
عُمَرَ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا الْأَشَجُّ عَنْ  
سُفْيَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ طَارِقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ قَالَ الْمِقْدَادُ دُفِعَ بِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ  
إِنَّمَا نَقُولُ لَكَ كَمَا قَالَتْ بَنُو إِسْرَافِيلَ  
لِمُوسَى فَادْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَالَتْ إِنَّا  
هَهُنَا قَاعِدُونَ وَلَكِنْ آمِنٌ وَخَيْرٌ  
مَعَكَ فَكَأَنَّهُ سَرَّهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ  
مَلَكَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَدَّاهُ وَكَيِّجُ عَنْ  
سُفْيَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ طَارِقٍ أَنَّ  
الْمِقْدَادَ قَالَ ذَلِكَ لِلَّتِي مَلَكَ اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِأَمْرٍ قَوْلِهِ إِنَّا هَذِهِ أُمَّةُ اللَّهِ

مُجَارِبُونَ اللَّهُ دَرَسُولُهُ وَتَسْعُونَ

فِي الدَّرَسِ فَسَادًا أَنْ يَبْتَلُوا أَوْ يَمْلِكُوا

إِلَى قَوْلِهِ أَوْ يَمْلِكُوا مِنَ الْأَرْضِ

الْمُارِكَةِ يَكْفُرُ بِهِ

۱۶۲۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ  
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ النَّضَارِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عُرْوَةَ قَالَ  
حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ أَبُو مَرْحَاةٍ مَوْلَى أَبِي قِلَابَةَ  
عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّكَ كَانَ جَالِسًا خَلْفَ عُمَرَ  
بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَذَكَرُوا ذِكْرًا فَقَالُوا  
قَالُوا قَدْ أَفَادَتْ بِهَا الْخَلْفَاءُ فَانْتَفَتَ إِلَى  
أَبِي قِلَابَةَ وَهُوَ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَقَالَ مَا تَقُولُ  
يَا عَبْدَ اللَّهِ ابْنُ سَيْدٍ أَوْ قَالَ مَا تَقُولُ يَا أَبَا قِلَابَةَ

۶۲۳- اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”سو آپ خود اور آپ کے خداوند

چلے جائیں اور آپ دونوں لرٹھکھریں۔ تم تو یہاں سے ٹپکتے ہیں“

۱۶۲۲- ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے اسرافیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے عمارق نے، ان سے طارق بن شہاب نے اور انھوں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کے قریب موجود تھا۔ ج۔ اور مجھ سے حماد بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو النضر نے حدیث بیان کی، ان سے الأشجی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے عمارق نے، ان سے طارق نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جنگ بدر کے موقع پر مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ نے کہا تھا۔ یا رسول اللہ! ہم آپ سے وہ بات نہیں کہ جوئی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام سے کہی تھی کہ ”آپ خود اور آپ کے خداوند چلے جائیں اور آپ دونوں لرٹھکھریں تم تو یہاں سے ٹپکتے کہ نہیں“ بلکہ آپ (مخاطب پر) تشریف لے چلے۔ ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی اس گفتگو سے مسرت ہوئی اور روایت کی، ان سے سفیان نے، ان سے عمارق نے، ان سے طارق نے کہ مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہا تھا۔

۶۲۴- اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے

ڑتے ہیں اور ملک میں فساد مچانے میں لگے رہتے ہیں۔ ان کی

سزا ایسی ہی ہے کہ وہ قتل کئے جائیں یا سولی دے جائیں“

، ارشاد ”اور ینفوا من الارض“، ایک، اللہ تعالیٰ سے محارب جنگ

اس کا انکار کرنا ہے“

۱۶۲۳- ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبد اللہ انصاری نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن عروہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلیمان بن جابر ابو قتلابہ کے مولا نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو قتلابہ نے کہ وہ امام المؤمنین عمر بن عبد العزیز کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے (مجلس میں قیامت کے مسائل پر لوگ بحث کر رہے تھے، لوگوں نے کہا کہ آپ سے پہلے خلفاء راشدین نے بھی اس میں قصاص لیا ہے۔ پھر عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ ابو قتلابہ کی طرف متوجہ ہوئے۔ وہ پیچھے بیٹھے ہوئے تھے اور پوچھا عبد اللہ بن زید، آپ کی کیا رائے ہے، یا لیل کہا کہ ابو قتلابہ آپ کی کیا رائے ہے میں نے کہا کہ مجھ

قُلْتُ مَا عَنِتُّ نَفْسًا حَتَّى قَتَلْتُمَا فِي الْإِسْلَامِ  
إِلَّا سَهْلًا سَأَلْتُ فِي كِتَابِي أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ أَوْ قَتَلَ نَفْسًا  
كَغَيْرِ نَفْسِي أَفَحَسَبَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَنِيسَةُ حَدَّثَتْ أَنَّ سَهْلًا  
وَكَدًّا قُلْتُ إِنِّي سَأَلْتُ حَدَّثَتْ أَنَّ سَهْلًا قَالَ قَدِيمٌ قَوْمٌ  
عَلَى السَّبِيحِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلِمَةٌ فَقَالُوا  
ثَلَاثًا اسْتَوْحَمْنَا هَذِهِ الْأَرْضَ فَقَالَ هَذَا  
نَعَمْ لَنَا تَحْرِيمٌ فَأُخْرِجُوا مِنْهَا فَأُخْرِجُوا مِنْ  
الْبَايَهَاتِ وَأَبْوَإِيهَا فَخَرَجُوا فِيهَا فَشَرِبُوا  
مِنْ أَبْوَإِيهَا وَالْبَايَهَاتِ وَاسْتَصَحَّوْا وَمَاتُوا  
عَلَى الْدَّرَاعِي فَقَتَلُوهُ وَإِطْرَدُوا النَّعَمَ  
فَمَا يُسْتَبْطَأُ مِنْ هَؤُلَاءِ قَتَلُوا النَّفْسَ  
وَحَارَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَخَرَجُوا  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
سُبْحَانَ اللَّهِ فَقُلْتُ فَتَهْمِي فَقَالَ حَدَّثَتْ  
بِعَلَّةِ آسَنُ قَالَ وَقَالَ يَا هَلْ كَانَ  
إِسْكَكُمْ لَنْ تَزَالُوا يَجْتَرِدُونَ مَا أَبْقَى هَذَا  
فِيكُمْ وَ مِثْلُ هَذَا :

۱۸۵۲

باب ۱۸۵۲ قولہ . وَالْخُرُوجُ قِصَاصٌ :

۱۸۵۲ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا  
الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ أَسْثَمٍ قَالَ كَسَبَتْ  
الرُّبَيْعَةُ وَهِيَ عَمَّتُ أَسْثَمَ بْنِ مَالِكٍ ثَلَاثَةَ  
كَأَرِيَةِ بَيْنِ الْأَنْصَارِ فَطَلَبَ الْقَوْمُ الْعُقَامَ فَأَتَوْا  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ بِمَا كَانَ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ أَسْثَمُ بْنُ النَّضْرِ عَمَّ أَسْثَمَ  
بْنَ مَالِكٍ لَوْ أَنَّ اللَّهَ لَمْ يَكْسِرْ سَيْتَهَا بِرَسُولِ اللَّهِ فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَسْثَمُ كِتَابُ اللَّهِ  
الْقِصَاصُ فَذَمِي الْقَوْمَ وَقِيلُوا الْأَرْضُ فَقَالَ رَسُولُ

تو کوئی ایسی صورت معلوم نہیں ہے کہ اسلام میں کسی شخص کا قتل جائز ہو سوا  
اس کے کہ کسی نے شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کیا ہو یا ناحق کسی کو  
قتل کیا ہو، یا اللہ اور اس کے رسول سے لڑا ہو، اس پر عینہ نے کہا کہ تم  
سے انس رضی اللہ عنہ نے اس طرح حدیث بیان کی تھی ابونعلا نے بولے کہ مجھ سے  
بھی انھوں نے یہ حدیث بیان کی تھی، بیان کیا کہ کچھ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے (اور اسلام پر بیعت کرنے کے بعد انھوں نے  
سے کہا کہ میں اس سرزمین (مدینہ) کی آب و ہوا سوانح نہیں آئی، انھوں نے  
ان سے فرمایا کہ ہمارے یہ اونٹ چرے جا رہے ہیں تم بھی ان کے ساتھ  
چلے جاؤ اور ان کا دودھ اور پیشاب پیو کہیں ان کے مرض کا یہی علاج  
تھا چنانچہ وہ لوگ ان اونٹوں کے ساتھ گئے اور ان کا دودھ اور پیشاب  
پیا جس سے انھیں صحت حاصل ہو گئی۔ اس کے بعد انھوں نے حضور اکرم کے  
خیر و اہم کو بچلے قتل کر دیا اور اونٹ لے کر بھاگنے لگے۔ اب ایسے  
لوگوں سے بدلہ لینے میں کیا تامل ہو سکتا تھا، انھوں نے ایک شخص کو قتل کیا،  
اور اللہ اور اس کے رسول سے لڑے اور حضور اکرم کو خون زدہ کرنا چاہا۔  
عینہ نے اس پر کہا، سبحان اللہ! میں نے کہا کیا تم مجھے جھٹلانا چاہتے ہو؟  
انھوں نے کہا کہ یہی حدیث انس رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بھی بیان کی تھی لیکن  
آپ کو یہ حدیث، زیادہ بہتر طریقہ پر یاد ہے، اب وہاں نے بیان کیا کہ عینہ نے کہا  
اے اہل شام! جب تک تمہارے یہاں ابونعلا یا ان جیسے عالم موجود رہیں،  
تمہارے یہاں ہمیشہ خیر و بھلائی رہے گی۔

۱۸۵۲ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور زمینوں میں قصاص ہے“

۱۸۵۲ - ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں فزاری نے خبر دی۔  
انھیں حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ربیع رضی اللہ عنہ  
نے جو انس رضی اللہ عنہ کی بیوی تھی، انصاری کی ایک لڑکی کے آگے کے دانت  
توڑ دیئے، لڑکی والوں نے قصاص کا مطالبہ کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی  
خدمت میں حاضر ہوئے۔ انھوں نے بھی قصاص (بدلہ) کا حکم دیا، انس بن  
مالک رضی اللہ عنہ کے چچا انس بن نصر رضی اللہ عنہ نے کہا، نہیں، خدا کی قسم،  
ان کا دانت توڑا جانا چاہیئے حضور اکرم نے فرمایا، انس، لیکن کتاب اللہ  
کا حکم قصاص ہی کا ہے پھر لڑکی والے رضی ہو گئے اور دیت (مالی صورت میں  
بدلہ) لینا منظور کر لیا۔ اس حضور اکرم نے فرمایا کہ اللہ کے بہت سے بندے

ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ کا نام لے کر قسم کھائیں تو اللہ ان کی قسم پوری کرتا ہے۔

۶۶۶۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پہنچا دیجئے جو آپ پر رب کی طرف سے نازل ہوا۔

۱۶۲۵۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے شعبی نے ان سے مسروق نے کہ ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جو شخص مجھ سے یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کچھ نازل کیا تھا اس میں سے آپ نے کچھ چھپا لیا تھا تو وہ جھوٹا ہے اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے کہ ”اے پیغمبر جو کچھ آپ پر آپ کے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا ہے، یہ (سب) آپ (کو) سن کر ہی چھپا دیجئے۔“

۶۶۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اللہ تم سے تمہاری بے معنی قسموں پر مواخذہ نہیں کرتا۔“

۱۶۲۶۔ ہم سے علی بن سلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ آیت ”اللہ تم سے تمہاری بے معنی قسموں پر مواخذہ نہیں کرتا“ کسی کو اس طرح قسم کھانے کے بارے میں نازل ہوئی تھی کہ نہیں، خدا کی قسم، اہل خدا کی قسم، (جو قسم بلا کسی ارادہ کے زبان پر آ جاتی ہے)

۱۶۲۷۔ ہم سے احمد بن ابی رجا نے حدیث بیان کی، ان سے نصر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے بیان کیا، انھیں ان کے والد نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ان کے والد (ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ) اپنی قسم کے خلاف کبھی نہیں کیا کرتے تھے لیکن جب اللہ تعالیٰ نے قسم کے لغاؤ کا حکم نازل کر دیا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اب اگر اس کے (یعنی جس کے لیے قسم کھا رکھی تھی) سودا دوسری چیز مجھے اس سے بہتر معلوم ہوتی ہے تو میں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی رخصت پر عمل کرتا ہوں اور وہی کرتا ہوں، جو بہتر ہوگا۔

۶۶۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اپنے اور ان پاکیزہ چیزوں کو جو اللہ نے تمہارے لیے جائز کی ہیں حرام نہ کرو۔“

۱۶۲۸۔ ہم سے عمرو بن عوف نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث

مکی اللہ علیہ وسلم ان من عباد اللہ من تو  
ا قسم علی اللہ لا یصدق  
باللہ قولہ یا ایہا الرسول مبذو  
انزل الیک من ربک

۱۶۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَوْسَفَ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ  
عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ  
عَائِشَةَ ؓ قَالَتْ مَنْ هَذَا تَكَ أَنْ مُحَمَّدًا أَصَلَى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ  
عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ وَاللَّهِ يَقُولُ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ  
مَبْلَغُ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ  
الرَّامِيَةَ

بِالْبَلْغِ قَوْلِهِ . لَا يُؤْخَذُكُمْ اللَّهُ  
بِالَّذُو فِي آيَاتِنَاكُمْ

۱۶۲۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ  
سَعِيدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ ؓ  
أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ . لَا يُؤْخَذُكُمْ اللَّهُ  
بِالَّذُو فِي آيَاتِنَا نَكُفٍ قَوْلِ  
الرَّجُلِ . وَاللَّهُ وَبَلَى  
وَاللَّهُ

۱۶۲۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا  
السُّنْدِيُّ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ  
عَائِشَةَ ؓ أَنَّ أَبَا هَا كَانَ لَا يَجْتَنِي فِي يَمِينِ  
حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ كَقَارَةَ الْيَمِينِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ  
لَا أَسْرَى عَلَيْهِمْ هَا خَيْرٌ مِنْهَا إِيَّا  
قَبِلْتُ رُخْصَةً مِنَ اللَّهِ وَقَعَلْتُ  
الَّذِي هُوَ خَيْرٌ

بِالْبَلْغِ قَوْلِهِ . لَا تَحْرِمُوا طَيِّبَاتِ  
مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ

۱۶۲۸۔ حَدَّثَنَا هَمْدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ

إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَتِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا  
تَحْتَ ذَا مَعِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ مَتَى اللَّهُ عَلَيْنَا وَسَلَّمْ وَلَيْسَ  
مَعَنَا نِسَاءٌ فَقُلْنَا أَلَا نَحْتَصِمِي فَنَهَانَا عَنْ  
ذَلِكَ فَخَرَفَصَ لَنَا بَعْدَ ذَلِكَ أَنْ مَتَدَوَّجَ  
الْمَدَائِكُ بِالشُّوْبِ ثُمَّ قَدَّيَا يَهَُا السَّيِّدِينَ  
أَمْشُوا لَا تَحَرِّمُوا حَتَّى يَبْلُغَ مَا  
أَحَلَّ اللَّهُ

لَكُمْ:

بَابُ قَوْلِهِ إِذَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ  
وَالذَّخَابُ وَالْأَسْرَارُ رَجَحُوا مِنْ  
عَمَلِ الشَّيْطَانِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
أَلَا تَدْرِي الْقِدَاحُ يَفْتَسِمُونَ بِهَا فِي  
الْمُؤْمَرِ وَالنَّصَبِ أَنْصَابٌ يَتَّبِعُونَ  
عَلَيْهَا وَقَالَ غَيْرُهُ الزُّلْمُ الْقِدَاحُ لَا رَيْشَ  
لَهُ وَهُوَ وَاحِدُ الْأَسْرَارِ وَالْإِسْتِغْثَامُ  
أَنْ يُجَبِّلَ الْقِدَاحُ فَإِنْ تَمَثَّلَ أَنْتَهَى وَإِنْ  
أَمَرَتْهُ فَعَلَّ مَا تَأْمَرُ وَقَدْ أَعْلَمُوا الْعِدَّةَ أَحْمَ  
أَعْلَاهُ مَا يَضُرُّهُمْ يَنْتَفِسِمُونَ بِهَا وَفَعَلَتْ  
مِنْهُ قَسَمَتِ وَالْقَسْمُ الْمَصْدَرُ

۱۴۲۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا...  
عُمَرُ بْنُ يَسْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ  
عَبْدُ الْعَزِيزِ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ  
يُتَوَلَّى تَحْرِيفُ الْخَمْرِ وَإِنْ رَفَعْنَا الْمَدَائِكَ يَوْمَئِذٍ  
لَحْمَةً أَشْرَبَتْهُمَا فِيهِمَا شَرَابُ الْغَيْبِ

۱۴۳۰۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ  
عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي صَهْبٍ قَالَ قَالَ  
أَسْرُ بْنُ مَالِكٍ مَا كَانَ لَنَا خَمْرٌ غَيْرُ وَضِيئَتِكُمْ  
هَذَا الَّذِي تَسْمُونَهُ أَنْفُسُنَا كَأَنِّي لَأَقَاتُ  
أَسْفَى أَبَا طَلْحَةَ وَفُلَانًا وَفُلَانًا إِذَا جَاءَ رَجُلٌ

حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس نے اور ان سے عبداللہ نے  
مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوے کیا  
کرتے تھے اور ہمارے ساتھ ہماری بیویاں نہیں ہوتی تھیں۔ اس پر ہم نے عرض  
کی کہ ہم اپنے کو خستی کیوں نہ کر لیں۔ لیکن آنحضرتؐ نے ہمیں اس سے روک دیا  
(کہ یہ ناجائز ہے) اور اس کے بعد ہمیں اس کی اجازت دی کہ ہم کسی عورت  
سے کپڑے (یا کسی بھی چیز) کے بدلے میں نکاح کر سکتے ہیں (یعنی متوکی جو  
بعد میں حرام ہو گیا) پھر عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی ”اے ایمان والو! اپنے  
اپنے اور اپنی پاکیزہ چیزوں کو حرام نہ کرو جو اللہ نے تمہارے لیے جائز کی ہیں“

۶۶۹۔ استغاثی کا ارشاد ”شراب اور بھڑا اور بیت اور پانسے

تو بس نری گندی باتیں ہیں، شیطان کے کام۔“ ابن عباس رضی اللہ

تغفرما یا کہ ”لا زلام“ سے مراد وہ تیر ہیں جن سے وہ اپنے معاملات

میں خال نکالتے تھے۔ ”نصب“ بیت اللہ کے چاروں طرف

وہ کھڑے کئے ہوئے پتھر تھے جن پر وہ قربانی کیا کرتے تھے وہ سکر

صاحب نے فرمایا کہ ”زلم“ وہ تیر ہیں جن کے پر نہیں ہڑا کرتے،

ازلام کا واحد ہے۔ استقسام، یعنی پانسا، چھینکا کہ اس میں

ممانعت آجائے تو کہ جائیں اور اگر حکم آجائے تو حکم کے مطابق

عمل کریں، تیروں پر انھوں نے مختلف قسم کے نشانات لگا رکھے

تھے اور انھیں سے خال نکالا کرتا تھے۔ استقسام سے (لازم)

فعلت کے وزن پر قسمت ہے اور قسم مصدر ہے۔

۱۴۲۹۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن بشر نے

خبر دی، ان سے عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے

نافع نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب شراب

کی حرمت نازل ہوئی تو مدینہ میں اس وقت پانچ قسم کی شراب استعمال ہوتی تھی،

لیکن انگری شراب کا استعمال نہیں ہوتا تھا۔

۱۴۳۰۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، الا سے ابن علیہ نے حدیث

بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن صہیب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے انس

بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، ہم لوگ مختاری ”فیض“ کھجور سے تیار شدہ

شراب کے سوا اور کوئی شراب استعمال نہیں کرتے تھے، یہی جس کا نام تمہ نے

فیض رکھ رکھا ہے، میں کھڑا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کو ملا رہا تھا اور فلان (اور



فلاں کو، کہ ایک صاحب آئے اور کہا، میں کچھ خبر بھی ہے؟ لوگوں نے پوچھا کیا بات ہے؟ انھوں نے بتایا کہ شراب حرام قرار دی جا چکی ہے۔ فوراً ہی ان حضرات نے کہا، انس اب ان شراب کے مشکوں کو سپا دو۔ انھوں نے بیان کیا کہ ان صاحب کی اطلاع کے بعد پھر ان حضرات نے اس میں سے (ایک قطرہ بھی) نہ مانگا اور نہ پھر اس کا استعمال کیا۔

۱۴۳۱۔ ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی، انھیں ابن عیینہ نے خبر دی۔ انھیں عمرو بن ادران سے جابر بنی اللہ نے بیان کیا کہ غزوہ احد میں بہت سے صحابہ نے صبح صبح ہی شراب پی اور اس دن وہ سب حضرات شہید کر دیئے گئے۔ اس وقت تک شراب حرام نہیں ہوئی تھی۔

۱۴۳۲۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم حنفی نے حدیث بیان کی، انھیں عیسیٰ اور ابن ادریس نے خبر دی، انھیں ابو حیان نے، انھیں شعبی نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر کھڑے فرما رہے تھے، اے لوگو! چپ شراب کی حرمت نازل ہوئی تو وہ پانچ چیزوں سے تیار کی جاتی تھی، انجور، کھجور، شہد، گہوں اور جوسے، اور شراب ہر وہ مشروب ہے جو قتل کو نازل کر دے۔

۶۷۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”لوگ ایمان رکھتے ہیں اور نیک

کام کرتے رہتے ہیں ان پر اس چیز میں کوئی گناہ نہیں جس کو وہ کھاتے ہوں“ ارشاد ”واللہ یحب المحسنین“ تک۔

۱۴۳۳۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے حدیث بیان کی ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ حرمت نازل ہونے کے بعد جو شراب بہائی گئی تھی وہ فبیض تھی (اما بخاری رحمہ اللہ علیہ نے بیان کیا اور مجھ سے محمد نے ابوالنعمان کے حوالہ سے اس امانہ کے ساتھ بیان کیا کہ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں صحابہ کی ایک جماعت کو ابوطحیر رضی اللہ عنہ کے گھر شراب پلا رہا تھا کہ شراب کی حرمت نازل ہوئی آنحضرت نے من دی کو حکم دیا اور انھوں نے اعلان کرنا شروع کیا۔ ابوطحیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ابراہم جاکے دیکھو یہ آؤ انکے کسی ہے بیان کیا کہ میں باہر آیا۔ اور آؤں صاف طریقے سے سن کے اندر گیا) اور کہا کہ یہ ایک منادی ہے اور اعلان کر رہا ہے کہ ”خبردار ہر جاؤ شراب حرام ہو گئی ہے“ یہ سنتے ہی انھوں نے مجھ سے کہا کہ جاؤ اور شراب بہاؤ۔ بیان کیا کہ مدینہ کی گھول میں شراب بہنے

فَقَالَ وَهَلْ بَلَغَكُمْ الْخَبْرُ فَقَالُوا وَمَا ذَلِكَ قَالَ حَرِّمَتِ الْخُمْرَ قَالُوا أَهَرِقُ هَذَا الْفَيْدَلُ يَا نَسْرُ قَالَ فَمَا سَأَلُوا عَنْهَا وَلَا سَأَلُوا عَنْهَا بَعْدَ خَبَرِ الرَّجُلِ:

۱۴۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ صَبَّحَ النَّاسُ غَدَاةَ أُحُدٍ الْخُمْرُ فَقَتَلُوا مِنْ يَوْمِهِمْ جَمِيعًا شَهْدًا ۖ وَذَلِكَ قَبْلَ تَحْرِيمِهَا:

۱۴۳۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى وَابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ عَلَى مِئْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا بَعْدَ مَا بَعَثَ اللَّهُ النَّاسَ إِلَهُهُ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخُمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ مِنَ الْغَيْبِ وَالشَّمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْخِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْخُمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ:

يَا أَيُّهَا قَوْلُهُ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَ

عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِلَى قَوْلِهِ

وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ:

۱۴۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ الْخُمْرَ الَّتِي أُهْرِيقَتْ الْفَيْضُ وَمَرَادِي مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِي النُّعْمَانِ قَالَ كُنْتُ سَاقِي الْقَوْمِ فِي مَنْزِلِ أَبِي طَلْحَةَ فَنَزَلَ تَحْرِيمُ الْخُمْرِ فَأَمْرًا مُنَادِيًا فَنَادَى فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَخْرُجْ فَإِنَّا نَطْرُهَا هَلَا الصَّوْتُ قَالَ فَخَرَجْتُ فَقُلْتُ هَذَا مُنَادِيًا يَتَادَعَا أَلَا إِنَّ الْخُمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ لِي إِذَا هَبْ فَأَهَيَّيْنَهَا قَالَ فَخَبَرْتُ فِي سَكِّ الْمَدِينَةِ قَالَ وَكَأَنْتُ خُمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ أَنْفَضِيهِمْ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ قَتَلَ قَوْمٌ وَهِيَ

مٹی۔ بیان کیا کہ ان دنوں فتنہ شرابِ استہمال ہوتی تھی بعض لوگوں نے شراب کر جو اس طرح بہتے دیکھا تو کہنے لگے معلوم ہوتا ہے کہ کچھ لوگوں نے شراب سے اپنا پیٹ بھر رکھا تھا اور اسی حالت میں انہیں قتل کر دیا گیا ہے بیان کیا کھچا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ”جو لوگ ایمان رکھتے ہیں اور نیک کام کرتے رہتے ہیں ان پر ان چیز میں کوئی گناہ نہیں جب کو وہ کھاتے ہوں“

۶۷۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”ایسی باتیں مت پوچھو کہ اگر تم پر

ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں ناگوار گذریں۔“

۱۷۳۴۔ ہم سے منذر بن ولید بن عبد الرحمن جارہی نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے موسیٰ بن انس نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا خطبہ دیا کہ میں نے ویسا خطبہ کبھی نہیں سنا تھا، آپ نے فرمایا جو کچھ میں جانتا ہوں اگر تمہیں بھی معلوم ہوتا تو تم منہ سے کم اور دوتے زیادہ۔ بیان کیا کہ پھر حضور اکرم کے صحابہ نے اپنے چہرے چھپائے یا وجود ضبط کے ان کے رونے کی آواز سنائے دے رہی تھی۔ ایک صاحب نے اس موقع پر پوچھا، میرے والد کو ان میں بہ حضور اکرم نے فرمایا کہ فلاں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ”ایسی باتیں مت پوچھو کہ اگر تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں ناگوار گذریں“ اس کی روایت نصر اور روح بن عبادہ نے شعبہ کے واسطے سے کی

۱۷۳۵۔ ہم سے فضل بن سہل نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو النضر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو خنیس نے حدیث بیان کی، ان سے ابو جریہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بعض لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مذاکات سوالات کیا کرتے تھے کوئی شخص یوں پوچھتا کہ میرا باپ کون ہے، کسی کی اگر اونٹنی گم ہو جاتی تو وہ یہ پوچھتے کہ میری اونٹنی کہاں ہوگی ایسے ہی لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ ”لے ایلان والو ایسی باتیں مت پوچھو کہ اگر تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں ناگوار گذرے، یہاں تک کہ پوری آیت پڑھ کر سنائی۔“

۶۷۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اللہ نے نبیہ کو شرف کیا ہے

نہ سائبہ کو اور نہ وحیدہ کو اور نہ حامی کو“ واذ قال اللہ ”اے

قال معنی میں یقول کے ہے اور ”اے“ یہاں زندہ ہے۔

”الماتہ“ اصل میں مفعولہ (معمودہ) کے معنی میں ہے،

فَبَطَّلُوا فِيهِمْ قَالًا فَإِنَّ اللَّهَ كُنِيَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَمَكَلُوا صَلَاحًا حَبَاحَ حَبِيمًا طَعِيمًا

بَابُ قَوْلِهِ لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسْأَلُكُمْ

۱۷۳۴۔ حَدَّثَنَا مُنْذِرُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَارِي حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ خُطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً مَا سَمِعْتُ مِثْلَهَا قَطُّ قَالَ تَوَعَّلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَكَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا قَالَ فَنَقَلَ أَحْمَدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجُوهَهُمْ لَهْمُ حَيْنٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ قُرَيْشٍ فَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ آيَةُ لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسْأَلُكُمْ رَوَاهُ النَّفَرِيُّ وَرَوَاهُ أَبُو النُّفَرِيِّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا أَبُو النَّفَرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو خَنِيمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْحُوَيْرِثَةِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ قَوْمٌ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَحْزَامَ فَيَقُولُ الرَّجُلُ مَنَ أَجِدَ يَقُولُ الرَّجُلُ نَفِيلٌ فَأَقْبَهُ آيَةُ مَا حَسْبِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِمْ هَذِهِ آيَةً يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسْأَلُكُمْ حَتَّىٰ تَفْرَغَ مِنَ الْآيَةِ كُلِّهَا

بَابُ قَوْلِهِ مَا جَعَلَ اللَّهُ مِنْ نَّجْوَاةٍ

وَسَائِبَةٍ وَلَا وَصِيلَةٍ وَلَا حَامٍ وَ

إِذْ قَالَ اللَّهُ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ وَإِذْ هَمْنَا

صَلَّاهُ الْمَاتِدُ أَصْلُهَا مَفْعُولَةٌ

كَعِيشَةِ شَامِيَةٍ وَ تَطْلِيْقَةِ بَابَتَيْ  
وَالْمَعْنَى مِيْلَهُمَا مَجْمَعًا مِنْ خَدْرٍ يُقَالُ  
سَادَ فِي مَيْدَانِي وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَتَوَفَاكَ  
مَهْلِكَ :

جیسے عیشہؓ راہِ شامیہ اور تطلیقہؓ بائرنہ میں ہے اور الفت کے  
اعتبار سے معنی یہ ہیں کہ خیر کے ساتھ اس خوراک کا ذخیرہ وہ  
جمع کرے اسی سے بولتے ہیں مادی میانی۔ اور ابن عباس رضی اللہ  
عنه نے فرمایا کہ متوفیک کے معنی ہیں میت کا۔

۱۴۳۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ  
بْنُ سَعْدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ  
سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ الْبُخَيْرَةُ السَّيِّئُ يُنْتَعَمُ دُرُّهَا  
لِلطَّوْغِغِيَّتِ فَلَا يَحْلِبُهَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ وَالنَّاسِ  
كَانُوا يَسْتَبِوْنَهَا لِذَلِكَ يَحْتَمِلُ عَلَيْهَا  
شَيْءٌ قَالَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْتَ عَمْرٍو بَنَ عَامِرٍ  
الْحَذَّ أَيْتَ بَجْرٍ قَضِيْبُهُ فِي النَّارِ كَانَ أَوَّلَ مَنْ  
سَيَّبَ السَّوْأَتِيبَ وَأَمْرُ مَيْكَلَةَ النَّافَةِ الْبُكَرُ  
تُبَكِّرُ فِي أَوَّلِ نَتَاجِ الرِّبْدِ ثُمَّ تَنْتَبِهُ بَعْدَ يَانِثِي  
وَكَاثُوا يَسْتَبِوْنَهُمْ لَطَوِغِغِيَّتِهِمْ إِنْ وَصَلَتْ  
إِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى لَيْسَ بَيْنَهُمَا ذَكْرٌ وَالْحَامُ  
فَحْلٌ الرِّبْدُ يَضْرِبُ الصُّرُوبَ الْمَعْدُودَ فَإِذَا قَفَى  
ضَرَابَتُهُ وَدَعَوْهُ لِلطَّوْغِغِيَّتِ وَأَعْقُوهُ مِنْ  
الْحَمْلِ فَلَمْ يَحْمِلْ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَتَمَوُّهُ الْحَامِي  
وَقَالَ أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ  
سَمِعْتُ سَعِيدًا قَالَ يَحْلِبُهَا بَعْدَ قَالَ وَقَالَ  
أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَخْوُهُ وَرَأَى ابْنَ الْهَادِ عَنِ ابْنِ  
شِهَابٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ  
بْنُ أَبِي يَحْيَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْكُرْدِ مَا فِي  
حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يُونُسُ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ

۱۴۳۶۔ اہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم بن سعد  
نے حدیث بیان کی ان سے صالح بن کیسان نے اور ان سے ابن شہاب  
نے اور ان سے سعید بن مسیب نے بیان کیا کہ "بخیرہ" اس اونٹنی کو کہتے تھے۔  
جس کا دو دھڑوں کے لیے وقف کر دیا جاتا اور کوئی شخص اس کے دودھ کو  
دو ہنے کا مجاز نہ سمجھا جاتا۔ اور "سائہ" اس اونٹنی کو کہتے تھے جسے وہ اپنے  
دو بیٹوں کے نام پر آزاد چھوڑ دیتے تھے اور اس سے بابر برداری وغیرہ کا کوئی  
کا کو لینے تھے۔ بیان کیا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے عمر بن عامر خزاعی کو دیکھا کہ اپنی اونٹنی کو جہنم  
میں گھسیٹ رہا تھا اس نے سب سے پہلے ساثرہ کی رسم نکالی تھی اور "وسید"  
اس جوان اونٹنی کو کہتے تھے جو پہلی مرتبہ مادہ بچہ جنتی اور پھر دوسری مرتبہ  
مادہ ہی جنتی، اسے بھی وہ دو بیٹوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے لیکن اسی موت  
میں جبکہ وہ تواتر دو مرتبہ مادہ بچہ جنتی اور اس درمیان میں کوئی بچہ نہ ہوتا۔  
اور "حامی" نراوٹ کی ایک قسم تو اس سے اونٹنی کے بچے کی پیدائش کی  
قدر اہل عرب متفقہ کر لیتے تھے اور جب وہ مقررہ قدر پوری ہو جاتی تو اسے  
دو بیٹوں کے لیے چھوڑ دیتے، اسے بابر برداری وغیرہ کی بھی چھٹی مل جاتی  
لہذا اس پر کسی قسم کا بوجھ نہ لایا جاتا، اس کا نام "دہ حامی" رکھتے تھے اور  
ابو الیمان نے بیان کیا، انھیں شیب نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھوں نے  
سعید بن مسیب سے سنا، کہا کہ انھوں نے زہری سے یہ تفصیلات بیان کیں۔  
سعید بن مسیب نے بیان کیا، اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ  
میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے اس طرف ارشاد فرمایا تھا۔ اور  
اس کی روایت ابن الہاد نے کی، ان سے ابن شہاب زہری نے، ان سے سعید بن  
مسیب نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم سے سنا۔ مجھ سے محمد بن ابی یعقوب اور ابو عبد اللہ کوفی نے حدیث بیان کی،  
ان سے حسان بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی،  
ان سے زہری نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے جہنم کو دیکھا کہ اس کے بعض حصے بعض دوسرے حصوں کو لکھائے جا رہے تھے اور میں نے عمر کو دیکھا کہ اپنی آستیں اس میں گھسیٹتا پھر رہا تھا، یہی وہ شخص ہے جس نے سب سے پہلے سائبہ کی رسم ایجاد کی تھی۔

۶۴۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور میں ان پر گواہ رہا، جب تک میں ان کے درمیان رہا، پھر جب تو مجھے اٹھا لیا، جب سے (تو ہی ان پر نگران ہے اور تو تو ہر چیز پر گواہ ہے)۔

۱۶۳۷۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی انھیں مغیرہ بن نعمان نے خبر دی، کہا کہ میں نے سعید بن جبیر سے سنا اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور فرمایا، اے لوگو! (قیامت کے دن) تم اللہ کے پاس جمع کئے جاؤ گے۔ ننگے پاؤں، ننگے جسم اور بغیر حلقہ کے۔ پھر انھوں نے اس آیت کی تلاوت کی، جس طرح تم سے اول بار پیدا کرنے کے وقت ابتداء کی تھی، اسی طرح اسے دوبارہ کر دیں گے۔ ہمارے ذمہ وعدہ ہے، ہم مقرر اسے کر کے رہیں گے۔ آخر آیت تک۔ پھر فرمایا قیامت کے دن تمام مخلوق میں سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو کھڑا کیا جائے گا۔ ان اور میری امت کے کچھ افراد کو لایا جائے گا، اور انھیں جہنم کی طرف لے جایا جائے گا میں عرض کر دوں گا۔ میرے رب! یہ تو میرے امتی ہیں، مجھ سے کہا جائے گا، آپ کو نہیں معلوم ہے کہ انھوں نے آپ کے بدعتی چیزیں شریعت میں نکالی تھیں، اس وقت میں بھی وہی کہوں گا جو عبد صالح رضی اللہ عنہ نے کہا ہو گا کہ "میں ان پر گواہ رہا جب تک میں ان کے درمیان رہا، پھر جب تو مجھے اٹھا لیا، (جب سے) تو ہی ان پر نگران ہے، مجھے بتایا جائے گا کہ آپ کی وفات کے بعد یہ لوگ دین سے پھر گئے تھے۔

۶۴۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد تو اگر انھیں عذاب دے تو یہ تیسرے بندے ہیں اور اگر تو انھیں بخش دے تو بھی تو زبردست ہے، حکمت والا ہے۔

۱۶۳۸۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے سہیل نے حدیث بیان کی، ان سے مغیرہ بن نعمان نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا، تمہیں قیامت کے دن

جَہَنَّمَ يَخِطُّكُمْ بَعْضُهَا بَعْضًا وَرَأَيْتُ عَمْرًا يَخْبُرُ قَضِيْبَهُ وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ هُنَّ سَيِّبُ

الستوا مِبَ :

يَا أَيُّهَا قَوْلِهِ - وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتُ أَتَى الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ :

۱۶۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا الْمُبِيرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنًى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَتُكَلِّمُ مَحْشُورُونَ إِلَى اللَّهِ حُفَاةٌ عُذْرَةٌ تَمُوتُ قَالَ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نَعْبُدُهُ وَعَذَرْنَا عَلَيْكُمْ إِنْ تَا كُنَّا فَأَعْلَيْنَ إِلَى الْآخِرَةِ لَئِنْ تَمُوتُ قَالَ أَلَا وَآلِ أَوَّلَ الْخَلْقِ ثَوْنٌ يَكُونُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِمْرَأَهُمْ أَلَا وَآلَهُ يُجَادُّ بِرِجَالٍ لَهُمْ أَمْ يَكُنَّ يَوْمَئِذٍ يُؤَخَّرُونَ بَيْنَهُمْ ذَاتَ الشَّيْءِ أَلَا قَوْلُكَ يَا رَبِّ أَصْبَحُ نَبُتًا قَالِ إِنَّكَ لَا تَذَرُنِي مَا أَخَذْتُكَ بَعْدَكَ قَوْلُكَ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتُ أَتَى الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ فَيَقَالُ إِنَّ هَؤُلَاءِ لَكُم مِزَانُكُمْ مِنْ مِزَانِ يَوْمَئِذٍ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مِنْ دُونِ مَا رَأَوْا قَتَلَهُمْ :

يَا أَيُّهَا قَوْلِهِ - إِنَّ قَسَدًا بَيْنَهُمْ فَإِنَّهُمْ يُجَادُّكَ وَإِنْ تَعْلَمُ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ :

۱۶۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مَعْبُورَةُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ

جمع کیا جائے گا، اور کچھ لوگوں کو جہنم کی طرف سے جایا جائے گا۔ اس وقت میں مجھ وہی کہوں گا جو عبد صالح نے کہا ہوگا کہ ”میں ان پر گواہ رہا جیت تک میں ان کے درمیان رہا“ ارشاد ”الحزب الحکیم تک۔“

وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ تُعْشَرُونَ وَإِنْ نَأْسَا تَأْخُذُ بِهِمْ دُفَاتٍ  
الشَّيْءَ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكَانَتْ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا  
مَا دُمْتُ فِيهِمْ إِلَى قَوْلِهِ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

## سُورَةُ النَّعَامِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”فقتلہم“ یعنی معذرتہم۔  
”محرشات“ مایوس من الحکیم وغیر ذلک ”مملوۃ“ ماحیل  
علیہا۔ ”لبسنا“ ای بشہبنا ”نیاؤں“ ای قیبا عدون۔  
”تبسل“ ای تفضع، ”ابسلوا“ ای افغوا، ”باسطوا“ ای سیم، میں بسط  
یعنی مزب ہے، استکثرتم اے افضلتم کثیرا ذرا من الحدیث یعنی  
وہ اپنے میل اور مال میں سے اللہ کا کچھ حصہ متعین کر دیتے تھے،  
اور کچھ شیطان اور بتوں کا، کثرت کا واحد کثان ہے، ”اما شملت“  
یعنی پیٹ میں بچہ یا ذہر کا مادہ، پھر تم ایک کو حرام اور دوسرے  
کو حلال کیوں قرار دیتے ہو ”مسفوحا“ ای مسفوحا، ”صدف“ ای  
اعرض، ”ابسلوا“ ای اذلسوا، ”ابسلوا“ ای اسلوا، ”سردا“  
ای دارما، ”استہوتہم“ ای اضلتہم، ”تمتہون“ ای تشکون۔  
”وقر“ ای جم، لیکن ”وقر“ (واؤ کے کسوکے ساتھ) بوجہ کے معنی  
میں آتا ہے، ”اساطیر“ کا واحد سطرہ اور اسطرۃ ہے یعنی دیوالیہاں۔  
”الباسا“، ”باسس“ سے مشتق ہے اور بوس سے بھی ہو سکتا ہے۔  
”جہرۃ“ اے معاینۃ، ”صور“ صورت کی جمع ہے جیسے سورۃ اور  
سورۃ، ”ملکوت“، بمعنی ملک، بصوت اور بحوت کے وزن پر ملتے  
ہیں ترہب خیر من ان ترہم۔ ”عن“ بمعنی الخ، ”تعالیٰ“ ای علا۔  
۶۷۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور اس کے پاس میں غیب کے  
خزانے، انھیں بجز اس کے کوئی نہیں جانتا،“

## سُورَةُ النَّعَامِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَنَزَلَتْهُمْ مَعْدَنَ رَهْمَہُ  
مَعْدَنَ رَهْمَہُ مَا يُعَدُّشُ مِنَ الْكُدِّ مَا يُعَدُّشُ مِنْ الْكُدِّ  
عَلَيْهِمْ ذَلِكَ حَمُولَةٌ مَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا وَ  
لَلْبَسِ نَاشِئَةً نَاشِئَةً وَنَاشِئَةً وَنَاشِئَةً  
تَبْسَلُ تَقْصِمُ ابْسِلُوا افْضَحُوا بَاسْطُوا  
أَيْ يَهْمُ الْبَسْطُ الصَّوْبُ اسْتَكْتَرْتُمْ  
أَضَلْتُمْ كَثِيرًا ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ فَحَلَّوْا اللَّهَ مِنْ  
شَمَاتِهِمْ وَمَا لَهُمْ نَصِيبًا وَلِلْشَّيْطَانِ وَ  
الْذَرَأُ نَاصِيبًا أَيْ كَثْرَةً وَاحِدَهَا كِنَانٌ أَمَا شَمَلْتُ  
بَعْنِي هَلْ تَشْتَمِلُ إِلَّا عَلَى ذِكْرٍ أَوْ فَنِي فَلَمْ يَحْمَرُّ  
بَعْضًا وَتَحْلُونَ بَعْضًا مَسْفُوحًا مَهْرًا أَمَا صَدَفَ  
أَعْرَضَ ابْسِلُوا اذْلَسُوا ابْسِلُوا اسْلُوا اسْلُوا  
ذَلِكَ اسْتَهْوَتْهُ أَضَلَّتْهُ بَيِّنَةٌ ذَنْ يَشْكُونَ  
وَقَرَّصَمَ وَمَا الْوَقْرُ الْحِمْلُ اسَاطِيرُ وَاحِدٌ  
اسْطُورَةٌ وَاسْطَارَةٌ وَهِيَ الشَّرْهَاتُ الْبَاسَاوُ  
مِنَ الْبَاسِ وَيَكُونُ مِنَ الْبُؤْسِ جَهْرَةً مَعَانِيَةً  
الصُّورُ جَمَاعَةٌ مَوْسِمٌ كَقَوْلِهِ سُورَةُ  
بَارَكَ قَوْلِهِ وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا  
يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ

۱۷۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ

ابْنِ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِحِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
مَفَاتِحُ الْغَيْبِ خَبَرِي إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عَلِيمُ السَّاعَةِ وَ

۱۷۳۹۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسعید بن  
سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوشہاب نے ان سے سالم بن عبد اللہ نے اور  
ان سے ان کے والد نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، غیب کے خزانے  
پانچ ہیں (اور اس آیت میں بیان ہوئے ہیں) بیشک اللہ ہی کو قیامت کی خبر ہے

اور دہی مینہ برساتا ہے، اور دہی جانتا ہے کہ رحول میں کیا ہے اور کوئی بھی نہیں جان سکتا کہ وہ کل کیا عمل کرے گا، اور نہ کوئی یہ جان سکتا ہے کہ وہ کس زمین میں مرے گا۔ بیشک اللہ ہی علم والا ہے، خیر رکھنے والا۔

۶۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ”اے کھد سیکھ کر اللہ اس پر بھی قلم ہے کہ تمہارے اوپر کوئی عذاب مسطر کر دے تمہارے اوپر سے“  
آخر آیت تک۔ یہ سب کای خبطم، التباس سے مشتق ہے یہ سب کای خبطوا، شیعا یعنی خبطاً“

۱۶۴۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید سے حدیث بیان کی۔ ان سے عمر بن دینار سے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حبیب یہ آیت "قل هو اللہ علیٰ ان سبیت علیکم غذا من فوقکم" (ترجمہ اور کھڑے رکھا)، نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا، (اے اللہ! میں اس سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ پھر نازل ہوئی، "او من تحت ادحکم"، آنحضرتؐ نے اس پر بھی فرمایا کہ میں اس سے تیری پناہ مانگتا ہوں (لیکن) "او علیک شیعا ویدق بعضکم" (پہلی دو صورتوں کے مقابلے میں)۔ پر آپؐ نے فرمایا کہ یہ آسان ہے۔ (جو لوگ ایمان لائے) اور انھوں نے

اپنے ایمان کو ظلم سے مخلوط نہیں کیا،

۱۴۴۱ھ میں سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے سلیمان نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب "ولم یلبسوا ایماہم بظلم" نازل ہوئی تو صحابہ نے کہا، ہم میں کون ہوگا جس کا دامن ظلم سے پاک ہوگا۔ اس پر ایات اتری۔ "بدیشک شرک ظلم عظیم ہے"

۶۷۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور یونیس اور لوط کو اور ان میں سے

ہر کوسم نے جہان والوں پر فضیلت دی تھی۔“

۱۷۲۲۔ ہم سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن مہدی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے ان سے ابوالعالم نے بیان کیا کہ مجھ سے تمہارے بنی کے چچا زاد بھائی یعنی ابن عباس نے حدیث بیان کی کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کے لیے مناسب نہیں کہ مجھے پوش بن مثنیٰ علیہ السلام سے بہتر بنائے۔

۱۶۴۳۔ ہم سے آدم بن ابی اباس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث

يُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّحَابِ وَمَا تُدْرِي  
نَفْسٌ مِمَّا ذَاكَ تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تُدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ  
تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ

[illegible]

١٤٣٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الشَّعْثَانَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَرْثَدٍ  
عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيَّارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ  
هَذِهِ آيَةُ نَزَلَ هُوَالِقًا دِرْعًا عَلَى أَنْ يَبْعَثَ  
عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ أَوْ بِكَسَلِ شَيْعَا وَيَدَيْ بَعْضِكُمْ  
بِأَسْ بَعْضٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
هَذِهِ آيَاتُ هَذَا السُّرَةِ

بَابُ قَوْلِهِمْ - وَلَهُ يَلْبِسُوا  
أَيْمَانَهُمْ بِظُلْمِهِ

١٦٣١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَمَا نَذَلْتُ وَلَمْ يَكُفُّوا إِلَيَّ هُوَ يُظْلَمُ قَالَ أَهْلُ الْبَيْتِ وَآيَاتُهُمْ يُظْلَمُونَ فَذَلِكَ أَنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ

بَابُ قَوْلِهِ . وَيَوْمَ تَوُودُ  
كَلَّا فَضِلْنَا عَلَى الْعَالَمِينَ

١٤٢٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو  
مُهَذَّبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ  
قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَمْرِو بْنِ يَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ  
النَّبِيِّ مَوْلَى ابْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ  
يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مَرْثَدَةَ

٤٣٣ - حَدَّثَنَا اِدمُ بْنُ اَبِي اَبَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

بیان کی، انہیں سعد بن ابراہیم نے خبر دی کہ کہا میں نے عبد الرحمن بن عوف سے سنا، انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کے لیے مناسب نہیں کہ مجھے یونس بن متی علیہ السلام سے بہتر بتائے۔  
۶۷۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد یہی وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ

نے ہدایت کی تھی، سو آپ بھی ان کے طریقہ پر چلیے،

۱۷۴۴۔ مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں ابن جریر نے خبر دی، کہا کہ مجھے سلیمان احول نے خبر دی، انھیں مجاہد نے خبر دی کہ انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا سورہ ص میں بھی سجدہ ہے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ہاں، پھر آپ نے آیت، ”وَدْعَبْنَا“ سے فقہ اہم اقتہ ”تک تلاوت کی اور فرمایا کہ داؤد علیہ السلام بھی ان انبیاء میں شامل ہیں (جن کا ذکر آیت میں ہوا ہے اور جن کی اقتداء کے لیے انھوں سے کہا گیا ہے) زید بن ہارون، محمد بن عبد الوہاب بن یوسف نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، تو آپ نے فرمایا کہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان میں سے ہیں جنہیں ان انبیاء کی اقتداء کا حکم دیا گیا ہے۔

۶۸۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور جو لوگ کہ یہودی ہوئے ان پر گھروالے کل جائز ہوئے“ نے حرام کر دیئے تھے اور لگائے اور بکری میں سے ہونے ان پر ان دونوں کی چربیاں حرام کی تھیں، آخر آیت تک، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”کل ذی ظفر“ سے مراد اونٹ اور خرگوش ہیں۔ ”الحواشی“ یعنی اونٹنی، اور دوسرے صاحب نے فرمایا کہ ”صادوا“ کے معنی ہیں کہ وہ یہودی ہو گئے، لیکن ”ھدنا“ کا مفہوم یہ ہے کہ ہم نے توبہ کی، اس سے عائد، تا تب کے معنی ہیں آتا ہے۔

۱۷۴۵۔ ہم سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن ابی حبیب نے کہ عطاء نے بیان کیا کہ انھوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، انھوں نے فرمایا اللہ یہودیوں کو سمجھے جب اللہ تعالیٰ نے ان پر مردہ جانوروں کی چربی حرام کر دی تو اس کا تیل نکال کر اسے بچنے اور کھانے لگے، اور ابو جہم نے بیان کیا، ان سے عبد الحمید نے حدیث بیان کی، ان سے زید نے حدیث بیان کی، انھیں عطاء نے کھا

أَخْبَرَنَا سَعْدُ بْنُ ابْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ حَمِيدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى ۖ  
بَاب ۱۷۴۹ قَوْلِهِ وَلَئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فِيمَا نَحْنُ قَاتِلُهُ ۖ

۱۷۴۴۔ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ مَوْسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ أَنَّ ابْنَ جَرِيرٍ أَخْبَرَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي سَلِيمُ بْنُ الْحَوْلِ أَنَّ جَاهِدًا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ أَفِي صَحَابَةِ فَقَالَ نَعَمْ ثُمَّ تَلَا وَدَعَبْنَا إِلَى قَوْلِهِ فِيمَا نَحْنُ قَاتِلُهُ ثُمَّ قَالَ هُوَ مِنْهُمْ أَوْ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَحَمِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ وَسَمْعَلُ بْنُ يُونُسَ عَنِ الْعَوَّامِ عَنْ قَبَايِدٍ قُلْتُ لِزَيْدِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ أُمِرَ أَنْ يَقْتُلَ ذِي ظُفْرِ ۖ

بَاب ۱۷۴۵ قَوْلِهِ وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِي ظُفْرٍ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُومَهُمَا الْأَيُّمَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُلَّ ذِي ظُفْرٍ الْبَعِيزُ وَالنَّعَامَةُ الْخَوَايَا الْمَبْعُودَةُ عَنْبُكُ هَادُوا مَسْرُودًا هَيُّوْذًا أَوْ أَمَا قَوْلُهُ هَدَىٰ فَآثَبًا نَبَاً هَادِيًا تَابًا ۖ

۱۷۴۵۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ عَطَاءٌ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتِلُوا اللَّهَ الْيَهُودَ لَمَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ شُحُومَهَا حَبَلُوا لَهَا بَاعُوهَا فَافْكُوهَا وَقَالَ أَبُو هَاشِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا

يَزِيدُ كَتَبَ الْاَمْرَ سَمِعْتُ جَابِرًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بَابُ ۱۸ قَوْلِهِ - لَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ  
مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ

۱۶۴۶- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
عُمَرَ عَنْ أَبِي ذَكْوَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ لَا أَحَدًا أَعْيِدُ مِنَ اللَّهِ وَلَيْزَ لَكَ حَرَمٌ  
الْفَوَاحِشُ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا شَيْءٌ أَحَبُّ  
إِلَيْهِ الْمَذْحِ مِنَ اللَّهِ وَلَيْزَ لَكَ مَذْحٌ نَفْسُهُ  
قُلْتُ سَمَوْتُهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَ  
مَا نَعَمْ قَالَ نَعَمْ وَكَيْلٌ حَنِيطٌ وَحَيْطٌ  
بِهِ قَبْلُ جَمْعٌ قَبِيلٌ وَالْمَعْنَى اللَّهُ مَرُوبٌ  
لِلْعَذَابِ كُلُّ ضَرْبٍ مِنْهَا قَبِيلٌ زُخْرٌ  
كُلُّ شَيْءٍ حَسَنَتُهُ وَذَشَّتِيَّتُهُ وَهُوَ بَاطِلٌ  
فَهُوَ زُخْرٌ وَحَرْثٌ حَبْرٌ حَرَارٌ وَ  
كُلُّ مَسْنُونٍ فَهُوَ حَبْرٌ مَحْجُورٌ وَ  
الْحَبْرُ كُلُّ بِنَاءٍ مَبْنِيَّتُهُ وَيُقَالُ لِلدُّنْيَا  
مِنَ الْخَبْلِ حَبْرٌ وَيُقَالُ لِلْعَقْلِ حَبْرٌ  
وَحَبْرٌ وَ أَمَّا الْحَبْرُ فَمَوْضِعٌ لِنُحُودٍ وَمَا  
حَبْرٌ عَلَى مَنْ لَا يَفْهَمُ حَبْرًا وَمِنْهُمْ جَعِلَ الْبَيْتُ حَبْرًا  
فَكَانَتْ مَشَقَّتُهُ مِنْ حَبْرٍ قَبِيلٌ مِنَ الْقَوْلِ وَأَمَّا حَبْرٌ لِيَا مَرْءَ

بَابُ ۱۸ قَوْلِهِ هَلُمَّ شُعْبَةَ كَذَلِكَ  
أَهْلُ الْحَبَارِ هَلُمَّ لِلْوَحِيدِ وَ  
الْإِشْتِيَانِ وَالْحَبِيبِ

۱۶۴۷- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ  
حَدَّثَنَا عُمَارَةُ حَدَّثَنَا أَبُو زَعْنَةَ حَدَّثَنَا  
أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْرَبُوا السَّاعَةَ حَتَّى تَطْلُعَ  
الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا سَأَهَا النَّاسُ أَمِنْ مَنْ  
عَلَيْهَا فَذَلِكَ حَيْثُ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا

تھا کہ میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے -  
۶۸۱- اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور بے حیائیوں کے، پس بھی نہ جاؤ،  
(خواہ) وہ علانیہ ہوں۔ اور (خواہ) پوشیدہ

۱۶۴۶- ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی،  
ان سے عمرو نے، ان سے ابو ذکوان نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ  
اللہ سے زیادہ اور کوئی غیرت مند نہیں، یہی وجہ ہے کہ اس نے بے حیائیوں کو حرام  
قرار دیا خواہ وہ علانیہ ہوں خواہ پوشیدہ اور اللہ کو اپنی مدح و تعریف سے زیادہ  
اور کوئی چیز پسند نہیں، یہی وجہ ہے کہ اس نے اپنی مدح کی سب سے اعلیٰ چیز مرہ نے  
بیان کیا کہ میں نے پوچھا آپ نے خود عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنی تھی؟  
انھوں نے بیان کیا کہ ہاں میں نے پوچھا، اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے حوالے سے حدیث بیان کی تھی؟ کہا کہ ہاں۔ ”ذکیل“ بمعنی حنیط اور وہ ذات کہ  
کوئی چیز اس کے حدود علم و احاطہ سے باہر نہ ہو۔ ”قبیل“ قبیل کی جمع ہے مفہوم  
یہ ہے کہ عذاب کی مختلف صورتیں ہوں گی، ایک ایک ”زخرف القول“ ہر  
اس چیز کو کہیں جسے آپ خوبصورتی اور لہذا پوتی کر کے پیش کریں، حالانکہ وہ  
باطل اور بے بنیاد ہو تو اسے کہیں گے ”زخرف“ اور ”حدیث حجر“ یعنی حرام،  
ہر ممنوع چیز کو جو کہہ سکتے ہیں، حجر کے معنی میں عسارت پر بھی ”حجر“ کا اطلاق  
آتا ہے گھوڑی کو بھی حجر کہتے ہیں اور عقل کو بھی حجر کہتے ہیں اور ”حج“ بھی بطور  
”حجر“ بھی خود کی ہستی کو بھی نام تھا، ہر ممنوع علاقہ قبر کہلاتا ہے خطیم کو بھی اسی  
دوسرے کہتے ہیں گویا وہ ممنوع کے مفہوم کو یاد کرتا ہے جیسے قبیل، مقتول کے۔ اور  
”حجر ایماہ“ ایک مقام کا نام ہے۔

۶۸۲- اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”آپ کہتے ہیں کہ اپنے گواہوں کو راہ  
”علم“ ان حجاز کے محاورہ میں واحد تثنیہ اور جمع سب کے لیے  
آتا ہے۔

۱۶۴۷- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب نے حدیث  
بیان کی، ان سے عمارہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو زہرہ نے حدیث بیان کی  
اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا، اس وقت تک قیامت نہ برپا ہوگی، جب تک سورج مغرب سے طلوع  
نہ ہوئے جب لوگ اسے دیکھیں گے تو ایمان لائیں گے لیکن یہ وہ وقت ہوگا  
جب کسی ایسے شخص کو اس کا ایمان کوئی نفع نہ دے گا جو پہلے سے ایمان نہ



لَمْ تَكُنْ أَصْنَتْ مِنْ قَبْلُ ۖ

رکھتا ہو۔

۱۴۳۸۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ حَسْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُوا لِحَدِّهِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَأَاهَا النَّاسُ امْتَدَّوْا أَجْعُونَ وَذَلِكَ جِبْنٌ لَا يَنْفَعُ فَنَسُوا نِيَامَهُمْ ثُمَّ قَرَأَ آيَةَ ۖ

۱۴۳۸۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث میں بیان کی، انھیں عبد الرزاق نے خبر دی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں ہمام نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت اس وقت تک برپا نہ ہوگی، جب تک سورج مغرب سے نہ طلوع ہوئے گا جب مغرب سے سورج طلوع ہو گا اور لوگ دیکھ لیں گے تو سب ایمان لائیں گے۔ لیکن یہ وقت ہر گاہ جب کسی کو اس کا ایمان نفع نہ دے گا پھر آیت کی تلاوت کی۔

## سُورَةُ اَعْرَافٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”دربار شاہ“ یعنی مال۔ ”انہ لا یحب المعتزین“ یعنی دعائیں اور اس کے علاوہ دوسری چیزوں میں (حد سے تجاوز کرنے والوں کو اللہ پسند نہیں کرتا) ”عفواً“ یعنی ان کی تعداد میں اضافہ ہوا اور ان کے مال میں بھی ”الفتاح“ یعنی قاضی، بولتے ہیں ”افتح بیننا“ یعنی ہمارے فیصلہ کر دیجئے۔ ”نتقنا الجبل“ ای رفعنا ”انجست“ ای النجرت ”مقبر“ ای خزان ”اسی“ ای احزن، تاس ای حزین۔ دوسرے صاحب نے فرمایا: ”ما منک ان لا تسجد“ ای ما منک ان تسجد ”یحضنان“ یعنی آدم وحوۃ علیہما السلام جنت کے تہوں کو حور و شرمگاہ چھپانے کی کوشش کرنے لگے ”سو آہتا“ سے شرمگاہ کی طرف کنایہ ہے ”متاع الی حین“ یہاں قیامت تک کی مہلت کے لیے ہے ”حین“ عرب میں تھوڑی دیر کے لیے بھی آتا ہے اور غیر محدود و دعوہ کے لیے بھی، الرایش اور الریش ایک معنی میں یعنی اور پر کا لباس ”قبیلہ“ یعنی اس کا گروہ جس سے اس کا تعلق تھا ”اداکو“ ای جمیعوا۔ انسان اور چوپائے سب کے ”مشاق“ کو مسموم کہتے ہیں اس کا دوا حد سے ہے۔ مشاق میں دھول انھیں ناک نہ، دھول کا ان اور نیچے اور آگے کی شرمگاہ داخل ہے۔ ”عزاش“ ای ما غشواہ ”نشر“ ای متفرقہ۔ نکلے ای قلیل الغنما ای یحیوا حقیق الحق۔ استرہوہم“ رخصت سے مشتق ہے۔

## سُورَةُ اَعْرَافٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَا شَاهُ الْمَالِ الْمُعْتَزِينَ فِي الدُّعَا وَفِي غَيْرِهِ عَقُودًا كَثُرُوا وَكَثُرَتْ أَمْوَالُهُمُ الْفَتْحُ الْفَتْحُ أَفْتَحَ بَيْنَنَا أَفْتَحَ بَيْنَنَا نَتَقْنَا رَفَعْنَا أَنْجَسَتْ أَنْجَسَتْ مُشَبَّرُ خُزْرَانٍ أَسَى أَحْزَنَ مَتَاعُ نَاسٍ حَزَنَ وَحَالَ غَيْبُهُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُسْجِدَ يَحْضِرَانِ أَحَدُ الْخِصَافِ مِنْ دَرَقِ الْجَنَّةِ كَيْوَلِيَانِ السُّورَقِ يَحْضِرَانِ الْوَرَقِ بَعْضُهُ إِلَى بَعْضٍ سَوَاءٌ هِيَا كِنَانِيَّةٌ عَنْ فَرْجِيهِمَا وَمَتَاعٌ إِلَى حِينٍ هَاهُنَا إِلَى الْفِيَا مَةِ وَالْحِينُ هُنَا الْعَرَبُ مِنْ سَاعَةٍ إِلَى مَا لَا يَحْصِي عَنْ دَهْرِ الرَّيَاشِ وَالرَّيَاشِ وَاحِدٌ دَهْوٌ مَا ظَهَرَ مِنَ النَّبَاسِ قَبِيلُهُ جِيلُهُ الَّذِي هُوَ مِنْهُمْ وَأَدَا كَوْرًا إِجْمَعُوا وَمَشَاقِ الْإِنْسَانِ وَالذَّابَّةِ كَلَامٌ مَسْمُومٌ مَوْمًا وَاحِدًا هَا سَمٌّ وَهِيَ عَيْنَاكَ وَ مَنَحْرَاهُ وَفَمُهُ وَأُذُنَا وَذُبْرَا وَالْخَلِيلَةُ غَوَاشٍ مَا غَسَّوَاهُ نَشْرًا مُتَفَرِّقَةً فَلَا تَلْكَ خَلِيلًا

”تلقف“ ای تلقم۔ طائرہم ”اسے خفہم“ طرف۔  
 یعنی سیلاب کا اموات کی کثرت کو بھی طوفان کہتے ہیں۔  
 ”الاسباط“ یعنی بنی اسرائیل کے قبائل۔ ”یعدون  
 فی السبت“ یعنی اس دن حد سے انھوں نے تبادر شروع  
 کر دیا۔ تعد یعنی تبادر۔ ”شرعاً“ ای شوارع۔ ”بئیس“  
 ای شدید۔ ”اغدا لی الارض ای قعد و قتا عس“ سنسنتہم  
 ای ناتیہم من کامنہم۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے  
 فانصم اللہ من حیث لم یحسبوا۔ ”من حیزہ“ ای من  
 جہون۔ ایمان مرہا۔ ”ای مئی خرو جہا“ نیز غنک  
 ای مستحزنک۔ ”ظیف“ ای ممل، اسی سے استعمال  
 ہوتا ہے۔ ”ویرلم“ طائف اور یہ ایک معنی میں ہے۔  
 میدونہم ای نیز خون۔ ”خیفہ“ یعنی خوف سے اور  
 خفیہ، احشاء سے مشتق ہے۔ ”الاسال“ کاوا اصل  
 ہے، عصر سے مغرب تک کے وقت پر اس کا اطلاق ہوتا ہے،  
 جیسے اللہ تعالیٰ کے ارشاد میں ”بکرۃ واصیلاً“  
 ۶۸۳۔ اللہ عزوجل کا ارشاد ”آپ کہہ دیجئے کہ میرے پروردگار  
 نے تو بس بے پروگی کو حرام کیا ہے، ان میں سے جو ظاہر میں  
 (ان کو بھی) اور جو پوشیدہ ہوں (ان کو بھی)۔

۱۶۴۹۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث  
 بیان کی، ان سے عمرو بن مروان نے، ان سے ابو وائل نے اور ان سے عبداللہ بن  
 مسعود رضی اللہ عنہ نے (عمرو بن مروان نے بیان کیا کہ میں نے (ابو وائل سے)  
 پوچھا کیا آپ نے یہ حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے خود سنی ہے؟ انھوں نے  
 فرمایا کہ ہاں اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کی تھی  
 آنحضرت نے فرمایا کہ اللہ سے زیادہ اور کوئی غیرت مند نہیں ہے اس لیے اس  
 نے بے حیائیوں کو حرام کیا۔ خواہ ظاہر میں ہوں یا پوشیدہ اور اللہ سے زیادہ اپنی  
 درج کو پسند کرنے والا اور کوئی نہیں۔ اسی لیے اس نے خود اپنی تعریف کی ہے۔

۶۸۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور جب موسیٰ ہمارے وقت (موجود)  
 پر آگئے اور ان سے ان کا پروردگار ہم کو کام بڑا موسیٰ بولے، اے  
 میرے پروردگار! مجھے اپنے کو دکھلا دیجئے (کہ میں آپ کو

لَعَنُوا یَعِیْشُوا حَقِیْقٌ حَتّٰی اسْتَرْهَبُوْهُمْ مِّنَ  
 الرَّهْبَةِ تَلَقَّفْ تَلَقَّفْ طَائِرُهُمْ حَقِیْقٌ حَقِیْقٌ  
 مِّنَ السَّبِيلِ وَیَقَالَ لَلْمَوْتِ الْکَثِیْرُ الطُّوْفَانُ  
 الْقَتْلُ الْحَمَانُ یُغِیْبُهُ مِغَارُ الْحَمْرِ عَرُوشُ  
 وَغَرِیْشُ بِنَاءٌ سَقِیْطٌ کُلٌّ مِّنْ نَّدِیْمٍ فَقَدْ  
 سَقِیْطٌ فِیْ یَدِیْهِ الْاَسْبَاطُ قَبَائِلُ سَبَیْ اِسْرَآءِیْلَ  
 یَعُوْذُوْنَ فِی السَّبْتِ یَعُوْذُوْنَ لَمْ یَحْاِوِرُوْنَ نَعْدًا  
 تَجَاوَزُ شُرْعًا شُرَآئِعَ بَنِیْسَ شَدِیْدٌ اَخْلَدَ قَعْدًا  
 وَتَقَامَسَ سَنَسْتَدُ رِجْهْمُ نَآیْمُجُجٌ مِّنْ مَا  
 مِیْنُ لِّقَوْلِهِ تَعَالٰی فَاَتَمَّ اللّٰهُ مِنْ حَیْثُ لَمْ یَحْیِیْوْا  
 مِنْ جَنَّةٍ مِّنْ جَبُوْنٍ فَصَرَتْ بِہِ اِسْمَہَا الْحَمَلُ  
 فَاَتَمَّتْ نَزْوً فَنَدَّ یَسْتَحْفِیْکَ طَیْفٌ مُّلَمٌّ بِہِ  
 لَمٌّ وَیَقَالَ طَائِفٌ وَہُوَ وَاحِدٌ جَمَدٌ وَہُوَ  
 مُبِیْنٌ وَخِیْفَةٌ خَوْفًا وَخِیْفَةٌ مِّنَ الرَّحْفَاءِ  
 وَالْاَسَالُ وَاحِدٌ هَا اَصِیْلٌ مَا بَیْنَ الْعَصْرِ اِلَى الْمَغْرِبِ  
 بِاَسْلِیْلِ قَوْلِہِ عَزَّ وَجَلَّ قُلْ اَسْأَلُکُمْ  
 رَیْبَ الْاَنْفُوْاحِشِ مَا ظَہَرَ مِنْہَا

وَمَا بَطَّنَ ۚ

۱۶۴۹۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
 عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ  
 قَالَ خَلْتُ اَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ  
 نَعَمْ وَمَا فَعَلَ قَالَ لَا اَحَدٌ اَعْبَدَ مِنْ اللّٰهِ  
 خَلِدًا لِّکَ حَدَّثَ الْاَنْفُوْاحِشِ مَا ظَہَرَ  
 مِنْہَا وَمَا بَطَّنَ وَلَا اَحَدٌ اَحَبُّ اِلَیْہِ  
 الْمُنْدَحَةِ مِنَ اللّٰهِ خَلِدًا لِّکَ مَتَحَ  
 نَفْسَہُ ۚ

۶۸۴۔ قَوْلُهُ وَلَمَّا جَاءَ مُوسٰی لِمِیْقَاتِنَا  
 وَکَلَمَہُ رَبُّہُ قَالَ رَبِّ اَسْرِیْ فَاِیْ اَنْظَرُ  
 اِلَیْکَ قَالَ لَنْ تَرَٰنِیْ وَلٰکِنْ

النَّظَرُ إِلَى الْجَبَلِ فَإِنْ اسْتَقَرَّ مَكَامَهُ  
فَسَوِّفَ تَرَىٰ فِي تِلْكَ تَخَبُّبِي رَبِّهِ لِلْجَبَلِ  
جَعَلَهُ ذِكًّا وَخَذَ مُوسَىٰ صَبْعًا  
فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ سُبْحَانَكَ تُبْتُ  
إِلَيْكَ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ  
ابْنُ عَبَّاسٍ مِّنْ آسِرِي  
أَعْطَانِي:

۱۷۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
عَنْ عَمْرِو بْنِ عُمَيْرٍ الْمَدَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنَ  
الْيَهُودِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى  
لَطَمَ وَجْهَهُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَجُلًا قَبْلُ  
أَمْحَاكُم مِّنَ الْأَنْصَارِ لَطَمَ فِي وَجْهِ حَتَّى  
أَذْعُوهُ فَذَعُوهُ قَالَ لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهُ قَالَ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي مَرَرْتُ بِالْيَهُودِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ  
وَالَّذِي أَصْطَفَىٰ مُوسَىٰ عَلَى النَّبِيِّ قَطَعْتُ وَعَلَى مُحَمَّدٍ  
وَأَخَذْتُ نَبِيَّ عَصَبَتُهُ فَلَطَمْتُهُ قَالَ لَا تُخَيِّرْ ذِي مَنْ  
بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَانْكَرُ  
أَوَّلَ مَنْ يَقْبَلُ مَاذَا أَنَا لِمُوسَىٰ أَخَذَ بِقَاسِمَةٍ مِّنْ  
قَوَائِمِ الْخُرَيْشِ فَلَا أَذْرِي أَفَاقَ قَبْلِي أَمْ  
جَزِي يَصْعَقُهُ الطُّورُ:

بَابُ قَوْلِهِ . اَلْمَنْ وَالسَّلَوٰی :

۱۷۵۱۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ  
عَنْ عَمْرِو بْنِ حَرْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكُفَاةُ مِنَ الْمَنِّ وَ  
مَاءُهَا شِفَاءُ الْعَيْنِ:

بَابُ قَوْلِهِ . قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي  
رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي لَهُ  
مُذَكُّ السَّلَوتِ وَالْأَرْضِ رَءَايَاهُ إِلَّا

ایک نظر دیکھ لو! اللہ نے فرمایا اتم مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتے  
البتہ تم دس پہاڑ کی طرف دیکھو، سو اگر پرانی جگہ پر برقرار رہو تو  
تم بھی دیکھ سکو گے، پھر جب ان کے پروردگار نے پہاڑ پر اپنی تجلی  
ڈالی تو رات بجی گئی پہاڑ کو ریزہ ریزہ کر دیا اور موسیٰ بے ہوش ہو کر گر  
پڑے، پھر جب انھیں افاق ہوا تو بولے تو پاک ہے، میں تجھ سے  
معذرت کرتا ہوں اور میں سب سے پہلا ایمان لائے والا ہوں۔  
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”ارنی“ اعطانی کے معنی میں ہے۔

۱۷۵۰۔ اہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سنیان نے  
حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن کئی مازنی نے، ان سے ان کے والد نے اور ان  
سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک یہودی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس کے منہ پر کسی نے چائنا مارا تھا، اس نے کہا،  
اے محمد! آپ کے انصاری صحابہ میں سے ایک شخص نے مجھے چائنا مارا ہے، آنحضرت  
نے فرمایا، انھیں بلاؤ لوگوں نے انھیں بلایا پھر آنحضرت نے ان سے پوچھا کہ تم نے  
اسے چائنا کیوں مارا ہے، انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں یہودیوں کی طرف  
سے گرد آؤں میں نے سنا کہ یہ کہہ رہا تھا، اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ علیہ السلام  
کو تمام انسانوں پر فضیلت دی، میں نے کہا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی مجھے اس  
کی بات پر غصہ آگیا اور میں نے اسے چائنا مار دیا۔ آنحضرت نے اس پر فرمایا، مجھے  
انبیاء پر فضیلت نہ دیا کرو۔ قیامت کے دن تمام لوگ بے ہوش کر دیئے جائیں  
سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا، لیکن میں موسیٰ علیہ السلام کو دیکھوں گا کہ آپ  
عرش کا ایک پایہ پکڑے کھڑے ہوں گے اب مجھے معلوم نہیں کہ وہ مجھ سے پہلے  
ہوش میں آگئے تھے یا طور کی بیہوشی کا انھیں بدل دیا گیا تھا۔

۶۸۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ”مَنْ دَسَلُوا“

۱۷۵۱۔ اہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان  
سے عبد الملک نے، ان سے عمرو ابن حریث نے اور ان سے سعید بن زید رضی اللہ  
عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کھنٹی ”من میں سے ہے اور اس کا  
پانی آنکھوں کے لیے شفا ہے۔

۶۸۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: کہہ دیجئے کہ اے انسان! بیشک میں  
اللہ کا رسول ہوں، تم سب کی طرف ہی اللہ کا جس کی حکومت ہے  
آسمانوں میں اور زمین میں، سو اس کے کوئی معبود نہیں، وہی جلالتا،

هُوَ يَحْيَىٰ وَبِئْسَ مَا مَوَّلَا يَأْتِيهِ اللَّهُ وَرَسُولُهُ  
الْأَمْرُ الَّذِي يُلَاقِيهِ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَكَلِمَتِهِ وَيَتَّبِعُهُ  
لَعَلَّكُمْ تَهْتَكُونَ

۱۷۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
وَمُوسَى بْنُ هَارُونَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو لَيْسَةَ بْنُ مُسْلِمٍ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ سَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
يُسَيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ أَنَّ اللَّهَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَدْرِيسٍ الْحَوْلِيُّ  
قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ كَانَتْ بَيْنَ أَبِي بَكْرٍ  
وَعُمَرَ مَحَارِبَةٌ فَأَغْضَبَ أَبُو بَكْرٍ عُمَرَ فَيَسْأَلُهُ  
أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَهُ فَلَمْ يَقْعُدْ حَتَّى أَغْلَقَ بَابَهُ  
فِي وَجْهِهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنْ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ  
مَعِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ وَ  
عَنْ عُمَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَمَا مَا حَاجِبُكُمْ هَذَا فَقَدْ خَافَ قَالَ  
وَنَدَامَ عُمَرُ عَلَى مَا كَانَ مِنْهُ فَقَالَ حَتَّى سَلَّمَ  
وَحَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَعَقَ  
هُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَبَرُ قَالَ  
أَبُو الدَّرْدَاءِ وَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَجَعَلَ أَبُو بَكْرٍ يَقُولُ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ لَئِنْ كُنْتُ أَظْهَرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَنْتُمْ تَأْتِي كَوَالِي مَا جِي هَذَا أَنْتُمْ  
تَأْتِي كَوَالِي مَا جِي إِنْ قُلْتُمْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنْ رَسُولُ  
اللَّهِ إِلَيْكُمْ جِيئًا فَقُلْتُمْ كَذِبْتُ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ صَدَقْتُ  
قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ فَأَمَرَ سَبْقَ بِالْخَيْرِ

بِأَمْرٍ قَوْلِهِ وَقُولُوا حَقَّ

۱۷۵۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ  
أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مَنبَةَ أَنَّ سَعِيدَ  
أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ لَيْلَةِ إِسْرَائِيلَ إِذْ خَلَا بَابُ

اور وہی داتا ہے، سو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے امی رسول دینی  
پر جو خود ایمان رکھتا ہے اللہ اور اس کے کلاموں پر اور اس  
کی پیروی کرتے رہو تاکہ تم راہ پا جاؤ۔

۱۷۵۲۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بن عبد الرحمن اور  
اور موسیٰ بن ہارون نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے ولید بن مسلم نے حدیث  
بیان کی، ان سے عبد اللہ بن علاد بن زہر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے  
میر بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو ادريس الحولانی نے حدیث  
بیان کی، کہا کہ میں نے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ  
ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے درمیان بحث سی ہو گئی تھی۔ عمر رضی اللہ عنہ، ابو بکر  
رضی اللہ عنہ پر غصہ ہو گئے اور ان کے پاس سے اُٹھ گئے، ابو بکر رضی اللہ عنہ  
جہی ان کے پیچھے پیچھے ہو گئے، معافی مانگتے ہوئے لیکن عمر رضی اللہ عنہ نے  
انہیں معاف نہیں کیا اور گھر پہنچ کر اللہ سے دروازہ بند کر لیا۔ ابو بکر رضی  
اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ابو الدرداء رضی  
اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم لوگ اس وقت حضور اکرم کی خدمت میں حاضر تھے۔  
حضور اکرم نے فرمایا تمہارے یہ صاحب (یعنی ابو بکر رضی اللہ عنہ) اڑا کر اُٹھے ہیں  
بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ بھی اپنے طرز عمل پر نازل ہوئے اور حضور اکرم کی طرف  
چلے اور سلام کر کے آپ کے قریب بیٹھ گئے۔ پھر حضور اکرم سے سارا واقعہ بیان  
کیا۔ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آپ بہت غصے ہوئے اور ابو بکر  
رضی اللہ عنہ بار بار میری کہتے کہ یا رسول اللہ! دفعی میری ہی زیادتی تھی پھر  
حضور اکرم نے فرمایا کیا تم لوگ مجھے میرے صاحب کو مجھ سے جدا کرنا چاہتے  
ہو، کیا تم لوگ میرے صاحب کو مجھ سے جدا کرنا چاہتے ہو، جب میں نے کہا تھا کہ  
اے انسانو! بیشک میں اللہ کا رسول ہوں، تم سب کی طرف تو تم لوگوں نے کہا  
کہ تم جھوٹ بولتے ہو، اس وقت ابو بکر نے کہا تھا کہ آپ سچے ہیں، ابو عبد اللہ نے  
کہا۔ غام، کہ معنی میں کہ خیر میں سبقت کی ہے۔

۱۷۵۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اور کہتے جاؤ تو رہے۔

۱۷۵۳۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انہیں عبد الرزاق نے خبر دی، انہیں  
معمر نے خبر دی، انہیں ہمام بن منبہ نے، انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا،  
آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا ایہذا النبی سے کہا گیا تھا  
کہ دروازے میں (عاجزی سے) جھکتے ہوئے داخل ہو اور کہتے جاؤ کہ تو رہے۔



حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے  
ان سے ان کے والد نے اور ان سے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہ  
اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا ہے کہ لوگوں کے اخلاق  
ٹھیک کرنے کے لیے درگزر اختیار کریں۔ اوکا قال۔

أَبُو سَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ أَمَرَ اللَّهُ مُبَشِّرَهُ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْخُذَ الْعَفْوَ مِنْ أَخْلَاقِ  
النَّاسِ أَوْ كَمَا قَالَ ۖ

## سُورَةُ الْاَنْفَالِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

باب ۶۸۹

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: یہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے  
میں سوال کرتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ غنیمتیں اللہ کی ملک  
ہیں (اصلاً) اور رسول کی (تبعاً) پس اللہ سے ڈرتے رہو  
اور اپنے آپس کی اصلاح کرو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ  
”الانفال“ کے معنی میں غنیمتیں۔ قتادہ نے فرمایا کہ ”وہ حکم“  
سے لڑائی مراد ہے۔ ”ناقلہ“ عطیہ کے معنی میں استعمال ہوتا  
ہے۔ ۝

۱۶۵۶۔ مجھ سے محمد بن عبدالرحیم نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن سلیمان  
نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں ابوشیر نے خبر دی ان  
سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سورۃ  
الانفال کے متعلق پوچھا، تو انھوں نے فرمایا کہ غزوہ بدر میں نازل ہوئی تھی۔  
”الشکوۃ“ ای الحمد۔ ”مروغین“ یعنی جماعت و جماعت۔ اسی سے ہے  
روغنی اور اردنی یعنی میرے لیدر آیا۔ ذو قوا ای باشر واد جبروا۔ یہ ذوق  
الغم سے مشتق نہیں ہے۔ ”فکرہ“ ای یحکم۔ شروای فرق۔ وان جنوا۔ ای  
طلبوا۔ متحن ای طیلب۔ مجاہد نے فرمایا کہ وہ مکاء، یعنی اپنی اظہال وہ  
منہ میں ڈالتے اور سبھی بیچا تے تھے۔ ”یشتوک“ ای یحبسوک۔  
۶۹۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: بدترین حیوانات اللہ کے نزدیک

## سُورَةُ الْاَنْفَالِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

قَوْلُهُ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ  
قَالَ الْاَنْفَالُ يَلِيهِ وَالرَّسُولُ  
فَاتَّقُوا اللَّهَ وَاصْلِحُوا ذَاتَ  
بَيْنِكُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْاَنْفَالُ  
الْمَغَايِمُ قَالَ قَتَادَةُ رِجَالُكُمْ  
الْحَرْبُ يَقَالُ بَنَ فَلَكَ  
عَطِيَّةٌ ۖ

۱۶۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا  
سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا  
أَبُو بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِرَبِّ بْنِ  
عَبَّاسٍ سُورَةُ الْاَنْفَالِ قَالَ نَزَلَتْ فِي بَدْرِ  
الشُّوْكَهُ الْحَدُّ مَرْدُوْقَيْنِ قَوْحًا بَعْدَ قَوْحٍ  
رَدَفَيْنِ دَاوْرَ دَفْنِي جَاءَ بَعْدَهَا ذُوْقُوا بِأَشْرُوْا  
وَجَرَبُوا أَوْ كَيْسَ هَذَا مِنْ ذُوْقِ الْغَنَمِ فَيَرْكُمُهُ  
يُجْمَعُ شِرْدُ فَرَقٍ وَإِنْ جَعَلُوا طَلَبُوا الْيَمْنَ يَنْبِيْ وَ قَالَ مُجَاهِدٌ  
مَكَاءٌ إِذْ خَالَ أَمَا بَعِيْهِمْ فِي أَقْوَاهِهِمْ وَتَضَدَّ يَتَّ الصَّفِيْرُ  
بَاب ۶۹۰ إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللَّهِ الضَّمَمُ  
الْبُكْمُ الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ

۱۶۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ  
عَنْ ابْنِ أَبِي خَالٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ  
شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللَّهِ الضَّمَمُ الْبُكْمُ الَّذِينَ  
لَا يَعْقِلُونَ قَالَ هُوَ ذَمُّ مَرِيْفٍ مَسْجِيْ

وہ بہرے گونگے میں جو عقل سے ذرا کام نہیں لیتے۔  
۱۶۵۷۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے ورقاء نے حدیث  
بیان کی، ان سے ابن ابی خلیج نے، ان سے مجاہد نے اور ان سے ابن عباس  
رضی اللہ عنہ نے کہ آیت ”بدترین حیوانات اللہ کے نزدیک وہ بہرے گونگے  
ہیں جو عقل سے ذرا کام نہیں لیتے“ بنو عبدالمطلب کے کچھ لوگوں کے بارے میں نازل

ہوئی تھی۔

۶۹۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اے ایمان والو! اللہ اور رسول کو  
لیکھ کہو جبکہ وہ (یعنی رسول) تم کو محمدی زندگی بخش چیز کی  
طرف بلائیں اور جانے رہو کہ اللہ اکبر بن جاتا ہے دوسرا ان  
انسان اور اس کے قلب کے اور یہ کہ تم (سب) کو اسی کے پاس  
اکٹھا کرنا ہے۔ "استجبوا اسما جیوا" لہذا یحییٰکم "ای لہما  
یصلحکم۔"

۱۴۵۸۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں روح نے خبر دی، ان سے  
شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حبیب بن عبد الرحمن نے، انھوں نے بعض  
بن حاتم سے سنا اور ان سے ابو سعید بن معنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نماز  
پڑھتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پکارا میں (فوراً) آپ کی خدمت  
میں دیہو پہنچ سکا۔ بلکہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد حاضر ہوا۔ آنحضرت نے  
ورایت فرمایا کہ آنے میں دیر کیوں ہوئی، کیا اللہ تعالیٰ نے تمھیں حکم نہیں دیا  
ہے کہ اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کو لیکھ کہو، جبکہ وہ (یعنی  
رسول) تم کو بلائیں، پھر آپ نے فرمایا: مسجد سے نکلنے سے پہلے میں تمھیں قرآن  
کی عظیم ترین سورۃ بتاؤں گا۔ بخوتڑی دیر بعد آنحضرت باہر تشریف لے جاتے  
تھے تو میں نے آپ کو بلوایا۔ اور معاویہ نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے حدیث  
بیان کی، ان سے حبیب نے، انھوں نے حفصہ سے سنا اور انھوں نے ابو  
سعید بن معنی رضی اللہ عنہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے، اسے سنا  
یہی حدیث اور انھوں نے بیان کیا وہ سورۃ "الحمد للہ رب العالمین" ہے جو  
سبع شائی کہلاتی ہے۔

۶۹۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اور وہ وقت بھی یاد دلائیے جب  
دان کو گول نے) کہا تھا کہ اے اللہ اگر (کلام) تیری طرف سے  
واقعی ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا دے یا پھر (کوئی اور ہی)  
عذاب دردناک لے آئے۔ ابن عبید نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے "مطر"  
بارش کا ذکر قرآن میں عذاب ہی کے موقع پر کیا ہے، عرب اسے  
"غیت" کہتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد: "وینزل الغیت  
من بعد ما قنطروا" میں ہے۔

۱۴۵۹۔ محمد سے احمد نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ بن معاویہ نے حدیث

عَنِ النَّاسِ:

بِأَمْرٍ قَوْلِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا  
لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا  
يُحْيِيكُمْ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ  
الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ وَأَنَّهُ إِلَهٌُ مُّخْتَصِمٌ  
اسْتَجِيبُوا لِمَا يُحْيِيكُمْ  
لِيُصْلِحَ حُكْمُكُمْ:

۱۴۵۸۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا رَوْحُ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعْتُ  
حَفْصَ بْنَ عَامِرٍ يَخْبَرُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ  
الْمُعَلَّى أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ أَصَلِّيَ فَمَرَّ فِي رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَانِي فَلَمَّا أَتَيْتُهُ حَتَّى  
صَلَّيْتُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِيَ أَكْثَرُ  
فَقُلْتُ اللَّهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَ  
لِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ قَالَ لَمْ عَلِمْنَا مِنْ أَكْثَرِ  
سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ أَخْبُرَ بِهِ فَذَكَرَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَخْبُرَ بِهِ فَذَكَرْتُ لَهُ  
وَقَالَ مَعَاذَ مَا نَسَخْتُهُ عَنْ حَبِيبٍ سَمِعَ حَفْصًا  
سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ يَخْبَرُ عَنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ هِيَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ  
الْعَالَمِينَ السَّبْعُ الْمَثَانِي:

بِأَمْرٍ قَوْلِهِ - وَقَدْ قَامُوا لِلتَّهَمِ أَنْ كَانَ  
هَذَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا  
جِهَارَةً مِنْ السَّمَاءِ أَوْ اخْتِفْنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ  
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا سَمِعْتُ اللَّهَ تَعَالَى مَطْرًا فِي  
النَّصْرِ أَنْ يَكُونَ عَذَابًا وَتَسْمِيَةً الْعَرَبُ الْغَيْثُ  
وَهُوَ قَوْلُهُ تَعَالَى يَنْزِلُ الْغَيْثُ مِنْ  
بَعْدِ مَا قَنَطُوا -:

۱۴۵۹۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ

بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے صاحب الزیاد عبد الحمید نے، آپ کو وہ کہ صاحب الزوے تھے آپ نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ابو جہل نے کہا تھا کہ اے اللہ (اگر یہ کلام) تیری طرف سے واقعی ہے تو ہم آسمانوں سے پتھر برسا دے یا پھر کوئی اور ہی عذاب درودنا کہ لے آئے تو اس پر آیت "حالانکہ اللہ ایسا نہیں کرے گا کہ انہیں عذاب دے اس حال میں کہ آپ ان میں موجود ہوں اور نہ اللہ ان پر عذاب لائے گا اس حال میں کہ وہ استغفار کر لے یہ برون ان لوگوں کے لیے نہیں کہ اللہ ان پر عذاب (ہی سرے سے) نہ دے اور نہ اللہ ان پر عذاب لائے گا اس حال میں کہ آپ ان میں موجود ہوں اور نہ اللہ ان پر عذاب لائے گا اس حال میں کہ وہ استغفار کر لے یہ برون

۱۶۶۰۔ ہم سے محمد بن نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن معاویہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے صاحب الزیاد عبد الحمید نے اور انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ابو جہل نے کہا تھا کہ اے اللہ! اگر یہ کلام تیری طرف سے واقعی ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا دے یا پھر کوئی اور ہی عذاب لے آئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی "حالانکہ اللہ ایسا نہیں کرے گا کہ انہیں عذاب دے اس حال میں کہ آپ ان میں موجود ہوں اور نہ اللہ ان پر عذاب لائے گا اس حال میں کہ وہ استغفار کر لے یہ برون، ان لوگوں کے لیے نہیں کہ اللہ ان پر عذاب ہی سرے سے نہ دے اور نہ اللہ ان پر عذاب لائے گا اس حال میں کہ آپ ان میں موجود ہوں اور نہ اللہ ان پر عذاب لائے گا اس حال میں کہ وہ استغفار کر لے یہ برون

۶۶۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور ان سے لڑو، یہاں تک کہ فساد

(عقیدہ) باقی ذرہ جائے

۱۶۶۱۔ ہم سے حسن بن عبد العزیز نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے حیا نے حدیث بیان کی، ان سے بکر بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے صاحب الزیاد عبد الحمید نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب آپ کے پاس آئے اور کہا، اے ابو عبد الرحمن! کیا آپ نے نہیں سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری کتاب میں کیا کہا ہے "جب مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں

حَدَّثَنَا ابْنُ حَزَّافٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ هُوَ ابْنُ كُرْدٍ مِمَّنْ مَاتَ بِمَدِينَةِ الْمَدِينَةِ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ أَبُو جَهْلٍ إِنَّ اللَّهَ إِنْ كَانَ هَذَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارًا مِّنَ السَّمَاءِ أَوْ إِنَّا نَبْعَثُكِ ابْنَ إِلِيهِمْ فَتَذَلَّتْ مَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ وَمَا لَهُمْ أَن لَّا يُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ وَهُمْ يَعْتَدُونَ الْمُسْحَرُونَ الْحَرَامُ الْآيَةُ :-

يَا سَلْبُ قَوْلِهِ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ :-

۱۶۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّظَيْرِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعَاذٍ حَدَّثَنَا ابْنُ حَزَّافٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ مِمَّنْ مَاتَ بِمَدِينَةِ الْمَدِينَةِ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ أَبُو جَهْلٍ إِنَّ اللَّهَ إِنْ كَانَ هَذَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارًا مِّنَ السَّمَاءِ أَوْ إِنَّا نَبْعَثُكِ ابْنَ إِلِيهِمْ فَتَذَلَّتْ مَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ وَمَا لَهُمْ أَن لَّا يُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ وَهُمْ يَعْتَدُونَ الْحَرَامُ الْآيَةُ :-

يَا سَلْبُ قَوْلِهِ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ :-

۱۶۶۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ابْنِ يَحْيَى حَدَّثَنَا حَيْوَةُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَمْرِو عَنْ مُبَكِّرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا دُرِيَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ وَإِنْ كَانَ يَتَكَلَّمُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَفْتَلَوْا



لڑیں۔" اُمرِ ایت تک، پھر اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق (مسلمانوں کی باجی) لڑائی میں کمزور حصہ نہیں لیتے۔ آپ نے فرمایا جھٹجھٹا، میں اس آیت کی تاویل کرتا ہوں اور مسلمانوں سے جنگ میں حصہ نہیں لیتا، یہ اس سے بہتر ہے کہ مجھے اس آیت کی تاویل کرنی پڑے جس میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ "اور جو شخص کسی مسلمان کو قصداً قتل کرے گا (تو اس کا بدلہ جہنم ہے) اُمرِ ایت تک فرمایا، اللہ تعالیٰ نے تو یہ ارشاد فرمایا ہے کہ "ان سے لڑو یہاں تک فساد (عقیدہ) باقی نہ رہے فرمایا ہم نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں کیا جب اسلام کے ماننے والوں کی تعداد کم تھی، اس وقت آدمی اپنے دین کے معاملے میں آزمائش میں مبتلا ہو جاتا تھا۔ یا اسے قتل کر دیا جانا یا قید کر دیا جانا۔ لیکن پھر اسلام کو طاقت حاصل ہو گئی اور وہ فساد و باقی نہیں رہا (جو آیت میں ذکر ہوا ہے) پھر جب ان صاحب نے دیکھا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ ان کی رائے ماننے کے لیے کسی طرح تیار نہیں، تو آپ سے پوچھا، عثمان اور علی رضی اللہ عنہما کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عثمان اور علی رضی اللہ عنہما کے متعلق میری رائے یہ ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ کو تو اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا تھا۔ اگرچہ تم نہیں چاہتے کہ اللہ انہیں معاف کرے۔ اور علی رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی اور آپ کے داماد تھے، اور اپنے مٹھ سے اشادہ کر کے فرمایا کہ یہ حضور اکرم کی صاحبزادی (کا مکان) ہے، جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو۔

۱۷۶۲ - ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زبیر بن حدیث بیان کی، ان سے بیان نے حدیث بیان کی، ان سے وہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے سعید بن جبیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یا اس تشریف لائے، تو ایک صاحب نے ان سے پوچھا کہ مسلمانوں کے باجی فتنہ اور جنگ کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا انھیں معلوم بھی ہے "فتنہ" کیا چیز ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مشرکین سے جنگ کرتے تھے اور ان میں ٹھہر جانا ہی فتنہ تھا۔ انھوں نے جنگ تمہاری ملک و سلطنت کی خاطر جنگ کی طرح نہیں تھی۔

۶۹۵ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اے نبی! ہونٹوں کو قتال پر آمادہ کیجئے۔ اگر تم میں سے میں آدمی بھی ثابت قدم ہوں گے تو دوسو پر غالب آ جائیں گے۔ اور اگر تم میں سے سو ہوں گے تو ایک ہزار اکافروں پر

إِلَى آخِرِ الْأَمَةِ فَمَا مِينُكَ أَنْ لَوْ قَاتَلْتَ كَمَا ذَكَرَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي اغْتَرِبْ بِهَذِهِ الْأَمَةِ وَلَا تُقَاتِلْ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُغْتَرِبَ بِهَذِهِ الْأَمَةِ السَّيِّئَةِ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَبِّدًا إِلَى آخِرِهَا قَاتِلًا لِلَّهِ يَقُولُ وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ قَدْ فَعَلْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ كَانَ إِلَى سَلَامٍ قَلِيلًا فَكَانَ الرَّجُلُ يُفْتَنُ فِيهِ مِنْهُ إِمَّا يَقْتُلُوهُ وَإِمَّا يُؤْتَلَفُ لَهُ حَتَّى كَثُرَ إِلَى سَلَامٍ فَكَانَ تَكُنْ فِتْنَةً فَلَمَّا رَأَى أَنَّهُ لَا يَوْمَافِقُهُ فِيمَا مِيرِهِ قَالَ وَمَا قَوْلُكَ فِي عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا قَوْلِي فِي عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ أَمَّا عُثْمَانُ فَكَانَ اللَّهُ قَدْ عَفَا عَنْهُ فَكَرِهْنَاهُ أَنْ يَقَعُوا عَنْهُ وَأَمَّا عَلِيٌّ فَأَبْنُ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَتْنَةُ وَأَسَاسُ بَيْتِهِ وَهَذِهِ ابْنَتُهُ أَوْ بِنْتُهُ حَيْثُ تَرَوْنَ

۱۷۶۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا بَيَانٌ أَنَّ وَبَرَةَ حَدَّثَنَا قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا أَوَّلَ الْبَيْتِ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ رَجُلٌ كَيْفَ تَرَى فِي قِتَالِ الْفِتْنَةِ فَقَالَ وَهَلْ تَرَى مَا الْفِتْنَةُ كَانَ مُحَسَّدًا مَكَتَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقَاتِلُ الْمُشْرِكِينَ وَكَانَ السُّخُولُ عَلَيْهِمْ فِتْنَةً وَكَانَ كَقِتَالِكُمْ عَلَى الْمُلْكِ

۶۹۵ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ خَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ إِنْ تَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا أَمَاطِينَ وَإِنْ



## اَنِيسَوا۟ لِپَارَہ

سُورَةُ الرَّحْمٰنِ

سُورَةُ الرَّحْمٰنِ

### سُورَةُ بَرَاءَةِ

### سُورَةُ بَرَاءَةِ

اللہ تعالیٰ کے کلام میں (توحید) سے وہ چیز مراد ہے جسے کسی دوسری چیز میں داخل کریں۔ "الشقاق" بمعنی سفر۔ "الخبال" ای الفساد خبال، موت کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ "ولا تعقبنی" ای لا تو تعقبنی کرھا۔ (یعنی کاف) اور کرھا (یعنی کاف) کے ایک معنی ہیں۔ "مدخل" یعنی وہ چیز جس میں داخل ہوتے ہیں۔ "تجھون" ای لیسرحون۔ "الموتفکات" استفکات سے ہے یعنی ان لبتول کر لپٹ دیا گیا تھا۔ "اصولی" اس سے الفاظ فی صحرۃ استعمال ہوتا ہے۔ "عدن" ای عذ۔ "بولتے" ہیں عذت بارض ای اقامت بہا۔ اس سے معدن نکلا ہے بولتے ہیں۔ "فی معدن صدق" ای فی مہنت صدق۔ "الخوالف" یعنی وہ چمچے رہ جانے والا جو میرے سامنے نہ آیا ہوا درمیرے آنے کے بعد اپنے گھر بیٹھا رہا ہو۔ "یخلف فی الخابریں" بھی اسی سے استعمال ہوا ہے۔ یہ بھی ہو سکتا کہ یہ موت کی جمع ہو۔ یعنی خالف کی اگر چاس وزن کا استعمال نہ کر ہی کی جمع میں آتا ہے، کیونکہ ذکر کی جمع کے لیے (ذوال) کے وزن پر دو ہی لفظ پائے گئے ہیں، فارس سے فراز اور حالک سے صوالک۔ "الخیرات" کا دامن خیرہ ہے یعنی فضیلت اور بھلائی۔ "مرحون ای مؤخرین"۔ "شقا" شقیہ کے معنی میں ہے یعنی کنارہ۔ "الجرف" یعنی نالے وغیرہ جو سیلاب کی دہر سے وادیوں میں بہتے ہیں۔ "ہارای حائرہ" "لاواہ" یعنی انتہائی درجہ میں حیر و شقیہ، اور رقیق القلب شاعر نے کہا ہے: "اذا قامت الرحلہ بیل۔"

وَلَيْبَةُ كُلِّ شَيْءٍ أَذْخَلَتْهُ فِي شَيْءٍ الشَّقَّةُ  
اِسْتَفْرَحْتَ خَبَالَ اَلْفَسَادِ وَالْخَبَالَ اَلْمَوْتُ  
وَلَا تَقْتَبِنِي رَدَّ تَوَيْتُ خَبِي كُنْهَا وَكُذْهَا  
وَاحِدًا مَّدَا خَلَا مَيَّةَ خَلَوْنَ فِيهِ يَحْمِيحُونَ  
لَيْسَرَحُونَ وَالْمَوْتُ فَكَاتِ اِسْتَفْكَتِ  
اِنْقَلَبَتْ بِهَا اَلْاَرْضُ مِنْ اَهْوَى اَنْعَالَا  
فِي هَوَاةٍ عَدَنٍ خُلْدِي عَدَنَتْ بِأَرْحَن  
أَي اَقَمْتُ وَمِنْهُ مَعْدِنٌ ذَّيْقَلُ  
فِي مَعْدِنٍ صِدْقٍ فِي مَنَبَتِ صِدْقٍ اَلْخَوَالِفُ  
اَلْخَالِفُ اَلشَّيْءُ خَلَفْتَنِي فَتَقَعْدَ لَعْدِي  
وَمِنْهُ يَحْمِلُكُمْ فِي اَلْعَابِرِينَ وَ يَحْبُورُ  
أَنْ تَكُونَ اَلشَّيْءُ مِنْ اَلْخَالِفَةِ وَ اِنْ  
كَانَ جَمْعُ اَلدُّ كُورًا فَاتَّةُ لَحْ  
لَوْ حَدَّ عَلَى تَقَعْدَ مِيرَجَبِهِ اِرَا حَزَنَانِ  
فَارِسُ وَ فَوَارِسُ وَ هَالِكُ وَ هُوَ اَلدُّ  
اَلْخَبِيرَاتُ وَ اَحَدُهَا خَيْرَةُ وَ هِيَ  
اَلْعَوَاضِلُ مَوْحُونَ مَوْحُونَ اَلشَّقَا  
تَوَيْتُ وَ هُوَ حَدَّهَا وَ اَلْجَرْمُ مَا تَجَرَّفَتْ  
مِنْ اَلسَّبُولِ وَ اَلَا ذُو بِيَةِ هَارٍ هَارٍ  
يُقَالُ تَخَوَّسَ اَلْبَيْتُ اِذَا اَخْصَدَ مَتَّ وَ

تاودہ آخر الرجل الحرین ۱۱ رجب میں رات کے وقت اپنی اونٹنی کا کچادہ کستا ہوا تودہ کسی غمزہ کی طرح آہ بھرتی ہے۔

۶۹۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”دست برداری ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے ان مشرکین کے عہد سے جن سے تم نے عہد کر دکھا ہے ۱۱ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”اذن“ کا مفہوم ہے کہ ہر کسی بات پر یقین کرے ”تطہرتم“ اور زکیم ہیا کے ایک معنی ہیں، (قرآن مجید اور نجات عرب میں) اس کی مثالیں بکثرت ہیں۔ ”الزکاة“ یعنی طاعت و اخلاص ”لا یوتون الزکاة“ یعنی کرا لاوا لا مشرکی گراہی نہیں دیتے ”بیضا حرون“ اسی شیشہوں۔

۱۶۹۵۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسحاق نے بیان کیا کہ میں نے بلادِ مِصری اشعری سے سنا آپ نے فرمایا کہ سب سے آخر میں یہ آیت نازل ہوئی تھی ”سیتقتونک قل اللہ تقتیکم فی الکلام“ اور سب سے آخر میں سورہ برآۃ نازل ہوئی تھی۔

۶۹۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد سورہ لے مشرکوں) زمین میں چل رہا ہے چل پھر لو اور جانے رہو کہ تم اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے بلکہ اللہ ہی کا فضل کو سرا کرنے والا ہے سچا ہی سیروا۔

۶۹۹۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے کہا اور مجھے سعید بن عبد الرحمن نے خبر دی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس حج کے موقع پر (جس کا ان حضورؐ نے انھیں امیر بنایا تھا) مجھے بھی ان اعلان کرنے والوں میں رکھا تھا جنھیں آپؐ نے یومِ نحر میں اس لئے بھیجا تھا کہ ان کو دین کا آئندہ سال سے کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی شخص بیت اللہ کا طواف ننگے ہو کر نہ کرے۔ سعید بن عبد الرحمن نے بیان کیا، پھر اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو بھیجے سے بھیجا اور انھیں سورہ برآۃ کے احکام کے اعلان کرنے کا حکم دیا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اچھا بچہ ہمارے ساتھ علی رضی اللہ عنہ نے بھی یومِ نحر میں سورہ برآۃ کا اعلان کیا اور اس کا آئندہ سال سے کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی ننگے ہو کر طواف کرے۔

۶۹۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور اعلان کیا جاتا ہے“ اللہ اور اس

وَاجْعَلْ مِثْلَهُ لَكُمْ ذِكْرًا وَذَكَرْنَا قَالَ  
إِذَا مَا قُمْتُ أَسْأَلُكُمْ بِكُلِّ  
تَأَذُّعٍ أَهْلَهُ الرَّجُلُ الْخَوِثُ

بَابُ قَوْلِهِ بَرَاءَةً مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ  
إِلَى الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ  
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَذُنٌ تَصِدَّقُ  
تَطْهَرُ هُمْ وَتُذَكِّرُ كَيْفَهُمْ بِمَا وَخَّوْهَا  
كَثِيرٌ وَالذِّكَاةُ الطَّاعَةُ وَالْإِخْلَاصُ وَ  
يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ لَدَيْهِمْ وَهُمْ أَنْ لَدَالِهِ الْإِ  
اللَّهُ يُمْنَاهُمْ يَنْشِئُهُمْ

۱۶۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي  
إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الشَّاذِلِيَّ يَقُولُ أَخْبَرُ  
أَيُّهُ بِذَلِكَ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكَ فِي  
الْكَلَامِ وَآخِرُ سُورَةِ بَرَاءَةِ

بَابُ قَوْلِهِ فَيُفْتِيكَ فِي الْأَرْضِ أَنْزِلْنَاهُ  
وَأَعْلَمُوا أَنَّكُمْ عِنْدَ اللَّهِ وَرَأَى  
اللَّهُ فُخْرِي الْكَافِرِينَ سَبَّحُوا سُبُّوهُ

۱۶۹۶۔ حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ  
قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي  
حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ  
بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ فِي ذَلِكَ الْحَجَّةِ فِي مُؤَذِّنِينَ  
بَعَثَهُمْ يَوْمَ النَّحْرِ يُؤَذِّنُونَ بِمَنِيٍّ أَنَّ لَكُمْ حَجَّةً  
تَعْدُ الْعَامَ مُشْرِكٌ وَلَا تَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ  
قَالَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثُمَّ أَسْأَلْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَنْ بَنِي طَالِبٍ وَأَمَلَهُ أَنْ  
يُؤَذِّنَ بِبَرَاءَةِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَأَذَّنَ مَعَنَا عَلَى يَوْمِ  
النَّحْرِ فِي أَهْلِ بَنِي بَرَاءَةَ وَكَانَ لَمْ يَجْعَلْ تَعْدُ الْعَامَ  
مُشْرِكٌ وَلَا تَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ

بَابُ قَوْلِهِ وَآذَانٌ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى

کے رسول کی طرف سے لوگوں کے سامنے بڑے حج کے دن کو اللہ اور اس کا رسول مشرکوں سے دست بردار ہیں، پھر بھی اگر تم توہم کرو تو تمہارے حق میں بہتر ہے اور اگر تم نہ دو گدانی کئے رہے تو جانے دہوکہ تم اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے اور کافروں کو عذاب دردناک کی خبر بخاری سنا دیجئے! اذنبہم ای علمہم۔

۱۶۶۷۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا۔ انھیں حمید بن عبد الرحمن نے خبر دی کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حج کے موقع پر (جس کا انھوں نے انھیں امیر بنایا تھا) ان اعلان کرنے والوں میں رکھا تھا جنھیں آپ نے یوم نحر میں بھیجا تھا۔ منی میں یہ اعلان کرنے کے لیے کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ کوئی شخص بیت اللہ کا طواف نہ لگا ہو کر کرے حمید نے بیان کیا کہ پھر پیچھے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور انھیں حکم دیا کہ سورۃ براءہ کا اعلان کر دیں یا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر علی رضی اللہ عنہ نے ہمارے ساتھ منی کے میدان میں یوم نحر میں سورۃ راءۃ کا اعلان کیا اور یہ کہ کوئی مشرک آئندہ سال سے حج نہ کرے اور نہ کوئی بیت اللہ کا طواف نہ لگا ہو کر کرے۔ ۷۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: مگر ہاں وہ مشرکین اس سے مستثنیٰ ہیں جن سے تم نے عہد لیا تھا۔

۱۶۶۸۔ ہم سے اسحق نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کیا، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح، ان سے ابن شہاب نے، انھیں حمید بن عبد الرحمن نے خبر دی اور انھیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس حج کے موقع پر جس کا انھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امیر بنایا تھا حجۃ الوداع سے (ایک سال) پہلے انھیں بھی ان اعلان کرنے والوں میں رکھا تھا جنھیں لوگوں میں آپ نے یہ اعلان کرنے کے لیے بھیجا تھا کہ آئندہ سال سے کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ کوئی بیت اللہ کا طواف نہ لگا ہو کر کرے حمید کہا کرتے تھے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یوم نحر بڑے حج کا دن ہے۔

۷۰۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ”تم قتال کرو ان امیثویان کو جسے کراہیں صورت میں ان کی قسمیں باقی نہیں رہیں۔“

النَّاسُ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ إِنَّ اللَّهَ مَبْرُؤٌ مِنَ  
الْمُشْرِكِينَ وَدَعْوَتُهُ فَاِنْ تَبِعْتُمْ فَمَوْحِيَةٌ  
لَّكُمْ وَابْنَ تَوْلَيْتُمْ فَاَعْلَمُوا اَنَّكُمْ عِنْدَ  
مُعْجِزِي اللَّهِ وَبَقِيَ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي الْعَذَابِ  
الْأَلِيمِ اذْهَبُوا عَنْهُمْ اَعْلَمُوا لَهُمْ

۱۶۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ  
حَدَّثَنَا عَقِيلٌ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ فَأَخْبَرَنِي حَمِيدُ  
بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَاهُ هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ  
فِي تِلْكَ الْحَجَّةِ فِي الْمَوْدِيِّ بَيْنَ بَعْضِهِمْ يَوْمَ النَّحْرِ  
يَوْمَ تَكُونُ مَبْنَى أَنْ لَا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ  
مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عَرَبِيٌّ قَالَ  
حَمِيدٌ ثُمَّ أَزَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمَ بَعَثَنِي ابْنُ أَبِي طَالِبٍ فَأَمَرَهُ أَنْ يُؤَدِّنَ بِكِرَامَةِ  
قَالَ أَمْرُهُ هُرَيْرَةَ فَأَذَّنَ مَعْنَا عَلِيٌّ فِي أَهْلِ مَبْنَى  
يَوْمَ النَّحْرِ بِكِرَامَةِ وَأَنْ لَا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ  
مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عَرَبِيٌّ

بَابُ قَوْلِهِ إِنَّ الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ  
مِنَ الْمُشْرِكِينَ  
۱۶۶۸۔ حَدَّثَنَا اسْحَقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ  
إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ  
أَنَّ حَمِيدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا أَنَّ أَبَاهُ هُرَيْرَةَ  
أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ بَعَثَهُ فِي الْحَجَّةِ النَّبِيُّ صَلَّى  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمَا قَبْلَ حَجَّةِ  
الْوَدَاعِ فِي رَهْطٍ يُؤَدِّنُ فِي النَّاسِ أَنْ لَا يَحُجَّ بَعْدَ  
الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عَرَبِيٌّ فَكَانَ حَمِيدٌ  
يَقُولُ يَوْمَ النَّحْرِ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ مِنْ أَكْبَلِ  
حَبَشِيٍّ أَبِي هُرَيْرَةَ

بَابُ قَوْلِهِ: فَتَاتِلُوا أَيْمَةَ الْكُفْرِ  
إِنَّهُمْ لَا أَيْمَانَ لَهُمْ

۱۷۶۹۔ ہم سے محمد بن ثنی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی اور ان سے زید بن وہب نے حدیث بیان کی کہ ہم حضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے آپ نے فرمایا اس آیت کے مخاطبین میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صرف تین صحابی باقی رہ گئے ہیں اور چار منافقین! اس پر ایک ایرانی نے پوچھا، آپ حضرات حضور اکرم کے صحابی ہیں ہمیں ان کو کول کے متعلق بتائیے کہ ان کا کیا حشر ہوگا جو ہمارے گھروں میں فتنہ بگاڑ رہی ہیں اور اے جاتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ یہ فاسق ہیں، ہاں ان میں چار کے سوا اور کوئی باقی نہیں رہا ہے اور ایک تو اتنا بوڑھا ہو چکا ہے کہ اگر ٹھنڈا پانی پیتا ہے تو اس کی ٹھنڈی اسے محسوس نہیں ہوتی۔

۷۰۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ”اور جو لوگ کرسونا اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور اس کو خرچ نہیں کرتے اللہ کی راہ میں، آپ انھیں ایک دردناک عذاب کی خبر سنا دیجئے۔“

۱۷۷۰۔ ہم سے حکم بن نافع نے حدیث بیان کی، انھیں شعب نے خبر دی، ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن اعرج نے حدیث بیان کی بیان کیا کہ مجھ سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے کہ تمہارا خزانہ جس میں سے اللہ کا سہارا لیا گیا ہو قیامت کے دن (انتہائی زہریلے) اقرباع سانپ کی صورت اختیار کرے گا۔

۱۷۷۱۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے، ان سے زید بن وہب نے بیان کیا کہ میں مقام مدینہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ اس بیان میں آپ نے میری قیامت کو پسند کیا؟ فرمایا کہ ہم شام میں تھے، میں نے یہ آیت پڑھی اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور اس کو خرچ نہیں کرتے اللہ کی راہ میں آپ انھیں ایک دردناک عذاب کی خبر سنا دیجئے، تو معاویہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ یہ آیت ہمارے بارے میں نہیں ہے، بلکہ اہل کتاب کے بارے میں ہے، فرمایا کہ میں نے اس پر کہا کہ ہمارے بارے میں بھی بے ادب کتاب کے بارے میں بھی ہے۔

۷۰۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ”اس روز (واقع ہوگا) جب کہ اس رسوئے چاندی کو دوزخ کی آگ میں تپایا جائے گا۔ پھر جس سے ان کی پیشانیوں کو اور ان کے پیلوں کو اور ان کی پشتوں کو داغا جائے گا، یہی ہے وہ جسے تم اپنے واسطے جمع کرتے رہے تھے، سو اب مزہ چکھو اپنے جمع کرنے کا۔“

۱۷۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ حَدِيثِهِ فَقَالَ مَا بَقِيَ مِنَ أَصْحَابِ هَذِهِ الْأَيَّةِ إِلَّا ثَلَاثَةٌ وَلَا مِنَ الْمُنَافِقِينَ إِلَّا أَرْبَعَةٌ فَقَالَ أَعْرَفِي أَتَاكَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخْبِرُونَا فَلَا مَنَارِي فَمَا بَالُ هَؤُلَاءِ يَلْتَذِينَ بِمَقَرِّهِمْ وَمَيُونَا وَيَسْرِ قَوْلُنَا أَفَلَا مَنَّا قَالَ أُولَئِكَ ابْتُلِيَ عَلَيْهِمْ كَيْدُكَ يَتَّبِعُونَ مِنْهُمْ إِلَّا أَرْبَعَةً أَحَدُهُمْ شَيْخٌ كَبِيرٌ وَثَوْبُ الْمَاءِ الْبَارِدِ لَمَّا وَجَدَ بَرْدَهُ:

بَابُ قَوْلِهِ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يَتَّقُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ:

۱۷۷۰۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مَافٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادُ أَنَّ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَكُونُ كَنْزُ أَحَدٍمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَيْخًا عَاثِمًا:

۱۷۷۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ قَالَ مَرْثَدُ عَلَى أَفٍّ ذِيَّ بِالرَّكْبَةِ قُلْتُ مَا أَنْزَلَكَ بِهِ قَالَ أَوْرَسَ قَالَ كُنَّا بِالشَّامِ فَقَرَأْتُ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يَتَّقُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ قَالَ مَعَاوِيَةُ مَا هَذَا إِلَّا فِي أَهْلِ الْكِتَابِ قَالَ قُلْتُ إِنَّمَا لَقِينَا فِيهِ:

بَابُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ يُخَيَّمُ عَلَيْهِمْ فِي نَارِهِمْ فَتَكُونُ بَعْجًا بَعْجًا وَجُوهُهُمْ قُلُوبُهُمْ هَهُذَا مَا كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ قُلُوبُهُمْ مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ:

۱۶۶۲۔ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ شَيْبَةَ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ هَذَا أَقْبَلُ أَنْ تُنْزَلَ الشُّكُوفُ فَلَمَّا أُنْزِلَتْ جَعَلَهَا اللَّهُ مَكْنَزًا لِلدُّنْيَا ۝

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَعَدَّ الشُّعُورَ عِنْدَ اللَّهِ أَشَاءَ عَمَلٍ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يُدَوَّرُ خَلْفَ السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ مِنْهَا أَسْبَعُ حُرْمٍ الْقَيْمَةُ هُوَ الْفَاتِيحُ ۝

۱۶۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَنُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نُكْرَةَ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ كَهَيْتَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الزَّمَانَ قَدْ اسْتَدَارَ كَهَيْتَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللَّهُ السَّمُوتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ أَشْأَعُ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةُ حُرْمٍ فَلَمْ تَقُمْ الْبَيَاتُ دَوَاةً وَدَوَّاجُجَةً وَالْحُرْمُ وَرَجَبُ مَضَرَ الَّذِي بَيْنَ جَاهِدٍ وَفَيْحَانَ ۝

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَعَدَّ الشُّعُورَ عِنْدَ اللَّهِ أَشَاءَ عَمَلٍ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يُدَوَّرُ خَلْفَ السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ مِنْهَا أَسْبَعُ حُرْمٍ الْقَيْمَةُ هُوَ الْفَاتِيحُ ۝

الشُّكُوفُ ۝

۱۶۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَنُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نُكْرَةَ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ كَهَيْتَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الزَّمَانَ قَدْ اسْتَدَارَ كَهَيْتَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللَّهُ السَّمُوتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ أَشْأَعُ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةُ حُرْمٍ فَلَمْ تَقُمْ الْبَيَاتُ دَوَاةً وَدَوَّاجُجَةً وَالْحُرْمُ وَرَجَبُ مَضَرَ الَّذِي بَيْنَ جَاهِدٍ وَفَيْحَانَ ۝

ثَابِتُهَا ۝

۱۶۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَنُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نُكْرَةَ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ كَهَيْتَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الزَّمَانَ قَدْ اسْتَدَارَ كَهَيْتَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللَّهُ السَّمُوتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ أَشْأَعُ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةُ حُرْمٍ فَلَمْ تَقُمْ الْبَيَاتُ دَوَاةً وَدَوَّاجُجَةً وَالْحُرْمُ وَرَجَبُ مَضَرَ الَّذِي بَيْنَ جَاهِدٍ وَفَيْحَانَ ۝

۱۶۶۲۔ احمد بن شعیب بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے اور ان سے خالد بن اسلم نے کہ ہم عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نیکے کو آپ نے فرمایا کہ یہ مذکورہ بالا آیت ازکات کے حکم سے پہلے نازل ہوئی تھی، پھر جب ازکات کا حکم نازل ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے ازکات ہی کو ال کی پاک اور طہارت کا سبب بنایا۔

۶۰۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”بیشک مہینوں کا شمار اللہ کے نزدیک

بارہ ہی مہینے ہیں کتاب الہی میں (اکیس روز سے) جس روز سے کہ اس نے آسمان اور زمین پیدا کئے اور ان میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں“ قیم معنی الفائم۔

۱۶۶۳۔ ہم سے عبداللہ بن عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے انوب سے حماد نے اور ان سے ابن ابی بکر و رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، زمانہ پھر اپنی پہلی صورت و ہیئت پر آ گیا ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کی تخلیق کی تھی یہاں بارہ مہینے کا ہر تیسرا ان میں سے چار حرمت والے مہینے ہیں، تین تو متواتر یعنی ذی قعدہ، ذی الحجہ اور محرم اور چوتھا رجب مضر جو جمادی الاخریٰ اور شعبان کے درمیان میں پڑتا ہے۔

۶۰۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”جبکہ دو مہینے سے ایک وہ تھے دو دنوں

خارجی (موجود) تھے“ معنی ہمارا رد و کارہ سیکھتے، فعلیت کے

وزن پر یوں سے مشتق ہے۔

۱۶۶۴۔ ہم سے عبداللہ بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے حبان نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے حدیث بیان کی اور ان سے انس یعنی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوبکر و رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، آپ نے فرمایا کہ میں غاریں، انہی کو یہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ مشرکوں کی کہٹ میں نے محسوس کی اور بولا، یا رسول اللہ! اگر ان میں سے کسی نے اپنے قدم بھی اٹھائے تو ہمیں ضرور دیکھ لے گا حضور اکرم نے فرمایا، لیکن تمہارا ایسے دھوکے سے متعلق کیا خیال ہے جو کہ تفسیر اللہ ہو۔

۱۶۶۵۔ ہم سے عبداللہ بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رجب کے سلسلے میں، میرا عبداللہ بن عمر نے اس اختلاف پر کیا تھا تو میں نے کہا کہ ان کے (یعنی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے والد زبیر رضی اللہ عنہ) تھے

خَالَتْهُ مَا شِئْتُ وَحَبْدٌ لَا أَبْوْكَرُ وَحَبْدٌ  
صَفِيَّةٌ فَقُلْتُ لِسَعْدِ بْنِ إِسْنَادٍ مَا فَعَلَ  
حَدَّثَنَا فَشَغَلَهُ  
إِسْنَانٌ وَلَمْ  
يَقُلْ مِنْ  
حَبْدٍ حِينَ

۱۶۶۶۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ  
حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ  
ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ وَكَانَ مَبْنُوعًا  
مَعْنَى فَقَدْ قُتِلَ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ أَكْرَمَهُ  
أَنْ تَقَاتِلَ ابْنَ الدُّبَيْرِ فَقُلْتُ حَدَّثَنَا اللَّهُ فَقَالَ  
مَعَاذَ اللَّهِ إِنْ أَلَّهَ كَتَبَ ابْنُ الدُّبَيْرِ وَ  
مَبْنُوعٌ أُمِّيَّةٌ حُلَيْنٌ وَإِنِّي دَأَمْتُ لَدَى أَحَلَّةٍ أَبَا  
قَالَ قَالَ النَّاسُ بَابُ ابْنِ الدُّبَيْرِ فَقُلْتُ وَ  
ابْنُ جَدِّ الدُّبَيْرِ عَنْهُ أَمَا أَبْوْكَرُ فَوَاسِعًا  
السَّيِّئِ مَعْنَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ الدُّبَيْرِ  
وَأَمَّا حَبْدٌ فَصَاحِبُ النَّعَارِ يُرِيدُ أَبَا بَكْرٍ  
وَأُمِّيَّةٌ فَذَاتُ النَّطَاقِ يُرِيدُ أَسْنَادًا وَ  
أَمَّا خَالَتْهُ فَأُمُّ الْمُؤْمِنِينَ يُرِيدُ عَائِشَةَ  
وَأَمَّا عَمَّتُهُ فَزَوْجَةُ السَّيِّئِ مَعْنَى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يُرِيدُ حَبْدَةَ وَآمَامَةُ السَّيِّئِ  
مَعْنَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَبْدَةُ تُرِيدُ  
صَفِيَّةً ثُمَّ عَفِيفٌ فِي السَّلَامِ خَارِجٌ  
لِلْقُرْآنِ وَاللَّهُ إِنْ وَصَلْتُ فِي وَصَلْتُ فِي  
مِنْ قَرِيبٍ وَإِنْ رُبُّوْنِي سَبَّحِي أَكْفَاءُ كِدَامٌ فَاتَرَ  
التَّوْبِيَّاتِ وَالْكَسَامَاتِ وَالْحُمَيْدَاتِ يُرِيدُ بَطْنًا  
مِنْ بَنِي أَسَدٍ بَنِي تَوْبِتٍ وَبَنِي أَسَامَةَ وَبَنِي أَسَدٍ  
إِنْ أُنْ أَيْ الْعَامِ بَرَّ نَمِيحِي الْقَدَامِيَّةُ تَعْنِي عَبْدَ اللَّهِ  
جَبْرُؤِيلَ وَرَأَيْتُ لَوْ لَوْ ذَمُّكَ تَعْنِي ابْنَ الدُّبَيْرِ

ان کی والدہ اسماء رضی اللہ عنہا تھیں، ان کی خالہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا تھیں،  
ان کے نانا ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے اور ان کی دادی حضور اکرم کی چچو چھی امیرہ رضی اللہ عنہا  
تھیں۔ (عبد اللہ بن عمر نے بیان کیا کہ) میں نے سفیان (ابن عیینہ) سے پوچھا  
کہ اس روایت کی سند کیسا ہے؟ تو انھوں نے کہنا شروع کیا حدیث (اسم سے حدیث  
بیان کی، لیکن ابھی اتنا ہی کہنے پائے تھے کہ انھیں ایک دوسرے شخص نے متوجہ  
کر لیا اور (دادی کا نام) ابن جریر تک وہ بیان کر سکے۔

۱۶۶۶۔ مجھ سے عبد اللہ بن حمزہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن معین  
نے حدیث بیان کی، ان سے حجاج نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریر نے  
بیان کیا، ان سے ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ ابن عباس لو ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے  
درمیان اختلاف و نزاع پیدا ہو گیا تھا، میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں  
حاضر ہوا اور عرض کی، آپ ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے جنگ کرنا چاہتے ہیں، اس کے  
باوجود کہ اللہ کے حرم کی بے حرمتی ہوگی؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا معاذ اللہ  
یہ تو اللہ تعالیٰ نے ابن زبیر اور زبیر کے مقدس مکہ و مہاجر کے لیے تیار نہیں کر دی  
کریں، خدا گواہ ہے، میں کسی صورت میں بھی کسی بے حرمتی کے لیے تیار نہیں ہوں،  
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لوگوں نے مجھ سے کہا تھا کہ ابن زبیر سے محبت  
کر لو میں نے ان سے کہا کہ مجھے ان کی خلافت کو تسلیم کرنے میں کیا تامل ہو سکتا ہے،  
ان کے والد بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عوازی تھے، ان کی مراد زبیر رضی اللہ عنہ  
تھے، ان کے نانا صاحب غار تھے (امام ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف تھا) ان کی  
والدہ صاحبہ نفاقین تھیں، یعنی اسماء رضی اللہ عنہا، ان کی خالہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا  
تھیں، ان کی چچو چھی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ تھیں،  
مراد زبیر رضی اللہ عنہ تھے اور حضور اکرم کی چچو چھی ان کی دادی ہیں، انشاء اللہ صفیہ  
رضی اللہ عنہا کی طرف تھا اس کے علاوہ وہ خود اسماء میں ہمیشہ صاف کردار اور پاک  
دامن رہے اور قرآن کے عالم ہیں، اور خدا کی قسم اگر وہ مجھ سے اچھا بڑاؤ کریں  
تو میرا حال تم ان کے قریب و عزیز میں اور اگر وہ ہمارے حکم میں تو ہمارے ہی جیسے  
ہیں اور شریف ہیں لیکن انھوں نے توبت اسماء اور حمزہ والوں کو ہم پر ترجیح دی ہے  
میں کی مراد مختلف قبائل یعنی بنو اسد بنو تبت، بنو اسد اور بنو اسد سے تھی، اور ابن  
ابی العاص بہت اُس کے زوجہ کا ہے اللہ مسلسل کا میا بیاں حاصل کیے جا رہا ہے آپ  
کی مراد عبد الملک بن مروان سے تھی، لیکن انھوں نے صرف پسپا ہونا چاہا ہے یعنی  
ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے۔



۱۶۴۷۔ ہم سے محمد بن عبید بن میمون نے حدیث بیان کی، ان سے عیسیٰ بن یونس نے حدیث بیان کی۔ ان سے عمر بن سعید نے بیان کیا، انھیں ابن ابی لمبیک نے خبر دی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو آپ نے فرمایا ابن زبیر بھی حیرت میں پڑتی، وہ اب خلافت کے لیے کھڑے ہو گئے ہیں تو میں نے ارادہ کر لیا کہ ان کے فتنال بیان کرنے کے لیے میں اپنے کو وقف کر دوں گا، جو میں نے ابوبکر اور رضی اللہ عنہما کے لیے بھی نہیں کیا تھا حالانکہ وہ دونوں حضرات ان سے مرعیت سے بہتر تھے (کیونکہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے فتنال عام طور سے لوگوں کو معلوم نہیں ہیں اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے فتنال سب کو معلوم تھے) اور میں نے ان کے متعلق کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھوپھی کی اولاد میں سے ہیں زبیر رضی اللہ عنہ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بیٹے، خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بھائی کے بیٹے، عائشہ رضی اللہ عنہا کی بہن کے بیٹے (دوسری طرف ان کا معاملہ یہ ہے کہ وہ محمد پر اپنی بڑائی جتنا چاہتے ہیں اور مجھے اپنے قریب اور خواص میں نہیں رکھنا چاہتے۔ اس لیے میں نے سوچا کہ مجھے بھی خود کو ان کے سامنے اس طرح نہ پیش کرنا چاہیے، بہر حال میرا خیال ہے کہ ان کا یہ طرز عمل کچھ بہتر نتائج کا حامل نہیں ہوگا، اگرچہ میرے چچا کی اولاد محمد پر حاکم ہو اس سے بہتر ہے کہ کوئی دوسرا حاکم نہ بنے۔

۴۰۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "نیز ان کا جن کی دلجوئی منظور ہے"

مجاہد نے فرمایا کہ انھوں نے ان لوگوں کو کچھ دے دلا کر ان کی دلجوئی کرتے تھے۔

۱۶۴۸۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سعیدان نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے انھیں ابن ابی نعیم نے اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ مال آیا تو آپ نے چارہ ششماں میں اسے تقسیم کر دیا اور فرمایا کہ میرا مقصد ان کی دلجوئی ہے اس پر ایک شخص بولا کہ آپ نے انصاف نہیں کیا، ان حضرات نے فرمایا کہ اس شخص کی نسل سے ایک ایسی قوم پیدا ہوگی جو دین سے دور ہوجائے گی۔

۴۰۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "یہ ایسے ہیں جو صدقات کے کتاب میں

نقل صدقہ دینے والے مسلمانوں پر اعتراض کرتے ہیں" یلمزون ای یحیون

محمد رحمہ اللہ ہم ای طاقتہم

۱۶۴۹۔ مجھ سے ابو محمد شبر بن خالد نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن جعفر نے خبر دی، انھیں شعیر نے، انھیں سیدان نے، انھیں ابو وائل نے اور ان سے ابوسعید رضی اللہ

۱۶۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبِيدٍ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ دَخَلَ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ أَرَأَيْتَ تَعْبِيُونَ لِابْنِ الزُّبَيْرِ قَامَ فِي أَمْرِهِ هَذَا فَقُلْتُ لَأَحَاسِبَنَّ نَفْسِي لِمَا حَاسِبْتُهَا رَأَيْتُ مَكْرًا لَا يُعْمَرُ وَلَهُمَا كَانَا أُولَى بِكُلِّ خَيْرٍ مِنْهُ وَقُلْتُ ابْنُ عَمَّةِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ أَبِي بَكْرٍ وَابْنُ أَبِي خَبَّابٍ حَبِيَّةٌ وَابْنُ أُخْتِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا هُوَ فَيَتَعَلَّى عَيْتِي وَلَا يُرِيدُ ذَلِكَ فَقُلْتُ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّي أَعْرِضُ هَذَا مِنْ نَفْسِي فَنِيَدَ عَلَيْهِ وَمَا أَرَاهُ مُرِيدَ حَبِيَّةً إِنَّ كَانَ لَمُرَادًا أَنْ يَرُدَّ بَنِي بَنُو عَيْتِي وَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَرُدَّ بَنِي عَيْتِي هُمُ

بَنِي بَنِي بَنِي

بَابُ قَوْلِهِ وَالْمُؤَلَّفَةُ قُلُوبُهُمْ

قَالَ عُجَابُهُ بَيْنَا لَفَهُمْ

بِالْعَطِيَّةِ بَشَرًا

۱۶۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ أَبِي نَعِيمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ بَعَثْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ بَشَرًا فَتَنَسَّكَ مَيْنًا بَعَثَ فَقَالَ أَتَأْتِيهِمْ فَقَالَ نَعَمْ مَا عَدَلْتُ فَقَالَ تُخَيِّرُ مِنْ صِنْفَيْنِ هَذَا قَوْمٌ يَمُرُّونَ مِنَ السَّبِيلِ

بَابُ قَوْلِهِ الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ

مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَلْمِزُونَ يُعَيِّبُونَ وَ

حَبَدًا هُمْ وَحَبَدًا هُمْ طَائِفَتُهُمْ

۱۶۴۹۔ حَدَّثَنَا يَشْرُبُ بْنُ خَالِدٍ أَبُو مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَيِّدَانٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ

عمر نے بیان کیا کہ جب میں صدقہ کا حکم ہوا تو ہم پوچھا اٹھاتے (اور اس کی مزدوری حق میں دے دیتے) چنانچہ ابو عبیدل رضی اللہ عنہ اٹھا صاع صدقہ لے کر آئے اور ایک دوسرے صحابی اس سے زیادہ لائے۔ اس پر یہما فقول نے کہا کہ اللہ کو اس (یعنی ابو عبیدل رضی اللہ عنہ کے صدقہ کی کوئی ضرورت نہیں تھی اور اس دوسرے نے تو محض دکھاوے کے لیے صدقہ دیا ہے چنانچہ آیت نازل ہوئی کہ تیرا ایسے لوگ ہیں جو صدقہ کے باب میں نقل صدقہ دینے والے مسلمانوں پر اعتراض کرتے ہیں۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر تجھیں بجز ان کی محنت مزدوری کے کچھ نہیں ملتا۔ آخر آیت یہ نکلی۔

۱۷۸۰۔ ہم سے اسماعیل بن ابی اسحاق نے حدیث بیان کی، بیان کیا کہ میں نے ابواسامہ سے پوچھا کیا آپ حضرات سے زائد نے حدیث بیان کی تھی مگر ان سے سلیمان نے، ان سے شقیق نے اور ان سے ابوسعود الخدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدقہ کی ترغیب دیتے تھے تو آپ کے بعض صحابہ محنت مزدوری کر کے لاتے اور (بڑی مشکل سے) ایک مد کا صدقہ کر سکتے لیکن آج ان میں بعض ایسے ہیں جن کے پاس لاکھوں ہے غالباً آپ کا اشارہ خود اپنی طرف تھا۔

۱۷۸۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: "آپ ان کے لیے استغفار کریں خواہ ان

کے لیے استغفار نہ کریں، اگر آپ ان کے لیے ستر بار بھی استغفار کریں گے جب بھی اللہ انھیں نہیں بخشے گا۔"

۱۷۸۱۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے، ان سے عبید اللہ نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ جب عبداللہ بن ابی رہمان بنی کا انتقال ہوا تو اس کے لڑکے عبید اللہ بن عبداللہ (جو چوتھے مسلمان آئے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ آنحضرتؐ اپنی قمیص ان کے والد کے کفن کے لیے عنایت فرمادیں۔ آنحضرتؐ نے قمیص عنایت فرمائی پھر انھوں نے عرض کی کہ آنحضرتؐ نماز جنازہ بھی پڑھاویں۔ آنحضرتؐ نماز جنازہ پڑھانے کے لیے بھی آگے بڑھ گئے، اتنے میں عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کا دامن پکڑ لیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اس کی نماز جنازہ پڑھانے جا رہے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے منع بھی فرما دیا ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ اعتبار دیا ہے فرمایا ہے کہ آپ ان کے لیے استغفار کریں خواہ ان کے لیے استغفار نہ کریں۔ اگر آپ ان کے لیے ستر بار بھی استغفار کریں۔ (جب بھی اللہ انھیں نہیں بخشے گا) اس لیے میں ستر مرتبہ سے بھی زیادہ استغفار کروں گا ممکن ہے کہ اللہ زیادہ استغفار کرنے سے معاف کر دے) عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، لیکن یہ شخص تو منافق ہے۔ بیان کیا کہ

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ لَمَّا أُمِرْنَا بِالصَّدَقَةِ كُنَّا نَتَقَامَلُ فَبَاءَ أَبُو عَقِيلٍ بِنُصْفِ صَاعٍ وَحَبَاءَ إِنْسَانٍ بِالْكَثَرِ مِنْهُ فَقَالَ الْمُنَافِقُونَ إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنْ صَدَقَتِهِ هَذَا أَوْ مَا فَعَلَ هَذَا الْآخَرُ الْآخَرُ بَاءَ فَتَرَكْتُ الْذَيْنِ يَكْلِمُونَ الْمُطَوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُعْدَهُمُ الْأَعْمَى

۱۷۸۰۔ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ إِدْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لِرَبِّیْ أَسَامَةُ أَحَدٌ تَكَلَّمَ زَائِدَةً عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِالصَّدَقَةِ فَيَخْتَالُ أَحَدًا حَتَّى يَخْبِي بِهَا لَدًّا وَإِنْ لِي حَدِيدُهُمْ الْيَوْمَ مِائَةَ أَلْفِ كَامَةٍ يَعْرِضُ بَيْنَهُمْ

**باب** اسْتَغْفِرُ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً

۱۷۸۱۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اسْتَعِيلَ عَنْ أَبِي أَسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا نَحَرْنَا عَتَبَ اللَّهُ حَبَاءَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ أَنْ يُعْطِيَهُ فَمِمْصَهُ فَيُكَبِّفُ فِيهِ أَبَاهُ فَأَعْطَاهُ ثُمَّ سَأَلَهُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ فَقَامَ عُمَرُ فَأَخَذَ بِثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَصَلِّيَ عَلَيْهِ وَقَدْ هَمَّكَ رَبُّكَ أَنْ تَصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا خَيَّرَنِي اللَّهُ فَقَالَ اسْتَغْفِرُ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً وَسَأَزِيدُكَ عَلَى السَّبْعِينَ قَالَ إِنَّهُ مُنَافِقٌ قَالَ



کے لیے کھڑے ہوئے۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کا دامن پکڑ لیا اور عرض کی آپ اس پر ناز نہ پھرنے کے لیے تیار ہو گئے، حالانکہ یہ منافق ہے، اللہ تعالیٰ بھی آپ کو ان کے لیے استغفار سے منح کر چکا ہے، انھوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا ہے یا اس کے بجائے راوی نے (خبر کی کہا) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ آپ ان کے لیے استغفار کریں خواہ ان کے لیے استغفار نہ کریں اگر آپ ان کے لیے سزا یا بھی استغفار کریں جب بھی اللہ انھیں نہیں بخشے گا، اہل حضور نے فرمایا کہ میں ستر مرتبہ بھی زیادہ استغفار کر دوں گا بیان کیا کہ پھر آپ سفاس پر ناز پڑھی اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ پڑھی اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "اور ان میں سے جو کوئی مر جائے اس پر کبھی بھی نماز پڑھیں اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہو جائے" انھوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کھڑے کیا ہے اور وہ اس حال میں مرے ہیں کہ وہ نافرمان تھے۔

۱۰۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "عقرب بن یزید کو تمہارے سامنے جب تم ان کے پاس جاؤ گے اللہ کی قسم کھا جاؤ گے تاکہ تم ان کو ان کی حالت پر چھوڑے ہو، سو تم ان کو ان کی حالت پر چھوڑے ہو، بیشک یہ گندے ہیں اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے، اور میں اس کے جو کچھ وہ کرتے رہے۔"

۱۰۸۔ ہم سے کئی نے حدیث بیان کی ان سے لیٹ نے حدیث بیان کی، ان سے نقل ہے ان سے ابن شہاب نے ان سے عبد الرحمن بن عبد اللہ نے اور ان سے عبد اللہ بن کعب بن مالک نے بیان کیا کہ انھوں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے ان کے غزوہ تبوک میں شریک نہ ہو سکے کا واقعہ سنا، آپ نے فرمایا خدا کی قسم ہر ایک کے بعد اللہ نے مجھ پر اتنا بڑا اور کوئی انعام نہیں کیا جتنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سچ بولنے کے بعد ظہور پذیر ہوا تھا اللہ تعالیٰ کا انعام یہ تھا کہ مجھے جھوٹ بولنے سے باز رکھا۔ اور میں بھی اسی طرح ہلاک ہوا تھا جس طرح دوسرے جھوٹی معذبتیں بیان کرنے والے ہلاک ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں وحی نازل کی تھی کہ "عقرب بن یزید کو تمہارے سامنے جب تم ان کے پاس واپس جاؤ گے۔ اللہ کی قسم کھا جاؤ گے" الفاسقین تک۔

۱۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور کچھ اور لوگ میں جنھوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کر لیا، انھوں نے بے جاے عمل کئے تھے (کچھ) بھلے اور کچھ بُرے توقع ہے کہ اللہ ان پر توبہ کرے، بیشک، اللہ بڑا مغفرت والا بڑا رحمت والا ہے۔"

۱۰۸۵۔ ہم سے مولیٰ بن ہشام نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے عوف نے حدیث بیان کی ان سے ابورجاء نے حدیث بیان کی اور ان

یُكْفِيهِ وَيُنِيهِ ثُمَّ قَامَ يُسَلِّي عَلَىٰ عَظْمِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِمَوْتِهِمْ فَقَالَ نَصَبِي عَلَيْهِ وَهُوَ مَنَافِقٌ وَحَدَّثَنَا هَكَذَا أَنَّهُ مَنَافِقٌ أَنَّهُ تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ قَالَ إِنَّمَا أَخْبَرَنِي اللَّهُ أَنَّهُ أَخْبَرَنِي فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ فَقَالَ سَأُزِيدُكَ عَلَى سَبْعِينَ قَالَ فَصَلِّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ ثُمَّ أَذَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ مَا كُنُوا وَهُمْ فَاسِقُونَ ۝

بَابُ قَوْلِهِ سَيُغْلِبُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لِيَعْرِضُوا عَنْهُمْ فَأَعْرِضُوا عَنْهُمْ إِنَّهُمْ رَجِبُوا وَمَا ذَبُّهُمْ جَهَنَّمَ هَذَا كَيْفَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝

۱۰۸۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ بَدَّ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ وَجِبْنَ يَخْتَلَفُ عَنْ قَبُولِ قَالَتُهُ مَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَىَّ مِنْ نِعْمَةٍ نَعِمْتُ إِذْ هَذَا سَنِي أَنْظَحَ مِنْ مَبْدِي فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَوْ أَكُونُ كَذَبْتُهِ فَأَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِينَ كَذَبُوا حِينَ أُنْزِلَ الْوَحْيُ سَيُغْلِبُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ ۝

بَابُ قَوْلِهِ وَأَخَذُونَ عَثَرَتَهُمْ إِذْ جَاءَهُمْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخِرًا سَيِّئًا عَسَى اللَّهُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝

۱۰۸۵۔ حَدَّثَنَا مُعَمَّلٌ هُوَ ابْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ أَبِي حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَوْفٌ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ

سموہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا، رات (خواب میں) میرے پاس دو فرشتے آئے اور مجھے اٹھا کر ایک ایسے شہر میں لے گئے جو سوئے اور چاند کی اینٹوں سے بنایا گیا تھا، وہاں میں ایسے لوگ ملے جن کا ادھا بدن نہایت خوبصورت، اتنا کہ کسی نے ایسا حسن نہ دیکھا ہوگا اور بدن کا دوسرا نصف حصہ نہایت بدصورت تھا اتنا کہ کسی نے ایسا بدصورتی نہیں دیکھی ہوگی دونوں فرشتوں نے ان لوگوں سے کہا کہ جاؤ اور اس نہر میں غوطہ لگاؤ وہ گئے اور نہر میں غوطہ لگا آئے جب وہ ہمارے پاس دوبارہ واپس آئے تو ان کی بدصورتی جاتی رہی تھی اور اب وہ نہایت حسین اور خوبصورت نظر آتے تھے۔ پھر فرشتوں نے مجھ سے کہ یہ ”جنت عدن“ ہے اور یہ آپ کی منزل ہے، جن لوگوں کو ابھی آپ نے دیکھا کہ جسم کا آدھا حصہ خوبصورت تھا اور آدھا بدصورت، انویہ وہ لوگ تھے جنہوں نے نیک اعمال کے ساتھ کچھ برے عمل بھی کئے تھے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کر دیا تھا۔

۶۱۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”نبی اور جو لوگ ایمان لائے ہیں ان کے

یہ جائز نہیں کہ وہ مشرکوں کے لیے مغفرت کی دعا کریں۔“

۱۶۸۶۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی کہ ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں عمر بن خردی، انھیں زہری نے انھیں سعید بن جبیب نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ جب جناب ابوطالب کے انتقال کا وقت قریب ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے، اس وقت وہاں ابوہلہ اور عبداللہ بن ابی امیہ بھی موجود تھے، ان حضوروں نے ان سے فرمایا، چاہا الا اللہ کہہ دیجئے، میں اسی کلمہ کو اللہ کی بارگاہ میں پیش کروں گا (آپ کی بخشش کے لیے) اس پر ابوہلہ اور عبداللہ بن ابی امیہ کہنے لگے۔ ابوطالب، کیا آپ عبدالمطلب کے دین سے پھر جائیں گے، حضور اکرم نے کہا کہ اب میں آپ کے لیے برابر مغفرت کی دعا مانگتا رہوں گا، جب تک مجھے اس سے روک نہ دیا جائے، تو یہ آیت نازل ہوئی، نبی اور جو لوگ ایمان لائے ہیں ان کے لیے جائز نہیں کہ وہ مشرکوں کے لیے مغفرت کی دعا کریں اگرچہ وہ (مشرکین، رشتہ دار ہی ہوں جب ان پر یہ ظاہر ہو سکے کہ وہ (اموات) اہل دوزخ ہیں۔“

۶۱۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”بیشک اللہ نے نبی پر اور مہاجرین و

انصار پر رحمت کے ساتھ توجہ فرمائی جنہوں نے نبی کا ساتھ تنگی کے وقت میں دیا اور ان کے بعد ان میں سے ایک گروہ کے دلوں میں کچھ تزلزل برپا تھا، پھر اللہ نے ان لوگوں پر رحمت کے ساتھ توجہ

حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جَنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا أَنَا فِي اللَّيْلِ أَنِّي كُنَّا نَابِتُ عَثَا فِي نَابِتِهَا إِلَى الْمَدِينَةِ مَبْنِيَّةٍ بِلَبْنٍ ذَهَبٍ وَلَكِنْ فِصْمَةٍ فَتَلَقَّا نَا رِجَالٌ سُفْرٌ مِنْ حَلِيقِهِمْ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَأَى وَكَانُوا مَا أَنْتَ رَأَى فَذَهَبُوا فَقَعُوا فِي ذَلِكَ الْهَقْرِ فَوَقَعُوا فِيهِ نَحْنُ رَجَعُوا إِلَيْنَا فَكَذَّاهَبَ ذَلِكَ السُّؤْمُ عَنْهُمْ فَسَارُوا فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ كَانَتْ لِي هَذِهِ حَبَّةُ عَدَنَ وَهَذَا مِنْ لَدُنْكَ فَكَانَ أَمَّا الْقَوْمُ الَّذِينَ كَانُوا سُفْرٌ مِنْهُمْ حَسَنٌ وَشَطْرٌ مِنْهُمْ قَبِيحٌ فَارْتَمَوْا فَنَلَوْا عَمَلَهُ مَالِحًا وَآخَرُ سَيِّئًا فَجَاوَزَ اللَّهُ عَنْهُمْ

بَابُ تَوَلَّى مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالنَّبِيِّ أَمْوَالُ أَنْ

يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ

۱۶۸۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الرَّهْجِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ وَحَلَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَى عَمْرٌ قُلْتُ لَهُ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَحَاجُّ لَكَ يَا عَمْرُ اللَّهُ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ ابْنِ أَبِي أُمَيَّةٍ يَا أَبَا طَالِبٍ أَنْتَ عَبْدُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَغْفِرُ لَكَ مَا لَكَ أَمْنٌ عِنْدَكَ فَذَلِكُ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالنَّبِيِّ أَمْوَالُ أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَكَوْكَانُوا أُولَى قَرَبًا مِنْ كَعْبٍ مَا سَبَيْنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ

بَابُ تَوَلَّى لَعَنَ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَ

الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْحُسَّةِ مِنْ كَعْبٍ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ إِنَّهُ

خزادی بیشک وہ ان کے حق میں بڑا معفیّت سے بڑا رحمت

والا ہے ۔

۱۷۸۷۔ ہم سے احمد بن حنبل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے یونس نے خبر دی، احمد بن حنبل نے بیان کیا کہ ہم سے غلبہ نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں عبدالرحمن بن کعب نے خبر دی کہا کہ مجھے عبداللہ بن کعب نے خبر دی (ان کے والد کعب بن مالک رضی اللہ عنہم جب نابینا ہو گئے تھے تو مساجد اداوں میں بی بی آپ کو راستے میں ساتھ لے کر چلتے تھے انھوں نے بیان کیا کہ میں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے ان کے اس واقعہ کے سلسلے میں سنا جس کے بارے میں آپ نے "و علی النّاشئ الذین خلفوا" انازل ہوئی تھی آپ نے ان میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اپنی توبہ کے قبول ہونے کی خوشی میں بی بی اپنا تمام مال اللہ اور اس کے رسول کے راستے میں صدقہ کرنا ہوں لیکن انھوں نے فرمایا کہ اپنا کچھ اپنے پاس ہی رکھنے دو یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔

۱۷۸۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور ان میں سے جو بھی توبہ فرمائی جن

کا معاملہ متروک چھوڑ دیا گیا تھا یہاں تک کہ جب زمین ان پر باد ہوو اپنی فراخی کے تسکین کرنے لگی اور وہ خود اپنی جانوں سے تنگ لگنے اور انھوں نے سمجھ لیا کہ اللہ سے کہیں پناہ نہیں مل سکتی بجز اسی کی طرف کے، پھر اس نے ان پر رحمت سے توبہ فرمائی تا کہ وہ رجوع کرتے رہا

کریں، بیشک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا، بڑا رحمت والا ہے۔"

۱۷۸۸۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے احمد بن ابی شعیبہ نے حدیث

بیان کی، ان سے موسیٰ بن اعبین نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن راشد نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے بیان کی، کہا کہ مجھے عبدالرحمن بن عبد اللہ بن کعب بن مالک نے خبر دی، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ ان تین صحابیوں سے تھے جن کی توبہ قبول کی گئی تھی آپ نے بیان کیا کہ (و غزوہ دود، غزوہ عسرت (یعنی غزوہ تبوک) اور غزوہ بدر کے سوا اور کسی غزوے میں کبھی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جانے سے نہیں چوکا تھا بیان کیا کہ چاشت کے وقت جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ سے واپس تشریف لائے) تو میں نے سچ بولنے کا نچوڑ ارادہ کر لیا اور سچی بات آپ کے سامنے بیان کر دی کہ میں بلا کسی عذر کے غزوہ میں شریک نہ ہوا۔ اور آپ کا

بیمہر عوف

تَحْبِیْرٌ

۱۷۸۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ قَالَ أَحْمَدُ وَ حَدَّثَنَا غُلَيْبُ بْنُ حَدَّادٍ يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ كَعْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبٍ وَ كَانَ فَاسِدًا كَعْبٌ مِّنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ فِي حَدِيثِهِ وَ عَلَى الْفَلَاحَةِ السَّيِّئُ خَلِقُوا قَالَ فِي أَخْبَرَهُ يُونُسُ إِنَّ مِنْ شَوْبَتِي أَنْ أَتَخَلَّعَ مِنْ مَّالِي مَسَدَةً إِلَى اللَّهِ وَ رَسُولِهِ فَقَالَ السَّيِّئُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْلَفُ بَعْضُ مَالِكٍ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ

بِأَنَّكَ قَوْلِهِ وَ عَلَى الثَّلَاثَةِ السَّيِّئِينَ

خَلِقُوا حَتَّى إِذَا مَاتَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ

بِمَا رَحَّبَتْ وَ مَاتَتْ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ

وَ ظَنُّوا أَنَّ لَا مَلْجَأَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ ثُمَّ

نَادَى عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ

الْمُتَوَّابُ السَّحْبِيُّ

۱۷۸۸۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ حَسَنٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي

شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَدِيٍّ حَدَّثَنَا اسْمَعِيلُ بْنُ

رَاشِدٍ أَنَّ الزُّهْرِيَّ حَدَّثَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ

الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أُمِّهِ

قَالَ سَمِعْتُ أَبِي كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ وَ هُوَ أَحَدُ الثَّلَاثَةِ

السَّيِّئِينَ تَنَبَّأَ عَلَيْهِمْ أَنَّهُ لَوْ يَتَخَلَّفُ عَنْ رَسُولِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ غَزَاهَا قَطْرٌ

غَيْرَ غَزَاةٍ وَ كُنَّ غَزَاةُ الْعَسَاةِ وَ غَزَاةُ بَنِي

قَالَ مَا جَعَلْتُ صِدْقَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ صُنْعِي وَ كَانَ كَلَامًا يَكُونُ مِنْ سَفَرٍ سَافَرَهُ

إِلَّا صُحِّيَّ وَكَانَ يَبْدَأُ بِالْمَسْجِدِ فَيَرْكُضُ رُكْعَتَيْنِ وَتُحْمَى  
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاتِهِ وَكَلَامِهِ  
 مَا حِجَّتْ وَكَتَبَتْ عَنْ كَلَامِ أَحَدٍ مِنَ الْمُنْتَخَلِفِينَ  
 غَيْرِنَا فَاجْتَنَبَ النَّاسُ كَلَامًا فِيمَنْ كَذَلِكَ  
 حَتَّى طَالَ عَلَى الْأُمُورِ مَعْنَى أَهَمَّ إِلَى مَنِ  
 أَنْ أَمَرْتُ فَلَا يَصِلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 أَوْ يَمُوتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَأَكُونُ مِنَ النَّاسِ بِتِلْكَ الْمُنْزِلَةِ فَلَا  
 يَكَلِّمُنِي أَحَدٌ مِمَّنْ وَلَا يَصِلُ عَلَيَّ  
 نَا كَذَلِكَ اللَّهُ تَوَجَّاهُ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَقِيَ الثَّلَاثُ الْآخِرُونَ  
 الشَّيْخُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ  
 أُمِّ سَلَمَةَ وَكَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ يَدُبُّ عَلَى كَعْبٍ  
 ثَالِثُ أَفَلَا أُرْسِلُ إِلَيْهِ فَأُثْبِتُ قَالَ إِذَا  
 تَحَطَّمَتْ كُمُ النَّاسِ فَيَمْنَعُونَكُمُ النَّوْمَ سَأَلُوا  
 الشَّيْخَ حَتَّى إِذَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعَجَرَاءِ أَنْ يَتَوَبَّعَهُ اللَّهُ عَلَيْهَا وَكَانَ  
 إِذَا اسْتَبَشَرَ اسْتَبَارَ وَجْهَهُ حَتَّى كَانَتْ قِطْعَةً  
 مِنَ الْعَمْرِ وَكُنَّا أَهْلًا الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَعُوا  
 عَنِ الْأُمِّيَّاتِ قَبْلَ مِنْ هَؤُلَاءِ السَّيِّئِينَ  
 اعْتَدَرُوا وَاحِينَ أَنْزَلَ اللَّهُ لَنَا التَّوْبَةَ فَلَمَّا  
 ذُكِرَ السَّيِّئُونَ كَذَّبُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُنْتَخَلِفِينَ وَاعْتَدَرُوا  
 بِالْبَاطِلِ ذُكِرُوا بِشَرِّ مَا ذُكِرَ بِهِ أَحَدٌ قَالَ  
 اللَّهُ مُبْعَاثُهُ يَبْتَازُونَ إِلَيْكُمْ إِذَا رَجَعْتُمْ  
 إِلَيْهِمْ قُلْ لَا تَعْتَدِرُوا وَاللَّيْنُ تَوْءَمَ كَكُمُ  
 قَدْ نَبَأَ نَا اللَّهُ مِنْ أَخْبَارِكُمْ وَسَيَرَّ اللَّهُ عَمَلَكُمْ  
 وَمَا سَأَلُوهُ الْآيَةُ :

**باب** قَوْلِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا

سفر سے واپس آنے میں معمول یہ تھا کہ چاشت کے وقت ہی آپ (مدینہ) پہنچتے تھے۔ در سب سے پہلے مسجد میں تشریف لے جاتے اور دو رکعت نماز پڑھتے (پھر عشاء) حضور اکرمؐ نے مجھ سے اور میری طرح غزیران کرنے والے دو اور صحابہؓ سے صحابہؓ کو بات چیت کرنے سے منع کر دیا، ہمارے علاوہ اور بھی بہت سے لوگ (جو بظاہر مسلمان تھے) غزوہ میں شریک نہیں ہوئے، لیکن آپ نے ان میں سے کسی سے بھی بات چیت کی ممانعت نہیں کی تھی، چنانچہ لوگوں نے ہم سے بات چیت کرنا چھوڑ دیا، اسی حالت میں مجھ پر اہل معاملہ بہت طول پکڑتا تھا۔ اور میری نظریں سب سے اہم معاملہ یہ تھا کہ اگر کہیں (دس عرصہ میں) میں مر گیا تو حضور اکرمؐ مجھ پر بنا زینہ نہیں پڑھیں گے یا (مداغناستہ) حضور اکرمؐ کی وفات ہو جائے، تو لوگوں کا یہی طرز عمل میرے ساتھ پھر ہمیشہ کے لیے باقی رہ جانے کا، مجھ سے کوئی گفتگو کرے گا اور مجھ پر بنا زینہ نہ پڑھے گا۔ آخر اللہ تعالیٰ نے ہماری توبہ حضور اکرمؐ پر اس وقت نازل کی جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ گیا تھا حضور اکرمؐ اس وقت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تشریف رکھتے تھے۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا معاملہ میرے ساتھ احسان و کرم کا تھا اور وہ میری مدد کیا کرتی تھیں حضور اکرمؐ نے فرمایا، ام سلمہ! کعب کی توفیق قبول ہو گئی! انھوں نے عرض کی پھر میں ان کے خیال کسی کو بھیج کر یہ خوشخبری کہیں نہ پہنچا دوں؟ حضور اکرمؐ نے فرمایا یہ خبر سنئے ہی لوگ جمع ہو جائیں گے اور ساری رات بچیں سوئے نہیں دیں گے چنانچہ انھوں نے فجر کی نماز پڑھنے کے بعد بتایا کہ اللہ نے ہماری توبہ قبول کر لی ہے۔ اہل حضورؐ نے جب یہ خوشخبری سنا تو آپؐ کا چہرہ مبارک سنورا درخش ہو گیا، جیسے چاند کا ٹکڑا ہوا اور غزوہ میں نہ شریک ہوئے والے دوسرے افراد سے انھوں نے معذرت کی تھی اور ان کی معذرت قبول بھی ہو گئی تھی، اہم تین صحابہ کا معاملہ بالکل مختلف تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری توبہ قبول ہونے کے متعلق وحی نازل کی، لیکن جب ان دوسرے غزوہ میں شریک نہ ہونے والے افراد کا ذکر کیا، انھوں نے حضورؐ کے سامنے جھوٹ بولا تھا اور بے بنیاد معذرت کی تھی تو اس درجہ برائی کے ساتھ کیا کہ کسی کا بھی اتنی برائی کے ساتھ ذکر نہ کیا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: یہ لوگ تمہارے سب کے سامنے عذر پیش کریں گے جب تم ان کے پاس واپس جاؤ گے۔ آپؐ کہہ دیجئے کہ یہاں نہ ہاؤ۔ ہم ہرگز تمہاری بات نہ مانیں گے! بیشک ہم کو اللہ تمہاری غزوہ سے چکا ہے اور عنقریب اللہ اور اس کا رسولؐ تمہارا عمل دیکھ لیں گے، آخر انہی تک۔

۱۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو

اور استنباط اول کے ساتھ راہ کرو۔

۱۷۸۹۔ ہم سے یحییٰ بن یحیٰ نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے ان سے ان شہاب نے ان سے عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے اور ان سے عبداللہ بن کعب بن مالک نے، آپ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر چلتے تھے جب وہ مینا ہو گئے تھے اسان کیا کہیں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ غزوہ تبوک میں اپنی عدم شرکت کا واقعہ بیان کر رہے تھے (فرمایا) خدا گواہ ہے سچ کہنے کا جتنا عمدہ عمل اللہ تعالیٰ نے مجھے دیا کسی کو دیا ہوگا جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے میں نے اس واقعہ میں سچی بات کہی تھی، اس وقت سے آج تک کبھی مجھ کو اللہ کا ارادہ بھی نہیں کیا، اور اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل کی تھی کہ، بیشک اللہ نے نبی پر اور مہاجرین و انصار پر رحمت کے توجہ فرمائی، آیت مع الصادقین تک۔

۱۷۹۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "بیشک تمہارے پاس ایک پیغمبر آئے ہیں، تمہاری ہی جنس میں سے جو چیز تمہیں مغفرت پہنچاتی ہے انہیں بہت گراں گذرتی ہے، تمہاری (عبادت) کے حریف ہیں، ایمان والوں کے حق میں بڑے ہی شفیق ہیں، مہربان ہیں۔" (رؤف) (راؤف سے مشتق ہے۔

۱۷۹۰۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں سابق نے خبر دی اور ان سے زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ نے (آپ کا) تب ورجی تھے اسان کیا کہ جنگ یمامہ کے بعد ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے بلا بھیجا، ان کے پاس عمر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، آپ نے مجھ سے فرمایا۔ عمر میرے پاس آئے اور کہا کہ جنگ یمامہ میں بہت زیادہ مسلمان شہید ہو گئے ہیں اور مجھے خطرہ ہے کہ کفار کے ساتھ لڑائیوں میں یونہی قرآن کے علماء اور قاری شہید ہوں گے اور اس طرح قرآن کا علم مٹ جائے گا، اب تو ایک ہی صورت ہے کہ آپ حضرات قرآن کی تدوین کر لیں اور میرا خیال ہے کہ آپ اس کام کے لیے زیادہ مناسب رہیں گے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس پر میں نے عمر سے کہا، ایسا کام میں کس طرح کر سکتا ہوں جو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا تھا یعنی قرآن مجید کی تدوین در تریب عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، خدا کی قسم یہ تو محض ایک نیک کام ہے اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ مجھ سے اس معاملہ پر گفتگو کرتے رہے اور آخر میں اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی شرح حد و عطا فرمایا اور میری بھی رائے

اللہ و کونوا مع الصديقين :

۱۷۸۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلِ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ كَانَ قَائِمًا كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يَخْبِرُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ يَصَافَةَ بْنِ أَبِي نُوَيْسَةَ قَالَ قَالَ اللَّهُ مَا عَلَّمَهُ أَحَدًا إِلَّا اللَّهُ فِي صِدْقِ الْحَدِيثِ أَحْسَنَ مِمَّا أَتَى فِي مَا تَقَعَدَتْ مِنْهُ مِنْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى نَبِيِّ هَذَا الْكَلْبِ وَأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى رَسُولِ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ إِلَى قَوْلِهِ وَكَوْنُوا بِاللَّيْلِ قَوْلِهِ لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى رَسُولٍ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَوِيصُ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ مِنَ الدَّاحَةِ :

بہنہ بہن :

۱۷۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو لَيْمَانَ أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الشَّيْبَانِ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ كَانَ مِنْ تَلْمِذِ النَّبِيِّ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ أَهْلُ الْيَمَامَةِ وَعِيْدُهُ عُمَرُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَّهُ عُمَرُ تَابِي فَقَالَ إِنَّ الْفِتْنَةَ قَدْ اسْتَعَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِالنَّاسِ وَإِنِّي أَخْشَى أَنْ يَسْتَعْرِزَ الْقَتْلُ بِالْقَتْلِ أَيْ فِي الْمَوَاطِنِ فَيَذْهَبَ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ إِلَّا أَنْ يَجْمَعُوهُ وَإِنِّي لَأَسْأَلُ أَنْ يَجْمَعَ النَّاسُ أَنْ قَالَ أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ لِعُمَرَ كَيْفَ أَفْعَلُ شَيْئًا لَعَلَّ يَفْعَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ هُوَ وَاللَّهِ خَيْرٌ فَكَمْ يَزِلُّ عُمَرُ بِمَا جَعَلِي فِيهِ حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ لِي ذَلِكَ صَدَرِي وَرَأَيْتُ السَّيِّئَ سَأَلَ عُمَرَ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ



وَعُمَرُ عِنْدَ مَا جَالَسَ لَدَيْكَ تَكَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّكَ  
رَجُلٌ شَاقٌّ عَاقِلٌ وَلَا تَقْطَعُ كُنْتُ تَكَلِّمُ  
الْوَحْيَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَتَّبِعُ  
الْفُرْآنَ فَاجْتَنَدُهُ فَوَاللَّهِ لَوْ كَلَّفَتْنِي نَقْلَ حَبِلٍ  
مِنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ أَثْقَلُ عَلَيَّ مِمَّا أَمَرْتُ بِهِ مِنْ  
جَمِيعِ الْفُرْدَانِ قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلُ ذَيْنِ شَيْئَا لَمْ  
تَفْعَلْهُ الْيَبْيُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ  
هُوَ وَاللَّهُ خَيْرٌ فَكَلَّمَا لَأَسْأَلُ أَجْعَلُهُ حَتَّى يَشْرَحَ  
اللَّهُ مَهْدِيَّ لِلَّذِي شَرَحَ اللَّهُ لَهُ مَهْدِيَّ رَأَيْ بَكْرٍ  
وَعُمَرُ فَقُلْتُ فَتَتَّبَعْتُ الْقُرْآنَ أَجْمَعَهُ مِنْ  
الْبَرَاءِ وَالذِّكْرِ وَالْحَسْبِ وَمَهْدِيَّ فِي الرَّجَالِ حَتَّى  
وَحَدَّثْتُ مِنْ سُورَةِ التَّوْبَةِ ابْنَيْنِ مَعَ خُزَيْمَةَ  
الدُّنْصَارِيِّ لَمْ أَحِدُهُمَا مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهِ لَقَدْ جَاءَكُمْ  
رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ  
عَلَيْكُمْ إِلَىٰ أَخْبَرِيهَا وَكَانَتْ الْقُصْفَةُ الشَّيْءَ جَمِيعٌ  
فِيهِ الْعَمَلُ أَنُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ  
ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ ثُمَّ عِنْدَ  
حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ تَابَعَهُ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ  
وَاللَيْثُ عَنْ يَدَيْهِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ وَ  
قَالَ السَّيِّدُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ  
حَالِبٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ وَقَالَ مَعَ أَبِي خُزَيْمَةَ  
الدُّنْصَارِيِّ وَقَالَ مُوسَى عَنْ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ  
حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ مَعَ أَبِي خُزَيْمَةَ وَتَابَعَهُ  
يَعْقُوبُ بْنُ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ أَبِيهِ  
وَقَالَ أَبُو ثَابِتٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هِلَالٍ  
وَقَالَ مَعَ خُزَيْمَةَ أَذْأِي

خُزَيْمَةَ

سُورَةُ يُوسُفَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

دہی ہو گئی جو عمر رضی اللہ عنہ کی ہمتی زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ  
عند وہی خاموش بیٹھے ہوئے تھے، پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تم جو ان کو  
سمجھ دار ہو۔ پس تم کسی قسم کا شبہ بھی نہیں اور تم حضور اکرم کی وحی لکھا بھی کرتے  
تھے اس لیے تم ہی قرآن مجید کے خطوط تلاش کر کے انہیں لوح محفوظ  
کی ترتیب کے مطابق جمع کرو۔ خدا گواہ ہے کہ اگر ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھ سے  
کوئی بہاڑا ٹھاکے لے جانے کے لیے کہتے تو یہ میرے لیے اتنا گراں نہیں تھا  
جتنا قرآن کی جمع و ترتیب کا حکم، میں نے عرض کی کہ آپ حضرات ایک ایسے کام  
کے کرنے پس طرح آمادہ ہو گئے، جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں  
کیا تھا۔ تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم یہ ایک نیک کام ہے  
پھر میں ان سے اس مسئلہ پر گفتگو کرتا رہا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی  
اسی طرح شرح صدر عطا فرمایا جس طرح ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو عطا فرمایا  
تھا۔ چنانچہ میں اٹھا اور میں نے کھال ڈھری اور کھجور کی شاخوں سے دھن  
پر قرآن مجید لکھا ہوا تھا، اس دور رواج کے مطابق، قرآن مجید کو جمع کرنا شروع  
کیا اور لوگوں کے (جو قرآن کے حافظ تھے) حافظہ سے بھی مدد لی اور سورۃ کو  
کی دو آیتیں خیر بنی النضاری رضی اللہ عنہ کے پاس مجھے ملیں، ان کے علاوہ کسی کے  
پاس رہے دو سو تیس لکھی ہوئی صورت میں مجھے نہیں ملی تھیں، (وہ آیتیں یہ  
تھیں) ”لقد جاءكم رسول من انفسكم عزيه عليه ما علمتم حريص عليكم“ آخر تک  
(ترجمہ اور گزیر چکا) پھر مصحف جس میں قرآن مجید کو جمع کیا گیا تھا۔ ابوبکر رضی اللہ  
عنہ کے پاس رہا۔ آپ کی وفات کے بعد عمر رضی اللہ عنہ کے پاس محفوظ رہا پھر آپ کی  
وفات کے بعد آپ کی صاحبزادی (ام المؤمنین) حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس محفوظ  
رہا۔ اس روایت کی متابعت عثمان بن عمر اور لیث نے کی، ان سے یونس نے ان سے  
ابن شہاب نے اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے عبد الرحمن بن خالد نے حدیث بیان  
کی اور ان سے ابن شہاب نے اور کہا کہ سورۃ بارۃ کی مذکورہ دو آیتیں ابو خزیمہ  
النضاری رضی اللہ عنہ کے پاس تھیں، بجانے خود میری رضی اللہ عنہ کے) اس روایت کی  
مطابعت یعقوب بن ابراہیم نے کی ان سے ان کے والد نے اور ابو ثابِت نے بیان کیا  
کہ یہ سے ابراہیم نے حدیث بیان کی اور کہا کہ خزیمہ کے پاس یا ابو خزیمہ کے پاس  
(رشد کے ساتھ)

سُورَةُ يُوسُفَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”ما خُطِلَ“ کا مفہوم یہ ہے کہ پانی سے ہر طرح نباتات اُگ آئے۔

۱۷۱۔ کہتے ہیں کہ اللہ نے ایک بیٹا بنا رکھا ہے، سبحان اللہ! بے نیاز ہے وہ، ”زید بن اسلم نے بیان کیا کہ ”ان لم یذم صدق“ سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارہ ہے اور مجاہد نے بیان کیا کہ اس سے مراد خیر ہے۔ ”تلك آیات“ یعنی یہ قرآن کی نشانیاں ہیں، اسی طرح اس آیت میں ہے ”حتی اذا كنتم فی الغلک وجرین ہم“ یعنی کیم ”دعواہم“ ای دعاہم ”حیطہم“ یعنی ہلاکت و بربادی کے قریب آئے، جیسے ”عاطت برحیطتہ“ غاصت اور انہیں ایک جگہ ہی میں ”عدو“ عدوان سے ہے آیت ”یجعل اللہ للناس الشراستیجا لہم بالخیر“ کے متعلق مجاہد نے فرمایا کہ اس سے مراد غصہ کے وقت آدمی کا اپنی اولاد اور اپنے مال کے متعلق یہ کہنا ہے کہ اے اللہ! اس میں برکت نہ فرما اور اس کو اپنی رحمت سے دور کر دے تو بعض اوقات ان کی یہ بد دعا نہیں سکتی کیونکہ ان کی تقدیر کا تبیلہ پہلے ہی ہو چکا تھا اور بعض اوقات جن پر بد دعا کی جاتی ہے۔ وہ ہلاک و برباد ہو جاتے ہیں۔ للذین احسن الحسنی“ ای مثلاً ”زایۃ“ ای مغفرۃ ان کے غیر (یعنی ابو قتادہ) نے فرمایا کہ مراد اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے۔ ”الکبر یاد“ ای الملک۔

۱۷۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور ہم نے بنی اسرائیل کو مندر کے پار کر دیا۔ پھر فرعون اور اس کے لشکر نے ظلم و زیادتی (کے ارادہ) سے ان کا پیچھا کیا، یہاں تک کہ جب وہ دُوبے لگا تو بولا، میں ایمان لاتا ہوں کہ کوئی خدا نہیں بجز اس کے جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اور میں مسلمان ہوں و داخل ہوتا ہوں، تنجیک ای تنقیح علی نخوة من الارض“ یعنی النشور ہو المکان المرتفع“

۱۷۳۔ مہم سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے عند نے حدیث بیان کی ان سے شریعہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو ثعلبہ نے، ان سے سید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں آئے تو یہود و عیسائیوں کا رد و رکھتے تھے انہوں نے بتایا کہ اسی دن موسیٰ علیہ السلام فرعون

وَعَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا خُطِلَ فَتَنَبَّ  
بِالنَّارِ مِنْ كُلِّ تَوْنٍ  
بَابُ ۱۷۱ تَالُوا اخْتَدَا اللَّهُ وَلَدًا سُبْحَانَ  
هُوَ الْغَنِيُّ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ  
أَنَّ لَهُمْ قَدَامَ صِدْقٍ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ خَيْرٌ تَقَالُ جِدَتْ  
آيَاتُ تَعْنِي هَذِهِ أَعْلَمُ الْقُرْآنِ وَ  
مِثْلُهُ حَتَّى إِذَا كُنْتُمْ فِي الْغُلْكِ وَجَرَيْنَ  
بِهِمْ لَمَعَنَ بِكُمْ دَعْوَاهُمْ عَادُوهُمْ أَعْطَتْ  
بِهِمْ دَلْوًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ أَحَاطَتْ بِهِمْ خَطِيئَتُهُمْ  
فَاتَّبَعَهُمْ وَاتَّبَعَهُمْ وَاحِدٌ عَدُوٌّ أَمِينٌ الْعَدُوَّانَ  
وَقَالَ مُجَاهِدٌ يُجْعِلُ اللَّهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّاسْتِجَا  
اسْتِجَا لَهُمْ بِالْخَيْرِ قَوْلُ الْإِنْسَانِ يُولَدُ  
وَمَا لَهُ إِذَا غَضِبَ اللَّهُ لَهُ تَبَارَكَ فِيهِ وَالْعَمَّةُ  
لَمُضِي إِلَى هَذَا أَجْلُهُمْ لَدَهْلِكَ مَنْ دَعَى  
عَلَيْهِمْ وَلَا مَاتَهُ لِيَدِينِ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى  
مِثْلَهَا حُسْنَى وَزِيَادَةُ مَغْفِرَةٍ وَقَالَ خَيْرٌ لَا  
النَّظَرُ إِلَى ذَهَبِهِ الْعَبْرِيَاءُ  
الْمَلِكُ -

بَابُ ۱۷۲ قَوْلِهِ وَجَاوَزْنَا بِبَنِي إِسْرَائِيلَ  
الْبَحْرَ فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُودُهُ بَغْيَاءً  
عَدُوًّا أَحَدًا إِذَا أَدْرَكَهُ الْعَرَبِيُّ قَالَ أَمِنْتُ أَنَّهُ  
لَوْلَا إِلَهُ الدِّعَا أَمِنْتُ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ  
أَنَّا مِنَ الْمُسْلِمِينَ تَنْقِيحٌ عَلَى نَخْوَةٍ  
قَوْلِ الرَّحْمَنِ وَهُوَ النُّشُورُ الْمَكَانُ الْمَرْتَفِعُ

۱۷۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ  
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدَامَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْمَدِينَةَ وَالْيَهُودُ تَصْنُومُ عَاشُورَآءَ فَقَالُوا أَهْلًا

پر غالب آئے تھے، اس پر آلِ ہفوف نے اپنے صحابہؓ سے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام کے ہم ان سے بھی زیادہ مستحق ہیں اس لیے تم بھی روزہ رکھو۔

سورہ ہود

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اور ابوسیرہ نے بیان کیا کہ ”آواہ“ حبشہ کی زبان میں رحیم کے معنی میں ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، بادی الرأی یعنی جو بغیر غور فکر کے معلوم پر جاتے، مجاہد نے فرمایا کہ ”الجودی“ جزیرہ کا ایک پار ہے جس نے فرمایا کہ ”ہاں لانت العظیم“ (جی ہاں۔ آپ بڑے بردبار ہیں) کفار استہزاء کے طور پر کہا کرتے تھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”اقلعی“ ای مسکی، ”عصیب“ ای شدید، ”لاحرم“ ای ہاں ”و غار القنوز“ ای منبع الماء اور عکرہ نے فرمایا کہ (تنور سے مراد) روٹے زمین ہے۔

۱۹۔ سنو، سنو! وہ لوگ اپنے سینوں کو دہرا کہتے تھے میں تاکہ اپنی باتیں اللہ سے چھپا سکیں، سنو، سنو! اور لوگ جس وقت اپنے کپڑے لپیٹتے ہیں (اس وقت بھی) وہ جانتا ہے جو کچھ وہ چھپاتے ہیں اور جو کچھ وہ ظاہر کرتے ہیں، بیشک وہ (ان کے) دلوں کے اندر کی باتوں سے خوب واقف ہے۔ ان کے غیر نے کہا کہ ”حاق“ بمعنی نزل ہے، یحییٰ ای یُنزل۔ ”یُؤدسُ یشت“ سے فحول کے وزن پر ہے۔ مجاہد نے فرمایا کہ تبس ای تحزن۔ ”یثون مددوہم“ یعنی حق کے بارے میں شک و امترار۔ ”لِیَسْتَخْفُوا مِنْهُ“ ای من اللہ انہما غلوا۔

۱۹۲۔ ہم سے حسن بن محمد بن صباح نے حدیث بیان کی، ان سے حجاج نے حدیث بیان کی، کہا کہ ابن جریج نے بیان کیا، انھیں محمد بن عباد بن جعفر نے خبر دی اور انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آپ آیت کی قرأت اس طرح کرتے تھے ”الا اہم یثون مددوہم“ میں نے ان سے آیت کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ کچھ لوگ اس میں جیسا محسوس کرتے تھے کہ کھلی ہوئی جگہ میں حلاء کے بیٹے بیٹھیں یا کھلی ہوئی جگہ میں اپنی بیویوں کے ساتھ ہمبستری کریں، تو آیت انھیں کے بارے میں نازل ہوئی۔

یَوْمَ نُلْقِیْ ذُرِّیَّتُہُمْ عَلٰی فِرْعَوْنَ فَقَالَ اَیُّیَّیْہِیْ صَلٰی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلٰمَ لَا تَحْجَابِہِ اَنْتَ اَحَقُّ بِمُوسٰی مِنْہُمْ فَمَضَوْا

سُورَةُ هُودٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

وَقَالَ اَبُو مَسْرُكَةَ الْاَوْدِیُّ الرَّحِیْمِ بِالْحَبَشَةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَادِیُ الرَّأٰی مَا ظَهَرَ لَنَا وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْجُودِیُّ جَبَلٌ بِالْجُودِیَّةِ وَقَالَ الْحَسَنُ اِنَّكَ لَا تَسْتَلْجِیْمُ یَسْتَلْمَزُؤْنَ بِہِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَقْلَعِیْ اَمْسِیْکِ عَصِیْبٌ شَدِیْدٌ لَّتَجَبِیْمَ مَلٰی وَقَارَ الشُّوْرِ مِنْہِ الْمَاءُ وَقَالَ عِکْرِمَہُ وَحَبَّہُ

الذَّرِیَّةِ

۱۹۱۔ اَلَا اَتَقَمُّوْنَ یثُونُ صَدُوْرُہُمْ لَیْسْتَخْفُوْا مِنْہُ الْاَحْبَبُ لَیْسْتَخْفُوْنَ ثَیَابُہُمْ یَعْلَمُ مَا سِیْرُوْنَ وَ مَا یُعْلِنُوْنَ اِنَّہُ عَلَیْہِمْ کَذٰبَ الصُّدُوْرِہِ وَقَالَ عِیْدُہُ وَ حَانَ نَزْلُ یَحٰیئِیْ یُنْزِلُ یُؤَدِسُ فَعَوْلٌ مِّنْ یَّسْتُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَبْتَسُ تَحْزَنُ یُثَوْنَ صَدُوْرُہُمْ شَلٰکٌ وَ اَمْتَرَاۤءٌ فِی الْحَقِّ لَیْسْتَخْفُوْا مِنْہُ مِنْ اللّٰہِ اِنْ اَسْتَطَاعُوْا۔

۱۹۲۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمْدٍ بْنِ مَبَّازٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَیجٍ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ اَنَّہُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ اَلَا اَتَقَمُّوْنَ یُثَوْنَ صَدُوْرُہُمْ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْہَا فَقَالَ اُنَّاسٌ كَانُوْا یَسْتَلْجِیْمُوْنَ اَنْ یَّتَخَلَّوْا فَمِضُّوْا اِلَى السَّمَاءِ وَ اَنْ یَّجَامِعُوْا نِسَاءَہُمْ فَمِضُّوْا اِلَى السَّمَاءِ فَنَزَلَ ذٰلِکَ فِیْہُمْ۔

۱۴۹۳۔ مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی انھیں ابن جریج نے، انھیں محمد بن عباد بن جعفر نے خبر دی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ اس طرح قرأت کرتے تھے یہ الا انہم یثنون صدورہم، آیت کا ترجمہ عنوان کے تحت گذر چکا ہے اس میں نے پوچھا، اے ابوالعباس، ”یثنون فی صدورہم“ کا کیا مفہوم ہے۔ فرمایا کہ کچھ لوگ اپنی بوی سے ہمبستری کرتے ہوئے بھی حیا محسوس کرتے تھے اور غلام کے سینے بیٹھتے ہوئے بھی حیا محسوس کرتے تھے انھیں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی کہ ”الا انہم یثنون صدورہم“۔

۱۴۹۴۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کیا اور ان سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی، کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت کی قرأت اس طرح کی تھی ”الا انہم یثنون صدورہم لیستغفروا منہم الا جبین لیستغفرون شیاہم“ اور عمرو بن دینار کے علاوہ نے بیان کیا، ابراہیم بن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے کہ ”لیستغفرون“ یعنی اپنے سر جھپا لیتے تھے۔ ”سئیہم“ یعنی اپنی قوم سے وہ بدگمان ہو گئے تھے۔ ”فناک یہم“ یعنی اپنے مہانوں کے بارے میں بدوہ تنگ ہو گئے تھے کہ ان کی قوم انھیں بھی پریشان کرے گی۔ ”یقطع من البلیل“ یعنی کچھ حصہ۔ مجاہد نے فرمایا کہ ”انیب“ ارجع کے معنی میں ہے۔ ۴۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور اس کا عرش (حکومت)

پانی پر چھایا“

۱۴۹۵۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی ان سے اعرج نے اور ان سے ابوبرزہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ (میری راہ میں) خرچ کرو تو میں بھی تمھیں دول کا اور فرمایا، اللہ کا خزانہ بھر اٹھا ہے رات اور دن کے مسلسل خرچ اس میں کمی پیدا نہیں کر سکتے اور فرمایا تم نے دیکھا نہیں جب سے اللہ نے آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے مسلسل خرچ کئے جا رہا ہے لیکن اس کے خزانے میں کوئی کمی نہیں ہوتی اس کا عرش حکومت پانی پر چھایا اور اس کے ماتھ میں میزان عدل ہے جسے وہ جھکا تا اور اٹھاتا ہے ”اعتر اک مشرور سے استعمال کے باب سے ہے ای احصیہ“ اسی سے لغزو اور اعترائی آتا ہے۔

”اعتر بنا صیتہا“ ای فی ملک و سلطانہ علیہ، عنود اور عائدہ بمعنی ہیں اور کبر و کبرائی کے لیے مبالغہ کے طور پر اس کا استعمال ہوتا ہے ”استعزکم“ ای جہلکم عمار پرستے ہیں ”اعتر الدار فی عری یعنی امدت العز کے لیے۔ اس کی ملکیت میں دے دیا۔

۱۴۹۳۔ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوسَى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ وَاَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ بْنِ جَعْفَرٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَرَأَ اَلَا اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ قُلْتُ يَا اَبَا الْعَبَّاسِ مَا يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ قَالَتْ اَنَّ الرَّهْلَ مَجَامِعٌ مَرَّاتُهُ فَيَسْتَعْنِي اَوْ يَخْلِي فَيَسْتَعْنِي فَذَلِكَ اَلَا اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ۔

۱۴۹۴۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ قَدْرٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ لِيَسْتَغْفِرُوْا مِنْهُمُ الْاَجْبِيْنَ لِيَسْتَغْفِرُوْنَ شَيْئًا بِهِمْ وَقَالَ غَيْرُهُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ لِيَسْتَغْفِرُوْنَ يَغْطُوْنَ رُءُوْسَهُمْ سِتْرًا بِهِمْ سَاءَ قُلَّتْهُ بِغَوْمِهِ وَمَنَاقٍ بِهِمْ بِاضْيَافِهِ يَغْطِجُ مِنَ الْكَلْبِ سَوَادٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ اُمْنِيَةٌ اَرْحَبُ

بَابُ قَوْلِهِ وَكَانَ عَرْشُهُ

عَلَى الْمَاءِ

۱۴۹۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَلَيْمَانَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنْ اَلْعَرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَحَلَّ اَنْفَقَ اَنْفَقَ عَلَيْكَ وَقَالَ كَيْدُ اللّٰهِ مَلَأَى لَا تَخِيضُهُمَا حَقَقَهُ السَّمَاءُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَقَالَ اَمَّا اَنْفَقَ مَا اَنْفَقَ مِنْهُ خَلَقَ السَّمَاءَ وَالْاَرْضَ مِنْ فَاثَةٍ لَمْ يَخْفِ مَا فِي مَكِبَةٍ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِيْدَةِ الْمِيزَانِ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ اَعْتَرَاكَ اَنْفَعَلْتَ مِنْ عَرْوَتِهِ اَعَا اَمْنِيَّتُهُ وَمِنْهُ تُجْرَدُ وَاعْتَرَا فِي اَحَدٍ بِنَا صِيَّتُهُمَا اَعَا فِي مَلِكِهِ وَسُلْطَانِهِ عَنِيَّتُهُ وَعَلُوْدُ وَعَا حِدٌ وَاحِدٌ هُوَ تَاكِدُ التَّجْبِيْرُ

نیکو حکم، انوکھ، راستہ، ہم ایک جہتی میں ہے۔ ”حمید مجید“ حمید، ماجد سے افضل کے وزن پر ہے (اور حمید یعنی) محمود حمد سے یہ سبیل، یعنی سخت اور بڑا سبیل اور سبیل (ممنی میں) لام اور زن میں بہت قربت ربط ہے تمیم بن قہیل کا شعر ہے  
 ”ورحبتہ یغزبون البیض مناحیتہ“  
 ضرباً قواصی بہ الابطال سبیلنا“

”اور وہ زین کی طرف ہم نے ان کے بھائی شعیب کو بھیجا، یعنی مدین والوں کی طرف کیونکہ وہیں ایک شہر تھا، اسی طرح ”واسأل القریۃ“ واسأل العیرہ یعنی اہل قریہ اور اہل عیرہ“ وراکم ظہرایا، یعنی شعیب علیہ السلام نے فرمایا کہ تم اللہ کے حکم کی کوئی اہمیت نہیں دیتے۔ جب کوئی کسی کی ضرورت پوری نہ کرے تو کہتے ہیں ظہرت بجا جتی یا جھلتی ظہریا اور ”ظہری“ اس موقع پر اس مفہوم کے لیے آیا ہے کہ کوئی اپنے ساتھ جانور یا برتن رکھے تاکہ اس ضرورت کے وقت اس سے کام لے۔ ”ارذلنا“ اسی سقاطہ، اجرامی، اجرت کا مصدر ہے اور بعض نے کہا ہے کہ جرئت کا ہے۔ الفلک اور الفلک ایک ہیں (واحدیں) بمعنی سفینہ (کشتی) اور (جمع میں) بمعنی سفن۔ ”مجاہدا“ ای مدفعہا، یہ اجرت کا مصدر ہے۔ اور ”ارسلت اہی حبست، اور“ مرسبہا، رست السفینۃ سے مشتق ہے اور ”مجاہدا“ جرئت السفینۃ سے مشتق ہے نیز اس کی قرأت ”مجاہدا مرسبہا کی گئی ہے، فعل بہا سے ”الراسیات“ ای ثابتات۔

۷۶۱۔ اسدغالی کا ارشاد ”اور گواہ کہیں گے کہ یہی لوگ ہیں“ جنھوں نے اپنے پروردگار کی نسبت جھوٹ باتیں لگائی تھیں، سنو، سنو کہ اللہ کی لعنت ہے ظالموں پر“ اشہاد کا واحد شاهد ہے، جیسے صاحب اور اصحاب۔

۱۶۹۶۔ ہم سے مسند دہی نے حدیث بیان کی ان سے زید بن زریع نے حدیث بیان کی ان سے سعید اور ہشام نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے قتادہ نے حدیث بیان کی، اور ان سے صفوان بن محرز نے کہا بن عمر رضی اللہ عنہ طواف کر لیے تھے کہ ایک شخص آپ کے سامنے آیا اور پوچھا اے ابوبکر الرحمن! یا یہ کہا کہ اے ابن عمر! کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سرگوشی کی معنی کچھ سنا ہے (جو اللہ اور مومنین کے درمیان قیامت کے دن ہوگی) آپ نے بیان کیا کہ میں نے صفوان کو ہم سے سنا آپ فرما ہے تھے کہ مومن اپنے رب سے اتنا قریب ہو جائے گا کہ اور ہشام نے یہ زید المؤمن دجائے یمن المؤمن کے بیان کیا (مفہوم ایک ہے)۔

اسْتَعْمَدَكُمْ جَعَلَكُمْ عَمَارًا اَعْمَرْتُمْ السَّارَ فَبُيْعِي عَمْرًا جَعَلْتُمْ لَہُ فُکْرَهُمْ وَافْکَرَهُمْ وَاسْتَنْکَمُوا وَاحِدًا حَمِيدًا حَمِيدًا کَاثَرًا فَعِیلٌ مِّنْ مَا جِدَ مُحَمَّدٌ مِّنْ حَمِيدٍ سَجِیلٌ الشَّہَادَةُ الْکِبَرُ سَجِیلٌ وَتَسْجِیلٌ وَاللَّامُ وَالسُّوْنُ اُخْتَانٌ وَکَانَ تَمِیمٌ بَنُ مِقْلٍ

وَرَحْبَلَةُ تَغْیِرُ بَوْنَ النَّبِیِّضِ مَنَاحِیْتُهُ صَمَاتًا تَوَاصَى بِہِ الذَّلَّالُ بَطَالٌ سَجِیْتًا کَالِی مَدِیْنٍ اَخَاهُمْ شُعْبًا اِلَى اَهْلِ مَدِیْنٍ لَّانَ مَدِیْنٍ نَبَہُ وَمِثْلُهُ وَاسْأَلَ الْقَرِیَّةَ وَاسْأَلَ الْعِیْرَ یَعْنِیْ اَهْلَ الْقَرِیَّةِ وَالْعِیْرَ وَاسْأَلَکُمْ ظَہْرَیْ یَا حَیْقُولُ لَہُ تَلْکَ تَفْتَوَا لَکَہُ وَیَقَالُ اِذَا لَہُ یَغِیْضُ الرَّجُلُ حَاجَتَہُ ظَہْرًا یَحَاجِیْہُ یَحَلَّتْنِیْ ظَہْرَیْ یَا ذَا الظَّہْرِیْ هُمَا اَنْ تَاخُذَ مَعَكَ ذَا قَہُ اَوْ عَاہُ تَسْتَظْہِرُہِ اَرَادْنَا سَقَاطًا اِجْرَیْ ہُوَ مَقْصِدٌ مِّنْ اَجْرَتِہُ وَبَعْضُہُمْ یَقُولُ جَرَمْتُ الْفَلَکَ وَالْفَلَکُ وَارَہِ السَّفِیْنَتِہُ وَالسُّنَنُ مَجْرَہَا مَدَ ظَہْرًا ہُوَ مَقْصِدٌ اِجْرَتِہُ وَارَہِ سُنَّتِ حَبَسَتْ وَفَقَرْتُ مَوْسَاہَا مَرَّسَتْ ہِیَ وَحَجْرَاہَا مَرَّجَرَتْ ہِیَ وَحَجْرَیْہَا مَرَّسَیْہَا مَنْ فَعِلَ ہِیَ الذَّلَّاسِیَاتُ ثَابِتَاتٌ

بَابُ قَوْلِهِ - وَیَقُولُ اَلَا شَہَادَہُ ہُوَ لَکَہُ الْمَدِیْنِ کَذَبُوا عَلَیْہِمْ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰہِ عَلَی الظَّالِمِیْنَ وَاحِدٌ اَلَا شَہَادَہُ شَہَادَہُ مِثْلُ مَا حَیْبٌ وَاصْحَابُ

۱۶۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدُّ دُحْدُ شَا یَزِیدُ بْنُ زُرَیْعٍ حَدَّثَنَا سَعِیدٌ وَهَشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ تَلِیَّا ابْنُ عُمَرَ یَطُوفُ اِدْعَا عَنْ رَجُلٍ فَقَالَ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَوْ قَالَ یَا ابْنَ عُمَرَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی النَّجْوَى فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدِیْ فِی الْمُؤْمِنِ مِنْ رُفِہِ وَقَالَ هَیْئًا مِیْنُ نَوَا الْمُؤْمِنِ حَتّٰی نَضِیْعَ عَلَیْہِ کَنْفَہُ فِیَقْبَرُہَا بَدْنُ نَوْمِہِ

یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان پر اپنا ہاتھ رکھے گا یعنی رحمت سے توجہ فرمائے گا اور اس کے گناہوں کا اقرار کرے گا کہ غلام گناہ تھیں یا وہ ہے، بندہ عرض کرے گا۔ یاد ہے میرے رب! مجھے یاد ہے، دومتر اقرار کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں تمہارے گناہوں کی پردہ پوشی کی اور آج بھی تمہاری مغفرت کروں گا۔ پھر اسے اس کے حسنات کا محفہ دیا جائے گا لیکن دوسرے لوگ یاد رکھیں کہ انکار تو ان کے منتقل ہونے کے مجمع میں اعلان کیا جائے گا کہ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کی نسبت جوڑ باتیں لگائی تھیں اور شبیہان نے بیان کیا ان سے فتاوہ سننے کے ہم سے صفوان نے حدیث بیان کی،

۴۲۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور آپ کے پروردگار کی پکڑ اسی طرح ہے جب وہ بستی والوں کو پکڑتا ہے جو اپنے اوپر ظلم کرتے رہتے ہیں، بیشک اس کی پکڑ بڑی تکلیف دہ ہے، بڑی سخت ہے۔" "الرد المفرد" ای العون المبین، روضۃ الی اعتراف "ترکوا" ای متنبوا "فلولا کان" ای فہل کان "اتروا" ای اھلکوا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "زفر وشہیق" یعنی تیز آواز اور ہلکی آواز۔

۱۶۹۷۔ اس مسم سے صدر بن فضل نے حدیث بیان کی، انھیں ابو معاویہ نے بخاری سے برید بن ابی بردہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو مرثی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ حد سے تجاوز کرنے والے کو مہلت دینا رہتا ہے لیکن جب پکڑتا ہے تو پھر نہیں چھوڑتا۔ بیان کیا کہ پھر آپ نے آیت کی تلاوت کی، "اور آپ کے پروردگار کی پکڑ اسی طرح ہے، جب وہ بستی والوں کو پکڑتا ہے جو اپنے اوپر ظلم کرتے رہتے ہیں، بیشک اس کی پکڑ بڑی تکلیف دہ ہے، بڑی سخت ہے۔"

۴۲۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور آپ نماز کی پابندی رکھیے دن کے دونوں سروں پر اور رات کے کچھ حصوں میں، بیشک نیکیاں سادتی ہیں بدیوں کو یہ ایک نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کے لیے۔" زلفا، یعنی ایک وقفہ کے بعد دوسرا وقفہ اسی سے مراد ہے۔ الزلف یعنی ایک منزل کے بعد دوسری منزل، اور زلفی مصدر ہے بمعنی القربى، ما زلفوا ای اجتمعوا، ازلفنا ای جمعنا۔

تَعْرِفُ ذَنْبَكَ أَتَعْرِفُ مَا عَرَفَ يَقُولُ رَبِّ أَتَعْرِفُ مَرَّتَيْنِ فَيَقُولُ سَتَرْتَهَا فَإِنَّ تَابًا وَأَعْفُوًا هَٰذَاكَ الْيَوْمَ ثُمَّ تَطْلُو صَحِيفَةً حَسَنًا بِهِ وَأَمَّا الْآخِرُونَ أَوِ الْكُفَّارُ فَيُنَادِي عَلَى سُرْعَةٍ وَسِ الْأَشْهَادِ هَلْ كَذَبَ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَيَّ سَابِقَهُمْ وَ قَالَ شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا

صَفْوَانُ -  
**باب قولہ وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرْآنَ وَهِيَ طَائِفَةٌ إِنْ أَخَذَ إِلَيْهِمْ شَيْءٌ أَوْ لَمْ يَأْخُذْ أَلَمْ تَرَ أَنَّ الْعَوْنُ الْمَعِينُ رَفَعْنَاهُ أَفَعَلْنَا تَرْكُومًا أَمْ لَوْلَا كَانَ فَمَهْلًا كَانَ أَكْثَرُ قَوْمًا أَهْلِكُوا أَوْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَفِيقًا وَشَهِيقًا شَبِيدًا وَصَوْتٌ ضَعِيفٌ -**

۱۶۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا بَرِيدُ بْنُ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَسَ لَيْمِي لِبَطْنِ لَيْمٍ حَتَّى إِذَا أَخَذَهُ لَهُ يَفْتَلُهُ قَالَ ثُمَّ قَرَأَ وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرْآنَ وَهِيَ طَائِفَةٌ إِنْ أَخَذَ إِلَيْهِمْ شَيْءٌ أَوْ لَمْ يَأْخُذْ

**باب قولہ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَرَمْلًا مِنَ اللَّيْلِ إِنْ الْحَسَنَاتُ يُدْخِلُ جَنَّاتِ النَّسِيمَاتِ ذَالِكِ ذِكْرًا لِلَّذِينَ كَانُوا يُدْعَوْنَ سَاعَاتٍ تَعْبَادَ سَاعَاتٍ وَهِيَ سَمِيَّتِ الْمَرْءُ لَعْنَةُ الزُّلْفِ مَخْزُولَةً بَعْدَ مَخْزُولَةٍ وَهِيَ أَمَّا زُلْفَى فَمَصْدَرٌ مِنَ الْقُرْبَى أَرَادَ لَقُوا جَمَعُوا أَرَادَ لَقْنَا جَمَعْنَا -**

۱۷۹۸۔ ہم سے مسد نے حدیث بیان کی، ان سے زید نے حدیث بیان کی آپ زید کے صاحبزادے ہیں، ان سے سلیمان بنی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عثمان نے اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب نے کسی را جنبیہ عورت کا بوسہ لیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اپنی اس لغزش کا ذکر کیا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور آپ نماز کی پابندی رکھتے، دن کے دونوں سروں پر اور رات کے کچھ حصوں میں، بیشک نیکیاں مٹاتی ہیں بدلوں کو، یہ ایک نفیست ہے نفیست ماننے والوں کے لیے، ان صاحب نے عرض کی، کیا یہ آیت صرف میرے بھائیے ہے (کہ نیکیاں بدلوں کو مٹاتی ہیں)؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میری امت کے ہر فرد کے لیے ہے جو اس پر عمل کرے۔

### سورۃ یوسفؑ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اور فضیل نے کہا، ان سے حصین نے اور ان سے مجاہد نے کہ، متکا لیموں کو کہتے ہیں فضیل نے کہا کہ لیموں کو حبشی زبان میں ”متکا“ کہتے ہیں اور ابن عبید نے ایک صاحب کے واسطے سے اور انھوں نے مجاہد کے واسطے سے بیان کیا کہ ”متکا“ ہر اس چیز کو کہیں گے جسے چھری سے کاٹا جاسکتا ہو۔ اور قتادہ نے فرمایا کہ ”لذو علم“ یعنی وہ شخص جو اپنے علم کے مطابق عمل بھی کرتا ہو۔ اور ابن جریر نے فرمایا کہ ”صواع“ ملک فارسی (ایک پانی) کو کہتے ہیں اس کا اوپر کا حصہ تنگ ہوتا تھا، اور اہل عجم اس میں شراب پیتے تھے، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”تفذون“ اسی تجہلون، اور ان کے غیر نے فرمایا کہ ”عیاتہ“ ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو تم سے کسی چیز کو چھپا دے، ایسی چیز عیاتیہ کہلاتے گی، ”الحجب“ اس کنویں کو کہتے ہیں جس کے مینڈہ زہر ”مبوشن“ لنا“ اسی بمصدق۔ ”اشدہ“ یعنی انحطاط سے پہلے کی عمر بولتے ہیں ”بلغ اشدہ“ اور بلغوا شدم“ بعض حضرات نے کہا ہے کہ اس کا واحد شدہ ہے اور متکا“ مجہور کی قرأت کے مطابق وہ چیز جس پر سیتے وقت یا کھاتے بیات کرتے وقت ٹیک لگائیں۔ اس طرح جن لوگوں نے ”متکا“ (زہرہ کے بیڑا کو لیموں

۱۷۹۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ حَمْدٍ شَاكِرٌ بِزَيْدٍ هُوَ ابْنُ سُرَيْجٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ السَّيْمِيُّ عَنْ أَفِي عَثْمَانَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنْ امْرَأَةٍ قُبْلَةً فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذَلِكَ لَهْ فَأُنْزِلَتْ عَلَيْهِ وَأَقْبَمَ امْرَأَتَهُ هَكَذَا فِي التَّحْقِيرِ وَنَدَفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْخُسْنَاتِ مِثْلُ هُنَّ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرُ لَيْلٍ لَيْلٍ كَرِيمٍ قَالَ الرَّجُلُ إِلَى هَذِهِ قَالَ لَيْسَ عَمَلٌ بِهَا مِنْ أُمَّتِي

### سُورَةُ يُوسُفَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَقَالَ فَضِيلٌ عَنْ حَصِينٍ عَنْ مجَاهِدٍ مَتَكَ أَنْ تَدْرُجُ قَالَ فَضِيلٌ أَنْ تَدْرُجُ بِالْحَبَشِيَّةِ مَتَكَ أَنْ تَدْرُجُ عَنْ رَجُلٍ عَنْ مجَاهِدٍ مَتَكَ كُلُّ شَيْءٍ قَطِيعٍ بِالسَّكِينِ وَقَالَ قَتَادَةُ لَدُوٍّ وَعَلَيْهِ عَمَلٌ بِمَا عَمِلَ وَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ مَوَاقِفُ مَكْرُوكٍ أَنْفَارِ سَيِّئِ الشَّيْءِ مِثْلُ نَفْيِ طَرَفَاهُ كَانَتْ تَشْرَبُ بِهِ الْأَعَامُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَفَنَّدَ مَنْ تَجَهَّلُونَ وَقَالَ غَيْرُهُ عِيَا بَدَ كُلُّ شَيْءٍ غَيْبَ عَنْكَ شَيْئًا فَهُوَ عِيَا بَدَ وَالْحَبُّ الذَّكِيَّةُ الَّتِي تَحْمِلُوْنَ بِمُؤْمِنٍ لَنَا بِمَصْدَقٍ أَشَدُّ قِيلَ أَنْ يَأْخُذَ فِي التَّقْصَانِ يَقَالُ مَبْكَمَ أَشَدُّ لَا وَمِنْهُوَ أَشَدُّ هَكَذَا وَقَالَ بَعْضُهُمْ وَاحِدًا هَاشِدًا وَالْمَتَكَ مَا أَتَكَاتَ عَلَيْهِ بَشَابِ أَوْ لِحْدَيْهِ أَوْ لِحْطَامٍ وَأَبْطَلَ الشَّيْءُ قَالَ

الْمُتَكَبِّرُ فِي كَلَامِ الْغُرَابِ الْأَعْمَى  
فَلَمَّا اخْتَبَعَ عَلَيْهِمْ بِأَنَّهُ الْمُتَكَبِّرُ مِنْ  
مَتَابِقِ قَوْلِ الْأَمِيْنِ مِنْهُ فَقَالُوا  
إِنَّمَا هُوَ الْمُتَكَبِّرُ سَاكِنُ السَّيِّ وَ  
إِنَّمَا الْمُتَكَبِّرُ حَرَفُ الْبَطْرِ وَصِنُ  
ذَاكَ فَيَلْهَمُ مُتَكَبِّرًا وَابْنُ الْمُتَكَبِّرِ فَإِنْ  
كَانَ ثُمَّ أُتْرَجَ فَإِنَّهُ بَعْدَ الْمُتَكَبِّرِ شَعْفَهَا  
يُقَالُ بَلَغَ شَعْفًا فِيهَا وَهُوَ غِلَافٌ قَلَمًا  
وَأَمَّا شَعْفُهَا فَمِنْ الْمَشْعُوفِ أَصْبُ  
أَمِيلٌ أَصْفَاتُ أَخْلَافٍ مَالِدًا وَيَلْ

لَهُ وَالصَّفِثُ مِلُّ الْبَيْدِ مِنْ حَشِيئَتِهِ  
وَمَا أَشْبَهَهُ وَمِنْهُ وَخَذَ بِيَدِكَ  
صِفَتْ لَدُنْ قَوْلِهِ أَصْفَاتُ أَخْلَافٍ وَاحِدًا  
صِفَتْ يَنْدُرُ مِنَ الْمَيْرَةِ وَتَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيرًا  
يَحْمِلُ بَعِيرًا أَوْ أَيْ الْبَيْدِ الْقَيْطَانِيَّةُ مَكِيلُ  
فَقَالُوا تَزَالُ أَسْبَا سَوَا يَسُو الْأَتَا يَسُو مِنْ  
تُزَجُّ اللَّهُ مَعْنَاهُ الرَّجَاءُ خَلَصُوا بِهَا عَزَّوَجَلَّ  
يَحْيَا وَالْجَمْعُ الْأَجْنِيَّةُ تَبْنَحُونَ الْوَاحِدُ يَحْيُ  
وَالِثْنَانُ وَالْجَمْعُ يَحْيُ وَالْأَجْنِيَّةُ حَرْفٌ خَرَضًا  
يُذِيكُ الْهَمْزُ تُحْسِنُوا تَحْبَرُوا وَمَرْجَبًا

بَابُ ۲۴ قَوْلُهُ وَيَتَوَكَّلْ عَلَىكَ وَعَلَى  
أَلِ يَعْقُوبَ كَمَا أَتَمَّ عَلَى أَبِيكَ مِنْ  
قَبْلِ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ

۱۴۹۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الصَّكَّارِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ الْكُرَيْمُ بْنُ الْكُرَيْمِ بْنِ الْكُرَيْمِ بْنِ الْكُرَيْمِ بْنِ يَسُوفَ بْنِ يَعْقُوبَ بْنِ

بَابُ ۲۵ قَوْلُهُ لَعَنَّاكَ كَانَ فِي يُوسُفَ  
وَأَخَوَاتِهِ أَلَيْكَ لَيْسَ مَسْلُوبٌ

کے معنی میں بتایا تھا ان کے قول کو غلط قرار دیا ہے یہ لفظ کلام  
عرب میں اس معنی میں استعمال بھی نہیں ہوتا۔ پھر جب ان لوگوں کے  
خلاف یہ دلیل پیش کی کہ ”متکا“ تو گدے کو کہتے ہیں تو وہ  
یہ سے بھی غلط معنی اس کے بیان کرنے کے اور کہا کہ یہ لفظ ”متکا“  
ہے تاکہ سکون کے ساتھ یعنی عورت کی شرمگاہ اور اسی وجہ سے  
عورت کو متکا اور ابن المتکا کہتے ہیں، جی ہاں، اگر وہاں رزینیا  
کی مجلس میں (لیمل) رہا ہوگا تو وہ ٹیک، لگا کے ہی رکھا گیا ہو  
گا، ”شغفنا“ کہتے ہیں بلع شغفنا یعنی غلات قلبہا، اور  
(ایک قرأت میں) شغفنا مشعوف سے ہے ”اصب ای میل۔  
”اصفات احلام“ یعنی جس خواب کی کوئی تعبیر نہ ہو اور ”صغف“  
گھاس چھوس سے ماخوذ بھرنے کو کہتے ہیں، ”خذ بیدک صغفنا“  
اسی سے ہے، اصفات احلام سے نہیں ہے اصفات کا واحد  
صغف ہے ”نمیر“ میرے سے مشتق ہے ”نزداد کیل بعیر“  
یعنی جتنا اونٹ اٹھا سکتا ہو ”اوی الیہ“ اسی قسم الیہ ”السقانیہ“  
ایک پجاری ہے۔ ”استیاسوا“ یعنی بیسوا۔ اور ”لا تیسوا من  
ردی اللہ“ کا مفہوم ہے امید رحمت خداوندی کی، ”غصہ انجیا“  
ای اعتراض انجیا، جمع اعجیہ ہے۔ واحد انجی اور تشنہ اور جمع نجی ہے  
اور انجیہ بھی ”حرصنا“، ای محرومت یعنی غم آپ کو گھلا دے گا، تحسونا  
ای تحجز و امرحہ ای قنید ”فاشیہ من عذاب اللہ یعنی ایسی سزا جو  
عام ہر اور سب ہی کے لیے ہو۔

۶۲۴- اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور اپنا انعام تمہارے اوپر اور اولاد  
یعقوب پر پورا کرے گا جیسا کہ وہ اسے اس سے قبل پورا کر چکا  
تھا اسے داؤد پر داؤد ابراہیم اور اسحاق پر“

۱۴۹۹- صہم نے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن محمد  
بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار نے، ان سے ان کے والد نے اور  
ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کریم بن کریم  
بن کریم بن کریم یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم تھے علیہم السلام والصلوة۔

۶۲۵- اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”یقیناً یوسف اور ان کے بھائیوں کے  
قصہ میں نشانیاں ہیں جو چھپنے والوں کے لیے“



۱۸۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا النَّاسُ أَكْثَرُ مَا أَكْرَمَهُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتَقَاهُمْ قَالُوا الْكَيْسُ عَنْ هَذَا أَسْأَلُكَ قَالَ فَأَكْرَمُ النَّاسُ يُؤْسَفُ مِنْهُمْ اللَّهُ ابْنُ نَجِيٍّ اللَّهُ ابْنُ نَجِيٍّ خَلِيلُ اللَّهِ قَالُوا الْكَيْسُ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونِي قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَخَيَّارُكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خَيَّارُكُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا تَقَهُوا تَابَعَهُ أَبُو سَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ كَد :

باب ۲۶ قَوْلِهِ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَمْرًا سَوَّلَتْ سَأَلَتْ :

۱۸۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ وَحَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقُمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ الْأَنْبَلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْوَكِيدِ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ ابْنَ وَقَاصٍ وَعُبَيْدَ اللَّهِ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَدِيثِ عَامِشَةَ رَوَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِسْلَامِ مَا قَالُوا أَفَبِأَهْلِ اللَّهِ كُلِّ حَدَّثَنِي هَذَا خِفَ مِنْتِ الْحَدِيثِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كُنْتُ بِرَيْثَةٍ فَسَيَبْرُكُ اللَّهُ وَإِنْ كُنْتُ أَلَمَنْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرَ اللَّهُ وَكَوْنِي إِلَيْهِ قُلْتُ إِنْ قَالَتْ لَكَ أَحَدٌ مَثَلًا إِلَّا أَبَا يُونُسَ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ وَكَذَلِكَ قَالَ اللَّهُ إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا ذَا يَارِثَ وَنَدَّ الْعَشِيرَ الْيَاتِ :

۱۸۰۰۔ محمد سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبدہ نے خبر دی، انھیں عبد اللہ نے انھیں سعید بن ابی سعید نے اور ان سے ابوبررہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی نے سوال کیا کہ انسانوں میں کون سب سے زیادہ شریف ہے تو آپ نے فرمایا کہ سب سے زیادہ شریف وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہو صحابہؓ نے عرض کی کہ ہمارے سوال کا مقصد یہ نہیں، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ پھر سب سے زیادہ شریف یوسف علیہ السلام میں بنی اللہ بنی اللہ بنی اللہ بنی اللہ بن خلیل اللہ صحابہؓ نے عرض کی کہ ہمارے سوال کا یہ بھی مقصد نہیں، اس جہت سے نفرا یا، اچھا، عرب کے خانوادوں کے متعلق ہم معلوم کرنا چاہتے ہیں جو صحابہؓ نے عرض کی، عجیب!۔ آنحضرتؐ نے فرمایا، جاہلیت میں جو لوگ شریف دیکر کہہ جاتے تھے، اسلام لانے کے بعد بھی وہ شریف ہیں، جبکہ دین کی سمجھ بھی انھیں حاصل ہو جائے، اس روایت کی متابعت ابواسامہ نے عبد اللہ کے واسطے کیا۔

۲۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد (یعقوب نے کہا) اچھی نہیں، بلکہ

تمہارے یہ تمہارے دل نے ایک بات گھڑ لی ہے :

۱۸۰۱۔ ابراہیم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی۔ ان سے صالح نے ان سے ابن شہاب نے حج۔ مصنف نے کہا، اور ہم سے حجاج نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن عمر قمری نے حدیث بیان کی، ان سے یونس بن یزید ابلی نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ذہری سے سنا، انھوں نے عروہ بن زبیر سعید بن مسیب علقمہ بن وقاص اور عبد اللہ بن عبد سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس واقعہ کے متعلق سنا، جس میں تمہمت لکھانے والوں نے آپ پر تمہمت لگائی تھی، اور پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کی برأت نازل کی تھی، ان تمام حضرات نے محمد سے واقعہ کا ایک ایک حصہ بیان کیا (واقعہ بیان کرتے ہوئے انھوں نے بیان کیا کہ انہی کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ اگر تم بری ہو تو عنقریب اللہ تعالیٰ تمہاری برأت نازل کر دے گا، لیکن اگر تم نے کسی گناہ کا ارادہ کیا تھا تو اللہ سے مغفرت طلب کرو اور اس کے حضور میں توبہ کرو (عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ) میں نے اس پر کیا، انجرا، امیری اور تمہاری مثال یوسف علیہ السلام کے والد یعقوب علیہ السلام جیسی ہے (اور انھیں لکھی ہوئی بات میں بھی دہراتی ہوئی کہ) سو مبر (ی) اچھا ہے اور تم جو کچھ بیان کرتے ہو اس پر اللہ ہی مدد کرے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی برأت میں آیت (ان الذین جاءوا ابا ناس) نازل کی۔

۱۸۰۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ  
حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي ذَائِلٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُسْرُوقٌ  
بْنُ الْأَحْبَرِ قَالَ حَدَّثَنِي أُمُّ سُرٍّ وَمَاكِ وَهِيَ أُمُّ  
عَاشِئَةَ قَالَتْ بَنِيْنَا أَنَا وَعَاشِئَةُ أَحَدًا تَمَا  
الْحُمَى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَعَلَّ فِي حَدِيثِكَ عَدَّتْ قَالَتْ نَعَمْ وَتَعَدَّتْ  
عَاشِئَةُ قَالَتْ مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَيْعَقُوبُ  
وَبَنِيهِ - وَاسْتَمْعَانُ عَلَى مَا  
تَصِفُونَ

باب قولہا دَرَا دَتْهُ السَّيِّ  
هُوَ فِي بَيْنَهُمَا عَنْ نَفْسِهِ وَعَلَّقَتْ الْأَوَابَ  
وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ وَقَالَ عِكْرِمَةُ هَيْتَ  
لَكَ يَا لِحَدْرَةِ ابْنَتِهِ هَلُمَّ وَقَالَ ابْنُ  
جُبَيْرٍ لَعَالَهُ

۱۸۰۳۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ  
بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي  
ذَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ هَيْتَ لَكَ  
قَالَ وَإِنَّمَا نَفَرْتُ وَهَذَا كَمَا عَلِمْنَا هَذَا مَقَامَهُ  
وَالْفَيَا وَحَدَّثَنَا الْفُقَرَاءُ أَنَّهُمْ أَتَوْهُ فَقِيلَ لَهُ  
مَسْعُودُ بَلْ عَجِبْتَ وَسَيُخَرِّدُونَ

۱۸۰۴۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ  
الْعَاصِمِ عَنْ مُبَلِّغٍ عَنْ مُسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
أَنْ قَرَأَ شَيْئًا لَمْ أَبْطُرْ مِنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَا لَيْسَ لَكَ قَالَ اللَّهُمَّ اكْفِنِيهِمْ يَسْلَجِ  
كَسْبِهِمْ يَوْمَ سَقْفٍ فَأَمَّا بِهِمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلُّ  
شَيْءٍ حَتَّى أَكَلُوا الْعِطَامَ حَتَّى جَعَلَ الرَّجُلُ  
يَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ فَيَذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمَا  
مِثْلَ الدُّخَانِ قَالَ اللَّهُ فَاذْكُرْ يَوْمَ تَأْتِي  
السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ قَالَ اللَّهُ إِنَّا كَاثِفُوا

۱۸۰۲۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی  
ان سے حصین نے ان سے ابو ذائل نے بیان کیا کہ مجھ سے مسروق بن اہبر  
نے حدیث بیان کی کہ مجھ سے ام سُرٍّ و ماکی نے بیان کیا۔ آپ عائشہ  
رضی اللہ عنہا کی والدہ ہیں، آپ نے بیان کیا کہ میں اور عائشہ بیٹھے ہوئے تھے کہ  
عائشہ کو بچا چڑھ گیا۔ ان حضرات نے فرمایا کہ غالباً یہ ان باتوں کی وجہ سے ہوا ہوگا۔  
جب کا چرچا پور ہوا ہے، ام رومان رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ جی ہاں، اس کے بعد  
عائشہ رضی اللہ عنہا بیٹھیں اور کہا کہ میری اور آپ لوگوں کی مثال یعقوب علیہ  
السلام اور ان کے بیٹوں جیسی ہے۔ ”اور تم لوگ جو کچھ بیان کرتے ہو اس پر  
اللہ ہی مدد کرے۔“

۷۶۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور جس عورت کے گھر میں رہتے

وہ اپنا مطلب حاصل کرنے کو بھیس دینے لگی اور دروازے بند کر  
لیے اور بولی کہ بس آ جاؤ، اور عکرمہ نے فرمایا کہ ”ہیت لک“ سورتی  
زبان میں ”ہلم“ کے معنی ہیں ہے اور ابن جبیر نے اس کے معنی  
تقلید بتائے ہیں۔

۱۸۰۳۔ مجھ سے احمد بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے بشیر بن عمر نے  
حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے ان سے  
ابو ذائل نے کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ”ہیت لک“ پڑھا اور فرمایا  
کہ جس طرح ہیں یہ لفظ سکھایا گیا ہے اسی طرح ہم پڑھتے ہیں۔ ”مترادف“ ای مقامہ  
”الغیا“ ای وجہ۔ اسی سے ہے الفوا اباءہم، الغیا۔ اور ابن مسعود رضی اللہ  
عنہ سے روایت ہے ”بل عجت و یخرون“

۱۸۰۴۔ ہم سے حمید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی  
ان سے عیسیٰ نے ان سے مسلم نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود  
رضی اللہ عنہ نے کہ قریش نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے میں  
تاخیر کی، تو آپ نے ان کو سختی میں مدعو کیا کہ اے اللہ! ان پر یوسف علیہ  
السلام کے زمانہ کا ساقط نازل فرما، چنانچہ ایسا قحط پڑا کہ کوئی چیز نہیں ملی تھی  
اور وہ بڑیوں کے کھانے پر مجبور ہو گئے تھے۔ لوگوں کی اس وقت یہ کیفیت  
تھی کہ آسمان کی طرف نظر اٹھا کے دیکھتے تھے تو دھواں نظر آتا تھا، دھوکا نہیں  
کی شدت کی وجہ سے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”تو آپ انتظار کیجئے اس روز کا“  
جب آسمان کی طرف ایک نظر اٹھایا پتہ چلا کہ وہ روز فرمایا، بیشک ہم

چند سے اس عذاب کو سہا لیں گے اور تم بھی (اسی پہلی حالت پر الرٹ آؤ گے)۔  
ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا قیامت کے دن کفار سے عذاب کو سہا لیا جائے گا حالانکہ وہ صریح کا واقعہ بھی گزر چکا اور پکڑ بھی ہو چکی۔

۷۲۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”پھر جب تاسد ان کے پاس پہنچا تو یوسف علیہ السلام نے کہا کہ اپنے آقا کے پاس واپس جا اور اس سے دریافت کر کہ ان عورتوں کا کیا حال ہے جنہوں نے اپنے ہاتھ زخمی کر لیے تھے بے شک میرا پروردگار عورتوں کے فریب سے خوب واقف ہے (بادشاہ نے) کہا (اے عورتو!) تمہارا کیا واقعہ ہے جب تم نے یوسف سے اپنا مطلب نکالنے کی خواہش کی تھی، وہ بولیں، حاشا للہ۔“

۱۸۰۵۔ ہم سے سعید بن جبیر نے حدیث بیان کیا، ان سے عبد الرحمن بن قاسم نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن مضر نے ان سے عمر بن حارث نے، ان سے یونس بن یزید نے، ان سے ابن شہاب نے ان سے سعید بن مسیب اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ لو علیہ السلام پر اپنی رحمت نازل فرمائے کہ انہوں نے رکن شہد کی پناہ لینے کے لیے کہا تھا اور اگر میں قید خانہ میں اتنے دنوں تک رہ چکا ہوتا جتنے دنوں یوسف علیہ السلام رہے تھے تو بلائے والے کی بات رد کرتا، اور ہم ابراہیم علیہ السلام کی اتباع کے زیادہ حقدار ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے ان سے کہا، کیا تمہیں اس پر ایمان نہیں ہے؟ ابراہیم علیہ السلام نے عرض کی، کیوں نہیں میں تو صرف یہ چاہتا ہوں کہ مجھے مزید اطمینان قلب ہو جائے۔

۷۲۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”یہاں تک کہ پیغمبر یا یوس ہو ہو گئے ہیں۔“

۱۸۰۶۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے، ان سے صالح بن انس نے ابن شہاب نے بیان کیا، انہیں عروہ بن زہیر نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا، عروہ نے آپ سے آیت حتیٰ اذا استیاس الرسل وترجمہ اور پکڑ چکا ہے کے متعلق پوچھا تھا عروہ نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا تھا، (آیت میں) کذبوا (تخلف کے ساتھ) ہے یا کذبوا (تشدید کے ساتھ)؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ کذبوا (تشدید کے ساتھ)؟ اس پر میں نے آپ سے کہا کہ انبیاء و رسلین کے ساتھ جانتے غصے کہ

الْعَذَابُ قَلِيلًا إِنَّكُمْ عَائِدُونَ أَفَيْلْتَشْفَعُ عَنْهُمْ الْعَذَابُ كَيْدُ نَمِ الْقِيَامَةِ وَقَدْ مَفَى الدَّخَانُ وَصَصَتْ الْبُطْشَةُ۔

يَا أَيُّهَا كَذَلِيهِ فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ أَسْأَلُكَ إِلَى رَبِّكَ فَأَسْأَلُهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي قَطَعْنَ أَيْدِيَهُنَّ إِنَّ رَبِّي بِكَيْدِهِنَّ عَلِيمٌ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ إِذْ سَأَلْتُنَّ يُوسُفَ عَنْ نَفْسِهِ قُلْنَ حَاسِبَايَتِهِ وَحَاسِبُ حَاسِبِي تَنْزِيهِهِ وَاسْتِثْنَا مَحْصَمِ وَحَمِيهِ۔

۱۸۰۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَيْمِيَّةٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْفَارِسِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُعْتَمِرٍ عَنْ عُمَرُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ تَوْوُسِ بْنِ تَيْمِيَّةٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّحَمًا اللَّهُ كُذِّبَ لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلَى رَأْسِ كُنْ شَيْئًا يَدُوكُنَّ لَيْسَتْ فِي السِّجْنِ مَا لَيْتَ يُوسُفَ رَجُلًا أَسَاحِي وَحَنُّ أَحَقُّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ لَوْ كُنْتُ نَوْمًا مِنْ حَالِ مَلِي وَلَكِنْ لَيُطْمَتِنَنَّ قَتْلِي۔

يَا أَيُّهَا كَذَلِيهِ فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ

۱۸۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَهُ وَهَوَسْنَا لَهَا عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى حَتَّى إِذَا اسْتَيْسَسَ الرَّسُولُ قَالَ قُلْتُ أَكْذِبُوا أَمْ كَذَبُوا قَالَتْ عَائِشَةُ كَذَبُوا قُلْتُ فَقَدْ اسْتَيْقَنُوا أَنَّ قَوْلَهُمْ كَذِبٌ هُمْ فَمَا هُوَ بِالْظَنِّ قَالَتْ أَجَلُ لَعْنَةٍ

ان کی قوم انھیں جھٹلا رہی ہے، ظن و گمان کا اس میں کیا سوال تھا کہ قرآن سے ظن کے ساتھ بیان کیا ہے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، تم نے صحیح کہا، انھیں یقین کے ساتھ معلوم تھا۔ اس پر میں نے آیت یوں پڑھی ”وَلَوْلَا اَنَّهُمْ قَدْ كَذَّبُوا“ (تخفیف کے ساتھ) تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، معاذ اللہ! انبیاء کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس طرح کا کوئی گمان نہیں تھا۔ میں نے عرض کی پھر آیت کا مفہوم کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا، آیت میں انبیاء کے ان متنبین کا ذکر ہے جو اپنے رب پر ایمان لائے تھے اور انبیاء کی انھوں نے تفسیق کی تھی لیکن آزمائش کا سلسلہ ان پر بہت طویل ہو گیا اور اللہ کی مدد میں تاخیر ہوئی، اتنی کہ یہ غیر انبیاء کی قوم کے ان لوگوں سے واپس ہو گئے جنھوں نے ان کی تکذیب کی تھی، اور انھیں یہ بھی خیال گذرا کہ کہیں ان کے متنبین بھی ان کی تکذیب ذکر نہیں، اس وقت ان کے پاس اللہ کی مدد پہنچی۔

۱۸۰۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عروہ نے خبر دی کہ میں نے (عائشہ رضی اللہ عنہا سے) کہا، ہو سکتا ہے یہ کذب ہو، تخفیف کے ساتھ، تو انھوں نے فرمایا، معاذ اللہ!

### سُورَةُ الرَّعْدِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”کبساط کفہ“ یعنی منکر کی مثال بیان کی گئی ہے جو اللہ کے ساتھ دوسرے معبودوں کی بھی عبادت کرتا ہے یعنی اس کی مثال اس پیاسے جیسی ہے جو پانی کے خیال میں مگن ہو کر دور سے (وہ خود بخود اُکے اس کے منہ میں پہنچ جائے گا) وہ اسے حاصل کرنا چاہتا ہے۔ لیکن اس پر قدرت حاصل نہیں ہے۔ ان کے غیر نے کہا کہ ”سخر“ یعنی ذل۔ ”منجا ورات“، ”ای متذانیات“، ”المثلثات“ کا واحد مشکلہ ہے، یعنی اشباہ و امثال اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”الاشل ایام الذین خلوا“ ”بمقدار“ ای بقدر ”معقبات“، یعنی حقائق کرنے والے فرشتے جو یکے بعد دیگرے مسلسل آتے رہتے ہیں، اسی سے عقیب آتا ہے اور بولتے ہیں عقبت فی اثرہ ”الحال“ ای العقوبۃ ”کبساط کفہ“ یعنی تا کہ پانی کو اپنی ہتھیلیوں

لَعَبًا اسْتَبَقْنُوْا بِهَا لَكَ فَقُلْتُ لَهَا وَظَنُّوْا اَنَّهُمْ قَدْ كَذَّبُوْا كَاَلَتْ مَا كَذَّابُ اللّٰهِ لَمْ تَكُنِ الرُّسُلُ تَطْلُوْا ذٰلِكَ بِرَبِّهَا قُلْتُ فَمَا هٰذِهِ الْاَمِيْدُ قَالَتْ هٰذِهِ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ الَّذِيْنَ اَمَنُوْا بِرَبِّهِمْ . . وَ صَدَقُوْهُ هُمْ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْبَلَاءُ وَ اسْتَاخَرَعَتْهُمْ النَّصْرُ حَتّٰى اِذَا اسْتِيْاسَ الرُّسُلُ مِنْهُمْ كَذَّبَتْ بِهُمْ مِنْ قَوْمِهِمْ وَ ظَنَّتِ الرُّسُلُ اَنْ اَلْبَاعُ عَنْهُمْ قَدْ كَذَّبُوْهُ هُمْ حَاۤءَ هُمْ نَصْرُ اللّٰهِ عِيْدُ ذٰلِكَ

۱۸۰۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُمَرُوْةٌ فَقُلْتُ لَعَلَّهَا كُنْ بَوًّا مُّخَفَّفَةً كَاَلَتْ

مَعَاذَ اللّٰهِ

### سُورَةُ الرَّعْدِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَبَّاسٌ كَفْتِيْهِ مَثَلُ الْمُسْرِكِ الَّذِيْ عَبْدَ مَعَ اللّٰهِ اِلَهًا غَيْرُهُ كَمَثَلِ الْعَطَشَانِ الَّذِيْ يَنْظُرُ اِلَى حِيَالِهِ فِي الْمَاءِ مِنْ كَبِيْدٍ وَهُوَ حَرِيْدٌ اَنْ يَّتَنَادَكَ وَلَا يَقْدِرُ وَقَالَ عِيْدٌ لَا يَخُوْذُ ذٰلِكَ مُجَادِرَاتٌ مُّتَدَا اِنْيَا تُ اَلْمَثَلَاتُ وَاحِدٌ هَا مَثَلُهُ وَ هِيَ اِلَى شَبَابَةٍ وَ اَلْمَثَلُ قَالَ اِلَّا مِثْلَ اَيَّامِ الَّذِيْنَ خَلَوْا بِعَقْدٍ اَوْ بِقَدَرٍ مُّعَقَّبَاتٍ مَّلَا مِلْكَةً حَقَقَةً تُعَقِّبُ الرَّوْلَى مِنْهَا اَلْاُخْرَى وَمِنْهُ قِيْلَ الْعُقَيْبُ يُقَالُ عَقِيْبَةٌ فِيْ اَثَرِهِ اَلْحَالُ الْعُقُوْبَةُ كَبَّاسٌ

میں) روک لے (حلالہ کے لیے فائدہ ہے) "ارباباً زبایرو  
سے مشتق ہے۔" "مناع زبیر" وہ سامان جو استعمال پر مذمت  
ہے (جیسے برتن وغیرہ) "جفاد" ای اجفات القدر یعنی جب  
ہانڈی میں جوڑ آتا ہے تو جھاگ اور پراٹھ آتا ہے اور جب جوڑ  
کم ہوتا ہے تو جھاگ میں بھی کمی ہوجاتی ہے، لیکن فائدہ کچھ  
مجھ نہیں! اسی طرح اللہ تعالیٰ احسن و باطل کو جدا کرتا ہے۔  
"المعاد" ای القرائش "یدرؤن" ای یدفعون، ورنہ "ای  
دفعہ" سلام علیکم، یعنی وہ سلام کریں گے۔ "والیہتاب" ای  
توبی "انکم یاس" ای لم یبتیین۔ "قارعة" نامی واقعہ، قاتل  
ای اطلت ملی اور ملاوۃ سے مشتق ہے، اسی لیے ملیا آتا ہے،  
زمین اگر طویل و عرضی ہو (یعنی صحرا و بیابان) تو اس کے لیے ملی  
من الارض کہتے ہیں۔ "اشن" ای اشد مشتق سے مشتق ہے۔  
"معقب" ای مغیر "متجاورات" یعنی طیب و خبیث دونوں  
ملے ہوئے تھے۔ "صنوان" ایک کھجور کی طرح سے نکلی ہوئی ڈوبیا اس  
سے زیادہ شاخیں وغیرہ صنوان یعنی تنہا کھجور کا درخت ایک پانی  
دیا ہوا مثال ہے بنی آدم کے صلح اور خبیث کی کہ سب کے جدا جدا  
ایک ہیں۔ "السحاب الثقال" یعنی وہ بادل جس میں پانی ہو۔ کبساط  
کفیع، یعنی زبان سے پانی کو بلائے اور ہاتھ سے اس کی طرف اشارہ  
کرے تو وہ اس کے پاس کبھی نہیں آئے گا۔ "سالت" اور تیر لقمہ لہا  
یعنی جتنے میں وادی بھر جائے۔ "زبد" ارباب، بوسے اور زبیر دل  
کا میل۔

۳۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اللہ کو علم رہتا ہے اس کا جو کچھ  
کسی عورت کے حمل میں ہوتا ہے اور جو کچھ (عورتوں کے) رحم  
میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے" غیض ای نقص۔

۱۸۰۸۔ مجھ سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے معنی نے حدیث  
بیان کی، ان سے عبد اللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، غیب کے پانچ خزانے میں جنہیں اللہ کے سوا  
کوئی نہیں جانتا، اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہوئے والا ہے اللہ کے  
سوا کوئی نہیں جانتا کہ عورتوں کے رحم میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے اللہ کے سوا

کَفَيْهِ إِلَى الْمَاءِ لَيَقْبِضَنَّ عَلَى الْمَاءِ سِرًّا بَيْنَ رَمَا  
تَزِيدُوا وَمَنَاعُ زَبَدُ الْمَنَاعِ مَا كُنْتُمْ بِهِ حَقَّاءُ  
أَحْقَاتِ الْقَدَرِ إِذَا غَلَّتْ فَغَلَّتْهَا الرِّبْدُ ثُمَّ  
سَكُنَتْ فَيَذَرُ الرِّبْدُ يَدَ مُنْفَعَةٍ فَكَذَلِكَ يُمَيِّزُ  
الْحَقَّ مِنَ الْبَاطِلِ الْمُهَادُ الْقَرَأْتُ مِنْ بَيِّنَاتٍ مَوْفُوتِ  
مَدْفُونٍ دَرَأَتْهُ دَفَعَتْهُ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ أَيْ  
تَقُولُونَ سَلَامٌ مَرْوَرًا إِلَيْهِ مَنَابِ تَوَجَّيْ أَفَلَمْ  
يَبَيِّنْ لَكُمْ يَتَبَيَّنْ قَارِعَةٌ دَاهِيَةٌ قَامُلِيَّةٌ  
أَطْلَتْ مِنَ الْمَلِيَّةِ وَالْمَلَّةِ وَدَمْنَةٌ مَلِيَّةٌ  
وَيُقَالُ لِلْوَأَسِيعِ الطَّوِيلِ مِنَ الْأَرْضِ مِنْ مَلِيَّةٍ  
مِنْ الْأَرْضِ مِنْ أَشَقِّ أَشْدَّ مِنَ الْمُسْتَقَّةِ مُعَقَّبٌ  
مُعْتَبَرٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَتَابِرَاتٌ طَيِّبَتُهَا  
وَحَبِثَتْهَا السَّبَاحُ صِنُونُ الْفَخْلَتَانِ أَوْ  
أَكْثَرُ قِيٍّ أَهْلٍ وَاحِدٍ وَغَيْرِ صِنُونٍ  
وَحَدَّهَا يَمَامٌ وَاحِدٌ كَصَالِحٍ نَجَى آدَمَ  
وَحَبِثَتْهُمْ أَجْوَهُمْ وَاحِدٌ السَّحَابُ الثَّقَالُ  
الْثَقْبِيُّ جَنِبُهُ الْمَاءُ كَبَاسِطٌ كَفَيْهِ مَدْعَا  
الْمَاءِ بِلِسَانٍ أَدْنَى سِرِّهِ يَبِيدُ مَلَّةٌ  
يَابِتُهُ أَسَدٌ سَالَتْ أَوْ ذِيهِ جَفَدَ رَهَامَةً  
لُجْنٌ وَادٍ سَكَبَ الرِّبْدُ نَبَا السَّيْلِ خَبَتْ  
الْحَدِيدُ وَالْجَلِيَّةُ۔

۳۱۔ قَوْلِهِ اللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْبِلُ  
كُلُّ أُنْثَى وَمَا تَغِيضُ الرَّسَّ حَارُ  
غِيضٌ نَقِصٌ۔

۱۸۰۸۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنَادِرِ حَدَّثَنَا  
مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ مَا تِلْكَ الْغَيْبُ خَسِرَ لَمْ يَعْلَمْهَا  
إِلَّا اللَّهُ لَمْ يَعْلَمْ مَا فِي غَيْبِ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ يَعْلَمْ مَا



خاموش ہیں، اس لیے میں نے بولنا مناسب سمجھا۔ جب کسی نے کوئی جواب نہیں دیا تو حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ یہ کجور کا درخت ہے جب ہم مجلس سے اٹھے تو میں نے والد زکوار عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ خد گواہ ہے میرے ذہن میں اس وقت یہ بات تھی کہ مرو کجور کا درخت ہے۔ آپ نے فرمایا، پھر تم نے کہا کہ نہیں؟ عرض کی، جب میں نے دیکھا کہ آپ حضرات بھی کچھ نہیں بول رہے ہیں، اس لیے میں نے بھی بولنا مناسب سمجھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ اگر تم نے بتا دیا ہو تو مجھے یہ فلال اور فلال حنیز سے زیادہ عزیز تھا۔

۴۳۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اللہ ایمان والوں کو اس کی بات کی برکت سے مضبوط رکھتا ہے“

۱۸۱۰۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کیا، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے علقمہ بن مرثد نے خبر دی، کہا کہ میں نے سعد بن عبیدہ سے سنا کہ انھوں نے لڑ بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلمان سے جب قبر میں سوال ہوگا تو وہ گواہی دے گا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، یہی مفہوم ہے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”اللہ ایمان والوں کو اس کی بات کی برکت سے مضبوط رکھتا ہے“، دنیوی زندگی میں (بھی) اور آخرت میں مدد بھی کا۔

۴۳۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”کیا آپ نے ان کو گول کو نہیں دیکھا جنھوں نے اللہ کی نعمت کے معاوضہ میں کفر کیا“ ”الم تعلم“ ایسا ہی ہے جیسے الم زکیف ”الم زالی الذین خرجوا“ ”السموات“ ای اھلک بار سورہ بوریہ سے، تو نابور ای حالین۔

۱۸۱۱۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عرو نے ان سے عطاء نے اور انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آیت ”الم زالی الذین بدلوا نعمۃ اللہ کفرًا“ میں کفار اہل کفر مراد ہیں۔

### سُورَةُ الْحَجَرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عجاہ نے فرمایا کہ ”مرا ط علی مستقیم“ سے مراد وہ حق ہے جو اللہ کی طرف سے پہنچا تاہم اور اسی راہ حق پر وہ چل رہا ہو ”بہام مبین“ ای علی الطریق (الوضح) ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”العمرک“ ای لعیشک ”قوم منکرون“ یعنی لوط علیہ السلام نے انھیں اجنبی

فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ فَلَمَّا لَمْ يَقُولُوا شَيْئًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ الْخَلَّةُ فَلَمَّا قُتِلْنَا قُلْتُ لِعُمَرَ يَا أَبْنَاهُ قَاتِلَهُ فَقَدْ كَانَ وَتَمَّ فِي نَفْسِي أَمَّا الْخَلَّةُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَكَلَّمَ قَالَ لَمْ أَسْأَلْهُ فَكَلِمُونَ فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ إِذَا قَوْلٌ شَيْئًا قَالَ عُمَرُ لَوْ أَنْ تَكُونُ قُلْتُمَا أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا

بَابُ قَوْلِهِ يَشِيتُ اللَّهُ التَّائِبِينَ  
أَمْثُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ

۱۸۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَحْبَبْتُ فِي عِلْمِي بَنِي مَرْثَدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ عَنِ النَّبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ إِذَا سُئِلَ فِي الْغَيْبِ مِثْمَةً أَنْ لَكَ إِلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَذَلِكَ قَوْلُهُ يَشِيتُ اللَّهُ التَّائِبِينَ أَمْثُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ

بَابُ قَوْلِهِ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ سَبَّوْا

نِعْمَةً اللَّهُ كُفِّرُوا أَلَمْ تَعْلَمُوا كَقَوْلِهِ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا الْبَوَارِ الْهَلْ هَؤُلَاءِ بَنِي إِسْرَءِيلَ كَذِبًا أَوْ مَا أُوبُوا هَٰلِكِينَ

۱۸۱۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ عَنْ سَمِيعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي النَّظَّارِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ سَبَّوْا نِعْمَةً اللَّهُ كُفِّرُوا أَلَمْ تَعْلَمُوا كَقَوْلِهِ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا الْبَوَارِ الْهَلْ هَؤُلَاءِ بَنِي إِسْرَءِيلَ كَذِبًا أَوْ مَا أُوبُوا هَٰلِكِينَ

### سُورَةُ الْحَجَرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَرَّ ط عَلَى مُسْتَقِيمٍ  
الْحَقُّ تَزَجُّعٌ إِلَى اللَّهِ وَعَلَيْهِ طَرِيقُهُ  
يَا مَآ مِثْبِنٌ عَلَى الطَّرِيقِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
لَعَمْرُكَ كَيْفَ تَكُونُ كَذِبًا مَّنْكَرُونَ أَمْ تَكُونُ هُمْ

سمجھا۔ اور ان کے غیر نے کہا کہ ”کتاب معلوم“ سے مراد مدت  
مقدرہ ہے۔ ”لوماتنا“ اسی صلاۃ تینا ”شیخ“ اسی امام و ستول  
کو بھی ”شیخ“ کہہ دیتے ہیں۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا  
کہ ”یہ یزید“ بمعنی مسرین ہے۔ ”للمتوسمین“ اسی للناظرین  
”مسکرت“ ای غشیہ۔ ”بروجا“ یعنی سورج چاند کی منزلیں۔  
”لواج“ اسی ملائکہ و ملحقہ ”حما“ حماۃ کی جمع ہے، ”ایسی مٹی کو کہتے  
ہیں جس میں (امتداد زمانہ کی وجہ سے) تغیر پیدا ہو گیا ہو۔ ”المسنون“  
ای المصنوع۔ ”توحل“ ای تحق۔ ”دار“ اسی آخر بہام مبین۔  
”امہر اس چیز کو کہیں گے جس کی پیروی کی جانے اور جس کے ذریعے  
سیدھا راستہ معلوم کیا جائے۔ ”العیہ“ اسی الحاکم۔  
۳۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”ہاں مگر کوئی بات چوری جیسے سن  
جھاگے تو اس کے پیچھے ایک روشن شعلہ بولیتا ہے۔

۱۸۱۲۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث  
بیان کی، ان سے عرو نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابوبہرہ رضی اللہ  
عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کہ آپ نے فرمایا، جب اللہ تعالیٰ آسمان  
میں کوئی نیکو فرشتہ بھیجتا ہے تو ملائکہ اطاعت و تسلیم کے لیے اپنے پر ہارنے میں جیسا کہ  
اللہ تعالیٰ کے ارشاد میں ہے کہ جیسے کسی چمکے پتھر پر زنجیر کے دارنے سے  
آواز پیدا ہوتی ہے (اور علی بن المدینی نے بیان کیا کہ یوسف بن عیینہ کے غیر نے  
کہا کہ اللہ اپنے حکم کو فرشتوں تک پہنچاتا ہے (اور ان پر ایک بیک دمہشت سی  
طاری ہوجاتی ہے) لیکن پھر خوف ان کے دلوں سے داخل ہوجاتا ہے تو وہ کہتے  
ہیں کہ رب العزت نے کیا ارشاد فرمایا؟ اس پر مقرب ملائکہ جواب دیتے ہیں، ہر کچھ  
بارگاہِ کبریا سے ارشاد ہوا وہ حق ہے اور وہ علی دیکھ رہے۔ اس طرح اللہ کے حکم  
کو کھبوا (وہ بھی سن لیتے ہیں جو چوری چھپے سننے والے ہوتے ہیں) اور انھوں  
نے مسرت و السمع کے الفاظ بیان کئے، یعنی کیے بعد دیگرے اور سفیان بن عیینہ  
نے اپنے ہاتھ سے سننے کی اس کیفیت کی وضاحت کی، اپنے دائیں ہاتھ کی انگلیوں  
کو کھول کے اور انھیں ایک سلسلے میں رکھ کے۔ تو کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اس سے  
پہلے کہ اوپر والا اپنے دوسرے ساتھی کو بتائے وہ روشن شعلہ اس پر گرتا ہے۔  
اور اسے جلا ڈالتا ہے اور کبھی ایسا نہیں ہوتا اور وہ اپنے قریب کے ساتھی کو  
وہ حکم خداوندی بتا دیتا ہے اور وہ اپنے قریب کے ساتھی کو بتاتا ہے اس طرح

لَوْ طَوْ قَالَ عَنِ كِتَابٍ مَّعْلُومٍ أَحِيلُ  
لَوْ مَا تَابِينَا هَلَّا تَابِينَا شَيْعٌ أُمَّو وَ  
لِلدُّلِيَاءِ أَيْضًا شَيْعٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
يُحْمَرُ عَوْنٌ مُسْرِعِينَ لِمَنْ يَتَوَسَّيْنِ  
لِلنَّاطِرِينَ سَكَّرَتْ عَشِيَّتُ بَرُوجًا مَنَازِلَ  
لِلشَّمْسِ وَالْقَمَرِ تَوَاقِمَ مَلَا فَمِ مَلْحَقَةٌ  
حَمَاةٌ جَمَاعَةٌ حَمَاةٌ هُوَ الطَّيْنُ الْمُنْغَشَّرُ  
السُّنُونُ الْمَصْنُوعُ تَوَحَّلَ تَخَفَ وَابْدَأُوا  
بِإِمَامٍ مُبِينٍ إِلَيْهِ مَا أُنْصَحَتْ وَ  
اِهْتَدَيْتَ بِهِ الصَّبِيحَةُ الْهَكَّةُ  
بَابُ قَوْلِهِ الرَّسْمُ اسْتَرْقِ السَّمْعَ  
فَاتَّبَعَهُ شَيْعَابُ مُبِينٍ

۱۸۱۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ  
عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَضَيْتُمُ  
الزَّكَاةَ فِي السَّنَةِ وَفَرَّغْتُمُ الْمَلِكَةَ بِأَخِيصَتِهَا  
خَضَعَانَا لِقَوْلِهِمْ كَالسِّلْسِلَةِ عَلَى صَفْوَانٍ قَالَ  
عَلِيُّ بْنُ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ صَفْوَانٍ يَفْقَهُ هُمْ ذَلِكَ  
فَإِذَا فَرَّغَ عَنْ فُلُوكُمْ يَهْمُ قَالُوا مَاذَا قَالَ  
رَبُّكُمْ قَالُوا الَّذِي قَالَ الْحَقُّ وَهُوَ  
الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ فَيَسْمَعُهَا مُسْتَرْقُوا  
السَّمْعَ وَاسْتَرْقُوا السَّمْعَ هَكَذَا وَاحِدٌ  
قَوْلُهُ آخَرُ وَصَفَ سَعِيدٌ يَبِيدُ وَفَرَّجَ  
مَبِينٌ أَصَابِعُ يَبِيدُ الْعَيْنُ نَصَبَهَا بَعْضُهَا  
قَوْلُهُ بَعْضٌ فَرَبَّمَا أَوْ رَكَ الثَّقَابُ الْمُسْتَمِعُ  
قَبْلَ أَنْ يَبْرُجِي بِهَا إِلَى مَا جِئَ فَيَجْعَلُ فِيهِ  
وَرَبَّمَا لَمْ يَدْرِ كُهُ حَتَّى يَبْرُجِي بِهَا إِلَى  
الَّذِي يَلْبِيهِ إِلَى الَّذِي هُوَ اسْفَلُ مِنْهُ حَتَّى  
يَلْقُوَهَا إِلَى الرَّسْمِ وَرَبَّمَا قَالَ سَعِيدٌ حَتَّى





الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ :-

۱۸۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَارُونَ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ الْمَعْلَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَصَلِّيُ وَتَدْعَانِي فَلَمَّا أَتَيْتُ حَتَّى صَلَّيْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِي فَقُلْتُ كُنْتُ أَصَلِّيُ فَقَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ يَا قِيَامُ الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ ثُمَّ قَالَ أَلَا أَعْلَمُكُمْ أَكْثَرَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْرِجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَذَكَرْتُ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ الَّذِي أُوتِيَتْهُ :-

۱۸۱۶۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمُّ الْقُرْآنِ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ :-

بِأَنَّكَ قَوْلِهِ الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِينَ الْمُتَشَبِّهِينَ الَّذِينَ حَلَفُوا وَمِنْهُ لَأَقْسِمُ أَيُّكُمْ وَتَقْرَأُ لَهُمْ مَا سَمِعْتُمَا حَلَفَ لَهُمَا وَلَمْ يُحْلِلْ لَهُمَا وَكَانَ مُجَاهِدًا تَقَاسَمُوا فَتَا تَقَوَّاهُ :-

۱۸۱۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَدَسٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِينَ قَالَ هُمَا أَهْلُ الْكِتَابِ جَزَاءُ مَا أَجَزَا فَأَمَّا مَا يَبْعَثُهُ وَكَفَرُوا يَبْعَثُهُ :-

(آیتیں) اور سورہ مجملہ درجہ پڑھی جاتی ہیں اور قرآن عظیم (دیا)۔

۱۸۱۵۔ محمد سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے حفص بن عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے حفص بن عاصم نے اور ان سے ابوسعید بن معلی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے میں اس وقت نماز پڑھ رہا تھا، انھوں نے مجھے بلایا لیکن میں نے جواب نہیں دیا، بلکہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد وقت میں حاضر ہوا آپ نے دریافت فرمایا کہ فوراً ہی کہہ بیٹیں آئے ہوں کی کونسا چیز کو نماز پڑھ رہا تھا۔ اس پر آپ نے فرمایا کیا اللہ نے تم کو کون کو حکم نہیں دیا ہے کہ اے ایمان والو! جب اللہ اور اس کے رسول تمھیں بلائیں تو لبیک کہو پھر آپ نے ارشاد فرمایا، کہیں نہ آج میں تمھیں، مسجد سے نکلنے سے پہلے قرآن کی صبح سے عظیم سورت بتاؤں، پھر آپ (بتانے سے پہلے) مسجد سے باہر تشریف لے جانے کے لیے اٹھے تو میں نے یاد دلائی کی۔ آپ نے فرمایا کہ الحمد للہ رب العالمین، یہی سب مثنیٰ ہے اور یہی قرآن عظیم ہے، جو مجھے دیا گیا ہے۔

۱۸۱۶۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی، ان سے سعید مقبری نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ام القرآن (یعنی سورہ فاتحہ) ہی سب مثنیٰ اور قرآن عظیم ہے۔

۳۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد :- جنھوں نے قرآن کے ٹکڑے ٹکڑے کر رکھے ہیں، یعنی جنھوں نے قسم کھائی، اسی سے "لا اقسم" ہے معنی اقسم، اور اس کی ایک قرأت "لا اقسم" بھی ہے "قا سمعنا" یعنی تمھیں نے آدم وحواء علیہما السلام کے سامنے قسم کھائی لیکن آدم وحواء علیہما السلام نے قسم نہیں کھائی تھی۔ مجاہد نے فرمایا کہ تمھارا اسی تقاسموا :-

۱۸۱۷۔ محمد سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے شہیم نے حدیث بیان کی، انھیں ابولفضل نے خبر دی، انھیں سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت "جنھوں نے قرآن کے ٹکڑے کر رکھے ہیں" کے متعلق فرمایا کہ اس سے مراد اہل کتاب ہیں کہ انھوں نے اپنی کتاب کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے اور پھر بعض پر ایمان لائے اور بعض کا کفر کیا۔



ابن عبیدہ نے صدقہ کے واسطے سے بیان کیا کہ ”انکاٹا“ سے مراد خرقاء ایک عورت کا نام ہے جب وہ سورت کات چلتی تو اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی تھی۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”امہ“ سے مراد خیر کی تعلیم دینے والے اور ”القانت“ یعنی مطیع۔

۷۳۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور تم میں سے بعض کو کبھی عمر کی طرف لوٹایا جاتا ہے“

۱۸۱۹۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ہارون بن موسیٰ ابو عبد اللہ اعمود نے حدیث بیان کی، ان سے شیب نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے تھے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں کل سے ہستی سے، عذاب قبر سے، وصال کے فترے اور زندگی اور موت کے فترے سے۔

### سورۃ بنی اسرائیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے بیان کیا، انھوں نے عبد الرحمن بن یزید سے سنا، کہ میں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے سورۃ بنی اسرائیل سورۃ کہف اور سورۃ قمر کے متعلق فرمایا کہ ان کا مرتبہ بہت بلند ہے اور دوسری سورتوں کے مقابل میں انھیں اولیت حاصل ہے۔ (آیت) فَمِنْهُمْ مَنْ رَدَّ دُبُرَهُ کے متعلق ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (میں غھون کے معنی ہیں) بھڑن۔ اور دوسرے بزرگ نے فرمایا (آیت) ”فَغَفَنَتْ سُنُّكَ“ اسی حرکت ”و“ قننیا الی بنی اسرائیل ”یعنی ہم نے انھیں مطلع کر دیا تھا کہ وہ فساد کریں گے، قصص کا استعمال متعدد مواقع کے لیے آتا ہے فقہی ربک یعنی مرہب حکم فہمہم کی ادائیگی کے لیے بھی آتا ہے، جیسے ”ان ربک یغنیہم“ میں جن کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے، جیسے فقہاء میں سبع سموات ”غیر“ میں بیفرع سے نکلا ہے۔ لیتبروا ای دیر والاعلواء ”حسیر“ محض ”حق“ ای وجب۔ ”میسور“ ای لینا۔ ”خطا“ ای انا، یہ خطئت کا ام ہے، اور

وَالَّذِينَ لَمْ يَلِدُْوا أَهْلًا أَلٰهًا وَفَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ مَسَدَةَ أَنَّهُ تَأْتِي خَرْقًا وَكَانَتْ إِذَا أَبْرَمَتْ غَزَلَهَا نَفْسَتَهُ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ أَلُمَّةٌ مَعْلَمٌ الْخَيْرِ وَالْقَائِلَةُ الْمُطِيعَةُ :-

باب ۳۹ قَوْلِهِ وَمِنْكُمْ مَنْ يُّدْرَأُ إِلَى أَسَدٍ ذَلِ الْعُمَرِ

۱۸۱۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُوسَى أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْمُودُ عَنْ شَيْبَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوَ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجَمَلِ وَالْجَمَلِ بِكَ وَأَمَّا ذَلِ الْعُمَرِ وَعَنْ الْفَقِيرِ وَفِي تَذَكُّرَاتِهِ لَيْدَةُ الْحَيَا

### سورۃ بنی اسرائیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنَ يَزِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ وَالْكَهْفِ وَمَرْجِعِ إِبْرَاهِيمَ مِنَ الْعَنَقِ الْأَوَّلِ وَهَمٌّ مِنْ جِلْدِي قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَمِنْهُمْ مَنْ يَهْمُونَ وَيَهْمُونَ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ فَغَفَنَتْ سُنُّكَ أَيْ تَحَوَّرَتْ وَفَضِيًّا إِلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ أَخْبَذْنَا هُمْ أَهْمَهُمْ سَيَقْبِدُونَ وَالْقَضَاءُ عَلَى وَجْهِهِ وَفَضِيًّا وَتَبَّكَ أَمَرَ رَبُّكَ وَمِنْهُ الْحُكْمُ إِنَّ مَاتَبُكَ لَيَفْضِي بَيْنَهُمْ وَمِنْهُ الْخَلْقُ فَقَضَانَا هَمَّ سَبْعَ سَمَوَاتٍ تَفِيدًا مَنْ تَفِيدُوا مَعَهُ وَلِيَتَّبِعُوا أَيْدِيَهُمْ وَمَا قَلُوا أَحْصَيْنَا الْحَسْبُ فَحَصْرًا حَقًّا وَجِبَ مَسُورًا لَيْتَا خَطَا إِثْمًا وَهُوَ إِيَّاهُمْ

مِنْ خَطِيئَتِهِ وَ الْخَطَا مَفْتُوحٌ مُصَدَّرٌ  
 مِنَ الْاِثْمِ خَطِيئَةٌ بِمَعْنَى اَخْطَا تُخْطِئُ  
 تَقْطَعُ وَ اِذَا هُمْ يَخْجُو مُصَدَّرٌ مِنْ تَاخِيَتْ  
 حَوْصَفَهُمْ بِهَا وَ الْمَعْنَى يَتَنَاجَوْنَ رَفَاً خَطَاً  
 وَ اسْتَفْزَنَ اسْتَحْفَافٌ يَحْدِثُ الْفَرَسَانُ قَالَتْ  
 الرَّجَالَةُ وَ اَحَدُهَا رَجُلٌ مَثَلُ مَاحِيَةٍ وَ حَبِ  
 وَ تَاخِرٌ وَ تَجْرُ حَاصِبًا الرَّيْمُ الْعَاصِفُ وَ الْحَاصِبُ  
 اَيْضًا تَاخِرٌ بِهِنَّ الرَّيْمُ وَ مِنْهُ حَصَبُ جَهَنَّمَ  
 مُدْخِلٌ بِهِنَّ فِي جَهَنَّمَ وَ هُوَ حَصَبُهَا يُقَالُ حَصَبٌ  
 فِي الدَّرَنِ ذَهَبٌ وَ الْحَصْبُ مُشْتَقٌّ مِنْ  
 الْحَصْبَاءِ وَ الْحَاصِرَةُ تَارَةٌ مَرَّةٌ وَ حَصَا عَنَّهُ تَبَيَّرَ  
 قَدَارَاتٍ يَدْخُنُكَ لَدَسًا صَلَاحُهُمْ يُقَالُ اخْتَنَكَ  
 فَلَمْ يَسْلُكْ فَلَمْ يَنْزِلْ مِنْ عِلْمِهِ اسْتَقْفَاهُ فَاسْمُهُ  
 خَفْطٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُلُّ سُلْطَانٍ فِي الدَّرَنِ فَهُوَ

خطا و فخر کے ساتھ اس کا مصدر ہے۔ اثم و گناہ کے معنی میں،  
 خطئت بمعنی اخطئت سے۔ "تخرق" ای قطع، "واذ هم يخجو"  
 ناحیت سے مصدر ہے، پھر انھیں "تجونی" وصف کے طور پر کہا،  
 معنی ہے تین جون: رفانا، ای خطانا، بخیک ای الفرسان،  
 الرجل ای الرجالہ، اس کا واحد رجل ہے! جیسے صاحب اور صاحب  
 تاجر اور تجرمین: حاصبا ای الریح العاصف اور حاصب ان چیزوں  
 کو بھی کہتے ہیں جنھیں ہوا اڑا لے جاتی ہے اور اسی سے صاحب جہنم  
 ہے یعنی جہنم میں ڈالا جائے گا، اور بولتے ہیں: "حصب فی الارض بمعنی  
 ذهب اور حصب، حصبہ بمعنی الحجارة سے مشتق ہے تارہ ای  
 مرقہ جمع تیرہ اور تارات آتی ہے۔ لا تخنک ای لا ستا صلتم، بولتے  
 ہیں: "اخنک فلان" عند فلان من علم، ای استقصاہ، "ظاہرہ"  
 ای حظہ، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قرآن مجید میں جہاں جہاں  
 لفظ "سلطان" آیا ہے تو وجہت کے معنی میں ہے "ولی من  
 الذل" ای لم یحالف احدًا۔

باب

۱۸۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ  
 عَنْ وَحْدَةَ ابْنِ أَحْمَدَ عَنْ مَالِكٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ  
 حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ  
 قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ لَمَّا كُنَّا بِمَدْيَنَ بَيْنَا بَنِي كَنْزٍ بَقْدَ حَيْنٍ  
 مِنْ حَبَشَةٍ وَلَبَنٍ فَظَلَّ إِلَيْنَا مَا حَذَّ اللَّبَنُ قَالَ  
 حَبِيرُ بْنُ الْحَمْدِ إِنَّهُ أَتَى بِهَذَا لِيُفْطَرُ  
 لَنَا وَ أَخَذَتْ الْحَمْدُ عَوْتَ

۱۸۲۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ  
 قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ  
 سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَمَّا كُنَّا بِبَنِي قَدِشٍ قُمْتُ  
 فِي الْحَجْرِ فَحَبَلَنِي اللَّهُ فِي بَيْتِ الْمُقَدَّسِ فَطَفِقْتُ  
 أُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَ أَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ وَ أَدْعُوهُ

۱۸۲۰۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی،  
 انھیں یونس نے خبر دی۔ وحید بن احمد سے مالک نے حدیث بیان کی، ان  
 سے عنبہ نے حدیث بیان کی۔ ابن سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے  
 ابن شہاب نے کہ ابن مسیب نے بیان کیا اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے  
 بیان کیا کہ معراج کی رات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے (ایلیام)  
 ربیت المقدس، وہیں دو پیالے پیش کئے گئے ایک شراب کا اور دوسرا دودھ  
 کا، آنحضرت نے دونوں کو دیکھا اور دودھ کا اٹھالیا، اس پر جبریل علیہ السلام نے  
 کہا کہ تمام محاسن اللہ کے لیے ہے جس نے آپ کو خلافت کی ہدایت کی، اگر آپ نے  
 شراب کا پیالہ اٹھالیا ہوتا تو آپ کی امت مگر لوہو جاتی۔

۱۸۲۱۔ ہم سے احمد بن مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث  
 بیان کی، کہا کہ مجھے یونس نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے ان سے ابو ہریرہ نے بیان  
 کیا اور انھوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ  
 علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ جب مجھے قریش نے جھٹلایا (معراج کے واقعہ کے  
 سلسلہ میں) تو میں (کعبہ کے) مقام حجر پر کھڑا تھا اور میرے سامنے پورا بیت المقدس  
 کر دیا گیا تھا میں اسے دیکھ دیکھا اس کی ایک ایک علامت بیان کرتے گا یعقوب

بُنِ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ  
لَمَّا كُنَّا بَنِي قُرَيْشٍ جِئْنَا سُرِيًّا فِي الْيَمِيْنِ  
الْمَقْدِسِ مِنْ تَحْتِهَا قَاصِعًا يَنْحَرُ تَقْصِيفُ كُلِّ شَيْءٍ  
كَرْمًا وَكَرْمًا وَاحِدًا ضِعْفُ الْحَيَاةِ عَذَابِ  
الْحَيَاتِ وَضِعْفُ الْمَمَاتِ عَذَابُ الْمَمَاتِ  
خَلَا فَلَكَ وَخَلْفَكَ سَوَاءٌ وَنَايَا تَبَاعَدَ شَاكِلَتِهِ  
نَا حَيْثِيهِ وَهِيَ مِنْ شَكْلِهِ صَرَفْنَا وَجْهًا وَبَيْنَا  
مُعَايَنَةً وَوُجْهًا بَلَدًا وَفِيْلَ الْفَالِ بَلَدًا  
مُعَايَنَتُهُمَا وَتَقْبَلُ وَلَدَهَا خَشْيَةَ الرَّفَقِ  
أَحَقُّ الرَّجُلِ أَمَلْتُ وَنَفَقْتُ الشَّعْرَ ذَهَبٌ قَتَوْنَا مُعَيَّرًا  
الرَّذَقَانِ فَجَمِعَ لِلْيَحْيَيْنِ وَالْوَحْدَ ذَقْنَا وَقَالَ مُجَاهِدٌ  
مَوْكُورًا إِذَا فَرَّ بَيْنَا نَابِرًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَمِيْنًا لَبَنَتْ كَعْبَتُهَا  
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَدُنَّ بَنِي قُرَيْشٍ فِي الْبَابِ اسْتَبَا وَخَصَرِيْنِ  
مُتَبَوِّرًا مَلْعُونًا لَا تَقْفُ لَدُنَّ قَتْلًا فَجَسُوا يَتَمَوَّرُوا يَزِيْجُ الْفُلُكُ

**باب ۱۱۱** وَإِذَا أَرَادْنَا أَنْ نَقْبَلَكَ  
فَرَبَّنَا أَمَدْنَا مَتَدً فِيْهَا -

الْوَكِيَّةُ

۱۸۲۲ - حَدَّثَنَا عَيْبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفِيْنُ  
أَخْبَرَنَا مَنصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ كُنَّا نَقُولُ لِلْحَيِّ إِذَا كَثُرُوا فِي الْحَاثِلِيَّةِ  
أَمِيرَ بَنُو مُلَدٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْدِيُّ حَدَّثَنَا  
سَفِيْنٌ وَقَالَ أَمِيرُ

**باب ۱۱۲** قَوْلِهِمْ دَرِيَّةٌ مَنْ حَمَلْنَا  
مَعَهُ نَوْجٍ إِنَّهُ كَانَ عَبْدًا

شَكُورًا

۱۸۲۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْبُدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
أَخْبَرَنَا أَبُو حَتَّىانَ الشَّيْخِيُّ عَنْ أَبِي سُرَّةَ بْنِ  
عَمْرِ وَبْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلْجِمُ فَرَفِعَ إِلَيْهِ الدَّسَاءُ

بن ابراہیم نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے کہ ہم سے میرے بھتیجے ابن شہاب نے  
حدیث بیان کی، ان سے ان کے چچا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
جب مجھے قریش نے میری سیت المقدس کی معراج کے سلسلہ میں جھڑلایا، پہلی حدیث  
کی طرح "قاصعاً" یعنی وہ اندھی جو ہر چیز کو توڑ پھوڑ دے کر مٹا اور اگر مٹا  
ایک بے ضعف الحیاۃ یعنی عذاب الحیاۃ اور ضعف المات یعنی عذاب المات -  
خلافک اور خلفک کے ایک معنی ہیں۔ نایا ای تباعد شاکلتہ ای نا حیثیہ اور  
یہ شکل سے مشتق ہے "صرفنا" ای وجہنا، "قیلا" ای معاشرت و مقابلہ، اسی سے  
تاہلہ و راہیہ ہے کیونکہ وہ بھی کچھ جھنے والی عورت اور اس کے بچے کے سامنے ہوتی  
ہے۔ "خشیتہ الا لفاق" بولتے ہیں۔ الفق الرجل ای الملق، اور نفق الشی ای  
ذہب۔ قنور ای مقبرہ۔ الا ذقان ای جمیع الحمیین، واحد ذقن۔ مجاہد نے فرمایا  
کہ موفور اسمی وافر۔ تبیعا ای نثر۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ زلیخا  
معنی تفسیر ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ لا تہذرای لا تنفق فی الباطل  
استواء وحرۃ ای رزق مشہور ای معلوم۔ لا تقف ای لا تقبل فجا سوا ای تیمموا۔  
یزجی الفلک ای یجری الفلک یخرون للاذقان ای للوجہ۔

۴۱ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور جب ہم ارادہ کر لیتے ہیں کہ کسی

بستی کو ہلاک کریں گے تو اس (بستی) کے خوشحال لوگوں کو حکم دیتے  
ہیں "آخر آیت تک۔

۱۸۲۲ - ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث  
بیان کی، انھیں منصور نے خبر دی، انھیں ابو وائل نے اور ان سے عبد اللہ رضی  
اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب کسی قبیلہ کے افراد بڑھ جاتے تو زمانہ جاہلیت میں ہم  
ان کے متعلق کہا کرتے تھے کہ امر بنو فلان ہم سے جمیدی نے حدیث بیان کی، ان  
سے سفیان نے حدیث بیان کی اور اس روایت میں انھل نے بھی امر بیان کیا  
۴۲ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "لے لوگوں کی نسل جنہیں ہم نے  
نوح کے ساتھ کشتی میں سوار کیا تھا، وہ بیشک بڑے شکر گزار  
ہندہ تھے"

۱۸۲۳ - ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی،  
انھیں ابو حیان ثبی نے خبر دی، انھیں ابو زرہ بن عمر بن جریر نے اور ان سے  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں  
گوشٹ لایا گیا اور دست کا حصہ آپ کے سامنے پیش کیا گیا کہ تو اپنے اپنے دانوں

سے متناول فرمایا، انھوں کو دست کاگشت بہت پسند تھا، ہر آپ نے ارشاد فرمایا، قیامت کے دن میں لوگوں کا سر وارہوں کا تھیں معلوم بھی ہے۔ یہ کوہسا دن ہر گاہ اس دن دنیا کی ابتداء سے قیامت کے دن تک کی ساری محنت جمع ہوگی۔ ایک چیل بیان میں کہ ایک پکارنے والے کی آواز سب کے کانوں تک پہنچ سکے گی اور ایک منظر سب کو دیکھ سکے گی۔ سورج بائیں قریب ہوجانے کا اور لوگوں کی پریشانی اور بے فزری کی کوئی انتہا درجہ کی برداشت سے باہر ہو جائے گی، لوگ آپس میں کہیں گے، دیکھتے نہیں کہ ہماری کیا حالت ہو گئی ہے، کیا کوئی ایسا برگزیدہ بندہ نہیں ہے جو رب العزت کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کرے، بعض لوگ عین سے کہیں گے کہ آدم علیہ السلام کے پاس چلنا چاہیے، چنانچہ سب لوگ آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے، آپ انسانوں کے حیدر مجرب ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور اپنی طرف سے رحمت کے ساتھ آپ میں روح پیوستی، فرشتوں کو حکم دیا اور انھوں نے آپ کو سجدہ کیا، اس لیے آپ اپنے رب کے حضور میں ہماری شفاعت کر دیجیے، آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہم کس حال کو پہنچ چکے ہیں، آدم علیہ السلام کہیں گے کہ میرا رب انتہائی غضبناک ہے اس سے پہلے اتنا غضبناک وہ کبھی نہیں بڑھتا تھا اور آج کے بوجھ، اتنا غضبناک ہوگا اور رب العزت نے مجھے بھی درخت سے روکا تھا، لیکن میں نے اس کی نافرمانی کی تھی، انفسی، انفسی، انفسی، کسی اور کے پاس جاؤں اور نبی علیہ السلام کے پاس جاؤں، چنانچہ سب لوگ نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے، اے نبی! آپ سب سے پہلے پیغمبر ہیں جو اہل زمین کی طرف بھیجے گئے تھے، اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے "شکر گزار بندہ"، "رحمہ شکر" کا خطاب دیا ہے، آپ ہی ہمارے لیے اپنے رب کے حضور میں شفاعت کر دیجیے، آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہم کس حالت کو پہنچ گئے ہیں، نبی علیہ السلام بھی کہیں گے کہ میرا رب اتنا غضبناک ہو رہا ہے کہ اس سے پہلے کبھی اتنا غضبناک نہیں بڑھتا تھا اور آج کے بوجھ، اتنا غضبناک ہوگا اور مجھے ایک دعا کی قبولیت کا یقین دلا گیا تھا جو میں نے اپنی قوم کے خلاف کر لی تھی، انفسی، انفسی، انفسی میرے سوا کسی اور کے پاس جاؤں، ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤں، سب لوگ ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے، اے ابراہیم! آپ اللہ کے نبی اور اللہ کے خلیل ہیں، روئے زمین میں منتخب، آپ ہماری شفاعت کیجیے، آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں کہ ہم کس حالت کو پہنچ چکے ہیں۔ ابراہیم علیہ السلام بھی کہیں گے کہ آج میرا رب بہت غضبناک ہے، اتنا غضبناک

وَكَأَنَّهُ تَعَجُّبُهُ تَعَفُّسٌ مِنْهَا حَسَنَةٌ ثُمَّ قَالَ أَمَّا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهَلْ تَدْرُونَ مِنْ ذَلِكَ مُجْتَمِعُ النَّاسِ إِلَيْهِ وَالْبَيْنُ وَالْآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ شَبَّهَهُمُ السَّامِعِيُّ وَبَيَّنَّهُ هُمُ الْبَصَرُ وَتَدَلُّوا اسْتَشْرَسَ فَيَبْلُغُ النَّاسُ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيقُونَ وَلَا يَحْتَمِلُونَ فَيَقُولُ النَّاسُ أَلَا تَدْرُونَ مَا قَدْ بَدَّلَكُمْ أَلَا تَنْظُرُونَ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ فَيَقُولُ نَعَمْ النَّاسُ لَبِغِينَ عَلَيْكُمْ بِأَدَمَ قِيَامُونَ أَدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُونَ لَهُ أَأَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللَّهُ يَدِيهِ وَبَفَتْ حَيْكُ مِنْ رَأْوَحِهِ وَأَمَّا الْمَلَائِكَةُ فَسَبَّحُوا ذَاكَ اشْفَعُوا لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَدْرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ أَلَا تَدْرَى إِلَى مَا قَدْ بَلَّغْنَا فَيَقُولُ أَدَمُ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ نَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنَّهُ تَهَوَّنِي عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهُ نَعْنِي نَفْسِي إِذْ هَبُّوا إِلَى غَيْرِي إِذْ هَبُّوا إِلَى خُوجٍ فَيَا تَوُونَ نُونًا فَيَقُولُونَ يَا خُوجُ أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ مِنْ قَدْ سَمَّاكَ اللَّهُ عَبْدًا شَكُورًا إِشْفَعُوا لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَدْرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ إِنَّ رَبِّي قَدْ وَجَلَ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ نَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنَّهُ قَدْ كَانَ لِي دَعْوَةٌ دَعَوْتُهَا عَلَى قَوْمِي نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي إِذْ هَبُّوا إِلَى غَيْرِي إِذْ هَبُّوا إِلَى إِبْرَاهِيمَ فَيَا تَوُونَ نُونًا فَيَقُولُونَ يَا إِبْرَاهِيمُ أَنْتَ نَبِيٌّ إِلَهُ وَخَلِيلُهُ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ إِشْفَعُوا لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَدْرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ لَهُمْ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ نَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنَّهُ قَدْ كُنْتُ

زود پہ بڑا تھا اور نہ آج کے بعد ہوگا، اور میں نے تین جھوٹ بولے تھے،  
 (راوی) ابوحیان نے اپنی روایت میں ان تینوں کا ذکر کیا ہے نفی نفی نفی  
 میرے سوا کسی اور کے پاس جاؤ، ہاں موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، سب  
 لوگ موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے، اور عرض کریں گے اے موسیٰ  
 آپ اللہ کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی طرف سے رسالت اور اپنے  
 کلام کے ذریعہ فضیلت دے، آپ ہماری شفاعت اپنے رب کے حضور میں کریں  
 آپ ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ ہم کس حالت کو پہنچ چکے ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام کہیں گے  
 لا اوحی اللہ تعالیٰ بہت غضبنا کہ ہے اتنا غضبنا کہ وہ نہ پہلے بھی بڑا تھا اور  
 آج کے بعد بھی ہوگا، اور میں نے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا۔ حالانکہ اللہ کی طرف  
 سے مجھے اس کا کوئی کم نہیں ملا تھا، نفی نفی نفی، میرے سوا کسی اور کے پاس  
 جاؤ، ہاں موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ سب لوگ موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں  
 حاضر ہوں گے، اور عرض کریں گے اے موسیٰ علیہ السلام! آپ اللہ کے رسول اور  
 اس کا کلمہ ہیں جسے اللہ نے مریم علیہ السلام پر ڈالا تھا اور اللہ کی طرف سے روئے  
 ہیں، آپ نے (خرق عادت کے طور پر) بچپن میں گھوڑے سے لوگوں سے  
 بات کی تھی، ہماری شفاعت کیجئے، آپ خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ ہماری کیا حالت  
 ہو چکی ہے۔ موسیٰ علیہ السلام بھی کہیں گے کہ میرا رب آج اس درجہ غضبناک ہے  
 کہ نہ اس سے پہلے بھی اتنا غضبناک بڑا تھا اور نہ کبھی ہوگا اور آپ کسی لغزش کا  
 ذکر نہیں کریں گے صرف اتنا کہیں گے، نفی نفی نفی، میرے سوا کسی اور  
 کے پاس جاؤ، ہاں، محمد کے پاس جاؤ۔ سب لوگ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت  
 میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے اے محمد! آپ اللہ کے رسول اور سب سے  
 آخری پیغمبر ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے تمام اگلے بچپن کے معاذ، کرشمے میں  
 اپنے رب کے حضور میں ہماری شفاعت کیجئے، آپ خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ ہم  
 کس حالت کو پہنچ چکے ہیں (حضور اکرم نے فرمایا کہ) افریں آگے بڑھوں گا اور  
 عرشِ تسلیم پہنچ کر اپنے رب عزوجل کے لیے سجدہ میں گر پڑوں گا، پھر اللہ تعالیٰ مجھ  
 پر اپنی حمد و حسن ثنا دے دے دروازے کھول دے گا کہ مجھ سے پہلے کسی کو وہ طریقے  
 اور وہ محامد نہیں بنائے تھے۔ پھر کہا جائے گا، اے محمد! اپنا سر اٹھائیے مانگئے۔  
 آپ کو دیا جائے گا، شفاعت کیجئے، آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی اب میں  
 اپنا سر اٹھاؤں گا اور عرض کروں گا، میری امت اے میرے رب! میری امت  
 اے میرے رب! کہا جائے گا، اے محمد! اپنی امت کے ان لوگوں کو جو جن پر کوئی حسد

كَذَبْتُ ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ كَذَبْتُ أَنَّ أَبُوحَيَّانَ  
 فِي الْحَبَشَةِ نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي إِذْ هَبُوا إِلَى  
 عِيسَى إِذْ هَبُوا إِلَى مُوسَى فَيَا تَزُونَ مُوسَى  
 فَيَقُولُونَ يَمُوسَى أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ فَصَلِّكَ  
 اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ عَلَى النَّاسِ اشْفَعْ  
 لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَدْرِي إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ  
 فَيَقُولُ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضِبًا لَمْ  
 يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ  
 وَإِنِّي قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ أَوْمَرُ بِقَتْلِهَا هَسْبِي  
 نَفْسِي نَفْسِي إِذْ هَبُوا إِلَى عِيسَى إِذْ هَبُوا إِلَى  
 عِيسَى فَيَا تَزُونَ عِيسَى فَيَقُولُونَ يَا عِيسَى أَنْتَ  
 رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَ  
 رُوحُ تَبْنِيهِ وَكَلِمَتُ النَّاسِ فِي الْمَهْدِ صَبِيًا  
 اشْفَعْ لَنَا أَلَا تَدْرِي إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ عِيسَى  
 إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضِبًا لَمْ يَغْضَبْ  
 قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَلَمْ يَدْرُ  
 ذُنُوبَ نَفْسِي نَفْسِي إِذْ هَبُوا إِلَى عِيسَى إِذْ هَبُوا  
 إِلَى مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَا تَزُونَ مُحَمَّدًا  
 صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ يَا مُحَمَّدُ أَنْتَ  
 رَسُولُ اللَّهِ وَخَاتِمُ الرُّسُلِ وَخَاتِمُ النَّبِيَاءِ وَقَدْ غَضِبَ اللَّهُ  
 لَكَ مَا نَقَدْنَا مِنْ ذُنُوبٍ وَمَا نَحْنُ فِيهِ اشْفَعْ لَنَا  
 إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَدْرِي إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ مَا نَطْلُبُ  
 فَإِنِّي خَشِيتُ الْعَرْشَ فَأَقْعُ سَاحِدَ السَّيِّئَةِ عَذْرًا  
 حَلًّا ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ عَلَى مِنْ تَحَامِدًا وَحُسْنِ  
 الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَقُلْهُ عَلَى أَحَدٍ قَبْلِي  
 ثُمَّ يُقَالُ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ فَمَ سَأَلَكَ سَلَّ تَغْطُهُ  
 وَاشْفَعْ فَشَفَعُوا فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَقُولُ آمَنَّا بِ  
 نَارِ رَبِّ آمَنَّا بِ نَارِ رَبِّ فَيَقُولُ يَا مُحَمَّدُ أَدْخِلْ  
 مِنْ أَمَّتِكَ مَنْ لَكَ حِسَابٌ عَلَيْهِمْ مِنْ النَّاسِ



نہیں ہے جنت کے دلہنے دروازے (الباب الہی) سے داخل کیجئے دیے انھیں اختیار ہے، جس دروازے سے چاہیں دوسرے لوگوں کے ساتھ داخل ہو سکتے ہیں۔ پھر انھیں مرنے فرمایا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، جنت کے دروازے کے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا مکہ اور حمیر میں ہے یا جتنا مکہ اور یثرب میں ہے۔

۱۸۲۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور ہم نے داؤد کو زبور عطا کیا“

۱۸۲۴۔ ہم نے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق بن حدیث بیان کی، ان سے معمر نے، ان سے ہمام نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، داؤد علیہ السلام پر زبور کی تلاوت آسان کر دی گئی تھی۔ آپ گھوڑے پر زین کسے کا حکم دیتے اور اس سے پیچ کر زین کسی جا چکے تلاوت سے فارغ ہو چکے تھے۔

۱۸۲۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”آپ کہیے تم جن کو اللہ کے سوا معبود قرار دے رہے ہو، ذرا ان کو پکار دو تو سہی، سو نہ وہ تم سے تکلیف دو رہی کر سکتے ہیں اور نہ (اسے) بدل سکتے ہیں“

۱۸۲۵۔ مجھ سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے ان سے معمر نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے (آیت) ”الہی ربهم الوسیطہ“ کے متعلق، کہ کچھ لوگ جنہوں کی عبادت کرتے تھے، لیکن جن حلقہ بگوش اسلام ہوئے اور یہ لوگ اس کے باوجود اپنے اپنے پرانے دین پر قائم رہے، انہی نے سفیان کے واسطے سے یہ اضافہ کیا اور ان سے اعمش نے بیان کیا تھا کہ ”قل ادعوا الذین زعمتم“

۱۸۲۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”یہ لوگ جن کو یہ مشرکین، پکار رہے ہیں (خود ہی) اپنے پروردگار کا قرب ڈھونڈ رہے ہیں“

۱۸۲۶۔ ہم سے لشبر بن عاص نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن جعفر نے خبر دی، انھیں شعبہ نے، انھیں سلیمان نے، انھیں ابراہیم نے، انھیں ابو معمر نے اور انھیں عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے آیت ”الذین بدعون یتبعون الی ہم الوسیطہ“ درجہ عنوان کے تحت گزر چکا، کے متعلق فرمایا کہ (مشرکین جنہوں کی عبادت کرتے تھے لیکن وہ مسلمان ہو گئے۔

۱۸۲۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور ہم نے جو منظر آپ کو دکھایا تھا،

الذین من أبواب الجنة وهو شجر كما الناس فیما سواي ذلک من الأبواب ثم قال والذین کنسئ یسیرہ ان ما بین المیزر عین من متصار یح الجنة كما بین مکة وحیدر أو كما بین مکة و یثرب“

باب ۲۳ قولہ وابتنا داود زبورنا ۱۸۲۴۔ حدیثی اسحاق بن نصر حدیث ثناء عبد الرزاق عن معمر عن هشام عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال خفف على داود القرآن فکان يا مريد اتيه لیسر چه فکان یقرا فکان یفصح یخفی القرآن ۱۸۲۵۔ قولہ قل ادعوا الذین من عمتهم من دینهم خلا یتبعون کشف الضیر عنکھ وکما تھویدا ۱۸۲۵۔ حدیثی عمرو بن علی حدیث ثناء یحی حدیث ثناء سفین حدیثی سلیمان عن ابراہیم عن ابي معمر عن عبد الله بن ابي ربه الوسیطہ قال کان ناس من الذین یعبدون ناسا من الجن فاستلهم الجن وفسدوا هو لکم ید یهم من الذین یبعون سفین عن الاعمش قل ادعوا الذین من عمتهم ۱۸۲۵۔ قولہ اولئک الذین یدعون یتبعون الی ربهم الوسیطہ ۱۸۲۶۔ حدیث ثناء بشر بن خالد أخبرنا محمد بن جعفر عن شعبه عن سليمان عن ابراهيم عن أبي معمر عن عبد الله بن هذیل قال الذین یدعون یتبعون الی ربهم الوسیطہ قال ناس من الجن یعبدون فاستلهموا ۱۸۲۶۔ قولہ وما جعلنا الشریة الا یحی

أَسْيَاكَ الرَّقْمَةَ لِلنَّاسِ

۱۸۲۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَجَبٍ وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمَا جَعَلَ اللَّهُ بِالنَّاسِ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ قَالَ هِيَ سُدُودٌ يَأْتِيَنَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَلَكَةِ أَسْوَى بِهِمُ وَالشَّجَرَةُ الْمَلْعُونَةُ شَجَرَةُ الرَّقْمِ

باب ۷۷ قولہ ان قرآن الفجر کان مشہوداً

قال مجاهد صلوة

الفجر

۱۸۲۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَحْمُودٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَأَبْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضَّلْتُ صَلَاةَ الْخَبِيرِ عَلَى صَلَاةِ الْوَاهِدِ خَمْسًا وَعِشْرُونَ دَرَجَةً وَتَجَمَّعَ مَلَائِكَةُ السَّبِيلِ وَمَلَائِكَةُ النُّفَارِ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يَقُولُ أَمُّهُ هِيَ بَرَّةٌ أَقْدَمُ ذَاكَ أَنْ شِئْتُمْ وَقَدْ كَانَ الْفَجْرَانُ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَجَرَّكَانَ مَشْهُودًا

باب ۷۸ قولہ عسی أن یبعثک ربک

مقاماً محموداً

۱۸۲۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ آدَمَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّ النَّاسَ يَصْبِرُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ حَتَّى كُلُّ أُمَّةٍ تَنْتَبِهُ فَيَقُولُونَ يَا مُنْكَدِنُ اشْفَعْ حَتَّى تَنْتَبِهُ الشَّفَاعَةُ إِلَى الْمَسِيحِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَلِكَ يَوْمٌ يَبْعَثُهُ اللَّهُ

المقام المحمود

۱۸۳۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَنْظَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسَدِّسِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسے ہم نے لوگوں کی آزمائش کا سبب بنا دیا۔

۱۸۲۷۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے ان سے عمر بن عبد اللہ نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ایت ”وما جعلنا اللہ الا فتنۃ للناس“ کے متعلق فرمایا کہ یہ کلمہ کا مشاہدہ تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شب عروج میں دکھایا گیا تھا اور شجرہ ملعونہ سے مراد توہر کا وقت ہے۔

۷۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”بیشک صبح کی نماز حضور کا

وقت ہے“ مجاہد نے فرمایا کہ (قرآن فجر سے مراد فجر کی

نماز ہے۔

۱۸۲۸۔ مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں معمر بن زید نے انھیں زہری نے انھیں ابی اسلمہ اور ابن مسیب نے اور ان سے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تنہا نماز پڑھنے کے مقابلے میں جماعت سے نماز پڑھنے کی فضیلت پچیس گنا زیادہ ہے اور صبح کی نماز میں ولادت کے اور دن کے فرشتے (ڈیوٹی دیتے ہوئے) اکٹھے ہو جاتے ہیں، ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تمھارا جی چاہے تو یہ ایت پڑھو، وقرآن الفجر ان قرآن الفجر کان مشہوداً (ترجمہ گذر چکا)

۷۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”عجب کیا کہ آپ کا پروردگار آپ

کو مقام محمود میں جگہ دے“

۱۸۲۹۔ مجھ سے اسماعیل بن ابان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالاحوص نے حدیث بیان کی، ان سے آدم بن عیسیٰ نے حدیث بیان کی اور انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ قیامت کے دن امتیں گروہ درگروہ چلیں گی، ہر امت اپنے نبی کے پیچھے ہوگی اور (انبیاء سے) کہے گی کہ لے لے نکال! ہماری شفاعت کر دیجئے (سب انکار کریں گے) آخر شفاعت کے لیے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گے تو یہی وہ دن ہے جب اللہ تعالیٰ حضور اکرم کو مقام محمود پر فائز کرے گا۔

۱۸۳۰۔ ہم سے علی بن عباس نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب بن ابی حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن مسدد نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے آذان سن کر یہ دعا پڑھی۔

قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ  
السَّاعَةِ النَّاسِ وَالصَّلَاةِ الْفَاقِيَةِ ابْتَ  
حُمَتِي الذِّسِيلَةَ وَالْفَقِيَّةَ وَالْعُشَّةَ مِمَّا مَا  
تَحْمُودُ ابْنِ الْبَدَى وَعَنْهُ خَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَقَالَ  
خُزُومَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
**باب ۴۹** قَوْلُهُ وَقَدْ جَاءَ الْحَقُّ وَرَهَقَ الْبَاطِلُ  
إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ سَهُوًا مِثْلَ هُوَ قَدْ مِثْلَ هُوَ

بہشت:

۱۸۳۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي  
يَحْيَى عَنْ جَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
مَسْعُودٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَ  
حَوَّلَ الْبَيْتَ سِتْرُونَ وَثَلَاثًا ثُمَّ نَصِبَ فَعَلَّ  
يُطْعَمُ يُعَوِّدُ فِي نِيدَاهُ وَيَقُولُ جَاءَ الْحَقُّ وَرَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ  
الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوًّا جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِي الْبَاطِلُ وَمَا يُجِيبُ  
**باب ۵۰** قَوْلُهُ - وَيَسْتَلْزِمُونَكَ

عَنِ الرَّوْحِ:

۱۸۳۲- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَفِيفٍ ابْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا  
أَبُو حَازِمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَرَاهٍ عَنْ  
عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيَّنَّا أَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْبٍ وَهُوَ مَتَّكٍ عَلَى  
عَسِيبٍ إِذْ مَرَّ الْيَهُودِيُّ فَقَالَ لَبَّيْكُمْ لَبَّيْكُمْ سَلِّمُوا  
عَنِ الرَّوْحِ فَقَالَ مَا سَأَلَكُمْ إِلَيْهِ وَقَالَ لَبَّيْكُمْ  
لَا يَسْتَقْبِلُكُمْ بِشَيْءٍ سَلِّمُوا سَلِّمُوا فَقَالَ اسْكُودُوا  
فَسَأَلُوهُ عَنِ الرَّوْحِ فَأَمَّا مَكَاتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرِدْ عَلَيْهِمْ شَيْئًا فَعَلِمَتْ أَنَّهُ  
يُجِئُ إِلَى إِلَيْهِ فَقَعْتُ مَقَامِي فَلَمَّا نَزَلَ  
النَّوْحِيُّ قَالَ وَيَسْتَلْزِمُونَكَ عَنِ الرَّوْحِ قُلِ  
الرَّوْحُ مِنْ أَمْرِ بَنِي دَمَا  
أَوْ تَبْلُغُكَ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا

اے اللہ! اس دعوتِ تامرہ کے رب اور کفرنا ہونے والی نماز کے رب محمد صلی  
علیہ وسلم کو قرب اور فضیلت عطا فرما اور انھیں مقامِ محمود پر سمجھو، فرما جس  
کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے، تو اس کے لیے قیامت کے دن میری شفاعت  
ضروری ہوگی۔ اس کی روایت حمزہ بن عبد اللہ نے اپنے والد کے واسطے سے کی اور  
انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے۔

۴۹ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور آپ کہہ دیجئے کہ حق رہیں

اب، اسی گیا اور باطل مٹ گیا، بیشک باطل تھا مٹنے والا، یہ حق  
ای جھک۔

۱۸۳۱ - ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان  
کی ان سے ابن ابی یحییٰ نے ان سے مجاہد نے ان سے ابو معمر نے اور ان سے عبد اللہ  
بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں رفتح کے  
بعد داخل ہوئے تو بیت اللہ کے چاروں طرف تین سو ساڑھن تربت تھے آنحضرت  
اپنے ہاتھ کی ٹکڑی سے ہر ایک کو ٹھوکا دیتے اور پڑھتے ”جاء الحق وزهق  
الباطل ان الباطل كان زهوقا“ جاء الحق وما يبدي الباطل وما يعيبه  
۵۰ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور آپ سے پروردگار کی بات،

پوچھتے ہیں“

۱۸۳۲ - ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی ان سے ان کے  
والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم  
نے حدیث بیان کی ان سے علقمہ نے، ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک کھیت پر موجود تھے، ان حضور اس  
وقت کھجور کے ایک تنے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے کہ یہودی اس طرف سے  
گذرے کسی یہودی نے اپنے دوسرے ساتھی سے کہا کہ ان سے روح کے متعلق  
پوچھو ان میں سے کسی نے اس پر کہا کہ ایسا کیوں کرتے ہوں؟ دوسرا یہودی بولا  
یہ ایسا سوال ہے کہ اس کا وہ کوئی جواب نہ دے پائیں گے جسے تم بھی پسند نہیں  
کرتے۔ رائے اس پر پڑھ رہی کہ روح کے متعلق پوچھنا ہی چاہیے، چنانچہ انھوں نے  
آپ سے اس کے متعلق سوال کیا، ان حضور دیر کے لیے خاموش ہوئے اور بتا  
کا کوئی جواب نہیں دیا میں سمجھ گیا کہ اس وقت آپ وحی نازل ہو رہی ہے، اس لیے  
میں وہیں کھڑا رہا جب وحی کا سلسلہ ختم ہوا تو آپ نے آیت کی تلاوت کی، اور آپ  
سے روح کے متعلق سوال کرتے ہیں، کہہ دیجئے کہ روح میرے پروردگار کے حکم

تَلِيلًا

بَابُ قَوْلِهِ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ

وَلَا تَخَافُ فِيْهَا

۱۸۳۳۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا أَبُو يَسْفَرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ نَكَالٍ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تَخَافُ فِيهَا قَالَ نَزَلَتْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَفٍ بِمَكَّةَ كَانَ إِذَا صَلَّى بِأَهْلِيهِ مَرَّ مَعَهُ بِالْقُرْآنِ فَإِذَا سَمِعَ الْمُشْرِكُونَ سَبَّحُوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَهُمْ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ أَيْ بَصْرَةِ آتِكَ فَيَسْمَعُ الْمُشْرِكُونَ فَيَسُبُّوا الْقُرْآنَ وَلَا تَخَافُ فِيهَا عَنْ أَهْلِكَ وَلَا تُسْمِعُهُمْ قَاتِلُكَ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلٌ

۱۸۳۴۔ حَدَّثَنِي طَلْحُ بْنُ عَمِّيٍّ حَدَّثَنَا زَائِدٌ عَنْ هُشَايَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِوَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَلَّتْ أَنْزَلَ ذَلِكَ فِي السَّعَاءِ

سُورَةُ الْكَافُرَاتِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَقْرَأُهُمْ تَتَرَكَّهُمْ وَكَانَ لَهُ شَرٌّ ذَهَبٌ وَفِئَةٌ وَقَالَ غَيْرُهُ جَمَاعَةٌ التَّيُّ بِأَخِيهِ مُهْلِكٌ أَصْفَانِدَا أَنْكَهَفُ الْفَتْمُ فِي الْجَبَلِ وَالرَّحِيمُ الْكِتَابُ مَرْقُومٌ مَكْتُوبٌ مِنَ الرَّحْمِ رَطْبًا عَلَى قُلُوبِهِمْ أَلَمْنَا هُمْ صَبْرًا أَنْزَلَ أَنْ رَطْبًا عَلَى قُلُوبِهَا شَطَطًا أَنْزَلَ مِرْقًا كُلُّ شَيْءٍ رَفَعَتْ بِهِ تَزَادُ لَيْلٍ مِنَ الرَّزْزِ وَالرَّزْزِ دَمُ الْوَحِيلِ كَعَوَةِ مَسْنَمٍ وَالْجَمْعُ فُجُواتٌ وَفُجَاتٌ مِثْلُ سَكَاةٍ وَرَاكِيٍّ أَوْ حَبِيدٍ الْفَتَا جَمْعُهُ

ہی سے ہے اور تمہیں علم تو تھوڑا ہی دیا گیا ہے

۴۵۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور آپ نمازیں نہ تو سمیت پکار کر پڑھیں اور نہ بالکل چپکے ہی چپکے پڑھیں"

۱۸۳۳۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی ان سے ابو یسفر نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن جبیر نے حدیث بیان کی ابن عباس نے حدیث بیان کی کہ "نکال" اور "تجہر" کے معنی ہیں کہ اگر آپ نمازیں نہ تو سمیت پکار کر پڑھیں اور نہ بالکل چپکے ہی چپکے پڑھیں "کے متعلق فرمایا کہ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی تھی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی (ابتداء میں) دعوت اسلام کا اظہار و اعلان نہیں ہوا تھا، تو اس زمانہ میں جب آپ اپنے صحابہ کے ساتھ نماز پڑھتے تو قرآن مجید کی تلاوت بلند آواز سے کرتے مگر مشرکین سننے تو قرآن کو بھی کالی دیتے اور اس کے نازل کرنے والے اور اس کے لانے والے کو بھی، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ نماز نہ تو سمیت پکار کر پڑھیں اور قرآن مجید کی تلاوت سے بھی کہ مشرکین سن کر گالیوں کی اور نہ بالکل چپکے ہی چپکے پڑھیں کہ آپ کے صحابہ بھی سن سکیں بلکہ درمیانی آواز میں پڑھیں۔

۱۸۳۴۔ محمد سے طلحہ بن عمامہ نے حدیث بیان کی ان سے زائدہ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن عمار نے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ یہ آیت وعار کے سلسلے میں نازل ہوئی تھی۔

سورة كهف

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اور مجاہد نے کہا کہ آیت میں "تقرئہم" کا معنی ہے "ترکیم" مکان لائق "ای ذہب و فئۃ" اور مجاہد کے غریبے کہا کہ یہ ترکی جمع ہے۔ "باخ" ای مہلک "اسفا" ای مذابہ "الکھف" یعنی پہاڑ کی کھوہ، "الرحیم" ای کتاب "مرقوم" ای مکتوب "رقم سے شق ہے" "رطبا علی قلوبہم" ای الجناہم، (اسی سے آیت) لولا ان رطبنا علی قلوبہا (ہے) "شططا" ای افراطا، "الوصید" ای الغنلا، جمع و صائد اور و صید ہے و صید، دروازے کو بھی کہتے ہیں، "موسدة" ای بسیطة، اس کا استحقاق آمد اناب و لوم سے ہے (ای الطوق)، "بعثناہم" ای احیناہم۔ "ازکی" ای اکثر اور اسل کے معنی میں بھی کہا گیا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جس میں نور زیادہ ہو، "لم نعلم" ای لم نمتقن، سعید بن جبیر

نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ ”الرقیم“ سے ملودہ نختی ہے جس پر اصحاب کہف کے عامل نے ان کے نام لکھ دیا کرتے خزانے میں ڈلوادیا تھا، پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی قوت سماعت ختم کر دی اور وہ سو گئے، ان کے غیر نے کہا کہ دالت تسل ای تجو۔ مجاہد نے کہا کہ ”مرثلا“ ای محرز لا یستطیعون سمعاً ای لا یعقلون۔ ۷۵۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور انسان جھگڑنے میں سب بڑھ کر ہے :۱۰

وَصَلُّوا وَذُكِّرُوا وَقَالَ لَهُمْ لَوْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ  
مُطِيعَةً أَمْرًا لِّبَابٍ وَأَوْصَدَ بَعْثْنَا هَٰؤُلَاءِ حَبِيبًا هُمْ  
أَشْكَى الْكَذِبِ وَقَالَ أَهْلُ الْكُفْرِ لَا تَقُولُوا كَذِبًا قَالُوا  
عَمَّا يَتْلُو كَلِمًا وَلَوْ تَطْلَحُ لَكُنْ تَقُولُ وَقَالَ سَمِعْنَا  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الرِّقِيمَ الْكَلْبُ مِنَ الرِّقَامِ كَتَبَ  
بِأَلْفِ قَوْلِهِ وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْئًا  
حَبَلًا

۱۸۳۵۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ شَايِعٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ  
إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مَسَالِمٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ  
قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ  
عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَهُ وَفَاطِمَةُ قَالَتِ تَصَدَّقْ بِنِ  
رَحْمَتِ الْغَيْبِ لَمْ يَسْتَبِذْ قَوْلًا ثُمَّ مَا سَوَادُ قَوْلًا  
مِثْلُ السَّادِ أَذِي وَالْحَبْرَةُ الَّتِي تُطَيِّفُ بِالْفَسَاطِطِ  
مِيَادِرُ مَبْنِي الْأَمْرِ لَمْ يَكُنْ هُوَ اللَّهُ رَبِّي أَمَّا  
لَكِنْ أَنَا هُوَ اللَّهُ رَبِّي فَكَمْ حَذَفَ الْكَلِمَ وَأَدْعَمَ الْكَلِمَ  
الْمُؤْتَنِينَ فِي الرَّحْمَةِ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَثْبُتْ فِيهَا فَكَمْ هَذَا  
الْوَلَايَةِ مُصَدَّرًا لَوْلَى عَفْوَ عَائِشَةَ وَعَفْوَ  
وَاحِدًا دَهْرًا الْخَيْرُ مُقْبِلٌ وَتَلَدٌ وَفَتَلٌ اسْتَيْثَنَ  
فَالْيَدِ حُضْرًا لِيُزِيلُوا الَّذِي خَصَّ الرَّقِيمَ

بِأَلْفِ قَوْلِهِ وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ لَا أَبْرَحُ  
حَتَّى أَتْلُجَ جَحِيمَ النَّجْرِينَ أَوْ أَمْعَى تَحْتَا زَمَانًا  
وَجَمْعُهُ أَخْفَابٌ

۱۸۳۶۔ حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا  
عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سُفْيَانُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ  
قُلْتُ لِيَبْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ نَوْفًا لِّلْبَكَا فِي يَزْعُمُ أَنَّ مَوْسَى  
صَاحِبَ الْخَضِرَى لَيْسَ هُوَ مَوْسَى صَاحِبَ بَنِي إِسْرَآئِيلَ  
فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَذَبٌ عَمَّا وَرَأَى اللَّهُ حَدَّثَنِي أَبِي بْنُ  
كَعْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۸۳۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں علی بن حسین نے خبر دی، انھیں حسین بن علی رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور انھیں علی رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت ان کے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھڑائے اور فرمایا، تم لوگ نماز نہیں پڑھو رہے ”رجا با غیب“ یعنی جس کے متعلق وہ خود اندھیر میں ہیں ”قولا“ ای ندبا۔ ”سواد قولا“ یعنی پردے اور قناتیں جو بڑے بڑے خمیوں میں ہوتی ہیں، ”مجاورہ“ عاوردۃ سے مشتق ہے، ”لکنا ہوا اللہ ربی“ اصل میں لکن وانا ہوا اللہ ربی تھا پھر الف کو حذف کیا گیا، اور دونوں نون ایک دوسرے میں مدغم کر دیے گئے ”ذلنفا“ یعنی جس پر قدم دھڑھکے ”حنالک الولایۃ“ دینی ولایت اولی کا مصدر ہے، ”حقبا“ ای عاتقہ اور عقیقہ اور عقیقہ ایک ہی۔ آخرت کے معنی میں ”قبلا، قبلًا و قبلًا“ ای استثنافا، ”لید حسو“ ای لیزیلوا الارض ای الزلزل۔

۷۵۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور وہ وقت یاد کرو جب موسیٰ اپنے خادم سے بولے کہ میں براہِ رحمت رہوں گا تا انکو دکھ دیاؤں گے سنگم پر پہنچ جاؤں، یا دیوہی، سالہا سال تک چلتا رہوں“

۱۸۳۶۔ ہم سے حمید بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے سعید بن جبیر نے خبر دی کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا نواف بکائی کہتے ہیں کہ جن موسیٰ (علیہ السلام) کی خضر علیہ السلام کے ساتھ ملاقات ہوئی تھی وہ بنی اسرائیل کے (رسول) موسیٰ (علیہ السلام) کے علاوہ دوسرے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، دشمن خدا نے غلط کہا۔ مجھ سے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انھوں نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ موسیٰ علیہ السلام نبی اسرائیل کو خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو ان سے پوچھا گیا کہ انساؤں میں سب سے زیادہ علم کسے ہے، انھوں نے فرمایا کہ مجھے اس پر اللہ تعالیٰ نے ان پر عتاب نازل کیا کہ یہ انھوں نے علم کو اللہ تعالیٰ پر محمول نہیں کیا تھا، اللہ تعالیٰ نے انھیں وحی کے ذریعہ بتایا کہ دو مہندروں کے سنگ پر میرا ایک بندہ ہے جو تم سے زیادہ علم رکھتا ہے موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی۔ اے رب! میں ان تک کیسے پہنچ پاؤں گا، اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ اپنے ساتھ ایک مچھلی لے لو اور اسے ایک تھیلے میں رکھ لو وہ جہاں کم ہو جائے بس میرا بندہ وہیں ملے گا، چنانچہ آپ نے ایک مچھلی لی اللہ تعالیٰ میں راز کر دوا رہے آپ کے ساتھ آپ کے خادم یوشع بن نون رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ جب یہ دونوں حضرات چٹان کے پاس آئے تو سر دکھ کر سو گئے، ادھر مچھلی تھیلے میں پھر پھڑائی، تھیلے سے نکل گئی اور دیا میں اس نے اپنا راستہ پایا۔ مچھلی جہاں گئی تھی اللہ تعالیٰ نے وہاں دیا کی روانی کو روک دیا اور وہاں مچھلی ایک نالی کی طرح ٹپک کر رہ گئی پھر جب موسیٰ علیہ السلام میرا رہے تو ان کے خادم مچھلی کے متعلق بتانا بھول گئے، اس لیے دن اور رات کا جو حسہ باقی تھا اس میں یہ چیلے رہے، دوسرے دن موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خادم سے فرمایا کہ اب کس نالہ سفر سے بہت تھکا دیا ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام اس وقت تک نہیں تھکے، جب تک وہ اس مقام سے نہ نکلے جس کا اللہ تعالیٰ نے انھیں حکم دیا تھا اب ان کے خادم نے کہا آپ نے نہیں دیکھا جب ہم چٹان کے پاس تھے تو مچھلی کے متعلق بتانا بھول گیا تھا اور صرف شیطان نے مایوس نہیں دیا ہے اس نے تعجب و لرز سے اپنا راستہ سمندر میں بنا لیا تھا۔ مچھلی تو سمندر میں اپنا راستہ پا گئی تھی اور موسیٰ اور ان کے خادم کو حیرت میں ڈال گئی تھی موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ وہی جگہ تھی جس کی تلاش میں ہم تھے، چنانچہ دونوں حضرات پیچھے اسی راستہ سے لوٹے۔ بیان کیا کہ دونوں حضرات پیچھے اپنے نقش قدم پر لوٹے اور آخر اس چٹان تک پہنچ گئے۔ وہاں انھوں نے دیکھا کہ ایک صاحب (خضر علیہ السلام) کھڑے ہیں اپنے ہونٹے وہاں موجود ہیں موسیٰ علیہ السلام نے انھیں سلام کیا۔ خضر علیہ السلام نے کہا کہ اس سرزمین پر سلام کہاں سے آگیا آپ نے مجھے فرمایا کہ میں اسرائیل ہوں، پوچھا نبی اسرائیل کے موسیٰ؟ فرمایا کہ جی ہاں۔ آپ کے پاس اس لیے حاضر ہوا ہوں تاکہ جو رشد و ہدایت کا علم آپ کو حاصل ہے وہ مجھے بھی سکھا دیں، خضر علیہ السلام نے فرمایا، موسیٰ! آپ میرے ساتھ قبر میں کر سکتے۔ مجھے اللہ تعالیٰ کی

يَقُولُ اَنْ مُوسٰى قَامَ خَطِيْبًا فِي حَبْيَا اِسْرَآئِيْلَ فَمَثَلِ  
اَمْسَ النَّاسُ اَعْلَمَهُ فَقَالَ اَنَا فَعَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ اِذْ  
لَحْدُ يَزِدُّ الْعِلْمَ اِلَيْهِ فَاَدْحَى اللّٰهُ اِلَيْهَا اِنَّ  
فِي عَبْدِي تَجَمُّعَ الْخَيْرَيْنِ هُوَ اَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ  
مُوسٰى يَا سَارِي فَكَيْفَ لِي بِهِ قَالَ تَاْخُذُ مَعَكَ حَوْثًا  
فَتَجْعَلُكَ فِيْ مِكْتَلٍ فَخِيْشُمَا فَقَدَّتْ الْحَوْتُ فَهَوَّ  
حَمَّ فَاَخَذَ حَوْثًا فَجَعَلَهُ فِيْ مِكْتَلٍ ثُمَّ انْطَلَقَ  
وَاِنْطَلَقَ مَعَهُ بِقَتْلِهِ يُوْشَعَ بْنِ نُوْنٍ حَتّٰى اِذَا  
اَتَيَا الْمَصْحَرَةَ وَصَبَا رُؤُسُهُمَا فَمَا مَا وَاضَطَّرَّ  
الْحَوْتُ فِي الْمِكْتَلِ فَخَوَّجَ مِنْهُ فَسَقَطَ فِي الْبَحْرِ  
فَاَتَّخَذَ سَبِيْلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا وَامْسَكَ اللّٰهُ  
عَنْ الْحَوْتِ حَبْرِيَّةَ الْمَاءِ فَصَارَ عَلَيْهِ مِثْلُ الطَّانِ  
فَلَمَّا اسْتَقْبَطَ سَمِي مَا جِئَهُ اَنْ يُجْبِرَهُ بِالْحَوْتِ  
فَاَنْطَلَقَا بَقِيَّةَ يَوْمٍ مَعَهَا وَلَيْلَتُهُمَا حَتّٰى اِذَا  
كَانَ مِنَ الْعَدَا قَالَ مُوسٰى لِيَقْتُلْهُ اَتَيْنَا  
عَدَاؤَنَا لَقَدْ لَقَيْنَا مِنْ سَفَرٍ نَاهِذَا نَهْبًا قَالَ  
وَلَمْ يَجِدْ مُوسٰى التَّمَبَّ حَتّٰى جَاوَسَ الْمَكَانَ  
السَّحَابِيَّ اَمْسَرَ اللّٰهُ بِهِ فَقَالَ لَهُ فَنَاهَا اَسَا اَيْتَ اِذْ  
اَوْثَرْنَا اِلَى الْعَصْرِ فَفَاتِي نَسِيْتُ الْحَوْتُ وَمَا  
اَسَا بَنِيهِ اِنَّ الشَّيْطَانَ اَنْ اَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهُ  
فِي الْبَحْرِ عَجَبًا قَالَ فَكَانَ لِلْحَوْتِ سَرَبًا وَلِيُوسٰى وَلَفَنَاهَا  
عَجَبًا فَقَالَ مُوسٰى ذَلِكُ مَا كُنَّا نَبْتَغِيْ فَاَمَّا تَدْعٰى اَنَارِيَهَا  
فَقَصَمْنَا قَالَ سَجَا يَقْصُرَانِ اَنَارَهَا حَتّٰى انْتَهِيَا اِلَيْ  
الْمَصْحَرَةِ فَاِذَا رَأٰى حُلَّ مُسْجَحِيْ شَوْبًا فَسَلَّمَ عَلَيْهِ  
مُوسٰى فَقَالَ الْخَضِرُ وَاَتَى يَا مِنْكَ السَّلَامُ قَالَ  
اَنَا مُوسٰى قَالَ مُوسٰى بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ قَالَ لَقَدْ اَتَيْتُكَ  
لِيُعَلِّمَنِيْ مِمَّا عَلِمْتَ رَسُوْدًا قَالَ اِنَّكَ لَنْ  
تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا يَا مُوسٰى اِنِّيْ عَلَى عِلْمٍ  
مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَمِيْنِيْهِ لَا تَعْلَمُهُ اَنْتَ وَاَنْتَ

عَلَىٰ عِلْمِهِ مَنِ عَلَيْهِ انْتِبَاهٌ عَلِمْتَ أَنَّ اللَّهَ لَا أَعْلَمُهُ  
فَقَالَ مُوسَىٰ سَجَدُ فِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ مَابَدًا وَكَأ  
أَعْيَىٰ لَكَ أَمْرًا فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ فَإِنْ أَتَيْتَنِي  
فَلَا تَنَازَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّىٰ أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ  
وَكُدًّا فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلَىٰ سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ  
سَفِينَتُهُمَا فَكَلَّمُوهُمَا أَنْ يَحْمِلُوهُمَا فَعَرَّضُوا الْخَضِرُ  
فَحَمَلُوهُمَا بِخَيْرِ نَوَلٍ فَلَمَّا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ  
لَمْ يَفْعَلَا إِلَّا وَالْخَضِرُ قَدْ خَلَعَ ثَوْبَاتِهِمَا الْأَنْوَارَ  
السَّفِينَةُ بِالْفَتْحِ وَفَمَّ فَقَالَ لَهُ مُوسَىٰ قَوْمٌ حَمَلُونَا  
بِخَيْرِ نَوَلٍ عَمَدَاتٍ إِلَىٰ سَفِينَتِهِمَا فَخَرَقَتْهُمَا  
لِنَعْرِقَ أَهْلَهُمَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا أَمْرًا قَالَ أَلَمْ  
أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ مَبْرَأًا قَالَ لَا  
تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي  
عَسْرًا خَالٍ وَقَالَ سَأَسْأَلُ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَكَانَتْ الْأُولَىٰ مِنْ مُوسَىٰ لَيْسَانًا قَالَ  
وَحَبَاءَ عَصْفُورٍ فَوَضَعَ عَلَىٰ حَرْفِ السَّفِينَةِ  
فَنَفَرَ فِي الْبَحْرِ نَفَرًا فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ مَا عِلْمِي وَ  
وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ إِلَّا مِثْلُ مَا نَقَصَ هَذَا  
الْعَصْفُورُ مِنْ هَذَا الْبَحْرِ ثُمَّ خَرَجَا مِنَ  
السَّفِينَةِ فَبَيْنَمَا هُمَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ إِذْ  
أَبْصَرَ الْخَضِرُ غُلَامًا يَلْعَبُ مَعَ الْعِلْمَانِ فَآخَذَ  
الْخَضِرُ سَأْسَةً يَبِيدُهَا فَاقْتَلَعَهَا يَبِيدُهَا فَقَتَلَهُ  
فَقَالَ لَهُ مُوسَىٰ أَقْتَلْتَ نَفْسًا ذَكِيَّةً تُبْعَثُ نَفْسُ  
لَعَدُ جِئْتَ شَيْئًا شَكْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ  
إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ مَبْرَأًا قَالَ وَهَذَا أَأَشَدُّ  
مِنْ الْأُولَىٰ قَالَ إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ لَعَدُ هَافًا  
نَفْسًا حَبِيئًا قَدْ بَكَتْ مِنْ لَدُنِّي عَذَابًا فَانْطَلَقَا  
حَتَّىٰ إِذَا أَتَيَا أَهْلَ حَرْفِهِمَا اسْتَطَعَا أَهْلُهُمَا فَاتَّخَذَا  
أَنْ يُصَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ

طرف سے ایک خاص علم ملا جسے آپ نہیں جانتے، اسی طرح آپ کو اللہ تعالیٰ کی  
طرف سے جو بلا ملا ہے وہ بھی نہیں جانتا۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا، انتباه اللہ  
آپ مجھے صابریاں لگنے کے اور کسی معاملہ میں آپ کے خلاف نہیں کروں گا، خضر  
علیہ السلام نے فرمایا، اچھا اگر آپ میرے ساتھ چلیں تو کسی چیز کے متعلق سوال  
نہ کریں یہاں تک کہ میں خود آپ کو اس کے متعلق بتا دوں گا۔ اب دونوں حضرات  
سمندر کے ساحل پر روانہ ہوئے۔ اتنے میں ایک کشتی گذری، انہوں نے کشتی  
والوں سے بات کی کہ انہیں بھی اس پر سوار کر لیں کشتی والوں نے خضر علیہ السلام  
کو پہچان لیا اور کسی کرایہ کے بغیر انہیں سوار کر لیا جب دونوں حضرات کشتی پر  
بیٹھ گئے تو خضر علیہ السلام نے کہا ہمارے سے کشتی کا ایک تختہ نکال ڈالا،  
اس وقت موسیٰ علیہ السلام نے دیکھا تو خضر علیہ السلام سے کہا کہ ان لوگوں نے  
میں کو بھی کسی کرایہ کے اپنی کشتی میں سوار کر لیا تھا اور آپ نے انہیں کشتی چیر  
ڈالی، تاکہ سارے مسافر ڈوب جائیں بلاشبہ آپ نے یہ بڑا ناگوار طرز عمل اختیار  
کیا ہے خضر علیہ السلام نے فرمایا، کیا میں نے آپ سے پہلے ہی نہ کہا تھا کہ آپ  
میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا جوابات میں بھول گیا تھا  
اس پر آپ مجھ سے مواخذہ نہ کیجئے اور میرے معاملہ میں تنگی نہ کیجئے، بیان کیا کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ پہلی مرتبہ موسیٰ علیہ السلام نے بھول کر انہیں  
ٹوکا تھا۔ بیان کیا کہ اتنے میں ایک چڑیا آئی اور اس نے سمندر میں اپنی ایک نرہ  
چرچہ ماری تو خضر علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ میرے اور آپ کے  
علم کی حیثیت اللہ کے ملاک کے معاملہ میں اس سے زیادہ نہیں ہے جتنا اس چڑیا  
نے اس سمندر کے پانی سے کم کیا ہے۔ پھر دونوں حضرات کشتی سے اتر گئے،  
ابھی وہ ساحل سمندر ہی پر چل رہے تھے کہ خضر علیہ السلام نے ایک بچہ کو دیکھا جو  
دوسرے بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، آپ نے اس بچے کا سر اپنے ہاتھ میں دیا  
اور اسے (گردن سے) اکھاڑ دیا اور اس کی جان لے لی۔ موسیٰ علیہ السلام اس  
پر بولے، آپ نے ایک بے گناہ کی جان بغیر کسی جان کے بدلے کے لے لی۔  
یہ آپ نے بڑا ناپسندیدہ کام کیا۔ خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ میں تو پہلے ہی  
کہہ چکا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے۔ سفیان بن عیینہ (روایت حدیث)  
نے بیان کیا، اور یہ پہلے سے بھی زیادہ سخت تھا۔ موسیٰ علیہ السلام نے آخر اس  
مرتبہ بھی معذرت کی کہ اگر میں نے اس کے بعد پھر آپ سے کوئی سوال کیا تو  
آپ مجھے ساتھ نہ رکھتے گا۔ آپ میرا بار بار عذر سن چکے ہیں اس کے بعد میرے لیے

بھی عذر کا کوئی موقع نہ رہے گا) پھر دونوں حضرات روانہ ہوئے یہاں تک ایک بستی میں پہنچے اور بستی والوں سے کہا کہ یہیں اپنا مہمان بنا لو، لیکن انھوں نے مزید بانی سے انکار کیا۔ پھر انھیں بستی میں ایک دیوار دکھائی دی جو بس گرنے ہی والی تھی۔ بیان کیا کہ دیوار جھک رہی تھی حضرت علیہ السلام کھڑے ہو گئے اور دیوار پلٹے ہاتھ سے سیدھی کر دی۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ ان لوگوں کے یہاں ہم آئے اور ان سے کھانے کے لیے کہا، لیکن انھوں نے ہماری مزید بانی سے انکار کیا، اگر آپ چاہتے تو دیوار کے اس سیدھا کرنے کے کام پر اجرت لے سکتے تھے۔

حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ بس اب میرے اور آپ کے درمیان جدائی ہے، اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”ذَٰلِكَ الْمَلَأَ تَسْتَطِيعُ عَلَيْهِ صَبْرًا“ تک۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہم تو چاہتے تھے کہ موسیٰ علیہ السلام نے صبر کیا ہوتا تاکہ اللہ تعالیٰ ان کے اور واقعات ہم سے بیان کرتا۔ سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ عبد بن عباس رضی اللہ عنہ اس آیت کی تلاوت کرتے تھے۔ رجب میں حضرت علیہ السلام نے اپنے کاموں کی وجہ بیان کی ہے کہ کشتی والوں کے آگے ایک بادشاہ تھا جو ہر اچھی کشتی کو بچھین لیا کرتا تھا اور اس کی بھی آپ تلاوت کرتے تھے کہ ”اور جس کی گردن حضرت علیہ السلام نے توڑ دی تھی (تو وہ (اللہ کے علم میں) کافر تھا اور اس کے والدین مومن تھے۔

۵۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور جب وہ دونوں دو دریاؤں کے سنگم پر پہنچے تو دونوں حضرات اپنی چھلی بھول گئے، چھلی نے دریا میں اپنا راستہ بنا لیا۔“ ”سربا“ یعنی راستہ، سیرب یعنی چلتا ہے اسی سے ”ساربا“ بالہنار ”آتا ہے (دن میں چلنے والا)

۱۸۳۷۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام بن یوسف نے خبر دی، انھیں ابن جریر نے خبر دی، کہا کہ مجھے یحییٰ بن مسلم اور عمرو بن دینار نے خبر دی سعید بن جبیر کے واسطے سے۔ دونوں حضرات ایک دوسرے کی روایت میں کمی اور اضافہ کے ساتھ حدیث بیان کرتے تھے اور ان کے علاوہ ایک اور صاحب نے بھی سعید بن جبیر سے سن کر حدیث بیان کی، کہ آپ نے فرمایا، میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ان کے گھر حاضر تھا۔ آپ نے فرمایا کہ مجھ سے پوچھو، میں نے عرض کیا اے ابوباس! اللہ آپ پر مجھے قربان کرے۔ کوئی نہیں ایک قصہ کو شخص فوف نامی ہے اور وہ کہتا ہے کہ موسیٰ صاحبِ خضر وہ نہیں تھے جو بنی اسرائیل کے پیغمبر موسیٰ علیہ السلام ہوئے ہیں (ابن جریر نے بیان کیا کہ) عمرو بن دینار نے تو روایت

يَنْفَعُ قَالَ مَا بَدَأَ فَقَامَ الْخَضِرُ فَأَقَامَهُ  
بَيْدَهُ فَقَالَ مُوسَى قَدْ مَاتَ أَتَيْنَاهُمْ فَكَلَّمَهُ  
يُطْعِمُونَا وَلَمْ يُصَيِّفُونَا لَوْ شِئْتَ  
لَا تَخْتَدُّتَ عَلَيْهِ أَحَدًا قَالَ هَذَا إِفْرَاقُ  
سَيِّئِي وَتَيْنِيكَ إِلَى قَوْلِهِ ذَلِكَ تَأْوِيلُ  
مَا لَمْ تَسْطِيعْ عَلَيْهِ مَبْدَأُ فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَدِدُّنَا أَنْ مُوسَى كَانَ صَبْرًا حَتَّى  
يَقْضَى اللَّهُ عَلَيْنَا مِنْ خَيْرِهِمَا قَالَ  
سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
يَقْرَأُ ذَٰلِكَ أَمَّا مَعَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ  
كُلَّ سَفِينَةٍ مَالِحَةٍ  
مَضْبَاً وَكَانَ يَقْرَأُ وَ  
أَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ  
كَافِرًا وَكَانَ أَبَوَاهُ  
مُؤْمِنَيْنِ

باب قولہ قلما تلعا مجتم بنہما  
شیئا حوتہما فاخذ سبیلہ رفی  
البحر سربا مذهباً یسرب یسلک  
ومنه ساربا یا التھامیر

۱۸۳۷۔ حَدَّثَنَا ابْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ  
بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْرٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي  
يَحْيَى ابْنُ مُسْلِمٍ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
جُبَيْرٍ زَيْدٌ أَخَذَهُمَا عَلَى مَا جِئَ بِهِمَا وَغَبَرَهُمَا  
مَنْ سَمِعَهُ مِجْدًا عَنْ سَعِيدٍ قَالَ إِنَّا لَعِنْدَ  
ابْنِ عَبَّاسٍ فِي بَيْتِهِ إِذْ قَالَ سَكُونِي قُلْتُ أَيْ  
أَبَا عَبَّاسٍ جَعَلَنِي اللَّهُ مِنْ أَوْلَادِكَ يَأْكُوفَةَ رَجُلٍ  
فَأَمَّا يُقَالُ لَهُ خَوْفٌ يَنْعَمُ اللَّهُ لَيْسَ بِمُوسَى  
سَيِّئِي إِسْرَافِيلاً أَمَّا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ فَقَالَ هَذَا كَذِبٌ



عَدُوًّا لِلَّهِ وَآمَّا لِيَعْلَىٰ فَقَالَ لِي قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ  
عَنْهُمَا حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ كَعْبٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَسَلَّمَ مُوسَىٰ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
قَالَ ذَكَرَ النَّاسُ يَوْمَ مَا حَتَّىٰ إِذَا فَاهَتِ الْعَيْنُونَ  
وَسَقَتِ الْقُلُوبُ وَلَّىٰ فَأَدْرَكَهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَيْ  
رَسُولُ اللَّهِ هَلْ فِي الْأَرْضِ أَحَدٌ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ  
لَا فَعَتَبَ عَلَيْهِ إِذْ لَوْ تَوَدَّ الْعِلْمُ إِلَى اللَّهِ قِيلَ لِي  
قَالَ أَيْ سَبِّ مَا بَنَ قَالَ يَجْمَعُ الْبَحْرَيْنِ قَالَ أَيْ  
رَبِّ اجْعَلْ لِي عِلْمًا أَعْلَمُ ذَلِكَ يَوْمَ فَقَالَ لِي عَمْرُو  
قَالَ حَيْثُ يُفَارِقُ الْخَوْتُ وَقَالَ لِي يَعْلى قَالَ  
خُذْ نَوْ فَا مَسِيَّتًا حَيْثُ يُنْفَعُ فِيهِمُ الرُّدْمُ  
فَا خُذْ حَوْثًا فَجَعَلَهُ فِي مِكَدٍ فَقَالَ لِي فَتَنَاهُ  
لَا أَكَلْتُكَ إِلَّا أَنْ تُخْبِرَ فِي حَيْثُ يُفَارِقُ  
الْخَوْتُ قَالَ مَا كَلَّمْتُ كَثِيرًا فَنَدَا لِي  
قَوْلُهُ حَبْلٌ ذِكْرًا وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِي فَتَنَاهُ  
يُوشَعَ بْنِ نُونٍ لَيْسَتْ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ كَتَبْتُهُمَا  
هُوَ فِي بِلَدٍ مَعَكُمْ فِي مَكَانٍ مَثَرِيَّانِ إِذْ تَضَرَّبَ  
الْخَوْتُ وَمُوسَىٰ فَا يَحْ فَقَالَ فَتَنَاهُ لَوْ أَدْرَقْتُهُ  
حَتَّىٰ إِذَا اسْتَبْقَظَ شَيْءٌ أَنْ يُخْبِرَكَ وَتَضَرَّبَ  
الْخَوْتُ حَتَّىٰ دَخَلَ الْبَحْرُ فَا مَسَكَ اللَّهُ  
عَنْهُ جُرْ حَيْثُ الْخَوْتُ حَتَّىٰ كَانَ أَشْرَكَ  
فِي حَجَرٍ قَالَ لِي عَمْرُو هَلْكَ أَمْ كَانَتْ أَشْرَكَ  
فِي خَبْرٍ وَحَلَقَ بَيْنَ رَأْسِهِمَا وَالتَّيْنِ  
تَلِيًا يَحْمِلَانِ لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا  
نَصَبًا قَالَ فَتَنَاهُ طَعَمَ اللَّهُ عَنْكَ النَّصَبِ  
لَيْسَتْ هَذِهِ عَنْ سَعِيدٍ أَخْبَرَكَ فَرَجَعَا  
فَوَحَّدَا أَخْضِرَا قَالَ لِي عَمْرُو بْنُ أَبِي  
سُلَيْمَانَ عَلَىٰ طَنْفَيْسَةٍ خَضِرَاءَ عَلَىٰ  
كَيْدِ الْبَحْرِ قَالَ سَعِيدُ بْنُ جَبْرِ مَسَجَىٰ

اس طرح بیان کی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ دشمن خدا چھوٹی بات کہتا ہے،  
لیکن یعلیٰ بن مسلم نے اپنی روایت میں اس طرح مجھ سے بیان کیا کہ ابن عباس رضی  
اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھ سے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ کے رسول تھے،  
ایک دن آپ نے لوگوں (بنی اسرائیل) کو دعوٰۃ و تذکیر کی یہاں تک کہ لوگوں کی  
آنکھوں سے آنسو نکل پڑے اور ول سبج گئے تو آپ واپس جانے کے لیے  
مڑے۔ اس وقت ایک شخص نے آپ سے پوچھا، اے اللہ کے رسول! کیا دنیا  
میں آپ سے بڑا کوئی عالم ہے؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں، اس پر اللہ نے عتاب نازل کیا،  
کہ یہ نہ آپ نے علم کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں کی تھی۔ آپ سے کہا گیا  
کہ ہاں تم سے بھی بڑا عالم ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی اے پروردگار!  
وہ کہاں ہیں؟ فرمایا، دودرا یاؤں کے سنگم پر، عرض کی اے پروردگار! میرے  
لیے ان کی کوئی پہچان متین کر دیجئے کہ میں انھیں اس سے پہچان لوں، عمر نے مجھ  
سے اپنی روایت اس طرح بیان کی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، جہاں تم سے تمھاری چھٹی جہاں  
سرجائے (وہیں وہ ملیں گے) اور یعلیٰ نے حدیث اس طرح بیان کی کہ ایک مردہ  
چھٹی ساتھ لے لو، جہاں اس چھٹی میں روح پڑ جائے۔ (وہیں وہ ملیں گے) ابوی  
علیہ السلام نے چھٹی ساتھ لے لی اور اسے ایک تھیلے میں رکھ لیا۔ آپ نے اپنے  
رفیق سفر سے فرمایا کہ بس تمھیں اتنی تکلیف دوں گا کہ جب چھٹی تم سے جدا ہو جائے  
تو مجھے بتانا، انھوں نے عرض کی کہ آپ نے تو کچھ کام ذمہ نہ کیا۔ اسی کی طرف اشارہ  
ہے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "ذَلِكُنَّ قَالَ لِي عَمْرُو لَقِينَاهُ" میں وہ فتنی (رفیق سفر) یوشع بن  
نون رضی اللہ عنہ تھے سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ (راوی حدیث) نے ان کے نام کی  
تعمین نہیں کی تھی۔ بیان کیا کہ پھر وہ ایک چٹان کے سایہ میں ٹھہر گئے جہاں غی اور  
ٹھنڈ تھی۔ اس وقت چھٹی حرکت کرنے لگی موسیٰ علیہ السلام سو رہے تھے اس لیے  
عمر بن سفر نے سوچا کہ آپ کو جگانا نہ چاہیے۔ لیکن جب موسیٰ علیہ السلام مبارک ہوئے  
تو وہ چھٹی کی حرکت کے متعلق بھول گئے، اسی عرصہ میں چھٹی نے ایک حرکت کی  
اور پانی میں چلی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے چھٹی کی جگہ پانی کے بہاؤ کو روک دیا جس سے  
وہ پتھر کی طرح وہیں رک گئی۔ عمرو بن دینار نے مجھ سے بیان کیا کہ اس طرح وہ  
پانی میں ملحق ہو گئی تھی، آپ نے دونوں آنکھوں اور اس سے قریب کی انگلیوں  
سے حلقہ کر اس کی کیفیت بتائی وہاں کے بعد کچھ دیر اور وہ حضرات آگے گئے،  
مجر موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہیں اب اس سفر میں تمھیں محسوس ہو رہی ہے۔ ان

يَتَوَكَّلْ عَلَيْهِمْ وَمَا جَعَلَ لَهُمْ فِتْنَةً تَحْتَ يَدَيْكَ وَهَوَتْ  
تَحْتَ سَائِبِهِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوسَى فَكُشِفَ  
عَنْ وَجْهِهِ وَقَالَ هَذَا يَأْسُ جَنِّي مِنْ سَلَامٍ  
مَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا مُوسَى قَالَ مُوسَى جَنِّي  
إِسْرَائِيلَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا شَأْنُكَ  
قَالَ حِينَئِذٍ لَبِغْتُ لِيْ جَنًّا عَلِمْتُ رُشْدًا  
قَالَ أَمَا يَكْفِيكَ أَنَّ التَّوْرَةَ بِيَدَيْكَ  
وَأَنَّ الْوَحْيَ يَا نَبِيَّكَ يَا مُوسَى إِنَّ فِيْ عِلْمًا  
لَّهٗ يَنْبَغِيْ لَكَ أَنْ تَعْلَمَهُ وَإِنَّ لَكَ  
عِلْمًا لَّهٗ يَنْبَغِيْ فِيْ أَنْ أَعْلَمَهُ فَأَخَذَ  
طَائِفًا مِنْ قَارِهِ مِنَ الْبَحْرِ وَحَالَ  
وَاللَّهُ مَا عَلِمْنِيْ وَمَا عَلِمْتُ فِيْ جَنْبِ  
عِلْمِ اللَّهِ إِلَّا كَمَا أَخَذَ هَذَا  
الطَّائِفُ مِنْ قَارِهِ مِنَ الْبَحْرِ حَتَّى إِذَا  
سَاكَبَ فِي السَّفِينَةِ قَحْبًا مَعًا بَدَّ  
صِعَاسًا تَحْمِلُ أَهْلَ هَذَا السَّاحِلِ  
الْأَجْبَعَةَ فَوَضَعُوهُ فَقَالُوا عَبْدُ اللَّهِ الصَّارِحُ  
قَالَ فَلَمَّا بَسَّعِيْهِ خَضِرٌ قَالَ نَعَمْ لَا تَحْمِلُهُ  
يَا جَبْرُ فَقَرَحَتْهَا وَوَضَعَتْ فِيْهَا وَحْدًا قَالَ  
مُوسَى أَخَرْتُهَا لِيَتَغَيَّرَ أَهْلُهَا لَعَنَهُ  
حِينَئِذٍ شَيْئًا إِمْرًا قَالَ مُجَاهِدٌ مُّثَلِّدًا قَالَ  
أَكْمَأَقْلُ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا  
كَأَنْتَ الْاَوَّلِي نِسْيَانًا وَالْاَوْسَطِي شَرُّطًا  
وَالْاٰخِرِي لَشَّةٌ عَمْدًا قَالَ لَا قُوَّةَ اٰخِرِيْ فِيْ جِنَا  
نَسِيْتُمْ وَلَا شَرَّ هَقِيْقِيْ مِنْ اَمْرِ عُسْرًا  
تَقِيًّا غَلَا مَا فَتَنَّاكَ قَالَ يَعْزِيْ مَا لَ سَعِيْدُ  
وَحَبَّةٌ عَلِمْنَا نَا يَتَعَبَوْنَ فَاَخَذَ غَلَا مَا  
كَامِرًا ظَلَمْنَا فَاَضْمَعُوْهُ ثُمَّ ذَخَعُوْهُ  
بِالسَّيْلِ كَيْنَ قَالَ اَقْتَلْتُ نَفْسًا زَكِيَّةً يَغِيْرُ

کے دفعی سفر نے عرض کی، اللہ نے آپ کی تھکن کو دور کر دیا ہے (اور پھیلی زندہ ہوگئی ہے) ابن جریر نے بیان کیا کہ یہ ٹکڑا سعید بن جبیر سے نہیں مروی ہے۔ یوشع بن زون رضی اللہ عنہ نے موسیٰ علیہ السلام کو واقعہ بتایا تو دونوں حضرات واپس لوٹے اور خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ مجھ سے عثمان بن ابی سلیمان نے بیان کیا کہ دریا کے نیچے میں ایک چھوٹے سے رویہ دائرہ پر آپ تشریف رکھتے تھے۔ اور سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ آپ اپنے کپڑے سے تمام جسم لپیٹے ہوئے تھے اس کا ایک کنارہ آپ کے پاؤں کے نیچے تھا اور دوسرا سر کے اوپر تھا۔ موسیٰ علیہ السلام نے پہنچ کر سلام کیا تو آپ نے اپنا چہرہ کھولا اور کہا، میری اس سرزمین میں اور سلام! آپ کون ہیں؟ فرمایا کہ میں موسیٰ ہوں، پوچھا موسیٰ بنی اسرائیل؟ فرمایا کہ ہاں، پوچھا آپ کیوں آئے ہیں؟ فرمایا کہ میرے آنے کا مقصد یہ ہے کہ جو ہدایت کا علم آپ کو حاصل ہے وہ مجھے بھی سکھا دیں۔ اس پر خضر علیہ السلام نے فرمایا، کیا آپ کے لیے یہ کافی نہیں ہے کہ توریت آپ کے ہاتھ میں ہے اور آپ پر وحی نازل ہوتی ہے، اے موسیٰ مجھے جو علم حاصل ہے اس کا سیکھنا آپ کے لیے مناسب نہیں ہے۔ اسی طرح آپ کو جو علم حاصل ہے اس کا سیکھنا میرے لیے مناسب نہیں ہے۔ اس عرصہ میں ایک بڑا نئے اپنی چونچ سے دریا کا پانی لیا تو آپ نے فرمایا، خدا گواہ ہے کہ میرا اور آپ کا علم اللہ کے علم کے مقابلے میں اس سے زیادہ نہیں ہے، جتنا اس چڑیا نے دریا کا پانی اپنی چونچ میں بیا ہے، کشتی پر چڑھنے کے وقت انھوں نے چھوٹی چھوٹی کشتیاں دیکھیں جو ایک ساحل کے لوگوں کو دوسرے ساحل پر لے جا کر چھوڑ آتی تھیں کشتی والوں نے خضر علیہ السلام کو پہچان لیا اور کہا کہ یہ اللہ کے صالح بندے ہیں یہ ان سے کر رہے ہیں گے، لیکن خضر علیہ السلام نے کشتی میں شکاف کر دیئے اور اس میں (تختوں کی جگہ) کیلیں کا ڈریں موسیٰ علیہ السلام نے کہا آپ نے اس لیے اسے چھوڑ دیا ہے کہ اس کے مسافروں کو ڈوب دیں، بلاشبہ آپ نے ایک بڑا ناگوار کام کیا ہے مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے آیت میں "امراً" کا ترجمہ "منکراً" کیا ہے، خضر علیہ السلام نے فرمایا میں نے پہلے ہی دیکھا تھا کہ آپ میرے ساتھ مہر نہیں کر سکتے۔ موسیٰ علیہ السلام کا پہلا سوال تو بھولنے کی وجہ سے تھا لیکن دوسرا بطور شرذمہ تھا، اور تفسیر فخر الدین انھوں نے کیا تھا موسیٰ علیہ السلام نے اس پہلے سوال پر کہا کہ جو میں بھول گیا اس پر مجھ سے مواخذہ نہ کیجئے اور میرے معاملہ میں تنگی نہ کیجئے۔ پھر انھیں ایک سچا ملا تو خضر علیہ السلام نے اسے قتل کر دیا، یعنی نے بیان کیا کہ سعید بن جبیر نے کہا کہ خضر علیہ السلام کو چند بچے ملے جو کھیل رہے تھے۔

فَعَسَىٰ لَمَّا تَعْمَلْ بِالْجَنَّةِ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
 قَتَلَ هَازِلًا كَيْتَةً سَأَلَهُ مُسْلِمٌ كَقَوْلِكَ  
 عَلَا مَائَةً كَيْتًا فَا نَطَلَهَا فَوْ حَبَا حَبَا  
 فَيُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَ فَأَقَامَهُ قَالَ سَعِيدٌ  
 بِبَيْدِهِ هَلْكَاءٌ وَفَعَلَ مَيْدًا فَاسْتَقَامَ  
 قَالَ كَيْلِي حَسِبْتُ أَنَّ سَعِيدًا قَالَ فَمَسَحَهُ  
 بِبَيْدِهِ فَاسْتَقَامَ لَوْ شِئْتَ لَأَخَذْتُ  
 عَلَيْكَ أَحْبَدًا قَالَ سَعِيدٌ أَحْبَدًا تَأْكُلُهُ  
 كَانُ وَءَاذَهُ هُوَ وَكَانَ أَمَّا مَعَهُ فَرَا هَا ابْنُ  
 عَبَّاسٍ أَمَّا مَعَهُ مَلِكٌ يَزْعُمُونَ عَنْ عَبْدِ  
 سَعِيدٍ أَنَّهُ هَدَىٰ بَنُو مُبَرِّدٍ وَالْفَلَاحُ  
 الْمُقْتُولُ اسْمُهُ يَزْعُمُونَ حَبِيسُ مَلِكٌ  
 يَأْخُذُ كُلَّ سَعِينَةٍ غَضِبًا فَإِذَا إِذَا هِيَ  
 مَرَّتْ بِهِ أَنْ يَدَّ عَمَّا لِعَيْنِهَا فَإِذَا جَاءَتْهَا  
 أَصْلَحُوهَا مَا تَنْفَعُوهَا مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ  
 سَدُّ وَهَابِهَا ذَرَّةً وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ  
 بِالْقَبْرِ كَانُ أَبَوَاهُ مَوْتَيْنِ وَكَانَ كَانِدًا  
 فَخَشِيًّا أَنْ يَرْهَقَهُمَا غَضَبًا وَكَفَرًا  
 أَنْ يَحْبِلَهُمَا حَبَّةً عَلَى أَنْ يَتَابَعَا عَلَى  
 يَبِيدٍ فَإِنَّ دَنَا أَنْ يُبَدِّلَهُمَا رَبَّهُمَا  
 خَيْرًا مِنْهُ مَرَّةً كَوْنًا يَقُولُ أَقْتَلْتُ نَفْسًا  
 رَكِبْتُ وَأَقْرَبَ رَحْمًا وَأَقْرَبَ رَحْمًا  
 هُمَا بِهِ أَرْحَمَ مِنْهُمَا بَالًا قَوْلِ التَّوْحَى  
 قَتَلَ خَضِرًا وَءَاذَهُ عَمَّا عَنِ سَعِيدٍ  
 أَنَّهُمَا أَمَّا لَحَابَرَتِهِ قَوْمًا دَاوُدُ  
 بَنُ أَبِي عَاصِمٍ فَقَالَ عَنْ عَبْدِ وَاحِدٍ  
 أَخْبَأَ حَابَرَتِهِ

**باب ۵۵** كَذَلِكَ فَلَمَّا جَاءَتْهَا قَالَ لَهَا  
 إِنِّي عِنْدَ آتٍ نَأْتِيهِ لِقَائِي مِنْ سَفَرٍ نَأْتِيهِ

آپ نے ان میں سے ایک بچہ کو پکڑا جو کافر اور چالاک تھا اور اسے لٹا کر چھڑی سے  
 زندہ کر دیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا، آپ نے بلا امتصاص کے ایک بے گناہ جان  
 کو جس نے کمر بیکام نہیں کیا تھا، قتل کر ڈالا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا، میں  
 ”رکبتہ“ کی قرأت ”زاکتہ“ کیا کرتے تھے، یعنی مسلمہ۔ جیسے غلام رکبتا، میں ہے  
 پھر وہ دونوں حضرات اس کے ٹھٹھے کو ایک دویار نظر پڑی جو جس کرنے ہی والی تھی مخضر  
 علیہ السلام نے اسے ٹھیک کر دیا۔ سعید بن جبیر نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے  
 بتایا کہ اس طرح یحییٰ بن مسلم نے بیان کیا، میرا خیال ہے کہ سعید بن جبیر نے بیان کیا  
 کہ مخضر علیہ السلام نے دویار پر ہاتھ پھیر کر اسے ٹھیک کر دیا، موسیٰ علیہ السلام نے  
 فرمایا کہ اگر آپ چاہتے تو اس پر اجر لے سکتے تھے۔ سعید بن جبیر نے اس کی تشریح  
 کی کہ اجرت جسے ہم کھا سکتے، ”آیت“ وہاں وراجم“ کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما  
 نے قرأت ”وکان امامہم“ کی یعنی کشتی جہاں جابر تھی اس ملک میں ایک بادشاہ تھا،  
 سعید کے سوا دوسرے راوی سے اس بادشاہ کا نام حذو بن مبر و نقل کرتے ہیں اور جس  
 بچہ کو مخضر علیہ السلام نے قتل کیا تھا اس کا نام جیسور بیان کرتے ہیں۔ تو وہ بادشاہ  
 ہر دن رات اور اچھی کشتی کو زیر دست چھین لیا کرتا تھا، اس لیے میں نے چاہا کہ جب  
 یہ کشتی اس کے سامنے سے گزرے تو اس کے اس عیب کی وجہ سے (جو میں نے  
 اس میں کر دیا ہے) سے نہ چھینے۔ جب کشتی والے اس بادشاہ کے حذر و سلطنت  
 سے گزر جاتیں گے تو خود اسے ٹھیک کر لیں گے اور اسے کام میں لاتے رہیں گے،  
 بعض لوگوں کا تو یہ خیال ہے کہ انھوں نے کشتی کو سیرنگ کر چڑھا تھا اور بعض کہتے  
 ہیں کہ نہ کول سے چڑھا تھا اور جس بچہ کو قتل کر دیا ہے، تو اس کے والدین مومن تھے  
 اور وہ بچہ (اس کی تقدیر میں) کافر تھا۔ اس لیے میں نہیں ڈرتا کہ کہیں (بچہ کو) وہ  
 انھیں بھی سرکشی اور کفر میں نہ مبتلا کر دے۔ کہ اپنے لڑکے سے انتہائی محبت انھیں اس  
 کے دین کی اتباع پر مجبور کر دے، اس لیے ہم نے چاہا کہ اللہ اس کے بدلے میں انھیں کوئی  
 نیک اور اس سے بہتر اولاد دے۔ ”وَاقْرَبْ رَحْمًا“، یعنی اس کے والدین اس بچہ  
 پر جو اب اللہ تعالیٰ انھیں دے گا پہلے سے زیادہ مہربان ہوں جیسے مخضر علیہ السلام  
 نے قتل کر دیا ہے۔ سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ ان والدین کو اس بچہ کے ملنے  
 ایک لڑکی دی گئی تھی۔ داؤد بن عامر رحمۃ اللہ علیہ کئی سواوں سے نقل کرتے ہیں کہ  
 وہ لڑکی ہی تھی۔

۵۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد، پس جب وہ دونوں اس جگہ سے اٹکے  
 بڑھ گئے تو موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رفیق سفر سے فرمایا کہ ہمارا کھانا

نَسَبًا إِلَى قَوْلِهِ عَجَبًا مُنْعًا عَمَلًا  
حَوْلًا مَحْوًى قَالَ ذَلِكَ مَا كُنَّا  
نُتَبِّخُكَ بِهِ إِنَّكَ عَلَىٰ أَثَرِ هِمَا  
قَصَصًا لِمُرَادٍ مُّكْنَادٍ أَهِيَّةٌ  
يَنْقُصُ بَيْنًا مِّنْ كَمَا تَنْقُصُ السِّنُّ  
لِلتَّخَذَاتِ وَالتَّخَذَاتِ وَاحِدٌ  
مُّحْتَمِلٌ مِنَ الرَّحْمِ وَحَمٍ  
أَشَدُّ مَبَالِغَةً مِنَ الرَّحْمَةِ  
وَنُظُنُّ أَنَّهُ مِنَ الرَّحِيمِ وَ  
مُدَّ عَلَىٰ مَكَّةَ أُمَّ رَحِيمٍ آيِ  
الرَّحْمَةِ مَكْنَزٌ لِّهَمَّاهِ

۱۸۳۸۔ حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ  
حَدَّثَنِي سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ  
دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ  
عَبَّاسٍ إِنَّ لَوْفًا لِّلْبَكَايَ يُزَعَمُ أَنَّ مُوسَىٰ بْنَ  
إِسْرَآئِيلَ كَسِبَ بِمُوسَىٰ الْخَضِرِ فَقَالَ كَذَبٌ  
عَدُوٌّ لِلَّهِ حَدَّثَنَا أُجَيْبُ بْنُ مَكْبُورٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَامَ مُوسَىٰ خَطِيبًا  
فِي بَنِي إِسْرَآئِيلَ فَقِيلَ لَهُ أَيُّ أَتَّاسٍ أَعْلَمُ  
قَالَ أَنَا فَقَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ إِذْ كُنَّا يَرُدُّ الْعُلَمَاءُ إِلَيْهِ  
وَأَدْحَىٰ إِلَيْهِ بَلَىٰ عَبْدًا مِّنْ عِبَادِي يُحِبُّ الْجَعْدَيْنِ  
هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ أَيُّ رَبِّ كَيْفَ السَّبِيلُ إِلَيْهِ  
قَالَ تَأْخُذُ حَوَاتٍ فِي مِثْلٍ خَيْثًا فَقَدَّتْ  
الْحَوَاتُ فَأَتَتْهُ قَالَ فَخَرَجَ مُوسَىٰ وَمَعَهُ  
فَتَاهُ بُوشَمُ بْنُ نُؤُونٍ وَمَعَهُمَا الْحَوَاتُ  
حَتَّىٰ انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَتَزَلَّ عَنْهَا قَالَ  
فَوَضَعَ مُوسَىٰ رَأْسَهُ فَنَامَ قَالَ سُفْيَانُ وَفِي  
حَدِيثٍ غَيْرِ عَنِ وَفِي أَهْلِ الصَّخْرَةِ عَنِ

لاؤ سفر سے ہیں اب تم کو محسوس ہونے لگی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے  
ارشاد ”عَجَبًا“ تک۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد میں ”مُنْعًا“ عمل کے  
معنی میں ہے۔ ”حَوْلًا“ بمعنی پھر جانا موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا یہی تو  
وہ چیز تھی جو ہم چاہتے تھے۔ چنانچہ دونوں حضرات اٹھے پاؤں داس  
لوٹے۔ ارشاد خداوندی ”إِمْرًا“ اور ”مُكْنَزًا“ دونوں عظیم اور  
بڑے کے معنی میں ہیں۔ ”يَنْقُصُ“ یعنی گرنے سے والی تھی جیسے دانے  
کے گرنے کے لیے۔ ”يَنْقُصُ السِّنَّ“ پر لگتے ہیں ”لِتَتَخَذَتْ“ (تختیف)  
”لِتَتَخَذَتْ“ (بالتشديد) ایک معنی میں ہے ”رُخًا“ ”رُخْمًا“ سے ہے اور  
اس میں رحمت کے مقابلہ میں بہت زیادہ مبالغہ فرمایا جاتا ہے اور  
بعضوں نے اسے رجم سے مشتق مانا ہے۔ مگر کوام نظم اس لیے  
کتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اس پر نازل ہوتی رہتی ہے۔

۱۸۳۸۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے سفیان بن عیینہ  
نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن دینار نے اور ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا۔  
کرمی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے عرض کی تو ف بکائی کہتے ہیں کہ موسیٰ  
علیہ السلام جو اللہ کے نبی تھے وہ نہیں جنھوں نے خضر علیہ السلام سے ملاقات کی  
تھی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، دشمن خدا آئے غلط بات کہی ہم سے ابی بن  
کعب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موسیٰ  
علیہ السلام بنی اسرائیل کو غلط کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ سے پوچھا گیا کہ سب سے  
بڑا عالم کون شخص ہے موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے  
اس پر عتاب کیا کیونکہ انھوں نے علم کی نسبت اللہ کی طرف نہیں کی تھی، اور ان کے  
پاس وہی بھیجی کہ ان، میرے بندوں میں سے ایک، بڑھ مجھ الجبرین پر ہے اور وہ  
تم سے بڑا عالم ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی اسے پروردگار! ان تک پہنچے  
کا طریقہ کیا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایک مچھلی تھیں میں ساتھ سے لو پھر جہاں  
وہ مچھلی گم ہو جائے وہیں انھیں تلاش کرو۔ بیان کیا کہ موسیٰ علیہ السلام نکل پڑے  
اور آپ کے ساتھ آپ کے رفیق سفر یوشع بن نون رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ مچھلی ساتھ  
تھی، جب چٹان تک پہنچے تو وہاں ٹھہر گئے، موسیٰ علیہ السلام اپنا سر رکھ کر وہیں  
سو گئے، عمو کی روایت کے سوا دوسری روایت کے حوالہ سے سفیان نے بیان  
کیا کہ اس چٹان میں جڑ میں ایک شجر تھا، جسے ”حیاء“ کہا جاتا تھا جس چیز پر اس

۱۵۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ان کے منقول پر لفظ محض تنبیہ اور توجیح کے طور پر کہتے تھے یہ مقصد نہیں تھا کہ واقعی وہ اللہ کے دشمن ہیں۔

يَقُولُ لَهَا الْحَيَاةُ رَحِمْتُكَ مِنْ مَتَا هَذَا شَيْءٍ  
إِنَّ حَيَاتِي فَأَمَّا الْحَوْتُ مِنْ مَتَا يَذْكُرُ الْعَيْنُ  
قَالَ فَتَحَرَّكَ وَانْصَلَ مِنَ الْمَكْنَلِ فَتَدَخَلَ  
الْبَحْرَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ مُوسَى قَالَ لِقَتَا هَاتَيْنِ  
عِنْدَ آتِنَا الْآيَةَ قَالَ وَلَكَمْ يَجِدُ النَّصَبَ حَتَّى  
حَادَسَ مَا أَمْرِهِمْ قَالَ لَهُ قَتَا هَذَا يُؤْشَعُ ابْنُ  
نُونٍ أَمَّا آيَةُ إِذْ أَوْثِنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي  
نَسِيتُ الْعَوْتَ الْآيَةَ قَالَ فَدَخَا يَتَمَتَّانِ فِي  
أَثَارِهِمَا فَوَحَّدَ فِي الْبَحْرِ الطَّاقِ مَمَرُ  
الْحَوْتِ فَكَانَ لِقَتَا هَاتَيْنِ وَالْحَوْتُ مَسْرَبًا  
قَالَ فَلَمَّا انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ إِذْ هُمَا  
بِرَجُلٍ مُسَجَّى يَثُوبُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوسَى قَالَ  
وَأَقْبَى يَا رَجُلَ السَّلَامِ فَقَالَ أَنَا مُوسَى قَالَ  
مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ  
أَتَّبَعْتُكَ عَلَى أَنْ تَعْلِمَنِي مَتَا عَلِمْتَ رُسْدًا  
قَالَ لَهُ الْخَضِرُ يَا مُوسَى إِنَّكَ عَلَى عِلْمٍ مِنْ  
عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمْتُكَ اللَّهُ لَكَ أَعْلَمُهُ وَأَنَا عَلَى  
عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَنِيهِ اللَّهُ لَا تَعْلَمُهُ  
قَالَ بَلَى أَتَّبَعْتُكَ قَالَ فَإِنْ أَتَّبَعْتَنِي حُلَا  
سَسَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ  
ذِكْرًا مَا نَطْلُقَا يَمْنِيَّانِ عَلَى السَّاحِلِ فَتَرَتُ  
بِهِمَا سَفِينَةٌ فَغَرَّتِ الْخَضِرُ فَحَمَلُوهُمَا فِي  
سَفِينَةٍ بِعَيْرِ قَوْلٍ يَقُولُ بِعَيْرِ أَجْرٍ فَرَكِبَا  
فِي السَّفِينَةِ قَالَ وَوَقَعَ عُصْفُورٌ عَلَى حَرْفِ  
السَّفِينَةِ فَغَسَسَ مِنْقَاةً الْبَحْرَ فَقَالَ الْخَضِرُ  
لِمُوسَى مَا عَلِمْتُكَ وَعِلْمِي وَعِلْمُ الْخَلْقِ بِي عِلْمُ  
اللَّهِ إِنَّ مَقْدَرًا مَا غَسَسَ هَذَا الْعُصْفُورُ مِنْقَاةً  
قَالَ فَلَمَّ لَبَحًا مُوسَى إِذْ عَمَدَا الْخَضِرُ إِلَى حَتَا ذِم  
فَحَرَقَ السَّفِينَةَ فَقَالَ لَهُ مُوسَى كَذِبٌ حَمَلُونَا بِعَيْرِ

کاپانی پر جاتا وہ زندہ ہر جاتا تھا۔ اس مچھلی پر بھی اس کاپانی بڑا تو اس کے اندر  
حرکت پیدا ہوئی اور وہ اپنے پھیلنے سے نکل کر دریا میں چلی گئی، موسیٰ علیہ السلام  
جب میدان پر گئے تو آپ نے اپنے رفیق سفر سے فرمایا کہ سہارا کھانا لاؤ والا تہ۔  
سیان کیا کہ سفر میں موسیٰ علیہ السلام کو اس وقت تک کوئی ٹھکانہ محسوس نہیں ہوئی۔  
جب تک وہ متعینہ جگہ سے آگے نہیں بڑھ گئے۔ رفیق سفر یوش بن نون  
نے اس پر کہا، آپ نے دیکھا جب ہم چٹان کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے تو میں  
مچھلی کے متعلق کہتا بھول گیا، الا تہ۔ سیان کیا کہ کچھ دروں حضرات ایسے پاؤں  
والیں رہے۔ دیکھا کہ جہاں مچھلی پانی میں گری تھی وہاں اس کے گذرنے کی  
جگہ طاق کی سی سورت بنی ہوئی ہے مچھلی ترانی میں چلی گئی تھی لیکن یوش  
بن نون رضی اللہ عنہ کو اس طرح اس کے رک جانے پر تعجب تھا جب چٹان پر  
پہنچے تو دیکھا کہ ایک بزرگ کپڑے ہی پیٹے ہوئے وہاں موجود ہیں موسیٰ علیہ السلام  
نے انھیں سلام کیا تو انھوں نے فرمایا کہ تمہارا ہی اس سرزمین میں سلام کہاں سے  
آگیا، آپ نے فرمایا کہ میں موسیٰ ہوں۔ پوچھا بنی اسرائیل کے موسیٰ، فرمایا کہ جی ہاں۔  
موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا کیا میں آپ کے ساتھ رہ سکتا ہوں تاکہ جو  
ہدایت کا علم اللہ نے آپ کو دیا ہے وہ آپ مجھے بھی سکھادیں جنہر علیہ السلام  
نے جواب دیا کہ آپ کو اللہ کی طرف سے ایسا علم حاصل ہے جو میں نہیں جانتا اور اسی  
طرح مجھے اللہ کی طرف سے ایسا علم حاصل ہے جو آپ نہیں جانتے موسیٰ علیہ السلام  
نے فرمایا، لیکن میں آپ کے ساتھ رہوں گا۔ جنہر علیہ السلام نے اس پر کہا کہ اگر آپ  
کو میرے ساتھ رہنا ہی ہے تو پھر مجھ سے کسی چیز کے متعلق نہ پوچھنے کا میں  
خود آپ کو بتا دوں گا۔ چنانچہ دو دروں حضرات دریا کے کنارے کنارے دواد  
ہوئے ان کے قریب سے ایک کشتی گذری تو جنہر علیہ السلام کو کشتی والوں نے  
پہچان لیا اور اپنی کشتی میں آپ کو بغیر کرایہ کے لے لیا۔ دو دروں حضرات کشتی میں  
سوار ہو گئے۔ سیان کیا کہ اسی عرصہ میں ایک چڑیا کشتی کے کنارے آگے بڑھی  
اور اس نے اپنی چونچ کو دریا میں ڈالا تو جنہر علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا  
کہ میرا آپ کا اور تمام مخلوقات کا علم اللہ کے علم کے مقابلہ میں سے زیادہ نہیں ہے  
جتنا اس چڑیا نے اپنی چونچ میں دریا کاپانی لیا ہے۔ سیان کیا کہ پھر حکیم جب  
جنہر علیہ السلام نے چھاوڑ اٹھایا اور کشتی کو بچھاڑ ڈالا تو موسیٰ علیہ السلام  
اس طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ان لوگوں نے ہمیں بغیر کسی کرایہ کے اپنی کشتی  
میں سوار کر لیا تھا اور آپ نے اس کا بدلہ دیا کہ ان کی کشتی ہی حیرت انگیز ڈالی کہ اور اس کے

قَالَ عَمَدَتٌ إِلَى سَفِينَتِهِمْ فَخَرَّ قَعًا لَمْ يَخُورْ أَهْلُهَا  
لَمَّا جِئْتُ الْأَيَّةَ فَأَنْطَلَقَا إِذَا هُمَا بَعْدَ يَمٍّ يَلْعَبُ مَعَ  
الْخِلَائِنِ فَأَخَذَ الْخَضِرُ بِرَأْسِهِ فَقَطَعَهُ قَالَ لَهُ مُوسَى  
أَقْتَلْتَ نَفْسًا كَيْتَةً كَيْفَ يَغْيِرُ نَفْسِي لَمَّا جِئْتُ شَيْئًا  
تُحْكِرُ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ  
مَسِيرًا إِلَى قَوْلِهِ قَاتَبُوا أَنْ يُضَيِّقُوا فَوَجَدَا فِيهَا  
حَبًّا سِوَا ثِيرِيَّةٍ أَنْ يَتَفَقَّهَ فَقَالَ بَيْدٌ هَلْ كُنَّا  
فَمَا مَنَّا فَقَالَ لَهُ مُوسَى إِنَّا دَخَلْنَا هَذِهِ الْقَرْيَةَ  
خَلَعًا يُضَيِّقُونَا وَلَمْ يُطْعَمُونَا لَوْ شِئْتُمْ لَدَخَلْتُمْ  
عَلَيْهِمْ أَحَبًّا قَالَ هَذَا بَيْدَانِ سَبِينِي وَمَبِينِي  
سَأُنَبِّئُكَ بِمَا وَدَّيْلٌ مَا لَمْ تَسْتَطِيعْ عَلَيْهِ مَسِيرًا  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَّيْنَا  
أَنْ مُوسَى مَسَبَرٌ حَتَّى يَفْقَهُ هَلِيْمًا مِنْ أَمْرِهِمَا  
قَالَ دَكَانُ ابْنِ عَبَّاسٍ يَغْيَرُ أَوْ دَكَانُ أَمَامَهُمْ  
مِثْلُ يَا حُنْدُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَضِبَا  
وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ

### عَاذِرًا

### بَابُ قَوْلِهِ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ

بِأَرْحَبِ خَبْرٍ بَيْنَ أَعْمَالٍ

۱۸۳۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدٍ قَالَ سَأَلْتُ  
أَبِي قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِأَرْحَبِ خَبْرٍ بَيْنَ أَعْمَالٍ هُمْ  
الْحَسْرُ وَرَيْتُهُ قَالَ لَهُ هُمُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى أَمَّا  
الْيَهُودُ فَكَانُوا نَبِيًّا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَأَمَّا النَّصَارَى فَكَانُوا نَبِيًّا وَبِالْجَنَّةِ وَقَالُوا لَا عِلْمَ بِنِعْمَةِ اللَّهِ  
شَرَّابِ الْخَمْرِ وَرَيْتُهُ الَّذِينَ يَفْقَهُونَ عَهْدَ اللَّهِ  
مِنْ نَبِيِّنَا قَدِيمٍ وَكَانَ سَعْدًا يَسْتَبِيهِمْ الْفَاسِقِينَ

بَابُ قَوْلِهِ أَوْفَيْتُكَ الشَّيْءَ مِنْ كَعْبٍ فَا  
بَابُ تَجْعَلُ وَيَقَاتِلُهُ فَيُحِطُّ أَعْمَالُهُ

مسافر دُوب میں بلاشبہ آپ نے بڑا ناپ سیدہ کا کیا، پھر دونوں حضرات اگے  
بڑھے تو دیکھا کہ ایک بچہ جو بہت سے دوسرے بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا جعفر  
علیہ السلام نے اس کا سر کھڑا اور کاٹ ڈالا، اس پر موسیٰ علیہ السلام بولی پڑے کہ آپ نے  
ہر کسی قصاص دیکھ لے کہ آپ کو معصوم جان لے لی، یہ تو بڑی ناگوار بات ہے جعفر  
علیہ السلام نے فرمایا میں نے آپ سے پہلے ہی نہیں کہہ دیا تھا کہ آپ میرے ساتھ  
صبر نہیں کر سکتے، اللہ تعالیٰ کے ارشاد پس اس بستی والوں نے ان کی میرانی سے  
انکار کیا، پھر سچا سچ میں انہیں ایک دیوار دکھائی دی جو جس گرنے ہی والی تھی جعفر  
علیہ السلام نے اپنا ہاتھ یوں اس پر بھرا اور اسے سیدھا کر دیا موسیٰ علیہ السلام  
نے فرمایا، ہم اس بستی میں آئے تو انھوں نے ہماری میرانی سے انکار کیا اور ہمیں کھانا  
بھی نہیں دیا۔ اگر آپ چاہتے تو اس پر اجرت لے سکتے تھے جعفر علیہ السلام نے  
فرمایا۔ بس یہاں سے اب میرے اور آپ کے درمیان جدائی ہے اور میں آپ  
کو ان کاموں کی وجہ بتاؤں گا جن پر آپ صبر نہیں کر سکتے تھے۔ اس کے بعد رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کاش موسیٰ علیہ السلام نے صبر کیا ہوتا اور اللہ تعالیٰ  
ان کے سلسلے میں اور واقعات ہم سے بیان کرتا۔ بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ  
روکان درادھم ملک کے بجائے "وکان اما معہم ملک" یاخذ  
کل سفینۃ صالحتہ غصباً، قرأت کرتے تھے اور وہ بچہ جسے قتل کیا تھا  
اس کے والدین مومن تھے (اور یہ کہافر ہوتا)

۱۸۵۶- اللہ تعالیٰ کا ارشاد کیا ہم بتا دیں آپ کو ان کے متعلق جو

اپنے اعمال کے اعتبار سے کھائے میں ہیں۔

۱۸۳۹- مجھے سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن جعفر نے حدیث  
بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عمر و نے ان سے مصعب بن سعد  
بن ابی وقاص نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد (سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ) سے  
آیت "هل نبئكم بالاحسنين اعمالاً" (ترجمہ اور کون دو بہترین اعمال کے متعلق  
سوال کیا کہ اس سے خارج مراد ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں، اس سے مراد یہود و  
نصارى ہیں۔ یہود نے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی، اور نصاریٰ نے جنت کا  
انکار کیا اور کہا کہ اس میں کھانے پینے کی کوئی چیز نہیں ملے گی۔ اور خارج مراد ہیں،  
جھوٹوں نے اللہ کے عہد و میثاق کو توڑا۔ سعد رضی اللہ عنہ انھیں فاسق کہا کرتے تھے۔

۱۸۵۶- اللہ تعالیٰ کا ارشاد "یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے

پروردگار کی نشانیوں کو اور اس سے ملنے کو جھٹلایا، پس ان کے

تمام اعمال غارت ہو گئے۔

۱۸۴۰۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی۔ انھیں مخیر نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے ابوزنا نے حدیث بیان کی ان سے اسرج نے اور ان سے ابوبکر بنی اسد نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلا شرب قیامت کے دن ایک بہت بھاری بھر کم موٹا تازہ شخص آئے گا، لیکن وہ اللہ کے نزدیک مجھ کے پر کے برابر بھی کوئی وقعت نہیں رکھے گا اور فرمایا کہ چھو، فَلَا خَفِیْمٌ لِّهٖمَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَسَنُثَاقُ، رقیامت کے دن ان کا کوئی وزن نہ ہوگا اور یحییٰ بن بکیر سے روایت ہے، ان سے مغیرہ بن عبد الرحمن نے اور ان سے ابوزنا نے اسی حدیث کی طرح روایت کی ہے۔

کھیلے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا (اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے متعلق) ”البرہم واسم“ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، کفار آج کچھ نہیں سن رہے ہیں اور نہ کچھ دیکھ رہے ہیں، کھلی ہوئی گواہی میں پڑے ہیں، لیکن قیامت کے دن سب سے زیادہ سنے والے اور دیکھنے والے ہوں گے (اگر میرے انھیں کچھ بھی نفع نہ دے گا) ارشاد خداوندی ”لَارْجَبُکَ لَا مَشْتَمَلُکَ“ کے معنی میں ہے۔ ”ورشیا“ بمعنی منظور اور ابوداؤد نے بیان کیا کہ مریم علیہا السلام جانتی تھیں کہ خوف خدا رکھنے والا شخص عقلمند و دانابرتر ہے اسی لیے انھوں نے جبریل علیہ السلام کو مرد کی صورت میں دیکھ کر (فرمایا تھا کہ) میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں، اگر تو خوف خدا رکھنے والا ہے“ اور ابن عبید نے فرمایا کہ ”تو زیم آؤ“، اسی ترجمہ الی المعاصی از صاحب ازنیاء میں انھیں گناہوں کے لیے اچھا کرتے رہتے ہیں، مجاہد نے فرمایا ”آؤ“ بمعنی حویا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”وروا“ بمعنی عطاشا۔ ”آؤ“ ای مائا۔ ”آؤ“، اسی قولاً علیاً۔ ”رکڑا“، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سوا دوسرے صاحب نے کہا ”عیاً“ بمعنی خسران ہے۔ ”بکیمیا“ بمعنی دفعہ والوں کی جماعت ”صلیاً صلی لصلی“ کا مصدر ہے۔ ”نزیاً“ اور زادی ایک چیز ہے بمعنی مجلس۔

۵۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”ذَآئِنَا هُمْ یَوْمَہِ“

الْاَمِیَّةُ

۱۸۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمٍ أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهُ لَيَأْتِي الرَّحْلَ الْعَظِيمُ السَّمِیْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ لَا یَذِلُّ عِنْدَ اللَّهِ جَنَاحٌ یُجَوِّدُ وَ قَالَ أَمْرٌ دَاغِدٌ لِّهٖمَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَ سَنُثَاقُ وَ عَنْ یَحْیٰی بْنِ مَسْکَانَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ

أَبِي الزِّنَادِ مِثْلَهُ  
کھیلے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَبُو هُرَيْرَةَ وَ أَسْمِعِ اللَّهُ یَقُولُ وَ هُمُ الْیَوْمَ لَا یَسْمَعُونَ وَلَا یُبْصِرُونَ فِي ضَلَالٍ مُّبِیْنٍ یَعْنِی قَوْلُهُ أَسْمِعِ بِهِمْ وَ أَبْصِرْ الْكُفَّاءُ یَوْمَئِذٍ أَسْمِعْ شَیْءٌ وَ أَبْصِرْ لَأَسْرَجْمَنَکَ لَا سَمَمَکَ وَ سَرْمِثًا مَنظَرًا وَ قَالَ أَبُو وَائِلٍ عَلِمْتُ مَرْکِیْمَ أَنَّ الشَّیْءَ دُؤْمَنٌ حَتَّى ثَلَاثَ رَاقِیٍّ عَوْدٌ بِالرَّحْمَنِ مِنْکَ إِنْ کُنْتُ تَقِیًّا وَ قَالَ ابْنُ عَمِیْنَةَ قَوْلُهُمْ أَنَا نَدْعِیْهِمْ إِلَى الْمَعَادِیْ إِنْ عَلَا وَ قَالَ مُجَاهِدٌ إِذَا عَوَّجَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَ سَنُثَاقُ ثَانَا مَالًا إِذَا خُلُوْا عَظِیْمًا کَذَا مَوْتُ عِیًّا خُسْرًا بَکِیًّا جَمَاعَةٌ بَالٍ حَمِیًّا صَبِیًّا یَصْبِی نَدِیًّا وَ السَّادِیُّ حَبِیْبًا

بَابُ قَوْلِهِ دَاغِدٌ هُمْ یَوْمَہِ

## الحُسْرَةُ

## الحُسْرَةُ ۴۰

۱۸۴۱۔ ہم سے عمر بن حفص میں غیث نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے اعش نے حدیث بیان کی ان سے ابوہریرہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن موت ایک حتی دار میڈھے کی شکل میں لائی جائے گی ایک داندہ دینے والا اور دینے والا پوچھے گا کہ اے جنت والو! تمام جنینی گردن اٹھا اٹھا کر دیکھیں گے اور دینے والا پوچھے گا، اسے بھی پہچانتے ہو، وہ بولیں گے کہ ہاں یہ موت ہے، ہر شخص اسے (موت کے وقت) دیکھ چکا ہے۔ پھر اسے ذبح کر دیا جائے گا اور داندہ دینے والا جنتوں سے کہے گا کہ اب تمہارے لیے ہمیشگی ہے موت تم پر کبھی نہ آئے گی اور اے جہنم والو! تمہیں بھی ہمیشہ اسی طرح رہنا ہے، تم پر بھی موت کبھی نہیں آئے گی۔ پھر آپ نے تلاوت کی، "واذکر ہم جہنم الحسرة" الخ (اور آپ تمہیں حسرت کے دن سے ڈرائیں جبکہ اخیر فیصلہ کر دیا جائے گا اور یہ لوگ بے پرواہی میں پڑے ہیں اور ایمان نہیں لاتے)۔

۷۵۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

وَمَا نُنْزِلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ

۱۸۴۲۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی ان سے عمر بن درسنے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے فرمایا جیسا کہ آپ کی ملاقات کا معمول ہے، اس سے زیادہ آپ ہم سے ملاقات کے لیے کیوں نہیں آیا کرتے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "وَمَا نُنْزِلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ" یعنی فرشتے نازل نہیں ہوتے بجز آپ کے پروردگار کے حکم کے اسی کی ملک ہے جو کچھ ہمارے آگے ہے اور جو کچھ ہمارے پیچھے ہے۔

۷۶۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد، "أَفَلَا نَنْبِذُكَ شَذِيًّا" الخ

وَقَالَ لَكُمْ دُونَكُمْ مَا لَكُمْ وَذَلِكُمْ

۱۸۴۳۔ ہم سے حمید بن عمار نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے ان سے ابوالفضل نے ان سے مسروق نے بیان کیا کہ میں نے غائب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ میں عام بن دائل سہمی کے یہاں اپنا حق مانگنے گیا

لے خواب رضی اللہ عنہ لوہار کا کام کیا کرتے تھے اور عام بن دائل سفیان سے ایک تلوار بنوائی تھی۔ اس کی مزدوری باقی تھی، وہی مانگنے گئے تھے عمرو بن عامر رضی اللہ عنہ مشہور صحابی اس کے رفیق ہیں۔ واقعہ مکہ کا ہے۔

۱۸۴۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ بْنُ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُبْذِي بِالْمَوْتِ كَهَيْئَةِ كَبْشٍ أَكْمَلٍ فَيُبَايِعُ مَنَّا يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيُشِيرُ يَمُونُ وَيَنْظُرُونَ فَيَقُولُ هَلْ تَمَرُّونَ هَذَا فَيَقُولُونَ نَعَمْ هَذَا الْمَوْتُ وَكُلُّهُمْ قَدْ مَاتَ ثُمَّ يَأْتِي دِي يَا أَهْلَ النَّارِ فَيُشِيرُ يَمُونُ وَيَنْظُرُونَ فَيَقُولُ هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا فَيَقُولُونَ نَعَمْ هَذَا الْمَوْتُ وَكُلُّهُمْ قَدْ مَاتَ فَيَنْبِذُهُمْ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ خُذُوا مَلَأَ مَوْتَ لَكُمْ كَرَاءً وَابْتِغَاءً نِيَوْمَ الْحُسْرَى إِنْ تَمْنَى الْآمَنُ وَهُوَ فِي عَقْلَةٍ وَهُوَ لَا فِي عَقْلَةٍ أَهْلُ الدُّنْيَا وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ

بِأَمْرِ رَبِّكَ وَمَا نُنْزِلُ إِلَّا

بِأَمْرِ رَبِّكَ

۱۸۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ دُرْسَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَجْزِيَنِي مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَزُورَنَا أَكُنْزُ مِمَّا مَرَدُّنَا فَانْزِلْ وَمَا نُنْزِلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَمْ مَا بَيْنَ أَيْدِيَنَا وَمَا خَلْفَنَا

بِأَمْرِ رَبِّكَ قَوْلُ الَّذِي كَفَرْنَا بَيْنَنَا

وَقَالَ لَكُمْ دُونَكُمْ مَا لَكُمْ وَذَلِكُمْ

۱۸۴۳۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنِيُّ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي الصَّخْطِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ جَبْرًا قَالَ حِينَئِذٍ الْعَامِيُّ ابْنُ دَائِلٍ السَّهْمِيُّ أَتَقَضَاةُ



تو وہ کہنے لگا کہ جب تک تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کفر نہیں کرو گے میں تمہیں اجرت نہیں دوں گا، میں نے اس پر کہا کہ یہ میں کبھی نہیں کر سکتا، یہاں تک کہ تم مرنے کے بعد پھر زندہ کئے جاؤ۔ اس پر وہ بولا، کیا مرنے کے بعد پھر مجھے زندہ کیا جائے گا؟ میں نے کہا کہ ہاں، ضرور کہنے لگا کہ پھر وہاں بھی میرے پاس مال و اولاد ہو گی اور میں وہیں تمہاری اجرت بھی دے دوں گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ۱۰  
 اخذَآيْتُ السَّيِّئَ كُفْرًا يَأْتِيَانَا قَالَ لَا وَتَيْنَ مَا لَكَ وَذَلِكَ ۱۰  
 رَحِمَآپ نے اس شخص کو بھی دیکھا جو ہماری نشانیں سے کفر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے مال اور اولاد مل کر رہیں گے (اس حدیث کی روایت ثوری بشعبہ جعفر، ابو حادیدہ اور دیکھنے کے واسطے سے کی ہے) (رحمہم اللہ تعالیٰ)

۷۶۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اَطْلَعُ الْغَيْبِ اَمَّا تَخْتَدُّ عَيْنُ

الرَّحْمَنِ عَمْدًا ۱۰ ”عہد ۱۰“ ای مؤثقاً۔

۱۸۴۴۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی۔ انھیں اشمس نے، انھیں ابوالفضلی نے، انھیں مسروق نے اور ان سے خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مکہ میں، میں لوہار تھا اور عاص بن دائل سہمی کے لیے میں نے ایک تلوار بنائی تھی (اجرت باقی تھی) اس لیے ایک دن میں اس کی اجرت مانگنے آیا تو کہنے لگا کہ اس وقت تک نہیں دوں گا، جب تک تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار نہیں کرو گے۔ میں نے کہا کہ میں آنحضرت کی نبوت کا انکار ہرگز نہیں کرے گا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تجھے مارے اور پھر زندہ کرے۔ وہ کہنے لگا کہ جب اللہ تعالیٰ مجھے مار کر دوبارہ زندہ کرے گا تو میرے پاس اس وقت مال و اولاد بھی ہوگی اور اسی وقت تم اپنی اجرت مجھ سے لے لینا، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ”اخذَآيْتُ السَّيِّئَ كُفْرًا يَأْتِيَانَا قَالَ لَا وَتَيْنَ مَا لَكَ وَذَلِكَ ۱۰ اَطْلَعُ الْغَيْبِ اَمَّا تَخْتَدُّ عَيْنُ الرَّحْمَنِ عَمْدًا ۱۰ (رحمہم اللہ تعالیٰ) آپ نے اس شخص کو بھی دیکھا جو ہماری نشانیں سے کفر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے تو مال و اولاد مل کر رہیں گے تو کیا یہ غیب پر مطلع ہو گیا ہے یا اس نے خدائے رحمن سے کوئی عہد لے لیا ہے (عہد معنی موثق جس کا کواضر دی ہو) اشجعی نے سفیان کے واسطے سے اپنی روایت میں ”مؤثقاً“ اور ”سیفياً“ کے الفاظ نہیں کہے ہیں۔

۷۶۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد مَلَأَ سَنَدُكَ مَا يَقُولُ وَ

نَمُدُّكَ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ۱۰

دہر نہیں ہم اس کا کہاؤ لکھ لیتے ہیں۔ لو اس کا عذاب بڑھاتے ہی چلے جائیں گے)

حَقَّآيُ عَيْنُ ۱۰ فَقَالَ لَا أُعْطِيكَ حَتَّىٰ تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَا حَتَّىٰ تَمُوتَ ثُمَّ تَبْعَثَ قَالَ وَآيَةُ لِمَيِّتٍ ثُمَّ مَبْعُوثٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنِّي هُنَاكَ مَا لَكَ وَذَلِكَ ۱۰ فَأُصْبِحُكَ فَذَلِكَ هَلَاكُ الْآيَةِ ۱۰ أَفَدَّ آيَةُ السَّيِّئِ كُفْرًا يَأْتِيَانَا قَالَ لَا وَتَيْنَ مَا لَكَ وَذَلِكَ ۱۰ سَأَلَ الشَّوْرِعَىٰ وَعَنْ شُعْبَةَ وَحَفْصَةَ وَآبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكَيْمٌ عَنْ الْأَعْمَشِ ۱۰

بَابُ قَوْلِهِ اَطْلَعُ الْغَيْبِ اَمَّا تَخْتَدُّ عَيْنُ

الرَّحْمَنِ عَمْدًا ۱۰ قَالَ مَوْثِقًا ۱۰

۱۸۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الصَّمْحَىٰ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ خُبَّابٍ قَالَ كُنْتُ قَبِيلًا بِمَكَّةَ فَعَمِلْتُ لِبَعَاثِ بْنِ دَاوُدَ السَّهْمِيِّ سَيْفًا فَخَشْتُ اِتِّعَامَهُ فَقَالَ لَا أُعْطِيكَ حَتَّىٰ تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَا حَتَّىٰ تَمُوتَ ثُمَّ تَبْعَثَ قَالَ وَآيَةُ لِمَيِّتٍ ثُمَّ مَبْعُوثٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنِّي هُنَاكَ مَا لَكَ وَذَلِكَ ۱۰ سَأَلَ الشَّوْرِعَىٰ وَعَنْ شُعْبَةَ وَحَفْصَةَ وَآبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكَيْمٌ عَنْ الْأَعْمَشِ ۱۰

وَلَا

مَوْثِقًا ۱۰

بَابُ قَوْلِهِ مَلَأَ سَنَدُكَ

مَا يَقُولُ وَنَمُدُّكَ مِنَ الْعَذَابِ

مَدًّا ۱۰

۱۸۴۵۔ ہم سے بشر بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے ان سے سلیمان نے، انھوں نے ابو العقی سے سنان سے مسروق نے حدیث بیان کی کہ جناب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں زمانہ جاہلیت میں لوہار کا کام کرتا تھا۔ اور عاص بن وائل پر راسی سلسلے میں امیر قرض تھا بیان کیا کہ آپ اس کے پاس اپنا قرض مانگنے آئے تو کہنے لگا کہ جب تک تم محمد بن ابی اسد علیہ وسلم کا انکار نہیں کرتے، تمہارا رزق دوری نہیں مل سکتی۔ آپ نے اس پر جواب دیا کہ خدا کی قسم میں ہرگز انھیں انکار نہیں کر سکتا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انھیں مارے اور پھر دوبارہ زندہ کرے یا میں کہنے لگا کہ پھر مرنے تک مجھ سے قرض کا مطالبہ نہ کرو ورنہ کے بعد جب میں زندہ ہوں گا تو مجھے مال و اولاد بھی ملے گی اور اس وقت تمہارا قرض دے دوں گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اخذائیت الذی کفر بایتنا و قال لا دین مالا وولداً (ترجمہ گزرجا)

۴۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "وَنَزَّلْنَاهُ مَا يَقُولُ وَيَا تَبِيتَا فَرَدَا" ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آیت الغیب اٰم اتھنا وولداً، کا مطلب یہ ہے کہ پہلے دو گھسے جائیں گے۔

۱۸۴۶۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے وکیع نے حدیث بیان کی ان سے اعش نے، ان سے ابو العقی نے، ان سے مسروق نے اور ان سے جناب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں لوہار تھا اور عاص بن وائل پر میرا قرض چاہیے تھا۔ میں اس کے پاس تھا حاکم نے کیا تو کہنے لگا کہ جب تک تم محمد بن ابی اسد علیہ وسلم کا انکار نہیں کرو گے تمہارا قرض نہیں دوں گا، میں نے کہا کہ میں آل حضور کا انکار ہرگز نہیں کروں گا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انھیں مارے اور پھر زندہ کرے، اس نے اس پر پوچھا کیا موت کے بعد میں دوبارہ زندہ کیا جاؤں گا پھر تو مجھے مال و اولاد بھی مل جائے گی اور اسی وقت تمہارا قرض بھی ادا کروں گا، بیان کیا کہ اس کے متعلق آیت نازل ہوئی کہ اخذائیت الذی کفر بایتنا و قال لا دین مالا وولداً، اطلع الغیب ام اتھنا عند الرحمن عہداً کلاماً سنکتب ما یقول ونمذ لہ من العذاب مدداً وننزلہ ما یقول ویا تبتیا فردا، اور پھر آپ نے اس شخص کو بھی دیکھا جو ہماری نشانیوں سے گمراہ ہے اور کہتا ہے کہ مجھے تو مال اور اولاد مل کر رہی ہے، تو کیا یہ غیب پر مطلع ہو گیا ہے۔ یا اس نے

۱۸۴۵۔ هَذَا تَابِيشُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ سَمُوعٍ عَنْ أَبِي الصَّخْخِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ خُبَّابٍ قَالَ كُنْتُ قَبِيلاً فِي الْحِجَابِ هَلِيَّةَ وَكَانَ لِي دَيْنٌ عَلَى الْعَاصِي ابْنِ وَائِلٍ قَالَ فَأَتَاهُ يَتَقَاضَاهُ فَقَالَ لَا أُعْطِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَكْفُرُ حَتَّى يُمِيتَنِي اللَّهُ ثُمَّ تَبِعَتْ قَالَ فَتَدْرِي حَتَّى أَمُوتَ ثُمَّ أُبْعَثَ فَسَوْفَ أُوَدِّي مَا لَكَ وَوَلَدًا فَإِنْ قَضَيْتَ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَتِنَا وَقَالَ لَا دِينَ مَالًا وَوَلَدًا

ما یقول ویا تبتیا فردا و قال ابن عباس الغیب ام اتھنا وولداً

۱۸۴۶۔ هَذَا تَابِيشُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الصَّخْخِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ خُبَّابٍ قَالَ كُنْتُ رَحِلاً قَبِيلاً وَكَانَ لِي عَلَى الْعَاصِي بْنِ وَائِلٍ دَيْنٌ فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاهُ فَقَالَ لِي لَا أَقْضِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ قَالَ قُلْتُ لَنْ أَكْفُرَ بِهِ حَتَّى تَمُوتَ ثُمَّ تَبِعَتْ قَالَ وَإِنِّي لَمَبْعُوثٌ مِّنْ بَعْدِ الْمَوْتِ فَسَوْفَ أَقْضِيكَ إِذَا مَجِئْتُ إِلَى مَا لَكَ وَلَدًا قَالَ فَتَنَزَّلَتْ أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَتِنَا وَقَالَ لَا دِينَ مَالًا وَوَلَدًا أَطْلَعَ الْغَيْبَ أَمْ أَتَقَدَّرُ عِنْدَ الرَّحْمَنِ عَهْدًا كَلَامًا سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ وَنَمُذُّ لَكَ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا

خدا نے رحمان سے کوئی عہد کر لیا ہے؟ ہرگز نہیں، البتہ ہم اس کا کہا ہوا بھی لکھے بیٹے ہیں اور اس کے لیے عذاب بڑھاتے ہی چلے جائیں گے اور اس کی کہی ہوئی کے ہم ہی مالک وہ جائیں گے اور وہ ہمارے پاس تنہا آئے گا

### سورہ طہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابن جریر اور صفاک رحمہما اللہ نے کہا کہ حبشی زبان میں ”ط“ کا مفہوم ہے ”لے مرد“ جب کوئی حرف ادا نہ ہو یا زبان سے بولتے وقت ”تم تم“ یا ”فانا“ کی سی آواز نکلتی ہو تو اس کے لیے ”عُقْدَةُ“ کہتے ہیں۔ انڈریسی یعنی ظہری ”فیسیحکم“ یعنی بھیکم ”المثلی“ امثل کا مؤنث ہے یعنی تمہارا دین جس پر تم اب تک قائم ہو رہے ہیں۔ خدا المثلی یعنی افضل و بہتر کو اختیار کر لو ”تم اسو صفا“ بولتے ہیں، اصل اتیت الصف الیوم، یعنی کیا تم اس جگہ آج آئے تھے جہاں نماز پڑھی جاتی ہے؟ ”فادوس“ یعنی دل میں خوف محسوس کیا۔ خدا کے کسرہ کی دیر سے ”خفیفہ“ کے داؤ کو یاد سے بدل دیا گیا ہے ”فی جزدع“ یعنی ملی جزدع۔

”خطبک“ یعنی مالک۔ ”مساس“ مساسا مساسا کا مصدر ہے۔ ”لننسفنہ“ اسی لندزنیہ ”قافا“ جس زمین کے اوپر پانی آجائے ”المصصف“ یعنی ہموار زمین۔ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ”اداراً“ بمعنی انقلا ہے۔ ”من زینۃ القوم“ یعنی وہ زیورات جو بنی اسرائیل نے آل فرعون سے عاریت کے طور پر لیے تھے۔ ”فقد فنہا“ اسی نا لعتینہا۔ القی بمعنی صنع۔ ”ففسی“ یعنی موسیٰ علیہ السلام بھول گئے اور اس کی اتباع کرنے والے کہنے لگے کہ موسیٰ تو رب کی تلاش میں غلط راستے پر چلے گئے ہیں (یعنی ان کے کہنے کے مطابق رب تو ہمیں گوسالہ تھا) ”لا یرجع الیہم قولا“ مراد اسی گوسالہ سے ہے کہ وہ ان کی باتوں کا جواب نہیں دیتا تھا ”ففسا“ یعنی قدموں کی چاپ ”حشر تہی اعلیٰ“ یعنی میرے ذلیل و شواہد سے بے بہرہ اور اندھا کہ تو نے مجھے ٹھکانا (آخر میں) اور میں تو دنیا میں بڑی بصیرت والا تھا۔ ”بقفس“ کی تفسیر میں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام اور ان کی اہل

وَنَزِشْهُ مَا يَقُولُ

وَيَا نَبِيَّنَا خُذْ

سُورَةُ طه

قَالَ ابْنُ حَبِيبٍ وَ الصَّمَا لَفِي النَّطِيطَةِ طَهَ يَا رَحْبُ يُقَالُ كُلُّ مَا لَمْ يَنْطِقْ بِحَرْفٍ أَوْ فِيهِ تَمَتَّةٌ أَوْ قَاةٌ فَبِهِ عَقْدَةٌ أَوْ رِيٌّ فَهَرِيٌّ فَيَسْبُحُ كَلِمَةً مِثْلَ كَلِمَةِ الشُّلِيِّ تَابِتٌ أَلَمْ يَتْلُ يَقُولُ يَدٌ يَنْبَغِي يَقَالُ خَذِ الْمَثْلِي خَذِ أَلَمْ يَتْلُ ثُمَّ أَتَوْا صَفَا يُقَالُ هَلْ أَتَيْتَ الصَّفَّ الْيَوْمَ يَعْنِي الْمَصْلِي الشَّيْءَ يَصْلِي فِيهِ فَأَوْحَسَ أَهْمَرُ خَوْفًا فَذَ هَبَتْ الْوَادُ مِنْ خَيْفَةٍ تَكْسَرُ فِي الْخَاءِ فِي جُزْءٍ أَيْ عَلَى حِدِّ دُجَمٍ

خَطْبُكَ يَا لَكَ مِيسَاسٌ مَعْدَرٌ مَا سَهُ مِيسَاسًا لَنَنْسِفَنَّهُ لَنَذْرِبْنَهُ قَاعًا نَجْلُوهُ الْمَاءُ الْمَصْفُوفُ الْمُسْتَوِيُّ مِنَ الْأَرْضِ مِنْ وَقَالَ حَبَّابٌ مِنْ زِينَةِ الْقَوْمِ الْحَبْلِيُّ الَّذِي اسْتَعَارَ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ فَقَدْ فَنَّهُمَا فَأَنْفَقْنَاهَا أَنْفَقَ مَعَهُ فَنَسَى مَوْسَى هُمْ يَقُولُونَ خَطَا الرَّبُّ لَا يَرْجِعُ إِلَيْهِمْ كَذَلِكِ الْيَجِدُ هَمْسًا حِينَ الْأَوَّلِ حَشَرٌ حَشَرٌ أَعْنَى عَنْ حُجَّتِي وَمَنْ كُنْتُ بَصِيكًا فِي اللَّهِ نِيًّا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقْبَسُ صَلَوَاتُ الطَّيْرِ نِيٍّ وَكَانُوا شَائِبِينَ فَقَالَ إِنْ لَحَذَ أَحَدٌ عَلَيْهَا مِنْ يَهْدِي الطَّرِيقَ أَمْسِكْهُ بِنَابِ تَوْعِيدُونَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

راستہ بھول گئے، سردی پڑ رہی تھی میں نے عیسیٰ السلام نے فرمایا کہ اگر کوئی ایسا شخص نہ ملا جو راستہ بتا دے تو میں آگ لاؤں گا تاکہ تم سے روشن کر لو۔ ابن عبیدہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ”امشتم یعنی اعلیم، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ہضنا کی تفسیر میں فرمایا کہ اس پر زیادتی نہیں ہوگی اور اس کی نیکیاں بڑا بہتیں جائیں گی ”عجبا“ ای ڈریا ”امتہ“ ای رابیتہ ”سیرتہا“ یعنی پہلی سی ”ابنہی“ ای النقی ”ہضنا“ ای الشقاء۔ ”حوی“ ای شقی۔ ”بالوادی المقدس“ ای المبارک۔ ”طوی“ اس وادی کا نام ہے ”بلکنا“ ای بامنا۔ ”مکانا سوی“ یعنی ان کے درمیان نصف نصف ہوگا ”یسا“ یعنی یا بسا۔

۶۴۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِي“

۱۸۴۷۔ ہم سے صلت بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے مہدی بن یحیٰی نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سیرین نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدم اور موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ملاقات برقی تو موسیٰ علیہ السلام نے آدم علیہ السلام سے کہا کہ آپ ہی نے انسان کو پہ لیشانی میں ڈالا ہے اور اسے حنت سے نکالا ہے۔ آدم علیہ السلام نے جواب دیا کہ آپ دیہی ہیں مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت کے لیے منتخب کیا اور خود اپنے لیے منتخب کیا اور آپ پر توریت نازل کی، موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ جی ہاں۔ اس پر آدم علیہ السلام نے فرمایا کہ کچھ آپ نے تو دیکھا ہی ہوگا کہ میری پلٹش سے پہلے ہی سب کچھ میرے لیے لکھ دیا گیا تھا۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ جی ہاں معلوم ہے۔ چنانچہ آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر غالب رہے ”الیم“ یعنی دیا۔

۶۴۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کے پاس

وحی بھیجی کہ میرے بندوں کو راتوں رات سے جاؤ، پھر ان کے لیے سمندر میں (عصا مار کر) خشک راستہ بنا لیا تم کو نہ پایا ہے جلنے کا اندیشہ ہوگا اور نہ تم کو (اور کوئی) خوف ہوگا۔ پھر فرعون نے اپنے لشکر سمیت ان کا پیچھا کیا تو دریا جب ان پر ملنے کو تھا آ ملا، اور فرعون نے تو اپنی قوم کو گراہ ہی کیا تھا اور سیدھی راہ پڑ لیا

۱۸۴۸۔ مجھ سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے روح نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب

أَمْثَلَهُمْ أَعَدَّ لَهُمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَٰذَا لَا يُطْلَمُ فَيُفْضَمُ مِنْ حَسَبِائِهِمْ عَوِيًّا وَادِيًا مُثَارًا أَبَيْتُ سَيِّدَهَا خَالِقًا الرَّؤُوفِ الْإِلَهِي الشَّقِي ضَنْكًا الشَّقَاءِ هَوَى شَقِي الْمَقْدَسِ الْمُبَارَكِ طَوَى اسْمُ الْوَادِي بِمَلِكِيَا بِأَمْرِنَا مَكَانًا سَوَى مُنْصَفٍ بَيْنَهُمَا تَيْسًا يَابَسًا عَلَى وَدَّهِ مَوْعِدًا لَا تَنْبَغُ تَصْنَعًا۔

بَابُ ۶۴۶ قَوْلِهِ وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِي

۱۸۴۷۔ حَدَّثَنَا أَنْصَلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا قَبْدَةُ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَيْرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلِشَقِي آدَمُ وَمُوسَى فَقَالَ مُوسَى إِيَّاهُ أَنْتَ الشَّقِي أَشَقِيْتُ النَّاسَ وَأَخْرَجْتَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ لَهُ آدَمُ أَنْتَ الشَّقِي اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ وَاصْطَفَاكَ لِنَفْسِهِ وَأَنْزَلَ عَلَيْكَ التَّوْرَةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَوَجَدْتَهَا كُتِبَ عَلَيْكَ قَبْلَ أَنْ تَخْلُقَنِي قَالَ نَعَمْ فَخَرَجَ آدَمُ مُوسَى الْيَمِّ الْخَيْرُ۔

بَابُ ۶۴۵ قَوْلِهِ وَلَقَدْ آدَحَيْنَا إِلَى مُوسَى

أَنْ أَسْرِبَ لِيَادِي فَأَخْرَجْتُ لَهُمْ طَرِيقًا فِي الْبَحْرِ تَيْسًا رَخَاءً دَرَكًا وَلَا تَخْشَى تَأْتِبُهُمْ فِرْعَوْنُ يُجْزَوِيهِ فَخَشِيَ مِنْ الْيَمِّ مَا غَشِيَ مُحَمَّدٌ وَأَصْلًا فِرْعَوْنُ قَوْمَهُ وَمَا هَدَى

۱۸۴۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي هَبٍ حَدَّثَنَا سَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو يَسْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ



حشر کی زبان میں لکڑی کو کہتے ہیں دوسرے حضرات نے کہا کہ "احسوا" معنی تو تھا ہے "احسب" سے مشتق ہے "خادرین" ای صحابین۔ "حسید" ای متاسل واحد تنزیہ اور جمع سب کے لیے استعمال ہوتا ہے "لا یستقرن" ای لا یجیرن، اسی سے حسید اور حسرت عیدنی استعمال ہوتا ہے (یعنی میل اور ٹھک گیا) "عقین" ای لعید۔ نکسوا "ای اذوا" صنفہ لیس معنی الدعور "تقفوا المرء" ای اختلفوا "الحسین" اور الحس، جس اور جس ہم معنی ہیں، بمعنی پست آواز "آذناک" بمعنی اعلناک۔ آذناکم۔ اس وقت بولتے ہیں جب آپ مخاطب کو کسی بات کی خبر دے چکے ہوں اب آپ اور وہ دونوں اس میں برابر ہیں یعنی جب آپ نے اسے پوری اطلاع دے دی تو آپ نے عزیز نہیں کیا۔ مجاہد نے فرمایا کہ "لعکم لتسلون" ای لغفہون "ارتضیٰ ای رضی"۔ الثانی

معنی اصنام السجلی "یعنی صحیفہ"۔

۱۸۵۱۔ ہم سے سلمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے شیخ کے شیخ مغیرہ بن نعمان نخعی نے ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطبہ دیا اور فرمایا کہ تم سب لوگ قیامت کے دن نیچے پاؤں، نیچے جسم اور غیر مختون حالت میں اللہ کے حضور میں جمع کئے جاؤ گے (اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے) پھر سب سے پیارے علیہ السلام کو کھڑا کیا جانے کا اور ان کچھ لوگ میری امت کے لائے جائیں گے اور انھیں شمال کی طرف (جہنم کی طرف) سجایا جائے گا تو میں کہوں گا کہ اے میرے رب! یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ مجھے بتایا جانے کا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ انھوں نے آپ کے بعد کیا نئی چیزیں ایجاد کی تھیں۔ اس وقت میں بھی وہی کہوں گا جو صالح بندے علیہ السلام کہیں گے۔ مجھے بتایا جانے کا کہ آپ کے بعد یہ لوگ دین سے پھر گئے تھے۔

### سُورَةُ الْحَجِّ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ابن عبید بن جرمہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "المختبین" ای المطہنین۔ "افانسی" القی الشیطان فی الامینہ، کی تفسیر میں ابن عباس رضی اللہ

ہَامِدٌ بَيْنَ حَمِيدٍ مُّسْتَأْذِنٌ يَتَعَمَّقُ  
الْوَحِيدُ وَالْثَنَيْنِ وَالْجَبِيحِ  
يَسْتَحْيِيُونَ لَا يَغِيوُونَ وَمِنْهُ حَسِيدٌ  
وَحَسْرَتٌ بَعِيرٌ عَمِيْقٌ بَعِيدٌ  
نُكْسُوا سَادً وَصَنَعَتْ كُبُوسٌ الدَّرُوحُ  
تَقَطَّعُوا أَمْرَهُمْ اخْتَلَفُوا الْحَيَسِ  
وَالْحَيْقُ وَالْجُرْسُ وَالْهَسُّ وَالْجِدُّ  
وَهُوَ مِنَ الصَّوْتِ الْخَفِيِّ إِذْ نَالَ  
أَعْلَنَاكَ إِذْ نَشْكُهُ إِذَا أَعْلَمْتَهُ  
فَأَنْتَ وَهُوَ عَلَى سَوَاءٍ لَمْ تَعْدِ  
وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَعَلَّكُمْ تَسْتَلُونَ فَهَمُونَ  
أَرْتَضَىٰ رَضَىٰ التَّمَاثِيلُ الْأَصْنَافُ  
السَّجِلُ الصَّحِيفَةُ

بَابُ قَوْلِهِ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ

۱۸۵۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْمُعْبِرَةِ بْنِ السَّعْمَانِ شَيْخٍ مِنْ التَّحِيْمِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَشْكُهُمْ فَحَسَرُوا مِنْ إِلَى اللَّهِ حَقًّا عَذَابًا عَذْرًا كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نَعِيدُهُ وَعَذَابًا عَمِيْقًا إِنَّا كُنَّا فَاهِلِينَ ثُمَّ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ تَكَلَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ابْنُ آدَمَ إِذْ أَتَاهُ مَجَاءٌ مِنْ أُمَّتِهِ فَيَقُولُ هَذَا بَعْضُ ذَاتِ السَّمَاءِ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أَمَّا بَعْضُ فَيَقُولُ لَمْ تَدْرِ مَا أَحَدٌ قَدْ أَجَدَكَ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ لَعَبْدُ السَّمَاءِ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ إِلَى قَوْلِهِمْ فَيَقُولُ إِن هَؤُلَاءِ كَمَثَلِ الْوَأْمَرَةِ مِنْ هَؤُلَاءِ بَعْضُهُمْ مِنْ ذَاتِ السَّمَاءِ

### سُورَةُ الْحَجِّ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَقَالَ ابْنُ عَبِيدَةَ الْمُخْتَبِينَ الْمُطَهِّينِ  
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَإِنْ مَنِيْتُمْ إِذَا أَحَدَتْ

عزیز نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آیات کی تلاوت کرتے ہیں تو شیطان اپنی بات اس میں ملانے کی کوشش کرتا ہے، لیکن اللہ تعالیٰ شیطان کی بات کو مٹا دیتا ہے اور اپنی آیات کو محکم اور ثابت رکھتا ہے، ”امینۃ“ یعنی قرآن ”الامانی“ یعنی پڑھتے ہیں لیکن سمجھتے نہیں۔ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ”مشید“ یعنی گچھے سے مضبوط کیا ہوا۔ بعض حضرات نے فرمایا کہ ”سیطون“ ای نفیرون سلطون سے مشتق ہے بولتے ہیں، سیطون اسے سیطون۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”سبب“ یعنی رسی جو چھت سے لگی ہوئی ہو۔ ”تذلل“ ای تشغل۔

۶۶۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور لوگ تجھے نشہ میں دکھائی دیں گے۔“

أَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي حِدَابِيهِمْ فَيَبْطِلُ اللَّهُ مَا يُلْقَى الشَّيْطَانُ وَمِنْكُمْ أَلَيْبِهِمْ وَتُقَالُ أُمِّيَّةٌ قِدَاءٌ مَعَهُ إِلَّا مَا فِي يَدِ يَزِيدُونَ وَلَا يَكْتُوبُونَ وَقَالَ لَجَاهِدُ مَشِيدًا بِالْقِسْطِ وَقَالَ عَلَيْهِمْ سَيَطُونُ يَفْطُونُ مِنَ السَّطَوَاتِ وَيُقَالُ سَيَطُونُ يَبْطُونُ وَهَذَا إِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ الْهَيُّو  
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِسَبَبٍ يَجْبِلُ إِلَى سَقْفِ النَّبِيِّ تَذْ هَلْ تَشْغَلُ

باب ۶۶ قولہ وَتَذْ هَلْ تَشْغَلُ  
سُكْرِي

۱۸۵۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَذْمُ الْعِيمَةِ يَا دَمُ يَقُولُ لَكَ رَبِّكَ دَسْعًا يَكُ فَيَأْوِي بِمَوْتِ رَحْمَةِ اللَّهِ يَا مَرْءُ أَنْ تُخْرِجَ مِنْ ذَرْبِكَ نَجًّا إِلَى النَّارِ قَالَ يَا رَبِّ وَمَا بَعَثَ إِلَاءَ قَالَ مِنْ كَلِّ أَلْفِ أَسَافَةٍ قَالَ تِسْعًا مِائَةً وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ فَيَنْبِذُ تَضَعُ الْحَابِلُ حَمْلَهَا وَيَشِيبُ الْمَوْلُودُ وَتَذْ هَلْ تَشْغَلُ وَمَا هَذَا سُكْرِي وَلَكِنْ عَذَابُ اللَّهِ شَدِيدٌ فَنَشَقُّ ذَلِكَ عَلَى النَّاسِ حَتَّى تَغَيَّرَتْ وَجُوهُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَأْ جُوجَ وَمَا جُوجَ تَسْعَمَا مِائَةً وَتِسْعِينَ وَمِنْكُمْ وَاحِدٌ ثُمَّ أَكْتَمَ فِي النَّاسِ كَالشَّعْرِ تَوَالِي السُّودَاءِ فِي جَنْبِ الشُّوْبَةِ الْبَيْضِ أَوْ كَالشَّعْرِ فِي الْبَيْضَاءِ فِي جَنْبِ

۱۸۵۲۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے ابو صالح نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ عز وجل قیامت کے دن آدم علیہ السلام سے ارشاد فرمائے گا، اے آدم! آپ عرض کریں گے میں حاضر ہوں، ہمارے رب! آپ کی فرائز و ادائیگیں کیا ہیں؟ پھر ایک آواز آئے گی کہ اللہ پاک آپ کو حکم دیتا ہے کہ اپنی نسل میں سے جہنم میں بھیجنے کے لیے ان لوگوں کو نکالے جو اٹھ کے ستمی ہیں۔ آپ عرض کریں گے، اے رب! ان کی تعداد کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ہر ایک ہزار میں سے میرا خیال ہے، آنحضرت نے فرمایا تھا کہ نوسو ستانوے افراد کو جہنم میں بے جانے کے لیے نکال لو کہ یہ انھوں نے جہنم کے عمل کئے تھے ابھی وہ وقت ہو گا کہ دہشت کی وجہ سے احمادہ مورتوں کے حمل کر جائیں گے، بچے بوڑھے ہر جائیں گے اور لوگ تجھے نشہ میں دکھائی دیں گے، حالانکہ وہ نشہ میں نہیں ہیں اور لیکن اللہ کا عذاب ہے یہ شدید یعنی محض دہشت اور خوف کی وجہ سے ان کی یہ کیفیت ہر جانے کی حفوظ اگر تم کا یہ ارشاد سن کر محبس میں وجود و جانہ اتنے پرستار اور پریشان ہو گئے کہ ان کے چہروں کا رنگ بدل گیا، آنحضرت نے فرمایا کہ نوسو ستانوے افراد یا جوج ماجوج (اور ان کی طرح دوسرے مشرکین و کفار کے طبقوں) کے ہوں گے جو جہنم میں

لے ملازم اور شاہ صاحب کفری رحمۃ اللہ علیہ نے آیت کا ترجمہ اس طرح کیا ہے، کوئی نبی نہیں جس نے امید نہ باندھی ہو اپنی امت کے متفق کران کو ملامت ہوگی، تو شیطان نے ان لوگوں کے قلوب میں زہیچ پیدا کر کے ان کی آرزو کو پورا نہ کرنے دیا ہوا اور اس میں کوٹ مڑا دی ہوگی۔

النَّاسِ الرَّسُولُ وَرَأَى لَحْمًا جَوْا أَنْ تَكُونُوا  
أَرْبَعًا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ  
ثَلَاثًا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ  
خَطَرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا مَالًا  
أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ مَرَى  
النَّاسِ سَكْرَى وَمَا هُمْ بِسَكْرَى  
وَقَالَ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَانِ وَ  
تِسْعَةٌ وَتِسْعِينَ وَقَالَ جَرِيدٌ  
وَعِيَّتِي ابْنُ يُونُسَ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ  
سَكْرَى وَمَا هُمْ

سُكْرَى :

باب ۶۹ قَوْلِهِ دَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّبِعُ  
اللَّهُ عَلَى حَذْفٍ شَدِيدٍ فَإِنْ أَهْبَابُهُ  
خَيْرٌ لِهَاطَاتٍ بِهِ وَإِنْ أَهْبَابُهُ  
فَنَتْنُهُ انْقَلَبَ عَلَى وَجْهِهِ خَيْرٌ النَّاسِ وَ  
الْخَيْرَةُ إِلَى قَوْلِهِ ذَلِكَ هُوَ الْفَضْلُ لِلْبَعِيدِ  
أَتَرْنَا هُمْ وَشَعْنَا هُمْ :

۱۸۵۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي حَتْمَةَ  
ثُمَّ ابْنُ أَبِي حَتْمَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِي  
حَصِينٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ  
عَبَّاسٍ قَالَ دَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّبِعُ اللَّهَ  
عَلَى حَذْفٍ قَالَ كَانَ الرَّحْبُ يُقَدِّمُ  
الْمَدِينَةَ فَإِنْ وَلَدَتْ امْرَأَتُهُ غُلَامًا  
وَتَحَبَّتْ خَلِيلُهُ قَالَ هَذَا ابْنُ صَالِحٍ وَإِنْ  
لَحْمًا تَبَدَّلَتْ امْرَأَتُهُ وَلَحْمًا تَحَبَّتْ خَلِيلُهُ  
قَالَ هَذَا ابْنُ سُوَّيَّةٍ

بَابُكَ قَوْلِهِ هَذَانِ خُصَمَاءِ  
الْخُصَمَاءِ فِي سَائِرِ جِهَةِ :

۱۸۵۴۔ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ ابْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ

وَالسَّيِّئَاتِ جَائِشَ كَ (اور ایک ہزار میں سے ایک روح جنت میں لے جایا جائے گا)۔  
وہ تم میں سے (اور منہار الفریقا اختیار کرنے والوں میں سے) ہوگا۔ اور تم محشر میں  
لے آئے تم ہر گے جیسے سر سے پاؤں تک سفید بیل کے جسم میں کہیں ایک سیاہ بال  
ہوتا ہے یا جیسے بالکل سیاہ بیل کے جسم پر کہیں سفید بال نظر آجاتا ہے اور مجھے  
امید ہے کہ تم لوگ (یعنی آنحضرت کی امت کے مؤمن اجنت والوں کے ایک حلقہ) جنت  
ہو گے۔ ہم نے یہ سن کر خوشی سے اللہ اکبر کہا تو آپ نے فرمایا کہ تم اہل جنت  
کے ایک تہائی ہو گے۔ ہم نے پھر خوشی سے اللہ اکبر کہا تو آپ نے فرمایا کہ اہل جنت  
کے آدھے تم ہو گے۔ ہم نے پھر اللہ اکبر کہا ابو اسامہ نے اعمش کے واسطے  
بیان کیا کہ "تری الناس سکاری و ما هم بسکاری" اور بیان کیا کہ "ہر ہزار  
میں نو سو ننانوے" اہل جہنم ہوں گے (ہر ہزار اور عیسیٰ بن یونس اور ابو معاویہ  
نے آیت اس طرح پڑھی "سکری و ما هم بسکری" "سکاری و ما هم بسکاری" کی بجائے  
۶۹۔ استثنائی کا ارشاد "اور انسانوں میں کوئی ایسا نہیں ہوتا

ہے جو اللہ کی پرستش کما رہے ہو کہ اللہ اس پر دیکھ کر ہلکا کرے، پھر اگر اسے  
کوئی نفع پہنچ گیا تو وہ اس پر مبارکباد کرے کہ اس پر کوئی آفت  
آئی تو وہ منہ اٹھا کر داپس چل دیا۔ (یعنی دنیا و آخرت دونوں  
کو کھو بیٹھا "اللہ تعالیٰ کے ارشاد" یہی تو ہے انتہائی گمراہی  
اتر فنام ای دسنا ہم۔

۱۸۵۳۔ محمد سے ابراہیم بن حاتم نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی بکر  
نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن حاتم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حصین  
نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت "اور  
انسانوں میں کوئی ایسا بھی ہوتا ہے جو اللہ کی پرستش کما رہے ہو کہ اللہ اس پر دیکھ کر ہلکا  
کرے" کے متعلق فرمایا کہ بعض افراد مدینہ آتے (اور اپنے اسلام کا اظہار کرتے)  
اس کے بعد اگر کسی کی بوی کے خیال رکھا جائے پیدل ہوتا اور گھوڑی بھی بچہ دیتی تو وہ  
کہتے کہ دین (اسلام) بڑا اچھا دین ہے، لیکن اگر ان کے خیال رکھا جائے پیدل ہوتا  
اور گھوڑی بھی کوئی بچہ نہ دیتی تو کہتے کہ یہ تو میرا دین ہے (اس پر مذکورہ بالا آیت  
نازل ہوئی۔

۶۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "یہ دو فرق ہیں جنہوں نے اپنے

پروردگار کے باب میں جھگڑا کیا۔

۱۸۵۴۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے حدیث بیان



کی، انھیں ابوہاشم نے خبر دی، انھیں ابو جحزہ نے انھیں قیس بن عباد نے اور انھیں ابو ذر رضی اللہ عنہ نے، آپ قسم کھا کر بیان کرتے تھے کہ یہ آیت ”یہ دو فرق ہیں جنھوں نے اپنے پروردگار کے باب میں جھگڑا کیا، حمزہ رضی اللہ عنہ اور آپ کے دونوں ساتھیوں رضی بن ابی طالب اور عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہما مسلمانوں کی طرف سے اور انھیں مکہ کی طرف سے عقبہ اور اس کے دونوں ساتھیوں (شعبہ اور ولید بن عتبہ) کے بارے میں نازل ہوئی تھی، اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے، جب انھوں نے بدر کی لڑائی میں میدان میں آکر دعوت مبارزت دی تھی۔ اس کی روایت سفیان نے ابو ہاشم کے واسطے سے کی۔ اور عثمان نے جبریک کے واسطے سے انھوں نے منصور سے، انھوں نے ابو ہاشم سے اور انھوں نے ابو جحزہ سے یہی حدیث۔

۱۸۵۵۔ ہم سے حجاج بن سہال نے حدیث بیان کی، ان سے معمر بن سلیمان نے حدیث بیان کی بیان کیا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ ہم سے ابو جحزہ نے حدیث بیان کی ان سے قیس بن عباد نے اور ان سے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں سپاہی شخص ہوں گا جو رب الرحمن کے حوزہ میں قیامت کے دن اپنا دعویٰ پیش کرنے کے لیے چار زانو بیٹھے گا۔ قیس نے بیان کیا کہ آپ ہی حضرات کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی کہ ”یہ دو فرق ہیں جنھوں نے اپنے پروردگار کے باب میں جھگڑا کیا، بیان کیا کہ یہی وہ حضرات ہیں جنھوں نے بدر کی لڑائی میں دعوت مبارزت دی تھی۔ یعنی علی، حمزہ اور عبیدہ رضی اللہ عنہم نے (مسلمانوں کی طرف سے) اور شعبہ بن ربعی، عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ نے (کفار کی طرف سے)“

### سُورَةُ الْمُؤْمِنِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ابن عباس نے بیان کیا کہ آیت میں ”سبع طرائق“ اسے مراد آسمان ہیں۔ ”لہا سبع لقون“ یعنی خیر و سعادت میں وہ آگے آگے ہیں ”قلوبہم وجہ“ یعنی خوفزدہ ”ہیجعات صہبات“ معنی عبیدہ بعدہ۔ ”فاسأل العادین“ یعنی فرشتوں (سے) پوچھ لو ”لنا کبرون“ اسی کا دلوں ”کالحون“ اسی ”ای عالمون“ یعنی نے کہا کہ ”من سلالہ“ ”میں سلالہ کے معنی بچہ اور نطفہ“ ”جنہ“ اور جنون ہم معنی ہیں ”الغناء“ معنی جھاگ یعنی وہ چیز

أَفَنَسُوا أَكُوهَا شَيْئًا عَنْ أَبِي جَحْزَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّكَ كَانَ يُقْسِمُ بَيْنَهُمَا إِنَّ هَذِهِ الْآيَةَ هَذَا خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ تَزَلَّتْ فِي حُمُوزَةٍ وَصَاحِبِيهِ وَعُتْبَةُ وَصَاحِبِيهِ يَوْمَ بَدْرٍ وَآ فِي يَوْمِ بَدْرٍ وَآ وَآ سَفِيَانٌ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ وَآ قَالَ عُثْمَانُ عَنْ جَبْرِئِ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي جَحْزَةَ قَوْلُهُ:

۱۸۵۵۔ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ سَهَالٍ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قَالٍ حَدَّثَنَا أَبُو جَحْزَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلِبٍ قَالَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَخْجُو سَيْفَ يَدِي الدَّخْلُ لِلْخَصْمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ قَيْسٌ وَفِيهِمْ تَزَلَّتْ هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ قَالَ هُمَا الَّذَيْنِ بَايَعُوا يَوْمَ بَدْرٍ عَلَى وَحْشَةٍ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ بْنُ مَيْبَعَةَ وَعُتْبَةُ بْنُ مَيْبَعَةَ وَالْوَلِيدُ ابْنُ عُتْبَةَ:

### سُورَةُ الْمُؤْمِنِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَبْعُ طَرَائِقَ سَبْعُ مَسَلَاتٍ لَهَا سَابِقُونَ سَبَقَتْ لَهُمُ السَّعَادَةُ قُلُوبُهُمْ وَجِلَّةٌ خَائِفِينَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَيْمَاتٌ هَيْمَاتٌ بَعِيدٌ بَعِيدٌ فَاسْأَلِ الْعَادِينَ الْمَلَائِكَةَ لَنَا كِبْرُونَ الْعَادِلُونَ كَالْحَيُّونَ عَالِمُونَ مِنْ سَلَاكَةِ الْوَلَدِ وَ النُّطْفَةِ السَّلَاكَةِ وَالْجَنَّةِ وَالْحَيُّونَ

جبرانی کے اور اٹھ جاتی ہے اور جس سے کوئی نفع نہیں ہوتا، بجائے  
یعنی اپنی آواز بلند کرتے ہیں جسے کائے چلاتی ہے "علی اعقابکم"  
یعنی اسٹے پاؤں لوٹ گیا "سامر" "سمر سے نکلا ہے" رات  
کے وقت فہر گوئی جمع سار اور سامر آتی ہے اس موقع پر آیت میں  
"سامر" جمع کے موقع پر استعمال ہوا ہے "تسحر دن" یعنی کس طرف  
تم جادو سے اندھے ہوئے جا رہے ہو کہ حق تمہیں باطل نظر آتا ہے)  
سُورَةُ النُّورِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اللہ تعالیٰ کے ارشاد میں "من خدامہ" کا مفہوم ہے کہ "باول  
کے پردوں میں سے" "سابقہ" بمعنی روشنی ہے "مذہبیں" عاجزی  
کرنے والے مطیع و متفاد کو "مذہن" کہتے ہیں "اشتات" اور شتی  
شتمات اور شت ہم معنی ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ  
"سورۃ ازلنا ہا" کا مطلب ہے کہ ہم نے واضح کیا بعض دوسرے  
حضرات نے فرمایا کہ "قرآن" نام اس لیے ہے کہ یہ سورتوں کا مجموعہ  
ہے اور "سورۃ" نام کی وجہ یہ ہے کہ ایک سورۃ دوسری سورۃ سے  
الگ اور جدا ہوتی ہے جب ابھیں سورتوں کو آپس میں ملا دیں تو اس  
کا نام "قرآن" ہو جاتا ہے۔ سعد بن عباد ثمالی رحمۃ اللہ علیہ نے  
فرمایا کہ "مشکاۃ" بمعنی طاق ہے حبشی زبان میں اللہ تعالیٰ کا  
ارشاد ان علیا مجید و قرآن، یعنی ہمارے ذمہ ہے اس کے مختلف  
حسوں کی تالیف و تدوین "فاذا قرأناہ فاتبع قرآنہ" یعنی جب  
ہم نے اس کی تالیف و تدوین کر دی تو اب تم اس کی اتباع کرو اس  
کے احکام کو بجا لاؤ اور جن چیزوں سے اس میں منع کیا گیا ہے اس سے  
باز رہو۔ بولتے ہیں "لیس لشعرہ قرآن" یہاں بھی قرآن، تالیف  
کے ہی معنی میں ہے "قرآن" اس کا نام اس لیے ہے کہ حق و باطل  
کے درمیان امتیاز کرتا ہے عورت کے لئے بولتے ہیں "ما قرأت  
بسی قط" یعنی اس کے پیٹ کے ساتھ کچھ بھی نہیں جمع ہوا ہے۔  
"قرضناہا" یعنی مختلف افاضہ ہونے میں اس میں نازل کئے جن  
حضرات نے "قرضناہا" (تخفیف کے ساتھ) بڑھا ہے وہ اس  
کا مفہوم یہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے تم پر اذیت ہمارے بعد کے لوگوں پر

وَاحِدًا وَالْفَتَاۃَ التَّرَبُّدُ وَ مَا ارْتَفَعَتْ عَنْ  
الْمَاءِ وَ مَا لَا يُنْتَفَعُ بِهِ يَجَارِدُونَ يَزْفَعُونَ  
اَصْوَاتَهُمْ كَمَا تَجَارِسُ الْبَقَرَةُ عَلَى اَعْقَابِ كُرٍ  
ذَخَعَتْ عَلَى عَقْبَيْهِ سَامِرًا مِنَ السَّمَرِ وَالْجَبِیۡمِ  
السَّامِرُ قَالَسَا مَرُّهُمَا فِي مَوْضِعِ الْجَبِیۡمِ سَمِعْتَن  
نَعْمُونَ مِنَ السَّخِرِ

## سُورَةُ النُّورِ!

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

مِنْ خِلَالِهِ مِنْ كَبِيرٍ اَمْعَابِ السَّحَابِ  
سَنًا بَرَقَهِ الصَّبَاۃُ مِنْ عَيْنَيْنِ يُفَالُ  
لِلْمُسْتَحْدِیۡ مَدْعِیۡ اَشْتَاتًا وَ شَتَا  
وَشِمَاتٌ وَ شَتٌ وَاحِدًا وَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
سُورَةُ اَزْلَنَّا هَا بَيِّنًا هَا وَ قَالَ عَفِيۡرُ سَبۡیِ  
الْقُرْآنِ بِمَجَاعَةِ السُّورِ وَ سَمِیَّتِ السُّورَةُ  
رَبِّهَا مَقْطُوعَةً مِنَ الْاُخْرٰی فَلَمَّا قُرِئَ  
بَعْضُهَا اِلٰی بَعْضٍ سَبۡیِ قُرْآنًا وَ قَالَ سَعْدُ  
بْنِ عِبَّاسٍ اَللّٰمَ اَلۡیَ اَلۡمِشْكَاةُ اَلۡنُكُوۡةُ بِبَسَانِ  
الْجَبۡسَةِ وَ قَوْلُهُ تَعَالٰی اِنَّ عَلَیْكَ جَمَعَهُ وَ  
قُرْآنَهُ تَالِیۡفٌ بَعْضُهُ اِلٰی بَعْضٍ فَاِذَا قُرْآنَاہُ  
فَاتَّبَعْ قُرْآنَاہُ فَاِذَا جَمَعَاہُ وَ اَلۡفَعَاہُ فَاتَّبَعْ  
قُرْآنَاہُ اٰی مَا جَمِیۡعٍ فَبِیۡہِ فَاَعْمَلُ جَمًا  
اَمْرًا وَ اَسْمَعُمَا تَعَالٰی اللّٰهُ وَ کَعَالُ لَبۡسِ  
لِشَعۡبِہِ قُرْآنِ اٰی تَالِیۡفٌ وَ سَمِیَّتِ الْقُرْآنُ  
بِاَنَّهُ یُفَصِّلُ بَیۡنَ الْحَقِّ وَ الْبَاطِلِ وَ  
یُقَالُ لِلۡسُرَاةِ مَا فَدَرَاتُ بِسَلَاۃٍ فَطُ اٰی  
لَحۡ جَبۡسَمَ فِی بَطۡنِہَا وَ لَدَاۃٌ وَ خَالَ  
قَرَضْنَاہَا اَلۡنَدۡلَاۃُ فِیہَا قَرَضَیۡمُ مُخْتَلِفَةٌ  
وَ مِنْ قَدَاۃٍ قَرَضْنَاہَا یَقُولُ قَرَضْنَا عَلَیْکُمُ  
وَ عَلٰی مَنْ لَبَدَاۃٌ قَالَ مُجَاهِدٌ اَوِ الْطِفْلِ



لعان کیا، پھر انھوں نے کہا یا رسول اللہ! اگر میں اپنی بیوی کو روکے رکھوں تو یہ اس پر ظلم ہوگا۔ اس لیے آپ نے انھیں طلاق دے دی، اس کے بعد لعان کے بعد میاں بیوی میں جدائی کا طریقہ جاری ہو گیا جس پر اگر تم نے پھر فرمایا کہ دیکھتے رہو اگر اس عورت کے کالا، بہت کالی پتیلیوں والا، بھاری سرین اور بھڑی ہوئی پنڈلیوں والا بچہ پیدا ہوتا ہے۔ تو میرا خیال ہے کہ عومیر نے غلط الزام غلط نہیں لگایا ہے لیکن اگر سرخ و (تھپکی جیسا ایک زہر لایا جانور جیسا پیدا ہو تو میرا خیال ہے کہ عومیر نے غلط الزام لگایا ہے اس کے بعد ان عورت کے جو بچہ پیدا ہوا وہ انھیں صفات کے مطابق تھا جو انھوں نے بیان کی تھیں اور جس سے عومیر رضی اللہ عنہ کی تصدیق ہوتی تھی چنانچہ اس کے کو اس کی ماں کی طرف منسوب کیا جاتا تھا۔

۷۷۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور پانچویں بار یہ کہے کہ مجھ پر اللہ کی لعنت ہو اگر میں جھوٹا ہوں“

۱۸۵۷۔ مجھ سے ابوالربیع سلیمان بن داؤد نے حدیث بیان کی، ان سے فیض نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے سہل بن سرور رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب (یعنی عومیر رضی اللہ عنہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔ یا رسول اللہ! ایسے شخص کے متعلق آپ کیا فرمائیں گے

ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ حَبَسْتُمَا فَقَدْ ظَلَمْتُمَا فطَلَقَهَا فَكَانَتْ سُنَّةَ لِمَنْ كَانَ بَعْدَ هُمَا فِي الْمَسْأَلَةِ عَيْنَيْنِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْظِرُوا فَإِنْ حَاضَتْ بِهِمْ أَسْتَحْمِ أَدْعَبِ الْعَيْنَيْنِ عَظِيمَةَ الرُّؤْيَيْنِ خَلَا لِمَنْ السَّاقِنِ فَلَمَّا أَحْسَبَ عُمَيْرٌ أَنَّ فَتَاهُ صَدَّقَ عَلَيْهَا وَ إِنْ جَاءَتْ بِهِمْ أَحْمَرُ كَانَتْ وَحَدَّثَ فَلَا أَحْسَبَ عُمَيْرٌ إِلَّا فَتَاهُ كَذَبَ عَلَيْهَا فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الَّتِي نَعَتْ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَصْدِيقِ عُمَيْرٍ فَكَانَ بَعْدُ يُنْسَبُ إِلَى أُمِّهِ .

باب ۷۷۲۔ قَوْلِهِ - قَالَ خَمْسَةٌ أَنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَذَّابِينَ -

۱۸۵۷۔ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا خَلِيفَةُ عَنْ الزَّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سُرُورٍ أَنَّ رَجُلًا أَقْبَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَّا بَيْتٌ رَجُلًا سَأَى مَعَ

(متعلق صورت گذشتہ) ۱۔ اگر عومیر اپنی بیوی کو کسی کے ساتھ زنا میں مبتلا دیکھو تو فوراً ہرے کہ وہ دوسروں کو دکھانا پسند نہیں کرے گا۔ اور صحت شریعت میں زنا کے احکام بہت سخت ہیں، اس کی سزا بھی اتنی ہی شدید ہے جتنا ثبوت کا ہم پہنچنا، زنا کی شرعی سزا اسی وقت دی جاسکتی ہے جب چار سچے اور عادل گواہیں مل جائیں مرد و عورت کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے کی صاف لفظوں میں گواہی دیں گے۔ اگر کسی نے کسی پر زنا کا الزام لگایا اور اسلامی قانون کے مطابق گواہ دہمیا کر سکا تو اس کی بھی سزا بہت شدید ہے، اب اگر ایک باغیرت شہرزی بیوی کو اس عظیم گناہ میں مبتلا دیکھتا ہے تو اس کے لیے دہری مصیبت ہے، ظاہر ہے کہ زنا سے اتنی مہبت ملتی ہے کہ چار گواہوں کو لاکھ تے اور زہر خود اسے گواہی کیسکتا ہے اسی صورت میں اگر وہ اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگاتا ہے تو حقیقت الزام زنا کی سزا کا مستحق ٹھہرتا ہے اور اگر خاموش رہتا ہے تو یہ بھی اس کے لیے ناقابل برداشت ہے۔ اور اگر قانون اپنے ہاتھ میں دیتا ہے اور خود کوئی اقدام کر بیٹھتا ہے تو اسے پھر قانون شکنی کی سزا بھگتنی پڑے گی۔ ایسی ہی ایک صورت حال حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک عہد میں بھی پیش آئی تھی اور قرآن مجید نے اس مشکل کا حل یہ بتایا کہ اگر ایسی کوئی صورت پیش آ جائے تو شہر کو اسلامی عدالت میں آنا چاہیے اور اپنی بیوی کے ساتھ لعان کرنا چاہیے۔ لعان کی صورت یہ ہے کہ شہر عدالت میں بٹھایا ہو کہ یہ کہے کہ میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ میں نے اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگایا ہے اس میں میں سچا ہوں۔ یہ الفاظ چار مرتبہ کہے گا اور پانچویں مرتبہ کہے گا کہ ”مجھ پر اللہ کی لعنت ہو اگر میں اپنے اس الزام دینے میں جھوٹا ہوں، اب اگر عورت اپنے شوہر کے اس الزام کا انکار کرتی ہے تو اس سے بھی کہا جائے گا کہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ ”بلکہ اس کا شوہر زنا کی اس الزام دہی میں جھوٹا ہے“ اور پانچویں مرتبہ کہے گا کہ ”مجھ پر اللہ کا غضب ہو اگر میں سچا ہوں“ اگر اس نے شوہر کے الزام کی مذکورہ طریقہ سے تردید کر دی تو اس پر زنا کی حد نہیں لگائی جائے گی۔ یہی وہ طریقہ ہے جو اس صورت حال میں قرآن مجید نے بتایا ہے۔ لعان کے بعد سبیاں بیوی میں جدائی کر دی جائے گی۔

إِمْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيْقَنَتْهُ فَتَقَتْلُوهُ أَمْ كَيْفَ  
تَعْمَلُ مَا نَزَّلَ اللَّهُ فِيهِمَا مَا ذُكِرَ فِي الْقُرْآنِ  
مِنَ الشَّكِّ عَنْ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَقَتْلُوهُ فِيكَ وَفِي  
أَمْرًا تِلْكَ قَالَ فَتَلَا عَنَّا وَأَنَا شَاهِدٌ عِنْدَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَارَتْهَا  
فَكَانَتْ سَمْعَةً أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَ الْمُنْكَعَيْنِ  
وَكَانَتْ حَامِلَةً فَأَنْكَرَ حَمْلَهَا وَكَانَ ابْنُهَا  
مُذْنِبًا إِلَيْهَا ثُمَّ جَزَتْ السَّمْعَةُ فِي الْمِيْرَاثِ  
أَنْ يَكُنَّ لَهَا وَنَزَلَتْ مِنْهُ مَا فَدَحَنَ اللَّهُ  
لَهَا

**باب قولہ وَبَدَأَ أَعْمَاءَ الْعَدَابِ أَنْ  
تَشْهَدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِالنَّبِيِّ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَذِبِيِّينَ**  
۱۸۵۸۔ **حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ  
أَبِي عَدْبَى عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ هَيْدَلَ ابْنَ أُمَيَّةَ حَدَّثَ  
إِسْرَافِيلَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِيكٍ  
بُرْ مَحْمَدًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
النَّبِيَّةُ أَوْ حَدَّثَ فِي ظَهْرِكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
إِذَا مَا أَحَدُنَا عَلَى أَمْرٍ أَوْ رَجُلًا يَنْطَلِقُ يَتَمَيَّنُ  
النَّبِيَّةَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ النَّبِيَّةَ وَالْأَحَدَ فِي ظَهْرِكَ فَقَالَ  
هَيْدَلُ وَالَّذِي بَيْنَكَ بِالْحَقِّ إِنِّي لَصَادِقٌ  
فَلْيُزِلَنَّ اللَّهُ مَا يُبَيِّرُنِي ظَهْرِي مِنَ الْحَقِّ  
فَنُذَلْ جَنَبِيلِي وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ وَالتَّابِينَ يَرْمُونَ  
أَنْ وَاجَهُمْ فَقَرَأَ حَتَّى مَلَكَ أَنْ كَانَ مِنَ  
الصَّادِقِينَ فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَأَسْأَلَ إِيَّيْهَا فَجَاءَ هَيْدَلُ مَنَّهَدَ وَالنَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ أَنَّ**

جس نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک غیر مرد کو دیکھا ہو، کیا وہ اسے قتل کر دے گا؟  
لیکن میرے حضرات قصا میں قاتل کو قتل کر دیں گے بھروسے کیا کرنا چاہیے؟  
انہیں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے وہ آیات نازل کیں جن میں "عنان" کا ذکر ہے  
چنانچہ حضور اکرم ﷺ سے فرمایا کہ تمھارے اور تمھاری بیوی کے بارے میں  
فیصلہ کیا جا چکا ہے، بیان کیا کہ پھر دونوں میال بیوی نے لعان کیا اور میں  
اس وقت حضور اکرم کی خدمت میں حاضر تھا۔ پھر آپ نے دوا میں جدائی  
کرادی اور دوا لعان کرنے والوں میں اس کے بعد یہی طریقہ قائم ہو گیا کہ ان کی  
جدائی کرادی جائے، ان کی بیوی حاملہ تھیں، لیکن انھوں نے اس کا بھی انکار کر دیا۔  
چنانچہ جب بچہ پیدا ہوا تو اسے مال ہی دیا وہ منسوب کیا جانے لگا میراث کا طریقہ  
مستعین ہوا کہ بیٹا مال کا وارث ہوتا ہے اور مال اللہ کے مقرر کیے ہوئے حصے  
کے مطابق بیٹے کی وارث ہوتی ہے۔

۱۸۵۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور عورت سے سزا اس طرح مل سکتی  
ہے کہ وہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ بیشک مرد تھوڑا ہے۔  
۱۸۵۸۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی عدس نے  
حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن حسان نے، ان سے عکرمہ نے حدیث بیان  
کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ہلال بن امیر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی بیوی پر شریک بن سجاد کے ساتھ جہمت لگائی! آنحضرت  
نے فرمایا کہ اس کے گواہ لاؤ۔ درہم تھاری پیچ کر حد لگائی جائے گی۔ انھوں نے  
عرض کی یا رسول اللہ! ایک شخص اپنی بیوی کے ساتھ ایک غیر کو مبتلا دیکھتا  
ہے، تو کیا وہ ایسی حالت میں گواہ تلاش کرنے جائے گا، لیکن حضور اکرم صلی فرماتے  
رہے کہ گواہ لاؤ، درہم تھاری پیچ کر حد جاری کی جائے گی۔ اس پر ہلال رضی اللہ عنہ  
نے عرض کی اس ذرا کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے میں سچا  
ہوں اور اللہ تعالیٰ خود ہی کوئی ایسی چیز نازل فرمادیں گے جس کے ذریعہ میرے  
اوپر سے حد ساقط ہو جائے گی۔ اتنے میں جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے  
اور یہ آیت نازل ہوئی "وَالَّذِينَ يَرْمُونَنا زنا وجہم" "ان کان من الصادقین" جس  
میں ایسی صورت میں لعان کا حکم ہے جب نزول وحی کا سلسلہ ختم ہو کر آنحضرت  
نے ہلال رضی اللہ عنہ کو آدمی بھیج کر بلوایا۔ آپ نے اس آیت میں مذکورہ قاعدہ کے  
مطابق چار مرتبہ گواہی دی حضور اکرم نے اس موقع پر فرمایا کہ اللہ خوب جانتا ہے  
کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے۔ تو کیا وہ توبہ کرنے پر آمادہ نہیں ہے۔ اس کے بعد ان کی

بیوی کھڑی ہوئیں اور اصول نے بھی گواہی دی، جب وہ پانچویں پر پہنچیں (اور)  
چار مرتبہ اپنی برأت کی گواہی دینے کے بعد کہنے لگیں کہ اگر میں جھوٹی ہوں تو مجھ پر  
اللہ کا غضب ہو، تو لوگوں نے انھیں روکنے کی کوشش کی اور کہا کہ اگر تم  
جھوٹی ہو تو اس سے تم پر اللہ کا عذاب ضرور ہوگا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے  
بیان کیا کہ اس پر وہ ہچکچائیں۔ ہم نے سمجھا کہ اب وہ اپنا بیان واپس لے لیں  
گے۔ لیکن یہ کہتے ہوئے کہ زندگی بھر کے لیے یہ اپنی قوم کو رسوا نہیں کر دوں گی  
پانچویں گواہی بھی دے دی۔ پھر حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ دیکھتا، اگر نتیجہ خوب  
سیاہ آنکھوں والا، بھاری سر، اور بھری بھری ہڈیوں والا پیدا ہوا تو  
مچر وہ شریک بن سکا، یہی کاہر کا چٹا پنج جب پیدا ہوا تو وہ اسی شکل و  
ہمیشہ کا تھا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ اگر کتاب اللہ کا حکم نہ اچکا ہوتا تو میں  
اسے عبرتناک نہ دیتا۔

۷۷۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ”اور پانچویں مرتبہ یہ کہے کہ مجھ پر  
اللہ کا غضب ہو اگر مرد سچا ہے۔“

۱۸۵۹۔ ہم سے مقدم بن محمد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے  
چچا قاسم بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے قاسم سے عبید اللہ  
سے حدیث سنی تھی۔ اور عبید اللہ نے نافع سے اور انھوں نے ابن عمر رضی اللہ  
عنہما کے حوالہ سے کہ ایک صاحب نے اپنی بیوی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
زمانہ میں ایک غیر کے ساتھ تہمت لگائی اور کہا کہ عورت کا حمل میرا نہیں ہے۔  
چنانچہ حضور اکرمؐ کے حکم سے دونوں میاں بیوی نے اللہ کے مقرر کردہ قاعدہ  
کے مطابق لعان کیا۔ اس کے بعد آنحضرتؐ نے بچے کے متعلق فیصلہ کیا کہ وہ عورت  
بھی کاہر کا اور لعان کرنے والے دونوں میاں بیوی میں عدالتی کروادی۔

۷۷۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: بیشک جن لوگوں نے تہمت لگائی  
ہے وہ تم میں سے ایک جھوٹا سا گروہ ہے، تم اسے اپنے حق میں  
برائے سمجھو، بلکہ یہ تمھارے حق میں بہتر ہی ہے، ان میں سے ہر شخص  
کو جس نے جتنا جو کچھ کیا تھا گناہ ہوگا۔ اور جس نے ان میں سے  
سب سے بڑھ کر حصہ لیا تھا اس کے لیے سزا بھی سب سے بڑھ  
کر سخت ہے۔ ”آفاق“ بمعنی جھوٹا۔

۱۸۶۰۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی  
ان سے عمر نے، ان سے زہری نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا

أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ فَمَنْ مِنْكُمَا ثَابِتٌ ثَبَّرَ حَامَتُ  
فَتَمُوتُ فَلَمَّا كَانَتْ عِنْدَ الْخَامِسَةِ وَقَعُوا هَادٍ  
فَالْوَالِئَةُ مُوجِبَةٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَتَلَكَاتُ  
وَتَلَكَصَتْ حَتَّى ظَنَنْتَا أَنَّهُمَا تَرْجِعُ ثُمَّ قَالَتْ لَا  
أَفْهَمُ تَوْبِي سَأَزِيدُ أَيُّومَ فَمَضَتْ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصِرْ وَهَذَا خَانَ  
جَاءَتْ بِهِمُ الْكَلْبُ الْعَيْنَيْنِ سَابِغِ الزَّكَاةَ  
حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ فَهُوَ بَشِيرُ بَيْتِ ابْنِ سَلَمَةَ  
فَجَاءَتْ بِهِ كَذَلِكَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَوْلَا مَا مَعْنَى مِنْ كِتَابِ اللَّهِ لَكَانَ  
لِي وَلَهَا سَائِلٌ ۝

باب تَوْلِيهِ وَالْخَامِسَةِ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ  
عَلَيْمَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّدَقَيْنِ ۝

۱۸۵۹۔ حَدَّثَنَا مُقَدِّمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْقَيْسِ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَقَدْ سَمِعَ  
مِنْهُ عَنْ تَابِغٍ عَنْ ابْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
أَنَّ رَجُلًا مَاتَ عَلَى امْرَأَتِهِ فَأَنْتَفَى مِنْ وَلَدِهَا  
فِي مَآثِرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ  
بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلَكََا  
كَمَا قَالَ اللَّهُ ثُمَّ قَضَى بِالْوَلَدِ لِلْمَرْأَةِ وَ  
قَدَرَى بَيْنَ الْمَتَلَعَيْنِ ۝

باب تَوْلِيهِ إِنْ التَّيْمَنُ جَاءَهُ وَإِلَّا فَدَعِ  
غَضَبَهُ مَنَظَرٌ لَا تَحْسَبُوهُ نَشْرًا لَكُمْ  
بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ لِكُلِّ أَمْرٍ خَيْرٌ مِنْهُ مَا  
اكتسب من التيمم والتذيي تولى شريكه  
منهم لهُ عذاب عظيم آخا ۝  
كتاب

۱۸۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ  
مَعْبَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ ۝

نے کہ "والذی قولى کبر" (اور جس نے ان میں سے سب سے بڑھ کر حصہ لیا تھا) سے مراد عبداللہ بن ابی بن سلول (منافق) ہے۔

۷۷۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "جب تم لوگوں نے یہ افواہ سنی

تھی تو کیوں نہ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں نے اپنوں کے

حق میں نیک گمان کیا اور یہ کیوں نہ کہہ دیا کہ یہ تو مرتد طوفان

بندی ہے، یہ لوگ اپنے قول پر چار گواہ کیوں نہ لائے، سو جب

یہ لوگ گواہ نہیں لائے تو بس یہ اللہ کے نزدیک جھوٹے ہی ہیں۔

۱۸۶۱۔ ہم سے یحییٰ بن یحییٰ نے حدیث بیان کی کہ ان سے لیث بن حدیر بیان

کی کہ ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں عروہ بن زبیر،

سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود

رحمہم اللہ نے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا واقعہ بیان

کیا، یعنی جس میں ہمت لگانے والوں نے آپ کے متعلق افواہ اڑائی تھی تو پھر اللہ

تعالیٰ نے آپ کو اس سے بری اور پاک فرزادیا تو ان تمام حضرات نے پوری حدیث

کا ایک ایک ٹکڑا بیان کیا اور ان راویوں میں سے بعض کا بیان دوسرے کے

بیان کی تصدیق کرتا ہے، یہ انگ بات ہے کہ ان میں سے بعض راوی کو بعض

دوسرے کے مقابلے میں حدیث زیادہ بہتر طریقہ پر محفوظ تھی۔ مجھ سے یہ حدیث

عروہ رحمۃ اللہ علیہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے اس طرح بیان کی کہ بنی کریم

سے اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب حضور اکرم

سفر کا ارادہ کرتے تو اپنی ازواج میں سے کسی کو اپنے ساتھ لے جانے کے

لیے قرعہ اندازی کرتے جن کا نام نکل جاتا انھیں اپنے ساتھ لے جاتے۔ آپ نے

بیان کیا کہ ایک غزوہ کے موقع پر اسی طرح آپ نے قرعہ ڈالا اور میرا نام نکلا،

میں آپ کے ساتھ روانہ ہوئی۔ یہ واقعہ پردہ کے حکم نازل ہونے کے بعد کہ ہے

داؤد پر اچھے ہودج سمیت چڑھا دیا جاتا اور اسی طرح اتار لیا جاتا۔ نبی ہمارا

سفر جاری رہا۔ پھر جب حضور اکرم اس غزوہ سے فارغ ہو کر واپس ہوئے اور

ہم مدینہ کے قریب پہنچ گئے تو ایک رات جب کوچ کا حکم ہوا۔ میں (قصداً حاجت

کے لیے) پڑاؤ سے کچھ دور رہ گئی اور قصداً حاجت کے بعد اپنے کجاوہ کے

پاس واپس آ گئی۔ اس وقت مجھے احساس ہوا کہ میرا اظہار کی تمہیوں کا بنا ہوا

مارکس (راستہ میں) گر گیا ہے۔ میں اسے تلاش کرنے لگی اور اس میں تاشو

ہو گئی کہ کوچ کا خیال ہی نہ رہا۔ اتنے میں جو لوگ میرے ہودج کو سوار کیا کرتے تھے

وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ قَالَتْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي

ابن سَلُولٍ :

بَابُ قَدْرِهِ وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ كَلَّتِ

الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَأَنفُسِهِمْ خَيْرًا

وَقَالُوا هَذَا إِفْكٌ مُّبِينٌ نَبَأَ جَاوِدٌ عَنْ عَيْنِهِ

بِأَنفُسِهِمْ شَهَدَاتٍ فَأَذْهَبْنَا نَبَأَ الشَّهَدَاتِ

فَأَدْلَيْتُ عَنْهُ اللَّهُ هَهُمَا لَكَلْبُونٌ :

۱۸۶۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ مَجْزِيٍّ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ

يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ

ابْنُ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَبِّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ

وَقَّاصٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْبٍ وَبَنُو سَعْدٍ

عَنْ هَدَيْكَةَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا خَلِّي أَرْجُفَكَ مَا قَالُوا

فَبَدَّاهَا اللَّهُ مِمَّا قَالُوا وَكَلَّتْ حَدَّثَنِي

طَائِفَةٌ مِنَ الْخَدَائِكِ وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يَصَرِّقُ

بَعْضًا وَإِنْ كَانَ بَعْضُهُمْ أَدْعَى لَهُ مِنْ بَعْضٍ

الَّذِي حَدَّثَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَسَاءَ أَنْ يَخْرُجَ

أَخْرَجَ بَيْنَ أَسَاءَ وَاجِبًا فَأَيُّهُنَّ خَرَجَ سَمِعَهَا

خَرَجَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَخْرَجَ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا

فَخَرَجَ سَمِعَنِي فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا نَزَلَ الْحِجَابُ فَأَنَا

أَحْمَلُ فِي هَوْدَجِي وَأَنْزَلَ بَيْنِي فَيَسُونَا حَتَّى

إِذَا فَرَعُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ

غَزْوَتِهِمْ يَلِكُ وَفَقَدَ وَدَعُونَا مِنَ الْمَدِينَةِ

فَأَيْنِسُ أَذُنُ لَيْلِكَ بِالرَّحِيلِ فَمَشَيْتُ حَتَّى جَاوَزْتُ

الْجَبِشَ فَمَتَا فَمَشَيْتُ شَأْنِي فَأَهْبَكَ إِلَى رَحْلِي فَأَذَا

عَبْدُ اللَّهِ مِنْ جِزْمٍ فَلَمَّا هَرَّ قَدَا الْقَطْعَ نَالَتْ مَسْتُ عَيْدِي  
وَحَبَسَنِي أَبْيَعًا وَكَا وَأَمْلَكَ الرَّهْطُ الدَّيْنِ كَأَنَّمَا  
يُرْجَلُونَ لِي فَأَحْتَمَلُوا هَوْدَجِي فَرَحَلُوهُ عَلَى بَعْدِي  
الَّذِي كُنْتُ ذَكِيْتُ وَهُمْ يَحْبِسُونَ أَفِي يَدِي وَكَانَ  
النَّسَاءُ إِذْ ذَاكَ خِفَافًا لَحْمًا يُثْقِلُهُنَّ اللَّحْمُ إِنَّمَا  
تَأْكُلُ الْخُلُقَةَ مِنَ السَّعَامِ فَكَمْ يَسْتَكْبِرُ النُّفُومُ  
خِفَةَ الْهُودَجِ حِينَ سَرَعُوا وَكُنْتُ خَارِبَةً حَدِيثَةً  
السَّيْرِ فَبَعَثُوا الْحَبْلَ وَسَارُوا فَأَوْجَدْتُ عَقْدِي  
تَعْبُدُ مَا اسْتَمَرَّ الْحَبِيشُ فُجْتُ مَنَازِلَهُمْ وَكَيْسَ  
بِعَادَايَ وَلَا حَبِيبٍ فَأَمْسَتْ مَنَزِلِي الَّذِي كُنْتُ  
بِهِ وَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ سَيَفْقِدُونِي فَخَرَجُوهَنِي إِلَى  
قُبَيْنَا نَا جَالِسَةً فِي مَنَزِلِي غَلَبَ بَنِي عَدِي  
فَمِيتُ وَكَانَ صَفْوَانُ ابْنُ الْمُعْطَلِ السَّائِي شَحَدَ  
الرَّكُوزِي مَعِي وَرَأَى الْحَبِيشَ فَأَذْلَجَ فَأَصْبَحَ  
عِنْدَ مَنَزِلِي فَذَاي سَوَاوُ إِسْمَانِ ثَائِمٍ فَأَتَانِي فَكَدَنِي  
حِينَ سَرَانِي وَكَانَ يَرَانِي كَبَلُ الْحِجَابِ فَاسْتَقْلَقْتُ  
بِاسْتِجَابَةٍ حِينَ عَرَفَنِي فَخَمَزَتْ وَحَبْنِي  
يَحْبِلَانِي وَأَمْسَى مَا كَتَبَنِي كَلِمَةً وَلَا سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً  
غَيْرَ اسْتِجَابَةٍ حَتَّى أَمَّاخَ رَا حِلْمَهُ فَوَطِئَ عَنِي  
فَدَفَعَا فَرَكِبَهُمَا فَانْطَلَقَ يَقُودُنِي الرَّاحِلَةُ حَتَّى  
أَتَيْتُ الْحَبِيشَ فَعَدَا مَا نَزَلُوا مُوْعِدِي فِي تَحْوِ الظُّهَيْرَةِ  
فَهَلَكْتُ مِنْ هَذَلِكَ وَكَانَ الشَّيْءُ ثَوَالِي أَرَادَ ذَلِكَ  
عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ أُجْبَةَ ابْنُ سَكُونٍ فَقَدْ مَنَّا الْمَكْدَانِيَّةَ  
فَأَسْتَكَيْتُ حِينَ قَدِمْتُ سَهْمًا وَالنَّاسُ يُفَضُّونَ  
فِي قَوْلِ الْأَصْحَابِ إِلَيْهِ لَوْ أَشْعُرُ كَيْشِي مِنْ ذَلِكَ  
وَهُوَ يُدْهِبُ بِي فِي وَجْهِي إِيَّاهُ أَعْرِفُ مِنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَطْفَ الَّذِي كُنْتُ  
أَسْأَلُ مِنْهُ حِينَ اسْتَحْبَكُنِي أَحْمَا يَدُ خُلْدٍ عَلَى رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُولُ كَيْفَ

آنے اور میرے ہودج کو اٹھا کر اس اونٹ پر رکھ دیا جو میری سواری کے لیے  
متعین تھا۔ انھوں نے یہ بھی سمجھا کہ میں اس میں بیٹھی ہوئی ہوں، ان دنوں غور نہیں  
سہت بلکہ چل رہی تھیں۔ گوشت سے ان کا سہرہ جاری نہیں ہوتا تھا کہ کون  
کھانے بیٹھے کہتے کہ ملتا تھا یہی وجہ تھی کہ جب لوگوں نے ہودج کو اٹھایا تو  
اس کے نیچے میں انھیں کوئی اجنبیت نہیں محسوس ہوئی۔ میں ہوں بھی اس وقت  
کم عمر لڑکی تھی چنانچہ ان لوگوں نے اس اونٹ کو اٹھایا اور چل پڑے۔ مجھے ہمارا اس  
وقت ملا جب لڑکا گزر چکا تھا۔ میں جب پڑاؤ پر پہنچی تو دواں نہ کوئی پکارنے  
والا تھا اور نہ کوئی خواب دینے والا یہی دواں جا کے بیٹھ گئی جہاں پہلے بیٹھی ہوئی  
تھی، مجھے یقین تھا کہ جلد ہی انھیں عدم موجودگی کا علم ہو جائے گا۔ اور پھر وہ  
مجھے تلاش کرنے کے لیے یہاں آئیں گے۔ میں اپنی اسی جگہ پر بیٹھی ہوئی تھی کہ میری  
آنکھ لگ گئی اور میں سو گئی۔ صفوان بن معطل سلمیٰ ثم ذکرانی رضی اللہ عنہ لشکر کے  
پیچھے پیچھے آ رہے تھے (نا کہ اگر لشکر والوں سے کوئی چیز حیرت جلد نہ تو  
اسے اٹھا لیں سفر میں یہ دستور تھا) رات کا آخری حصہ تھا جب میرے مقام پر  
پہنچے تو صبح ہو چکی تھی۔ انھوں نے (دور سے) ایک انسانی سایہ دیکھا کہ پڑا  
ہوا ہے۔ وہ میرے قریب آئے اور مجھے دیکھتے ہی سہان گئے۔ پر وہ کے حکم سے  
پہلے انھوں نے مجھے دیکھا تھا جب وہ مجھے سہان گئے تو اللہ پڑھنے لگے۔ میں  
ان کی آواز پر جاگ گئی اور اپنا چہرہ چادر سے چھپا لیا۔ اللہ گواہ ہے اس کے بعد  
انھوں نے مجھ سے ایک لفظ بھی نہیں کہا اور میں نے امانہ دانا اللہ را جوں کے  
سوا ان کی زبان سے کوئی کلمہ نہ سنا۔ اس کے بعد انھوں نے اپنا اونٹ بٹھار دیا اور میں اس  
پر سوار ہو گئی وہ خود پیدل اونٹ کو آگے سے کھینچتے ہوئے لے چلے۔ ہم لشکر سے  
اس وقت ملے جب وہ بھری دہری میں ردھر سے بچنے کے لیے پڑاؤ کے ہوئے  
تھے۔ اس کے بعد جسے ہلاک ہوا تھا وہ ہلاک ہوا۔ اس تہمت میں پیش پیش عبد اللہ  
بن ابی سول منافق تھا۔ دیر پہنچ کر میں بیماری پڑ گئی اور ایک مہینہ تک بیمار رہی۔ اس  
عرصہ میں لوگوں میں تہمت لگانے والوں کی باؤں کا بڑا پرچارا، لیکن مجھے ان باتوں کا  
کوئی احساس بھی نہیں تھا۔ صرف ایک معاملہ سے مجھے شہر سا ہوتا تھا کہ میں اپنی اس  
بیماری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اس لطف و محبت کا اظہار نہیں دیکھتی  
تھی جو سابقہ عدالت کے دنوں میں دیکھ چکی تھی۔ حضور اکرم اندر تشریف لاتے  
اور سلام کر کے طرف تانا پوچھ لیتے کہ کیا حال ہے؟ اور پھر واپس چلے جاتے۔ انھوں نے  
کسی طرز عمل سے مجھے شہر ہوتا تھا، لیکن صورت حال کا مجھے کوئی احساس نہیں تھا۔



ایک دن جب بیماری سے کچھ فاقہ تھا، کمزوری باقی تھی تو میں باہر نکلی میرے ساتھ  
ام مسطح رضی اللہ عنہا بھی تھیں بہم مناسبت کی طرف گئے فقہاء حاجت کے لیے ہم  
وہیں جایا کرتے تھے۔ فقہاء حاجت کے لیے ہم صرف رات ہی کو جایا کرتے تھے۔  
یہاں سے پہلے کی بات ہے جب ہمارے گھروں کے قریب ہی بیت الخلاء بن گئے  
تھے۔ اس وقت تک ہم قدیم عرب کے دستور کے مطابق فقہاء حاجت آبادی سے  
دور جا کر کیا کرتے تھے اس سے ہمیں تکلیف ہوتی تھی کہ بیت الخلاء ہمارے گھر  
کے قریب بنا دیے جائیں۔ یہاں میں اور ام مسطح فقہاء حاجت کے لیے روانہ ہو  
آپ ابی رحم بن عبد مناف کی صاحبزادی تھیں اور آپ کی والدہ محترمہ عامر کی صاحبزادی  
تھیں۔ اس طرح آپ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خالہ ہوتی ہیں۔ آپ کے صاحبزادے  
مسطح بن اثارہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ فقہاء حاجت کے بعد جب ہم گھر واپس آنے لگے  
تو ام مسطح رضی اللہ عنہا کا پاؤں تھیں کی چادر میں الجھ کر پھیل گیا۔ اس پر ان کی دنیا  
سے نکلا مسطح رباؤ پر آئیں نے کہا آپ نے بری بات کہی، آپ ایک ایسے شخص کو بڑا  
کہتی ہیں جو غزوہ بدر میں شریک رہا ہے انھوں نے کہا، واہ اس کی بھروسا آپ  
نے نہیں سنی ہیں نے پوچھا، انھوں نے کیا کہا ہے؟ پھر انھوں نے مجھے تہمت  
لگانے والوں کی باتیں بتائیں پہلے سے بیماری تھی ہی، ان باتوں کو سن کر میرا مرض  
اور بڑھ گیا۔ آپ نے بیان کیا کہ پھر جب میں گھر پہنچی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم اندر تشریف لائے تو آپ نے سلام کیا اور دریافت فرمایا کہ کیسی طبیعت ہے؟  
میں نے عرض کی کہ کیا آنحضرت مجھے اپنے والدین کے گھر جانے کی اجازت دیں گے؟  
آپ نے بیان کیا کہ میرا مقصد والدین کے پاس جانے سے بچنا کہ اس خبر کی حقیقت  
ان سے پوری طرح معلوم ہو جائے گی۔ بیان کیا کہ حضور اکرم نے مجھے اجازت دے دی  
اور میں اپنے والدین کے گھر آگئی۔ میں نے والدہ سے پوچھا کہ یہ لوگ کس طرح کی  
باتیں کر رہے ہیں؟ انھوں نے فرمایا بیٹی صبر کرو کم ہی کوئی ایسی حسین و جمیل عورت  
کسی ایسے مرد کے نکاح میں ہوگی جو اس سے محبت رکھتا ہو اور اس کی سونکھیں  
بھی بول اور پھر بھی وہ اس طرح اسے نیچا دکھانے کی کوشش نہ کریں۔ بیان کیا  
کہ اس پر میں نے کہا، سبحان اللہ! اس طرح کی باتیں تو دوسرے لوگ کر رہے ہیں،  
میری سونکھوں کا اس سے کیا تعلق؟! بیان کیا کہ اس کے بعد میں رونے لگی، اور  
رات بھر روتی رہی، صبح ہو گئی لیکن میرے آنسو نہیں ٹھکتے تھے اور نہ نیند کا آنکھ  
میں نام و نشان تھا۔ صبح ہو گئی اور میں رونے جاری تھی، اسی عرصہ میں حضور اکرم  
نے علی بن ابی طالب اور اسامہ بن زید رحمہما اللہ کو بلایا، کیونکہ اس معاملہ میں آپ پر کوئی

بیکہ تھے تفسیر فَمَذَالِ الَّذِي مَرَّيْنِي وَلَا  
أَشْعُرُ حَتَّى تَخْرُجْتَ بَعْدَ مَا فَتَحَتْ فَخْرُحَتِ  
مَعِي أَمْ مَسْطَحٌ قَبْلَ الْمَنَاجِيعِ وَهُوَ مُتَبَرِّئٌ مَنَا  
وَكُنَّا لَا نَخْرُجُ إِلَّا لَيْلَةً إِلَى لَيْلَةٍ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ  
تُخْتَدَ الْكُفْتُ فَرَيْنَا مِنْ بَيُوتِنَا وَأَمْرُنَا أَمْرُ الْعَرَبِ  
إِلَّا قَوْلًا فِي التَّبَرُّكِ قَبْلَ الْغَايَةِ فَمَنْ لَنَا ذِي الْكُفِّ  
أَنْ سَلَّيْنَا هَا عِنْدَ بَيُوتِنَا فَامْلَأْتُمْ أَنَا وَأُمُّ سَلَمَةَ  
وَهِيَ ابْنَةُ أَبِي سَرْمٍ بَنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَآمَهَا بَيْتٌ مَخْرُجٌ  
بَيْنَ عَامِرٍ خَالَتِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَابْنَعَا مَسْطَحُ  
بْنُ أُنَاسَةَ فَاقْبَلْتُ أَنَا وَأُمُّ مَسْطَحٍ قَبْلَ بَيْتِي  
مَتَدَفَعْنَا مِنْ شَأْنِنَا فَعَتَرْتُ أُمُّ مَسْطَحٍ فِي  
مِرْطَحِهَا فَمَا لَتَ تَعَسَ مَسْطَحُ فَقُلْتُ لَهَا جِئْتُ  
مَا قُلْتُ أَنْتَ بَيْنَ رَجُلٍ شَهِدَ بَدْرًا قَالَتْ أَيْ  
هَئِنَا أَوْ لَمْ تَسْمَعِي مَا قَالَ قَالَتْ قُلْتُ وَمَا قَالَ  
فَاخْبُرِيْنِي بِقَوْلِ أَهْلِ الْبَيْتِ فَأَمَّا دَوْتُ حَرَضًا  
عَلَى مَرَضِي قَالَتْ فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي وَخَلَّ  
عَلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَيَّيْ سَلَّمَ  
ثُمَّ قَالَ كَيْفَ تَبِيكُ فَقُلْتُ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَتِيَ أَبُوتِي  
قَالَتْ وَكَأَنِّي نَبِيذٌ أَمْرِي أَنْ أَسْتَبْقِئَ الْخَبَرَ مِنْ  
قَبْلِهَا قَالَتْ فَأْذَنُ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَجِئْتُ أَبُوتِي فَقُلْتُ لِي قِيَا أُمَّنَا مَا يَخْبُرُ  
النَّاسُ قَالَتْ يَا بَنِيَّةُ هَوَيْ عَلَىكَ حَوَّ اللَّهُ  
لَقَلَّمَا كَانَتْ أُمْرًا قَطُّ وَهَنِيَّةً عِنْدَ رَجُلٍ  
يُجِجُهَا وَلَهَا خَرَّاءٌ بِرِإِ كَثْرَتْنِ عَلَيْهِمَا قَالَتْ فَقُلْتُ  
سُبْحَانَ اللَّهِ وَلَقَدْ تَخَدَّثَ النَّاسُ بِهَذَا قَالَتْ  
فَبَكَيْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَصْبَحْتُ رَا بِيَدِ قَالِي  
دَمْعٌ وَلَا أَكْتَلِجُ يَوْمٍ حَتَّى أَصْبَحْتُ أَبُوتِي فَذَعَا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ  
وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِينَ اسْتَلْبَثْنَا السُّوْحَى

وحی نازل نہیں ہوتی تھی، آپ نے انھیں اپنی بیوی کو دعا کرنے کے سلسلہ میں مشورہ کرنے کے لیے بلایا تھا۔ آپ نے بیان کیا کہ اسام بن زید رضی اللہ عنہ نے تو حضور کو کسی کے مطابق مشورہ دیا جس کا انھیں علم تھا کہ آپ کی اہلیہ (یعنی خود عائشہ رضی اللہ عنہا) اس تہمت سے بری ہیں۔ اس کے علاوہ وہ یہ بھی جانتے تھے کہ آل حضور کون سے کتنا تعلق خاطر ہے، آپ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ کی اہلیہ کے بارے میں خیر و بھلائی کے سوا اور ہر کسی چیز کا علم نہیں البتہ علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ پر کوئی تنگی نہیں کی ہے اور میں اور بھی بہت ہیں ان کی باندی بربرہ رضی اللہ عنہا سے بھی آپ اس معاملہ میں دریافت فرمائیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ کچھ آنحضرتؐ نے بربرہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور دریافت فرمایا، بربرہ! کیا تم نے کوئی ایسی چیز دیکھی ہے جس سے شیعہ گزرا ہو؟ انھوں نے عرض کی نہیں، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں نے ان میں کوئی ایسی بات نہیں پائی جو چھپانے کے قابل ہو، ایک بات ضرور ہے کہ وہ کم عمر لڑکی ہیں، انا گوندھتے میں بھی سوجاتی ہیں اور لتے میں کوئی بکری یا پرندہ وغیرہ ڈال پیچ جاتا ہے اور ان کا گندھا ہوا آٹا کھا جاتا ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور اس دن آپ نے عبداللہ بن ابی بن سلول کی شکایت کی، بیان کیا کہ آنحضرتؐ نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا، اے معشر مسلمین! ایک ایسے شخص کے بارے میں میں کوئی میری مدد کرے گا، جس کی اذیت برسانی اب میرے گھر تک پہنچ گئی ہے، اللہ گواہ ہے کہ اپنی اہلیہ میں خیر کے سوا اور میں کچھ نہیں جانتا، اور یہ لوگ جس مرد کا نام لے رہے ہیں ان کے بارے میں میں بھی خیر کے سوا ایسے اور کچھ نہیں جانتا۔ وہ جب بھی میرے گھر میں آئے ہیں تو میرے ساتھ ہی آتے ہیں۔ اس پر سعد بن معاذ انصاری رضی اللہ عنہ اٹھے اور کہا کہ یا رسول اللہ! میں آپ کی مدد کر دوں گا۔ اور اگر وہ شخص قبیلہ اوس سے تعلق رکھتا ہے تو میں اس کی گردن اڑا دوں گا اور اگر وہ ہمارے بھائیوں یعنی قبیلہ خزرج میں کا کوئی آدمی ہے تو آپ میں حکم دیں تعمیل میں کوئی کوتاہی نہیں ہوگی۔ بیان کیا کہ اس کے بعد سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے۔ آپ قبیلہ خزرج کے سردار تھے، اس سے پہلے آپ موصال تھے، لیکن آج آپ پر (قوی) حمیت غالب آگئی تھی (عبداللہ بن ابی بن سلول منافق آپ ہی کے قبیلہ سے تعلق رکھتا تھا) آپ نے خطہ کر سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا، اللہ کی قسم تم نے جھوٹ کہا ہے، تم اسے قتل نہیں کر سکتے تم میں اس کے قتل کی طاقت بھی نہیں ہے۔ پھر اسید بن حنیفہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے

مَبْنًى مَرَّ هُمَا فِي فِرَاقٍ أَهْلِهِ قَالَتْ فَمَا أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَأَشَارَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنِّدَى يَخْلَعُ مِنْ بَعَاءٍ قَالَتْ أَهْلِهِ وَبِالنِّدَى يَخْلَعُ لَهْمُ فِي نَفْسِهِ مِنَ الْوَدِّ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهْلَكَ وَمَا نَعْلَمُ إِلَّا خَبِيرًا وَمَا عَلَيْنَا مِنْ أَيْمَانٍ طَائِبٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ يُصَيِّقْ اللَّهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ سِوَاَهَا كَثِيرٌ وَإِنْ سَأَلَ الْخَبَارِيَّةَ تَهَنَّدْتُمْ قَالَتْ مَدَامَا هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُرِيدُ فَقَالَ أَيْ بَرِيدَةٍ هَذِهِ آيَةُ مِنْ شَيْءٍ يُرِيدُ قَالَتْ بَرِيدَةُ لَكَ وَالنِّدَى يَخْلَعُ بِالْحَقِّ إِنَّ آيَةَ عَلَيْهَا أَمْزَا أَعْيَضُ عَلَيْهَا أَكْثَرُ مِنْ أَفْخَا خَبَارِيَّةٍ حَدِيثُ السَّيِّئَةِ تَنَامُ عَنْ عَجَبِينَ أَهْلِيهَا فَنَأَى فِي الدَّاجِنِ فَنَأَى عَنْهُ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَعْدَّ سَائِدُ بْنُ مَرْثَدٍ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلُولٍ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمَنْبَرِ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ تَعَبَّرَ مِنِّي مِنْ رَجُلٍ فَدَعَا بَعْضِي أَذَاهُ فِي أَهْلٍ سَبِيٍّ فَوَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا الْخَبِيرَ وَلَقَدْ ذَكَرْتُ ذَا رَجُلٍ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا الْخَبِيرَ وَمَا كَانَ يَدُخُلُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا مَجِي تَقَامُ سَعْدُ بْنُ مَعَاذٍ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا أَعْدُو لَكَ مِنْهُمْ إِنْ كَانَ مِنَ الْأَذَى مَرَّيْتُ عَنْقَهُ وَإِنْ كَانَ مِنْ إِخْوَانِنَا مِنَ الْخَزْرَجِ أَمْزَنَّا فَعَلْنَا أَمْزَلًا قَالَتْ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزْرَجِ وَكَانَ قَبْلَ ذَلِكَ رَجُلًا مَالِيًا وَلَكِنْ احْتَمَلَتْهُ الْحَيْيَةُ فَقَالَ لَيْسَ عِدُّكَ نَبْتُ لَعْنَةُ اللَّهِ لَا تَقْتُلُهُ وَلَا تَقْدِمُ عَلَى قَتْلِهِ فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ حَفْصٍ وَهُوَ ابْنُ عِمٍّ سَعْدٍ فَقَالَ لَيْسَ عِدُّ ابْنِ عُبَادَةَ

كَذَبْتَ لَعَنَهُ اللَّهُ لَتَقْتُلَنَّهُ، فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ حَيَّوْا  
عَنِ الْمُنَافِقِينَ فَتَنَّا وَتَرَاهُمْ فِي الْأَدْوَسِ وَالْخَزَرِ  
حَتَّى هَمُّوا أَنْ يَقْتُلُوا دَرَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَيُّهُ عَلَى الْمَيْتَةِ فَلَمَّا كُنْ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ  
حَتَّى سَكَنُوا وَسَكَتَ قَالَتْ فَمَلَكْتُ كَيْدِي  
ذَلِكَ لَمْ يَزَقَالِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بِنُفُوسِهِمْ  
قَالَتْ فَأَصْبَحَ أَبُو أُمَيَّ عِنْدِي وَقَدْ بَكَيْتُ  
لَيْلَتَيْنِ وَنَوْمًا لَا أَكْتَحِلُ بِنُفُوسِهِمْ وَنَزَقَالِي  
دَمْعٌ يُخَطِّئَانِ أَنَّ الْبُكَاءَ فَأَبْقَى كَيْدِي قَالَتْ  
فَبَيْنَمَا هُمَا جَالِسَانِ عِنْدِي وَأَنَا أَبْكِي فَاسْتَأْذَنَتْ  
عَلَيَّ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَذِنْتُ لَهَا  
فَجَلَسَتْ تَبْكِي مَعِي قَالَتْ فَبَيْنَمَا هُنَّ عَلَى ذَلِكَ  
دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
ثُمَّ جَلَسَ قَالَتْ وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِي مِنْهُ  
قِيلَ مَا بَيْتُ قَبْلَهَا وَقَدْ لَبِثَ شَهْرًا لَا  
يُؤْخِئُ إِلَيْهِ فِي شَأْنٍ قَالَتْ فَتَشَهَّدَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُنَّ حَبَسَ ثُمَّ  
قَالَ أَمَا جَعَلْتُ بَاغِيَةً فَإِنَّهُ قَدْ نَكَحَنِي عَنْكَ  
كَذَا وَكَذَا فَإِنْ كُنْتُ بِرَيْثَةٍ فَسَيَبِرُ إِلَيْكَ اللَّهُ وَإِنْ  
كُنْتُ أَلْمَسْتُ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ وَتُؤْبَى  
إِلَيْهِ فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبِهِ ثُمَّ تَابَ  
إِلَى اللَّهِ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَتْ فَلَمَّا فَضَّلَى رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَالَتَهُ فَلَمَّ دَمْعِي حَتَّى  
مَا أَحْسَسَ مِنْهُ قَطْرَةً فَقُلْتُ يَا أَيْدِي رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا قَالَ قَالَ وَاللَّهِ مَا  
أَذْرِي مَا أَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقُلْتُ يَا أَيْدِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا أَذْرِي مَا أَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

آپ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے چہرے بھائی تھے آپ نے سعد بن عبادہ رضی  
اللہ عنہ سے کہا کہ خدا کی قسم تم جھوٹے ہو، ہم اسے ضرور قتل کریں گے، تم منافق  
ہو کہ منافقوں کی طرف داری میں آگئے ہو۔ اتنے میں دونوں قبیلے اوس بن خدیج  
اٹھ کھڑے ہوئے اور نوبت آپس میں ہی قتل و قتل مکت پہنچ گئی۔ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے تھے۔ آپ لوگوں کو خاموش کرنے لگے۔ آخر سب  
لوگ چپ ہو گئے اور اکھنوخ بھی خاموش ہو گئے۔ بیان کیا کہ اس دن بھی  
میں برابر دینی دینی نہ آسوتھتا تھا اور نہ نیندا آتی تھی۔ بیان کیا کہ جب ارد گردی  
میں بھڑکی تو میرے والدین میرے پاس ہی موجود تھے۔ دو راتیں اور ایک دن مجھے  
مستل روئے ہوئے گذر گیا تھا۔ اس عرصہ میں نہ مجھے نیندا آتی تھی اور نہ آنسو  
تھکتے تھے۔ والدین سوچنے لگے کہ کہیں روتے روتے سیرا دل نہ چھوڑ جائے۔  
بیان کیا کہ ابھی وہ اسی طرف میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور میں روتے جا  
رہی تھی کہ قبیلہ انصار کی ایک خاتون نے اندر آئے کی اجازت چاہی، میں نے  
انھیں اندر آنے کی اجازت دے دی۔ وہ بھی میرے ساتھ بیٹھ کے روتے  
لگیں، ہم اسی حال میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لائے اور  
بیٹھ گئے۔ آپ نے بیان کیا کہ جب سے مجھ پر تہمت لگائی گئی تھی اس وقت  
سے اب تک اکھنوخ میرے پاس نہیں بیٹھے تھے۔ آپ نے ایک مہینہ تک اس حال  
میں انکار کیا اور آپ پر اس سلسلہ میں کوئی دجی نازل نہیں ہوئی۔ بیان کیا کہ کھنوخ  
کے بعد ان حضور نے تشہد پڑھا اور فرمایا، اے عبادہ، اے عاصم، اے عاصم، اے عاصم  
میں مجھے اس طرح کی اطلاعات پہنچی ہیں، پس اگر تم بری ہو تو اللہ تعالیٰ تمہاری  
برائت خود کرے گا۔ لیکن اگر تم سے غلطی سے کوئی گناہ ہو گیا ہے تو اللہ سے  
وعاء مغفرت کرو اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرو، کیونکہ بندہ جب اپنے گناہ کا اقرار  
کر لیتا ہے اور پھر اللہ سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔  
بیان کیا کہ جب حضور اکرم اپنی گفتگو ختم کر چکے تو میرے آنسو اس طرح خشک ہو  
گئے جیسے ایک قطرہ بھی باقی نہ رہا ہو میں نے اپنے والد (ابوبکر رضی اللہ عنہ) سے کہا  
کہ آپ میری طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دیجئے، انھوں نے  
فرمایا، اللہ گواہ ہے، میں نہیں سمجھتا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس  
سلسلے میں کیا کہنا ہے، پھر میں نے اپنی والدہ سے کہا کہ اکھنوخ کی باتوں کا میری  
طرف سے جواب دیجئے۔ انھوں نے بھی یہی کہا کہ اللہ گواہ ہے مجھے نہیں معلوم کہ  
میں آپ سے کیا عرض کروں، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر میں خود ہی بولی

میں اس وقت نور ملتی تھی، میں نے بہت زیادہ قرآن بھی پڑھا تھا میں نے کہا کہ (خدا گواہ ہے، میں تو یہ جانتی ہوں کہ ان افراد ہول کے متعلق جو کچھ آپ لوگوں نے سنا ہے وہ آپ لوگوں کے دل میں جم گیا ہے اور آپ لوگ اسے صحیح سمجھنے لگے ہیں، اب اگر میں یہ کہتی ہوں کہ میں ان ہمنزل سے بری ہوں، اور اللہ خوب جانتا ہے کہ میں واقعی بری ہوں تو آپ حضرات میری بات کا یقین نہیں کریں گے لیکن اگر میں تہمت کا اعتراف کر لوں جانا کہ اللہ کے علم میں ہے کہ میں اس سے قطعاً بری ہوں تو آپ لوگ میری تصدیق کرنے لگیں گے، اللہ گواہ ہے کہ میرے پاس آپ لوگوں کے لیے کوئی مثال نہیں ہے، سو ایوسف علیہ السلام کے والد یعقوب علیہ السلام کے اس ارشاد کے کہ آپ نے فرمایا تھا "پس صبر ہی اچھا ہے اور تم جو کچھ بیان کرتے ہو اس پر اللہ ہی مدد کرے" بیان کیا کچھ میں نے اپنا رخ دوسری طرف کر لیا اور اپنے بستر پر لیٹ گئی کہا کہ مجھے بہر حال یقین تھا کہ میں بری ہوں اور اللہ تعالیٰ میری براہت ضرور کرے گا لیکن خدا گواہ ہے، مجھے اس کا وہم و گمان بھی نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے بارے میں ایسی وحی نازل فرمائے گا جس کی ندادت کی جائے گی (یعنی قرآن مجید میں) میں اپنی حیثیت اس سے بہت کم تر سمجھتی تھی، اللہ تعالیٰ میرے بارے میں وحی مستود قرآن مجید کی آیت انا نازل فرمائیں۔ البتہ مجھے اس کی توقع مزید تھی کہ حضور اکرم میرے متعلق کوئی خواب دیکھیں اور اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ میری براہت کر دے۔ بیان کیا کہ اللہ گواہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی اسی مجلس میں تشریف رکھتے تھے، گھروالوں میں سے بھی کوئی باہر نہ نکلتا تھا کہ آپ پر وحی کا نزول شروع ہوا اور وہی کیفیت آپ پر طاری ہوئی جو وحی کے نازل ہوتے ہوئے طاری ہوتی تھی، یعنی آپ پسینے پسینے ہو گئے اور پسینہ مورتوں کی طرح جسم اطہر سے دھلنے لگا، حالانکہ سردی کے دن تھے۔ یہ کیفیت آپ پر اس وحی کی شدت کی وجہ سے طاری ہوتی تھی جو آپ پر نازل ہوتی تھی بیان کیا کہ جب آنحضورؐ کی کیفیت ختم ہوئی تو آپ تبسم فرما رہے تھے اور سب سے پہلا کلمہ جو آپ کی زبان مبارک سے نکلا یہ تھا کہ عائشہ! اللہ نے تمہیں بری قرار دیا ہے۔ میری والدہ نے فرمایا کہ آنحضورؐ کے سامنے کھڑی ہو جاؤ۔ بیان کیا کہ میں نے کہا، اللہ گواہ ہے میں ہرگز آپ کے سامنے کھڑی نہیں ہوں گی اور اللہ عزوجل کے سوا اور کسی کی حمد نہیں کروں گی۔ اللہ تعالیٰ نے جو ایت نازل کی تھی وہ یہ تھی کہ بیشک جن لوگوں نے تہمت لگائی ہے وہ تم میں سے ایک چھوٹا سا گروہ ہے مکمل دس آیتیں تک۔ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں میری براہت میں نازل کر دیں تو ابہر صریح وحی اللہ عزوجل

عَلَيْكُمْ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَقُلْتُ ذَاكَ جَارِيَةٌ حَدِيثُ الْبَيْتِ  
رَأَيْتُمْ كَثِيرًا مِنَ الْقُرْآنِ إِنِّي دَأَمْتُ لَقَدْ عَلِمْتُ  
لَقَدْ سَمِعْتُمْ هَذَا الْحَدِيثَ حَتَّى اسْتَفْهَرْتُ فِي أَنْفُسِكُمْ  
وَصَدَقْتُمْ بِهِ فَلَيْتَ قُلْتُ لَكُمْ إِنِّي بَرِيئَةٌ وَاللَّهِ  
تَعْلَمُ إِنِّي بَرِيئَةٌ لَرَأَيْتُمْ قَوْلِي بِذَلِكَ وَلَكِنْ  
اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِأَمْرٍ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنِّي بَرِيئَةٌ  
لَتَصَدَّقْتُمْ حَتَّى وَاللَّهُ مَا أَحْبَبْتُ لَكُمْ مَثَلًا الرَّحْمَنُ ابْنُ  
يُوسُفَ قَالَ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى  
مَا تَصِفُونَ قَالَتْ ثُمَّ تَحَوَّلْتُ فَأَصْطَجَعْتُ عَلَى  
فِرَاسِي قَالَتْ وَآنَا حِينَئِذٍ أَعْلَمُ إِنِّي بَرِيئَةٌ  
وَإِنَّ اللَّهَ مُبْرِئُ مِثْرَاءِي وَلَكِنْ وَاللَّهُ مَا  
كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ اللَّهَ مَنَزَّلٌ فِي شَأْنِي وَحَيْثَا  
يَتَنَزَّلُ وَلَشَأْنِي فِي نَفْسِي كَانَ أَحَقَّ مِنْ أَنْ  
يَتَكَلَّمَ اللَّهُ فِي بَأْسٍ يَتَنَزَّلُ وَلَكِنْ كُنْتُ أَرْجُو  
أَنْ يَذِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي السُّدُومِ مَا ذَاكَ مِثْرَاءِي فِي اللَّهِ يَهْمَا خَالَتْ  
فَوَاللَّهِ مَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَأَخْرَجَ أَحَدًا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ حَتَّى  
أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَأَحَدًا مَا كَانَ يَأْخُذُ مِنَ الْبُرْهَانِ  
حَتَّى إِنَّهُ لَيَسْتَعِدُّ مِنْهُ مِثْلَ الْحَبَانِ مِنَ الْعَرَقِ  
وَهُوَ فِي يَوْمٍ شَاتٍ مِنْ ثِقَلِ الْقَوْلِ الَّذِي يُنْزَلُ  
عَلَيْهِ قَالَتْ فَلَمَّا سَبَّرَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّرَ عَنِّي وَهُوَ كَيْفُفُكَ فكَانَتْ  
أَوَّلَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا عَائِشَةُ أَمَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
فَقَدْ نَبَّأَكَ فَقَالَتْ أُمِّي خَدَّيْ إِلَيْكَ قَالَ فَقُلْتُ  
وَاللَّهِ لَا أَقُومُ إِلَيْكَ وَلَا أَحْمَدُ إِلَّا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ  
وَأُنْزِلَ اللَّهُ إِنَّ الدِّينَ حَامِدٌ وَإِيَّاكَ عَصَبَةٌ  
مَيْكُو لَرَأَيْتُمْ الْعَشْرَ الْآيَاتِ كُلَّهَا فَلَمَّا أُنْزِلَ  
اللَّهُ هَذَا إِنِّي بَرَاءَةٌ فِي قَوْلِ أَجْزَلِكُمُ الْبَيْتِ وَكَانَ

جو مسطح بنا کر رضی اللہ عنہ کے اخراجات ان سے قربت اور ان کی عبادت کی وجہ سے خود اٹھایا کرتے تھے، آپ نے ان کے متعلق فرمایا کہ خدا کی قسم، اب میں مسطح پر کبھی ایک ویدیا بھی خرچ نہیں کروں گا۔ اس نے عائشہؓ پر کیسی تمہیں لگا دی ہیں، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ”اور جو لوگ تم میں بزرگی اور وسعت حاصل ہیں، وہ قربت والوں کو اور مسکینوں کو اور اللہ کے راستہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے سے قسم نہ کھا بیٹھیں، چاہے کھانے کے معاف کرتے رہیں اور دنگور کرتے رہیں، کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ اللہ تمھارے قصور معاف کرتا رہے بیشک اللہ بڑا مغفرت والا بڑا رحمت والا ہے۔“

ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، خدا کی قسم میری تو یہ خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ میری مغفرت فرمادیں چنانچہ مسطح رضی اللہ عنہ کو اب بھر وہ تمام اخراجات دینے لگے جو پہلے دیا کرتے تھے، اور فرمایا کہ خدا کی قسم، اب کبھی ان کا خرچ بند نہیں کروں گا، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے بھی میرے معاملہ میں پوچھا، آپ نے دریافت فرمایا کہ زینب تم نے بھی کوئی چیز کبھی دیکھی ہے یا انھوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! میرے کان اور میری آنکھ محفوظ رہے ہیں نے ان کے اندر خیر کے سوا اور کوئی چیز نہیں دیکھی بیان کیا کہ ان کا رواج مطہرات میں وہی ایک تھیں جو مجھ سے بلند و ارفع رہنا چاہتی تھیں، لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے تقویٰ و طہارت کی وجہ سے انھیں محفوظ رکھا اور انھوں نے کوئی خلاف و اقربات میرے متعلق نہیں کھی، لیکن ان کی بہن حمزہ ان کے لیے بلا وجہ لڑیں اور تمہمت لگانے والوں کے ساتھ وہ بھی ہلاک ہوئیں۔

۷۷۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور اگر تم پر اللہ کا فضل و کرم نہ ہوتا، دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ترجس شغل میں تم پر سے تھے اس میں تم پر سخت عذاب واقع ہوتا“ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ”تلقونہ“ کا مطلب یہ ہے کہ تم میں سے بعض، بعض سے نقل کرتا تھا، ”تفیضون“ یعنی تقویٰ لے رہے۔

۱۸۶۲۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سلیمان بن خبری، انھیں حصین نے، انھیں ابو ذر نے، انھیں مسروق نے اور ان سے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی والدہ ام رومان رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب عائشہ رضی اللہ عنہا پر تمہمت لگائی گئی تو وہ بے ہوش ہو کر گر پڑی تھیں۔

يُنْفِقُ عَلَىٰ مِسْكِينٍ بَنٍ أَخَاهُ لِقَاءَ بَيْتِهِ مِنْهُ وَقَعَرًا  
وَاللَّهُ لَكُمُ أَنْفِقُ عَلَىٰ مِسْكِينٍ شَيْئًا أَبَدًا بَعْدَ  
الشَّيْءِ قَالَ عَائِشَةُ مَا قَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ  
وَلَا يَأْتِلُ أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَاسْتَعْتَبُوا  
يَوْمَ كُنَّا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَالْمُهَاجِرِينَ  
فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَيَعْفُوَا وَلَيَصْفَحُوا أَلَا  
تَحِبُّونَ أَنْ تَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ عَفُورٌ  
رَحِيمٌ :-

قَالَ أَبُو بَكْرٍ مِنْ بَنِي وَاللَّهُ إِنِّي أَحِبُّ أَنْ  
تَغْفِرَ اللَّهُ لِي فَخَرَجَ إِلَىٰ مِسْطَحٍ النَّفَقَةَ الَّتِي  
كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهَا وَقَالَ وَاللَّهُ لَأَنْزَعَهَا  
مِنْهُ أَمَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ زَيْنَبَ ابْنَةَ جَحْشٍ  
عَنْ أَهْلِ قَوْمٍ قَالَتْ يَا زَيْنَبُ مَاذَا عَلَيْكَ أَدْرَأَيْتَ  
قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحْبَبِي سُبْحَىٰ وَبَصْرَىٰ مَا  
عَلِمْتُ إِلَّا خَيْرًا قَالَتْ وَهِيَ الْيَتَىٰ كَانَتْ تَسْأَلُنِي مِنْ  
أَسْرَاجٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَقَضَمَهَا اللَّهُ يَا نَوَسْرِعَ وَطَفَقَتْ اخْتَمًا  
حَمَمَةً تَخَارِبُ لَهَا فَهَلَكْتَ فِيمَنْ هَلَكَ مِنْ  
أَمْحَابِ الدِّفْءِ :-

بَابُ قَوْلِهِ وَلَا فَضْلَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ  
وَرَحْمَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لَسَّكُمْ  
فِيمَا أَفَضْتُمْ فِيهِ عَذَابٌ عَظِيمٌ وَقَالَ  
مُجَاهِدٌ تَلَقَّوْنَهُ يَرَوْهُ بَعْضُكُمْ عَنْ بَعْضٍ  
تَفِيضُونَ تَقْوُونَ :-

۱۸۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سَلِيمٌ  
عَنْ حَصِينٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ أُمِّ  
رُمَانَ أُمِّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا سَمِعْتُ  
عَائِشَةَ حُرِّمَتْ مَعْنِيًّا عَلَيْهَا :-

بِأَنَّ قَوْلَهُ إِذْ تَلَقَّوْنَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ  
وَتَقُولُونَ يَا هَذِهِ شَأْنُنَا لَكُمُ بِهِ  
عِلْمٌ وَتَحْسَبُونَهُ هَيِّنًا وَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ  
عَظِيمٌ

۱۸۶۳۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامُ  
أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُ قَالَ قَالَ أَبِي مُلْكِيَّةُ  
سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقْرَأُ إِذْ تَلَقَّوْنَهُ  
بِأَلْسِنَتِكُمْ

بِأَنَّ قَوْلَهُ وَتَقُولُونَ  
قُلْتُمْ مَا نَكُونُ لَنَا أَنْ تَتَكَلَّمُوا بِهَذَا سُبْحَانَكَ  
هَذَا أَهْتَانٌ عَظِيمٌ

۱۸۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ  
عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنِي  
ابْنُ أَبِي مُلْكِيَّةٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ قَبْلِ  
مُؤْتَمِعٍ عَلَى عَائِشَةَ وَهِيَ مَغْلُوبَةٌ قَالَتْ  
أَخْشَى أَنْ عَلَى فَقِيلَ ابْنُ عَمَرَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ جُحُودِ  
الْمُسْلِمِينَ قَالَتْ اسْتَأْذَنَ مَا فَقَالَ  
كَيْفَ خَيْرٌ نَبِيكَ قَالَتْ خَيْرٌ إِنْ أَتَيْتُ  
قَالَ فَأَمْتُ خَيْرٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ مَا ذُحِبَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ  
نَبِيكَ بِكَرٍّ غَيْرِكَ وَخَزَلُ عَزْمِكَ  
مِنَ السَّيِّئَةِ وَخَلَّ ابْنُ الزُّبَيْرِ خَلْفَهُ  
مَقَالَتْ وَخَلَّ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ

عَنْ أَبِي عَمْرِو وَذُو  
أَخْبَرْتُ كُنْتُ  
سَيِّئًا  
مَنْشِيئًا

۷۷۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”وَعَذَابٌ عَظِيمٌ“ کے مستحق تو اس وقت کہتے  
جب تم اپنی زبانوں سے اسے نقل و نقل کر رہے تھے اور اپنے منہ سے  
وہ کچھ کہہ رہے تھے جس کی تحقیق کوئی تحقیق نہ تھی اور تم اسے ہلکا  
سمجھ رہے تھے حالانکہ وہ اللہ کے نزدیک بہت بڑی بات تھی۔

۱۸۶۳۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث  
بیان کی، انیس ابن جریر نے خبر دی کہ ابن ابی مہک نے بیان کیا کہ میں نے ام المؤمنین  
عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، آپ مذکورہ بالا آیت ”اِذْ تَلَقَّوْنَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ“ و حسب  
تم اپنی زبانوں سے اسے نقل و نقل کر رہے تھے (پڑھ رہی تھیں)۔

۷۷۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور تم نے جب اسے سنا تھا تو کہیں  
مذہب تھا کہ ہم کیسے ایسی بات منہ سے نکالیں، تو یہ یہ تو سخت  
بہتان ہے۔“

۱۸۶۴۔ ہم سے محمد بن موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید قطان  
نے حدیث بیان کی ان سے عمر بن ابی سعید ابی حسین نے بیان کیا، ان سے ابن ابی  
مہک نے حدیث بیان کی، کہا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی وفات سے مخوفی در پیٹا  
جبکہ آپ زرع کے کرب وے جینی میں تھیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آپ کے  
پاس آنے کی اجازت چاہی عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ مجھے ڈر ہے کہ میں  
وہ میری تعریف نہ کریں کسی نے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد  
بھائی ہیں اور خود بھی صاحبِ وجاہت و عزت ہیں اس لیے آپ کو اجازت  
دے دیں چاہتے ہیں اس پر آپ نے فرمایا کہ پھر انھیں اندر بلاؤ ابن عباس رضی اللہ  
عنہ نے آپ سے پوچھا کہ آپ کس حال میں ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ اگر میں نے  
تقویٰ اختیار کیا ہوگا تو خیر کے ساتھ ہی گزر جائے گی۔ اس پر ابن عباس  
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انشاء اللہ آپ خیر کے ساتھ ہی ہوں گی، آپ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ہیں، اور آپ کے سوا آنحضرتؐ نے کسی کنواری  
عورت سے نکاح نہیں فرمایا، اور آپ کی برکت (قرآن مجید میں) لوح محفوظ سے  
نازل ہوئی ابن عباس رضی اللہ عنہ کے تشریف لے جانے کے بعد آپ کی خدمت  
میں ابن زبیر رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے، آپ نے ان سے فرمایا کہ ابھی ابن عباس  
رضی اللہ عنہ آئے تھے اور میری تعریف کی، میں تو چاہتی ہوں کہ میں ایک بھولی  
بھری چیز بتاؤں۔

اے جاننے والے! اس لیے آپ نے یہ پسند نہیں کیا کہ آپ کی تعریف ایسی حالت میں کی جائے۔

۱۸۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ  
بْنُ عَبْدِ الْمُجِيدِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُوفٍ عَنْ الْمَعَاذِمِ  
أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَسْنَأَ ذَنْ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ  
نَحْوُهَا وَلَمْ يَذْكُرْ

نَسِيًا مِّنْهَا  
بَابُ قَوْلِهِ يَعْظِمُ اللَّهُ أَنْ  
تَقْدُومَ بِمِثْلِهِ أَبَدًا

۱۸۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ  
الْعَشْبِ عَنْ أَبِي الصَّحْحِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ  
قَالَتْ مَا تَرَى حَسَانَ بِنْتِ ثَابِتٍ بَيْنَنَا ذَنْ عَلَيْهَا قُلْتُ  
أَنَّ ذَيْنِ لَهَا قَالَتْ أَوَلَيْسَ حَسْرُ  
أَصَابَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ قَالَ سَفِيَانُ  
تَعَبْنِي ذَهَابُ

بَصَرِي

فَقَالَ هـ

حَصَانُ سَأَلَ أَنْ مَا تَذَرُ يَرْيَبِي  
وَلَتَضْمِي عَزْزِي مِنْ لُحُومِ الْغَوَاظِ  
قَالَتْ لَكِنْ أَنْتَ وَ

بَابُ قَوْلِهِ دَعَيْنِ اللَّهُ لَكُمْ الْحَيَاتِ  
وَاللَّهُ عَلَيْكُمْ حَكِيمٌ

۱۸۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ رَضِيَ عَنْ أَبِي الصَّحْحِيِّ  
عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلَ حَسَانُ بْنُ ثَابِتٍ عَلَى  
عَائِشَةَ رَضِيَ عَنْهَا فَسَمِعَتْ وَكَانَ هـ

حَصَانُ سَأَلَ أَنْ مَا تَذَرُ يَرْيَبِي  
وَلَتَضْمِي عَزْزِي مِنْ لُحُومِ الْغَوَاظِ

لہ حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ آخر عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔

۱۸۶۵۔ ہم سے محمد بن ثنی نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب بن عبد المجید نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے حدیث بیان کی، ان سے قاسم نے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آنے کی اجازت چاہی، مذکورہ بالا حدیث کی طرح، لیکن اس حدیث میں راوی نے "نسیا منہا" دھجولی بصری کا ذکر نہیں کیا۔

۴۸۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ پھر اس قسم کی حرکت کبھی نہ کرنا۔

۱۸۶۶۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عیش نے، ان سے ابو الضحیٰ نے، ان سے مسروق نے، کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات کی، حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اجازت چاہی میں نے عرض کی کہ آپ انہیں بھی اجازت دیتی ہیں رجال انکو انھوں نے بھی آپ پر تہمت لگانے والوں کا ساتھ دیا تھا اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، کیا انھیں اس کی ایک بڑی سزا نہیں مل چکی ہے سفیان نے کہا کہ آپ کا اشارہ ان کے نابینا ہوجانے کی طرف تھا۔ پھر حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے بیٹھر پڑھا۔

دعینہ اور بڑی عقلمند ہیں کہ آپ کے متعلق کسی کو کوئی شے بھی نہیں گذر سکتا۔ آپ غافل اور پاکدامن عورتوں کا گوشت کھانے سے کامل پرہیز کرتی ہیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، لیکن آپ نے ایسا نہیں کیا۔

۴۸۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اور اللہ تم سے صاف صاف احکام بیان کرتا ہے اور اللہ بڑے علم والا ہے، بڑا حکمت والا ہے۔

۱۸۶۷۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی، انھیں شعر نے خبر دی، انھیں عیش نے، انھیں ابو الضحیٰ نے اور ان سے مسروق نے بیان کیا کہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور شہر پڑھا، دعینہ اور بڑی عقلمند ہیں، آپ کے متعلق کسی کو شے بھی نہیں گذر سکتا، آپ غافل اور پاکدامن عورتوں کا گوشت کھانے سے کامل پرہیز کرتی ہیں۔ اور اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا لیکن آپ نے ایسا نہیں کیا بعد میں

لہ اس مصرع میں قرآن مجید کی اس آیت کی طرف تلمیح ہے کہ جس میں غیبت کو اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانے سے تبرک کیا گیا ہے، معنی جو عورتیں غافل اور لاپرواہ ہوتی ہیں، ان کی اس عادت کہ وہ جسے آپ دوسروں کے سامنے ان کی کسی طرح کی برائی نہیں کرتیں، کہ یہ غیبت ہے اور غیبت کرنا، غیبت اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانے کے مترادف ہے۔

نے عرض کی کہ آپ ایسے شخص کو اپنے پاس آنے دیجیے ہیں؟ اللہ تعالیٰ توبہ کرتے بھی نازل کر چکا ہے کہ اور جس نے ان میں سے سب سے بڑا حصہ لیا اللہ عاشر رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نابینا ہو جانے سے بڑھ کر اور کیا بڑی سزا ہو گی، پھر آپ نے فرمایا کہ حسان رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کفار کی ہجو کا جواب دیا کرتے تھے۔

۷۸۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”یقیناً جو لوگ چاہتے ہیں کہ مومن کے دوسان بے حیائی کا چرچا رہے ان کے لیے سزائے دردناک ہے، دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی، اللہ علم رکھتا ہے اور تم علم نہیں رکھتے۔ اور اگر اللہ کا فضل و کرم دہوتا اور یہ بات دہرتی کہ اللہ بڑا شفیع بڑا رحیم ہے (نوم بھی نہ بچتے)، تشیع بمعنی ظہر۔

۷۸۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور جو لوگ تم میں بزرگی اور وسعت والے ہیں وہ قرابت والوں کو اور مسکینوں کو اور اللہ کے راستہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے سے قسم نہ کھا بیٹھیں چاہیے کہ معاف کرتے ہیں اور درگزر کرتے ہیں کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ اللہ تمہارے قصور معاف کر دے۔ بیشک اللہ بڑا مغفرت والا بڑا رحمت والا ہے۔“

۱۸۶۷۔ اور ابو اسامہ نے ہشام بن عروہ کے واسطے سے بیان کیا کہ انھوں نے کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب میرے متعلق ایسی باتیں کہی گئیں جن کا مجھے کوئی دہم و گمان بھی نہیں تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مدت کے بعد میرے معاملہ میں لوگوں کو خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے۔ آپ نے شہادت کے بعد اللہ کی حمد و ثنا شان کے مطابق کی اور پھر فرمایا، اما بعد: تم لوگ مجھے ایسے لوگوں کے بارے میں مشورہ دو جنہوں نے میری اہلیہ پر بہت لگائی ہے اور اللہ گواہ ہے کہ میں نے اپنی اہلیہ میں کوئی برائی نہیں دیکھی ہے اور تمہیں بھی ایسے شخص کے ساتھ لگائی ہے کہ اللہ گواہ ہے، ان میں بھی میں نے کبھی کوئی برائی نہیں دیکھی۔ وہ میرے گھر میں حب بھی داخل ہوئے تو میری موجودگی میں ہی داخل ہوئے اور اگر میں کبھی سفر کی وجہ سے مدینہ میں نہیں ہوتا تو وہ بھی نہیں ہوتے اور میرے ساتھ ہی رہتے ہیں۔ اس کے بعد سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی، یا رسول اللہ! میں اجازت عطا فرمائیے کہ

قَالَ لَسْتُ كَذَّالِكَ قُلْتُ كَذَّابٌ مِثْلُ هَذَا أَسَدٌ خُلَّ عَلَيْكَ وَكَذَّابٌ أَنْزَلَ اللَّهُ وَالَّذِي قَوْلِي كِبْرُهُ مِنْهُمْ فَكَانَتْ وَأَمَّا قَذَابُ أَشَدَّ مِنَ الْعَلَمِي وَكَانَتْ وَفَتَا كَانَ يَزِدُّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

يَا نَبِيَّ قَوْلِي إِنَّ الَّذِينَ يَمِينُونَ أَنْ تُخَيِّمَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ اللَّهَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ تَشِيْعٌ تَظْهَرُ:

بَابُ قَوْلِي وَلَا يَأْتِلْ أَدْوَالُ فَضْلٍ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يَكُونُوا أُولِي الْقُرْبَى وَالْمَسَاكِينِ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلْيَعْفُوا أَوْ لِيُضْفَعُوا أَلَا تَخَيُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ:

۱۸۶۷۔ وَقَالَ أَبُو اسْمَاءَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا ذُكِرَ مِنْ شَأْنِي الَّذِي ذُكِرَ وَمَا عَلِمْتُ بِهِ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خُطْبَتِهِ فَتَشَهَّدَ خَمِيدَ اللَّهِ وَأَشْأَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ أَسْئِرُ وَأَعْلَى فِي أَمَا يَسْ أَسْئِرُ وَأَهْلِي وَأَسْئِرُ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي مِنْ سُوءٍ وَأَسْئِرُ هُمْ يَكُنْ وَاللَّهُ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ قَطُّ وَلَا تَدْخُلْ بَيْتِي قَطُّ إِلَا وَأَنَا حَاضِرٌ وَلَا غَيْبٌ فِي سَفَرِي الرَّغَابِ مَعِيَ قَامَ سَعْدُ بْنُ مَعَاذٍ فَقَالَ إِشْدَانِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ يُضْرَبَ أَمَّا فَهَمُّهُ قَامَ رَجُلٌ مِنَ كِبَنِي الْخَزْرَجِ وَكَانَتْ



أُمُّ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ مِّنْ سَهْلٍ ذَلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ  
كَذَبْتُ أَمَا وَاللَّهِ أَن تَوَّ كَانُوا مِنِّي أَدْرُسُ مَا  
أَحْبَبْتُ أَن تَضْرِبَ أَعْنَاقَهُمْ حَتَّى كَادَ أَنْ  
يَكُونَ بَيْنَ الْأَدْرُسِ وَالْخُذْرَجِ شَرَفُ الْمَسْجِدِ  
وَمَا عَلِمْتُ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءً ذَلِكَ الْيَوْمَ خَرَجْتُ  
لِبَعْضِ حَاجَتِي وَبُعِيَ أُمُّ مِسْطَعٍ فَقُذِرَتْ وَقَالَتْ  
تَعِسَ مِسْطَعٌ فَقُلْتُ أَيْ أُمُّ تَسْتَيْنِ ابْنِكَ وَ  
سَكَنْتُ ثُمَّ عَثَرْتُ الثَّانِيَةَ فَقَالَتْ تَعِسَ  
مِسْطَعٌ فَقُلْتُ لَهَا تَسْتَيْنِ ابْنِكَ ثُمَّ عَثَرْتُ  
الثَّالِثَةَ فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَعٌ فَأَنْتَهَرْتُهَا  
فَقَالَتْ وَاللَّهِ مَا أَصَبَهُ إِلَّا فَيْكُ فَقُلْتُ فِي  
أَيِّ شَأْنٍ قَالَتْ فَبَقَرْتُ إِلَى الْخُدَيْثِ فَقُلْتُ  
وَكَيْفَ كَانَ هَذَا قَالَتْ نَعَمْ وَاللَّهِ فَرَجَعْتُ  
إِلَى مَبِيتِي كَانَ التَّيْمِيُّ خَرَجْتُ لَدَا أَحَدٍ  
مِنْهُ فُيْلِدٌ وَكَثِيرٌ أَوْ دُعَيْتُ فَقُلْتُ  
لِيَرْسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسِلْنِي  
إِلَى بَيْتِ أَبِي فَأَرْسَلَ مَعِيَ الْغُلَامَ فَذَهَبْتُ  
إِلَى أَسْرِ فَوَجَدْتُ أُمَّ سَهْلٍ وَمَا فِي الشَّغْلِ وَ  
أَبَا بَكْرٍ فَوَقَّعْتُ الْبَيْتَ بَصْرَةً فَقَالَتْ أَيْ مَا  
حَاجَةٌ بِكَ يَا جَنَيْتَهُ فَأَخْبَرْتُهَا وَذَكَرْتُ لَهَا  
الْخُدَيْثَ وَإِذَا هُوَ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهَا مِثْلَ مَا  
بَلَغَ مِثِّي فَقَالَتْ يَا بَنِيَّةُ خُفِّضْنِي عَلَيْكَ  
الشَّانَ فَإِنَّهُ وَاللَّهِ نَعَلْنَا كَانَتْ امْرَأَةً حَسَنَاءُ  
عِنْدَ رَجُلٍ يَحِبُّهَا لَهَا صَرَّ آتِرٌ لَهَا حَسَنَاءُ وَ  
قِيلَ فِيهَا وَإِذَا هُوَ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهَا مَا بَلَغَ مِثِّي  
قُلْتُ وَفَدَّ عَلَيْهِ بِمِثِّي قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ وَرَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ نَعَمْ وَرَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَعْبَذْتُ وَبَكَيْتُ  
فَسَمِعَ أَبُو بَكْرٍ صَوْتِي فَهُوَ قَوْفُ الْبَيْتِ يَقْرَأُ

ہم ایسے لوگوں کی گردنیں اڑا دیں اس کے بعد قلعہ خزرج کے ایک صاحب (سعد بن  
عبادہ رضی اللہ عنہ) کھڑے ہوئے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی والدہ اسی قلعہ  
کی تھیں، انھوں نے کھڑے ہو کر کہا کہ تم بھڑے ہو، اگر وہ لوگ تمہیں نکلنے دے آئے  
تو قلعہ اوس کے ہوتے تم کہیں انھیں قتل کرنا پسند کرتے، ایسا معلوم ہوتا تھا  
کہ مسجد ہی میں اوس دوزخ کے قبائل میں باہم فساد ہو جائے گا مجھے ابھی تک  
تہمت وغیرہ کا کوئی علم نہ تھا اس کا دل کی رات میں میں تمہارے حاجت کے لیے نکلا،  
میرے ساتھ ام مسطح رضی اللہ عنہا بھی تھیں وہ دراستے میں پھیل گئیں اور ان کی  
زبان سے نکلا کہ مسطح تباہ ہو میں نے کہا، آپ اپنے بیٹے کو کوستی ہیں، اس پر  
وہ خاموش ہو گئیں۔ پھر دوبارہ وہ پھیلیں اور ان کی زبان سے وہی الفاظ  
نکلے کہ مسطح تباہ ہو میں نے پھر کہا کہ اپنے بیٹے کو کوستی ہو، پھر وہ تیسری بار  
پھیلیں تو میں نے پھر انھیں ٹوکا، انھوں نے بتایا کہ خدا گواہ ہے میں تو آپ  
بہا کی وجہ سے اسے کوستی ہوں، میں نے کہا کہ میرے کس معاملہ میں انھیں آپ  
کو کوس رہی ہے، بیان کیا کہ انھوں نے سارا راز کھولا، میں نے پوچھا کیا واقعی  
یہ سب کچھ کہا گیا ہے؟ انھوں نے کہا کہ ہاں، خدا گواہ ہے۔ پھر میں نے پھر آ  
گئی، لیکن ان واقعات کو سن کر غم اور دہشت کا یہ عالم تھا کہ مجھے کچھ خبر نہیں کہ  
کس چیز کے لیے باہر گئی تھی، اور کہاں سے آتی ہوں ذرا برا بھی مجھے اس کا  
احساس نہیں تھا، اس کے بعد مجھے بخاری چڑھ گیا اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
سے کہا کہ مجھے میرے والد کے گھر پہنچا دیجئے، انھوں نے میرے ساتھ ایک  
بچہ کو کر دیا۔ میں گھر پہنچی تو میں نے دیکھا کہ (والدہ) ام رومان رضی اللہ عنہا  
نیچے کے حصہ میں ہیں اور (والدہ) ابوبکر رضی اللہ عنہ بالائی حصہ میں کچھ پڑھ رہے ہیں،  
والدہ نے پوچھا بیٹی، اس وقت کیسے آگئیں۔ میں نے وجہ بتائی اور واقعہ کی  
تفصیلات سنائیں ان باتوں سے جتنا میں متاثر ہو گئی تھی، ایسا محسوس ہوا کہ  
وہ اتنا متاثر نہیں ہیں، انھوں نے فرمایا، بیٹی اتنا ہلکا کیوں ہوتی ہو، کم ہی  
ایسی کوئی خوبصورت عورت کسی ایسے مرد کے نکاح میں ہوگی جو اس سے محبت  
رکھتا ہو اور اس کی سکنیں بھی بول اور وہ اس سے حسد نہ کریں اور اس میں سبغ  
و نکالیں اس تہمت سے وہ اس درجہ بالکل بھی متاثر نہیں معلوم ہوتی تھیں جتنا میں  
متاثر تھی۔ میں نے پوچھا، والد کے علم میں بھی یہ باتیں آگئی ہیں؟ انھوں نے کہا کہ  
ہاں، میں نے پوچھا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے؟ انھوں نے بتایا کہ انھوں نے  
کے علم میں بھی سب کچھ ہے۔ میں یہ سن کر رونے لگی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی میری

فَنَزَلَ فَقَالَ لِيَّ مَعْ مَا سَأَلْتُمَا قَالَتْ لَكُمَا الشَّيْءُ  
ذِكْرُ مَنْ سَأَلْتُمَا فَقَالَتْ عَيْنَاهُ قَالَ أَصَمْتُ  
عَلَيْكَ أَيْ بُنْدِيَّةُ الرَّسُولِ إِلَى بَيْنِكَ فَزَعَمْتُ  
وَلَقَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بَنِي نِيْسَالٍ عِنِّي خَادِمِي فَقَالَتْ لَا وَاللَّهِ  
مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا عَيْنًا إِلَّا أَنَّمَا كَانَتْ تَزْفِدُ  
حَتَّى تَدْخُلَ الشَّاهُ فَنَأْكُلَ خَمِيرَهَا أَوْ  
عَجِينَتَهَا دَانُهَا هَانِعُفُ أَمْحَاجِدُ فَقَالَ  
أَمْرٌ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حَتَّى أَتَقَطُّوا إِلَيْهَا فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللَّهِ  
وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا إِلَّا مَا بَعَلْتُمُ الصَّابِيَةَ  
عَلَى حَبْلِ الدَّهَبِ الْحَمِيرِ وَبَكَمُ الرَّمْرِ إِلَى  
ذَلِكَ الرَّجُلِ الشَّيْءُ قِيلَ لَهُ فَقَالَ سُبْحَانَ  
اللَّهِ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ كُنْتُ أَشْيَ قَطُّ  
قَالَتْ عَائِشَةُ فَقِيلَ شَهِيدٌ فِي سَبِيلِ  
اللَّهِ قَالَتْ وَأَصْبَحَ أَبُو آيٍ عِنْدِي فَكَلِمَتَا لَا  
حَتَّى دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَكَانَ مِنَ الْغَضَرِ ثُمَّ دَخَلَ وَكَانَ  
إِكْتَفَانِي أَبُو آيٍ عَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي خُمِدُ  
وَأَشْيَ عَلَيْكَ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعَلْتُمَا يَا عَائِشَةُ  
إِنْ كُنْتُ قَادَرْتُ سُوءًا أَوْ ظَلَمْتُ قَتَوْنِي إِلَى اللَّهِ  
فَإِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ مِنْ عِبَادِهِ قَالَتْ وَكَانَ  
جَاءَتْ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَمَعِيَ حَبَالِيَّةٌ  
بِالْبَابِ فَقُلْتُ أَلَا تَسْتَعِي مِنْ هَذِهِ الْمَرْأَةِ  
أَنْ تَدْ كَرَحِيْمًا فَوَعِظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَفْتُ إِلَى أَبِي فَقُلْتُ أَجِبْهُ  
قَالَ فَمَاذَا أَقُولُ مَا لَنْتَفْتُ إِلَى أَبِي فَقُلْتُ  
أَجِبْ بِهِ فَقَالَتْ أَقُولُ مَاذَا فَلَمَّا لَحِقَ عَيْنَاهُ  
تَشَفَّهَتْ فَحَمِدَتْ اللَّهَ وَاسْتَنْتِ عَلَيْهِ

اودا رسن لی، وہ گھر کے بالائی حصوں میں کچھ پڑھ رہے تھے، اتر کر نیچے آئے اور  
والدہ سے پوچھا کہ اسے کیا پڑھ گیا ہے؟ انھوں نے کہا کہ وہ تمام باتیں اسے بھی معلوم  
ہو گئی ہیں، جو اس کے متعلق کہی جا رہی ہیں، ان کی بھی آنکھیں بھر آئیں اور فرمایا  
مجھے! انھیں قسم دیتا ہوں، اپنے گھر واپس چلی جاؤ۔ چنانچہ وہ واپس چلی آئی،  
رحیب میں اپنے والدین کے گھر آگئی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے  
حجرہ میں تشریف لائے تھے اور میری خادمہ ربیرہ رضی اللہ عنہا اسے میرے  
متعلق پوچھا تھا، انھوں نے کہا تھا کہ نہیں، خدا گواہ ہے، میں ان کے اندر  
کوئی عیب نہیں جانتی، البتہ ایسا ہو جایا کرتا تھا کہ عمری کی غفلت کی وجہ سے  
کہ آٹا گوندھتے ہوئے، سو جایا کرتیں اور بکری اگر ان کا گندھا ہوا آٹا کھا جاتی  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض صحابہ نے ڈانٹ کر ان سے کہا کہ آنحضرت  
کویات صحیح صحیح کیوں نہیں بنا دیتی، پھر انھوں نے کھول کر صاف لفظوں  
میں ان سے واقعہ کی تصدیق چاہی، اس پر وہ بولیں کہ سبحان اللہ! میں تو  
عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس طرح جانتی ہوں جس طرح سناہ کھڑے سونے کو غنا  
ہے، اس تہمت کی خبر جب ان صاحب کو معلوم ہوئی جن کے ساتھ یہ تہمت  
لگائی گئی تھی (یعنی صفوان رضی اللہ عنہ) تو انھوں نے کہا کہ سبحان اللہ! اللہ  
گواہ ہے کہ میں نے آج تک کسی (غیر عورت) کا کپڑا انہیں کھولا۔ عائشہ رضی اللہ  
نے بیان کیا کہ پھر انھوں نے اللہ کے راستہ میں شہادت پائی بیان کیا کہ صبح کے  
وقت میرے والدین میرے پاس آگئے اور میرے ہی پاس رہنے آئے اور میری  
نماز سے فارغ ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لائے۔ میرے  
والدین مجھے دائیں اور بائیں طرف سے پکڑے ہوئے تھے، آنحضرت نے اللہ کی حمد  
شناکی اور فرمایا، اما بعد۔ اے عائشہ! اگر تم نے واقعی کوئی برا کام کیا ہے اور  
اپنے لوہ پر ظلم کیا ہے تو پھر اللہ سے توبہ کرو، کیونکہ اللہ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا  
ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک انصاری خاتون بھی آگئی تھیں اور  
دروازے پر بیٹھی ہوئی تھیں، میں نے عرض کی، آپ ان خاتون کا خیال نہیں  
فرمائیے کہیں یہ اپنی سمجھ کے مطابق کوئی الٹی سی دی، کوئی بات باہر کہہ دیں۔  
پھر آنحضرت نے نصیحت فرمائی، اس کے بعد میں اپنے والد کی طرف متوجہ ہوئی  
اور کہا کہ آپ آنحضرت کو جواب دیں۔ انھوں نے فرمایا کہ میں کیا کہوں، پھر میں والدہ  
کی طرف متوجہ ہوئی اور ان سے عرض کی کہ آپ جواب دیجئے، انھوں نے بھی یہی  
کہا کہ میں کیا کہوں جب کسی نے میری طرف سے کچھ نہیں کہا تو میں نے شہادت کے

بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قُلْتُ أَمَا بَعْدُ فَوَاللَّهِ لَكُنْ  
 قُلْتُ لَكُمُ إِنِّي لَمْ أَفْعَلْ وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
 يَنْهَى عَنِ الْمَصَادِقَةِ مَا ذَاكَ بِنَا فِي عِنْدِ كُفْرٍ  
 لَعَنَهُ تَكَلَّمْتُمْ بِهِمْ وَأَسْرِكْتَهُ فُلُوْكُمْ وَإِنْ  
 قُلْتُ إِنِّي فَعَلْتُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنِّي لَمْ أَفْعَلْ  
 لَتَقُولَنَّ خُذْ بَأْتِ بِهِمْ عَلَى نَفْسِهِمَا وَإِنِّي وَاللَّهِ  
 مَا أَحْبَبْتُ فِي ذَلِكُمْ مِثْلًا وَاللَّهِ اسْمُ  
 يَعْقُوبَ فَلَمْ أَقْدِرْ عَلَيْهِ إِلَّا أَبَا يُوسُفَ حَبِيبٍ  
 قَالَ فَصَبْرٌ حَبِيبٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا  
 تَصِفُونَ وَأَنْزَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ مِنْ سَاعِدَيْهِ فَسَكَنَّا فَرَفَعَ عَنْهُ وَإِنِّي لَأَكْفِي  
 بَيْنَ السَّيِّدِ فِي وَجْهِهِ وَهُوَ يَمْسُ حَبِيبُهُ  
 وَيَقُولُ أَنبَشِي بَاعَاشِيَّةٌ فَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ  
 بُرْءًا تَلَكُ فَاكْتُ وَكُنْتُ أَشَدَّ مَا كُنْتُ غَضَبًا  
 فَقَالَ لِي أَبُودَايَ قُوْ فِي إِلَيْهِ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا  
 أَقُوْمُ إِلَيْهِ وَلَا أَحْمَدُهُ وَلَا أَحْمَدُكُمْ  
 وَلَكِنْ أَحْمَدُ اللَّهَ الَّذِي أَنْزَلَ بَرَاءَةً فِي لَعْنَةٍ  
 سَمِعْتُمُوهُ فَمَا أَنْكَرْتُمُوهُ وَلَا غَيَّرْتُمُوهُ  
 وَكَانَتْ عَاشِيَّةٌ تَقُولُ أَمَا نَبِيُّ ابْنَةِ  
 حَبْشٍ فَعَصَمَهَا اللَّهُ بِدِيْهَا فَلَمْ تَقُلْ إِلَّا  
 خَيْرًا وَأَمَا أَخْتَهَا حَمْنَةُ فَهَكَكَتَ فِينِ  
 هَذِكْ دَكَانَ الشَّيْءِ يَتَكَلَّمُ فِيهِ مُسْطَعٌ  
 وَحَسَّانُ بْنُ ثَابِيْتٍ وَالْمَتَافِقُ عَبْدُ اللَّهِ  
 ابْنُ أَبِي وَهُوَ الَّذِي كَانَ يَتْلُوْ شَيْئِهِ  
 وَجَبْمَعُهُ وَهُوَ الَّذِي تَوَلَّى كِبْرَةَ  
 مِنْهُمْ هُوَ وَحَمْنَةُ قَالَتْ فَخَلَفَ  
 أَبُو بَكْرٍ أَنْ لَا يَنْفَعُ مُسْطَخَابًا فَعَزَّ  
 أَمْرًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا  
 يَأْتِيكَ أَوْ لَوْ الْفَضْلُ مِنْكَ إِلَى الْخَيْرِ

عبداللہ کی شان کے مطابق اس کی حمد و ثنا کی اور کہا: اے اللہ گواہ ہے، اگر میں آپ لوگوں سے یہ کہوں کہ میں نے اس طرح کی کوئی بات نہیں کی۔ اور اللہ عزوجل گواہ ہے کہ میں اپنے اس دعوے میں سچی ہوں گی، تو آپ لوگوں کے خیال کو بدلنے میں میری یہ بات مجھے کوئی نفع نہیں پہنچانے کی کیونکہ یہ بات آپ لوگوں کے دل میں رچ بس گئی ہے اور اگر میں یہ کہہ دوں کہ میں نے واقعی یہ کام کیا ہے، حالانکہ اللہ خوب جانتا ہے کہ میں نے ایسا نہیں کیا ہے تو آپ لوگ کہیں گے کہ اس نے تو جبرم کا اقرار خود کر لیا ہے، خدا گواہ ہے کہ میری اور آپ لوگوں کی مثال یوسف علیہ السلام کے والد (یعقوب علیہ السلام) کی سی ہے، کہ انھوں نے فرمایا تھا "پس صبر ہی اچھا ہے اور تم لوگ جو کچھ بیان کرتے ہو اس پر اللہ ہی مدد کرے" یا میں نے ذہن پر بہت زور دیا کہ یعقوب علیہ السلام کا نام یاد آجائے لیکن نہیں یاد آیا۔ اسی وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کا نزول شروع ہو گیا، اور ہم سب خاموش ہو گئے۔ پھر آپ سے یہ کیفیت ختم ہوئی تو میں نے دیکھا کہ مسرت و خوشی آنحضرت کے چہرہ مبارک سے ظاہر ہے آنحضرت نے (سیدہ سے) اپنی بیٹنی صاف کرتے ہوئے ارشاد فرمایا، عائشہ! تجھیں بشارت ہو، اللہ تعالیٰ نے تمھاری برادرت نازل کر دی ہے۔ بیان کیا کہ اس وقت مجھے بڑا طیش آ رہا تھا میرے والدین نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑی ہو جاؤ وہیں نے کہا کہ خدا گواہ ہے میں آنحضرت کے سامنے کھڑی نہیں ہوں گی نہ آنحضرت کا شکر یہ ادا کروں گی، اور نہ آپ لوگوں کا شکر یہ ادا کروں گی، میں تو صرف اس اللہ کا شکر ادا کروں گی جس نے میری برادرت نازل کی ہے۔ آپ لوگوں نے تو یہ خواہ سنی اور اس کا انکار بھی نہ کر سکے، اس کے ختم کرنے کی بھی کوشش نہیں کی، عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو اللہ تعالیٰ نے ان کی دینداری اور تقویٰ کی وجہ سے اس جہمت میں پڑنے سے محفوظ رکھا انھوں نے خیر کے سوا اور کوئی بات نہیں کہی البتہ ان کی بہن حمزہ رضی اللہ عنہا ہلاک ہوئے والوں کے ساتھ ہلاک ہوئیں، (یعنی انھوں نے بھی افزاء پھیلانے میں حصہ لیا) اس افزاء کو پھیلانے میں مسطح اور حسان (رضی اللہ عنہما) اور منافق عبداللہ بن ابی نہر حصہ لیا تھا عبداللہ بن ابی منافق ہی نے اس افزاء کو پھیلانے کی کوشش کی تھی اور وہی ہر روز نئی باتیں پیدا کرتا تھا۔ اسی شخص نے سب سے بڑھ کر اس میں حصہ لیا تھا اور حمزہ بھی اس کے ساتھ ہو گئی تھیں۔ بیان کیا کہ پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی کہ مسطح رضی اللہ عنہ کو کوئی مادہ آئندہ کبھی نہیں پہنچائیں گے اس پر

اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "اور جو لوگ تم میں بزرگی اور وسعت دے دیں، الخ" اس سے مراد ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں وہ قرابت و اول اور مسکینوں کو اس سے مراد مسطح رضی اللہ عنہ ہیں۔ (دینی سے قسم رکھا، جیسے) اللہ تعالیٰ کے ارشاد و کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ اللہ تمہارے قصور و معاف کرنا ہے، بیشک اللہ بڑا مغفرت والا بڑا رحمت والا ہے، چنانچہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کئی خدا کی قسم اے ہمارے رب! ہم تو اسی کے خواہشمند ہیں کہ آپ ہماری مغفرت فرمادیں پھر یہ سب کچھ اس طرح مسطح رضی اللہ عنہ کو اخراجات دینے لگے۔

۸۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور اپنے دو پٹے اپنے سینوں پر ڈالے را کیں اور احمد بن شہیب نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے یونس نے ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اللہ مہاجرین اولین کی عورتوں پر رحم فرمائے جب اللہ تعالیٰ نے آیت "اور اپنے دو پٹے اپنے سینوں پر ڈالے را کیں، نازل کی تو انھوں نے اپنے تہذیبوں کو چھوڑ کر ان کے دو پٹے بنائے۔"

۱۸۶۹۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن نافع نے حدیث بیان کی ان سے حسن بن مسلم نے ان سے صفیہ بنت شہب نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی تھیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ "اور اپنے دو پٹے اپنے سینوں پر ڈالے را کیں" تو انصار کی عورتوں نے اپنے تہذیبوں کے کنارے بھاڑ کر ان سے اپنے سینوں کو چھپایا۔

### سورۃ الفرقان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ عباد منثورات سے مراد وہ چیز ہے جو ہوا کے ساتھ غبار کی صورت میں بہتا رہتا ہے نہ مائل نہ منکسر سے طلوع فجر سے طلوع شمس تک کا وہ قدر مراد ہے "ساکنا" یعنی دائماً علیہ و علیہ "سے مراد طلوع شمس ہے "خلفہ" کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی شخص رات گزارا یا کوئی عمل انجام نہ دے سکا تھا اور دن کو اسے بچا لایا۔ یا دن کا کوئی عمل انجام نہ دے سکا تھا اور رات

الْأَيَّةُ يَعْنِي أَمَّا حِكْمُهَا فَالْمُسْلِمُونَ أَنْ يَتَوَكَّلُوا عَلَى اللَّهِ الْمُسْلِمِينَ يَعْنِي مِسْطَحًا إِلَى قَوْلِهِ أَكَلُوا خَبِيثَاتٍ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ حَتَّى قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا رَبِّ إِنَّا نَحْبُوبُ أَنْ تَغْفِرَ لَنَا وَعَدَا لَكَ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ

بِأَيِّ قَوْلِهِ وَلْيَضْرِبْ بَيْنَ يَدَيْهِمْ جَبُومٌ يَهْبِطُ وَ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ قَالَ ابْنُ سَيْمَاءٍ عَنْ عُمَرَ وَكَأَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ يَذَرُهُمُ اللَّهُ بِنَاءَ الْمُهَاجِرَاتِ الْآدُلِ لَمَّا أُنْزِلَ اللَّهُ وَلْيَضْرِبْ بَيْنَ يَدَيْهِمْ جَبُومٌ يَهْبِطُ سَقَطَتْ مَرُوطُهُنَّ فَاخْتَمَرْنَ بِهِ

۱۸۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَتْ تَقُولُ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَلْيَضْرِبْ بَيْنَ يَدَيْهِمْ جَبُومٌ يَهْبِطُ أَخَذْنَ أَمْرَهُنَّ فَتَقَفْنَ بَيْنَ يَدَيْهِمْ فَاخْتَمَرْنَ بِهَا

### الْفُرْقَانُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَيَاةً مَثْنُوْرًا مَا شَفَعِي بِهِ السَّيِّئُ مَدَّ الْغُلَّتْ مَا بَيْنَ طُلُوعِ الْفَجْرِ إِلَى طُلُوعِ الشَّمْسِ سَابِقًا دَائِمًا عَلَيْهِ دَلِيلٌ طُلُوعُ الشَّمْسِ خَلْقَةٌ مِّنْ فَاتَةٍ مِنَ اللَّيْلِ عَمَلٌ آدَمٌ كَذِبٌ بِالْغَيَارِ أَوْ فَاتَةٌ بِالْغَيَارِ آدَمٌ كَذِبٌ بِاللَّيْلِ وَقَالَ الْحَسَنُ

لے عرب جاہلیت میں دو پٹے کو سینے پر ڈالنے کا رواج نہیں تھا اور جو وہ فریجی تمدن کی طرح عرب جاہلیت میں بھی عورتیں لباس طرح پہنتی تھیں ان کو پشت کا حصہ ترکہ و ہکا رہتا، لیکن سبز کا حصہ برائے رکھتی تھیں اور دو پٹے کی قسم کی اگر کوئی چیز ہوتی تو اسے سبز پر رکھنے کے بجائے لمباٹی میں یونہی ڈال دیتیں۔

بجایایا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ”حب لنا من اذواجنا“ (والی آیت میں ”قرۃ عین“) سے مراد اللہ کی اطاعت ہے اور اس سے بڑھ کر عین کی آنکھ کی تازگی کا اور کیا سامان ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے حبیب کو اللہ کی اطاعت میں دیکھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”ثبورا“ بمعنی ویلا ہے۔ دوسرے صاحب نے فرمایا کہ لفظ ”سعیہ“ مذکر ہے، ”تسعر“ اور ”اضطرام“ کا مفہوم ہے آگ کا تیزی کے ساتھ جھلا۔ ”قلی علیہ“ ای تقر علیہ اہلیت اور اہللت سے ماخوذ ہے۔ ”الراس“ بمعنی معدن ہے، جمع رساس آتی ہے۔ ”مالیعا“ بولتے ہیں ”ماعبات یہ شیئا“ جب کسی چیز کی کوئی حیثیت نظر میں نہ ہو کسی شافقہ میں نہ ہو۔ ”غلا“ ای بلا گا۔ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، ”وعنوا“ بمعنی طغوا ہے۔ ابن عیینہ نے فرمایا کہ ”عاقبتہ“ سے مراد وہ ہوا ہے جو ہر پروردگار فرشتوں نے چلائی ہو۔

۷۸۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے چہروں کے بل جہنم کی طرف لے جائے جائیں گے یہ لوگ جگہ کے لحاظ سے بدترین اور طریقہ میں بہت گمراہ ہیں“

۱۸۶۰۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یونس بن محمد بغزالی نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ایک صاحب نے پوچھا، اے اللہ کے نبی! کافر کو قیامت کے دن اس کے چہرہ کے بل کس طرح دھرایا جائے گا؟ آنحضور نے ارشاد فرمایا! اللہ جس نے تمہیں اس دنیا میں دو پاؤں پہنچایا ہے اس پر قادر ہے کہ قیامت کے دن کافر کو اس کے چہرہ کے ذریعہ چلائے۔ قتادہ نے فرمایا، یقیناً ہمارے رب کی عزت کی قسم، یونہی ہو گا۔

۷۸۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہیں پکارتے اور جس (انسان) کی جان کو اللہ نے محفوظ قرار دیا ہے اسے قتل نہیں کرتے، مگر ہاں حق پر اور دُعا کرتے ہیں، اور جو کوئی ایسا کرے گا اسے سزا ہے سابعہ پڑے گا“ انا، بمعنی عقوبت و سزا ہے۔

هَبْ لَنَا مِنْ اَنْسٍ دَاجِنًا فِي طَاعَةِ اللهِ وَ مَا شِئْنِي اَقْدَرُ لِعَيْنِ الْمُؤْمِنِ اَنْ تِيْدِي حَبِيْبَهُ فِي طَاعَةِ اللهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ثُبُوْرًا وَاَيْتُكَ وَقَالَ غَيْرُهُ السَّعِيْدُ مَذْكُوْرٌ وَالتَّسْعِرُ وَالْاضْطِرَامُّ الشَّوْقُ وَالشَّدِيْدُ تُمْلِيْ عَلَيْهِ تَقْرَأُ عَلَيْهِ مِنْ اَمَلِيَّتٍ وَ اَمَلَّتْ الدَّرْسُ الْمَعْدِنُ جَمْعُهُ رِسَاسٌ مَا يَعْجَبُ يُقَالُ مَا عَبَاتُ بِهٖ شَيْئًا لَمْ يُعِشْ بِهٖ غَرًا مَا هَلَكَ غَا وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَ عَتَوُا طَغَوْا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَاثِيَةً عَنَّتْ عَنْ الْخُرَاتِ

بَابُ ۸۳ قَوْلِهِ الَّذِي يُخَشِّرُونَ عَلَى وَجْهِهِمْ إِلَى جَهَنَّمَ اُولَٰئِكَ سَرُّ مَكَانًا وَ اَصْلُ سَبِيلٍ

۱۸۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ يُخَشِّرُ الْكَافِرُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالَ اَلَيْسَ الَّذِي اَمْشَاةُ عَلَى التَّجْلِبِيْنَ فِي النَّبَاِ قَادِرًا عَلَى اَنْ يُخَشِّرَهُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالَ قَتَادَةُ بَلَى وَ عِدَّةٌ رَپْنَا

بَابُ ۸۴ قَوْلِهِ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللهِ اِلٰهًا خَرَدٌ لَا يَهْتَلُوْنَ النَّفْسَ اَلَّتِيْ حَرَّمَ اللهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَ مَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْنِ اَنَامًا الْعُقُوْبَةُ

۱۸۷۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سَعْيَانَ  
قَالَ حَدَّثَنِي مَتَّوِيُّ بْنُ مَرْثُومٍ عَنْ أَبِي قَاتِلٍ  
عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ وَحَدَّثَنِي  
وَاصِلٌ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
سَأَلْتُ أَوْسَمَ بْنَ سُلَيْمٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا الذَّنْبُ عِنْدَ اللَّهِ أَكْبَرُ  
قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ مِثْلًا دَّ هُوَ خَلْقَكَ قُلْتُ  
ثُمَّ أَمَّا قَالَ ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ  
مُشَبَّهًا أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَمَّا  
قَالَ أَنْ كُذِّبَ بِجَبَلٍ لَكَ جَارٍ قَالَ وَ  
نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فَهَبْ يَقُولُ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِينَ رَحِمَهُ  
مَعَ اللَّهِ إِنَّهَا أَخْرَجَتْكَ يَتْلُونَ الْقُرْآنَ  
حَرَّمَ اللَّهُ إِلَهُ الْبَاطِلِ

۱۸۷۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا  
هَيْشَامُ بْنُ يَوْسُفَ أَنَّ ابْنَ جَرِيمٍ أَخْبَرَهُ  
قَالَ أَخْبَرَنِي النُّسَيْرِيُّ بِرَدِّهِ أَنَّهُ سَأَلَ سَعِيدَ  
ابْنَ جَبْرِ هَلْ يَكُنْ قَتْلُ مَوْلَاكَ مَعْتَبَرًا مِنْ  
كُفْرَةٍ فَهَرَأْتُ عَلَيْهِ وَلَا يَكْفُرُونَ  
النَّفْسُ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ فَقَالَ سَعِيدٌ  
قَدْ أَتَاهَا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ كَمَا قَدْ أَتَاهَا عَلَى  
هَذِهِ مَكِّيَّةٌ نَسَخَتْهَا آيَةُ مَدَنِيَّةٌ الَّتِي  
فِي سُورَةِ التَّائِبَةِ

۱۸۷۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا  
عَنْهُ عَنْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ  
النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ قَالَ اخْتَلَفَ  
أَهْلُ الْأَنْكَوْفَةِ فِي قَتْلِ الْمُؤْمِنِ فَوَحَلَتْ  
فِيهِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ نَزَلَتْ فِي أَخِي

۱۸۷۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی  
ان سے سعید بن مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو قاتل نے حدیث بیان کی  
ان سے ابو مائسرة نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن مسدد نے حدیث بیان کی  
ان سے واصیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو ذر نے حدیث بیان کی، ان سے  
اوسم بن سلیم نے حدیث بیان کی، ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کفر  
گناہ اللہ کے نزدیک سب سے بڑا ہے، یا خیر؟ ارشاد فرمایا، یہ کہ تم  
اللہ کا کسی کو شریک ٹھہراؤ، حالانکہ اسی نے تمہیں پیدا کیا ہے میں نے پوچھا  
اس کے بعد کونسا؟ فرمایا کہ اس کے بعد سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ تم اپنی اولاد  
کو اس خوف سے مار ڈالو کہ وہ تمہاری روزی میں شریک ہوگی۔ میں نے پوچھا  
اس کے بعد کونسا؟ فرمایا اس کے بعد یہ کہ تم اپنی بیوی سے زنا کرو۔  
بیان کیا کہ یہ آیت حضور اکرم کے ارشاد کی تصدیق کے لیے نازل ہوئی کہ  
اور جو اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہیں پکارتے اور جس (انسان) کی جان  
کو اللہ نے محفوظ قرار دیا ہے اسے قتل نہیں کرتے، مگر اہل حق پر۔

۱۸۷۲۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام بن یوسف  
نے خبر دی، انھیں ابن جریر نے خبر دی، کہا کہ مجھے جاسم بن ابی زہ نے خبر دی  
انھوں نے سعید بن جبیر سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص کسی مسلمان کو قتل کرے  
دے تو اس کی اس گناہ سے توبہ قبول ہو سکتی ہے، یا انھوں نے فرمایا کہ نہیں  
ابن زہ نے بیان کیا کہ میں نے اس پر یہ آیت پڑھی کہ اور جس کی جان کو اللہ  
نے محفوظ قرار دیا ہے اسے قتل نہیں کرتے، مگر اہل حق کے ساتھ، سعید بن  
جبیر نے فرمایا کہ میں نے بھی یہ آیت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سامنے پڑھی  
تھی، تو انھوں نے فرمایا تھا کہ مکئی آیت ہے اور مدنی آیت جو اس سلسلہ  
میں سورہ تائب میں ہے اسی سے اس کا حکم منسوخ ہو گیا ہے۔

۱۸۷۳۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث  
بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مغیرہ بن نعمان نے، ان سے  
سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ اہل انکوفا کے قتل کے مسئلے میں اختلاف ہوا،  
وہ اس کے قتل کی توبہ قبول ہو سکتی ہے یا نہیں، تو میں سفر کر کے ابن عباس رضی اللہ  
عنہ کی خدمت میں پہنچا تو آپ نے فرمایا کہ سورہ نساء کی آیت جس میں یہ ذکر ہے

سلہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کا یہ مسلک جمہور امت کے خلاف ہے ممکن ہے آپ نے سدباب ذریعہ کے طور پر حکم بیان کیا ہو۔

کہ جس نے کسی مسلمان کو قتل کیا اس کی جزا جہنم ہے اس سلسلہ میں سب سے آخر میں نازل ہوئی سب سے اوکسی دوسری چیز سے منسوخ نہیں ہوتی ہے۔ ۱۸۴۴۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ”خبراء جہنم“ کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس کی توبہ قبول نہیں ہوگی اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ“ کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ یہ ان لوگوں کے متعلق ہے جنہوں نے زمانہ جاہلیت میں قتل کیا ہو۔

۱۸۴۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”قیامت کے دن اس کا عذاب بڑھتا جائے گا اور وہ اس میں ہمیشہ ذلیل ہو کر رہا رہے گا۔“

۱۸۴۵۔ ہم سے سعد بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ ان سے عبد الرحمن بن ابی ریحی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے آیت ”اور جو کوئی کسی مومن کو قتل کرے اس کی جزا جہنم ہے اور سورہ الفرقان کی آیت ”اور جس انسان کی جان کو اللہ نے محفوظ قرار دیا ہے اسے قتل نہیں کرنے مگر اے حق پر“ اور ”مَنْ تَابَ وَآمَنَ“ تک۔ میں نے اس آیت کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو اہل مکہ نے کہا کہ جو قوم نے اللہ کے ساتھ شریک بھی ٹھہرایا ہے اور ناحق ایسے قتل بھی کئے ہیں جنہیں اللہ نے محفوظ قرار دیا تھا، اور خواہش کا بھی ارتکاب کیا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ”مگر اے جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک کام کرتا رہے“ اس پر اللہ تعالیٰ رحمۃ والا بڑا رحمت والا ہے۔ تک۔

۱۸۴۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”مگر اے جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک کام کرتا رہے“ سو ایسے لوگوں کو اللہ کی عفو و رحمت کی بدولت نیکیاں عافیت کرے گا اور اللہ تو ہے ہی بڑا مغفرت والا، بڑا رحمت والا۔

۱۸۴۶۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انہیں ان کے والد نے خبر دی، انہیں شعبہ نے، انہیں منصور نے ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ مجھے عبد الرحمن نے بتایا کہ میں نے قتل کیا ہو اور پھر اسلام لائے ہوں تو ان کا حکم کیا آیت میں بتایا گیا ہے لیکن اگر کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کو ناحق قتل کرے تو ابن عباس رضی اللہ عنہ کے نزدیک اس کی سزا جہنم ہے۔ اس گناہ سے اس کی توبہ قبول نہیں ہے۔

مَا نَزَلَ وَلَمْ يَشْهَدْهَا  
شَيْءٌ؟

۱۸۴۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى فَجَزَاءُ مَا جَفَمْتُمْ قَالَ لَا تَذَمُّهُ لَهُ وَعَنْ قَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ لَا مَبْرَأَ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ الْآخِرَ قَالَ كَأَنْتُمْ هَٰذِهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ؟

بَابُ قَوْلِهِ يَصَافُّ لَكَ الْعَذَابُ نِزْمُ الْفَيْمَةِ وَيُجْلَدُ فِيهِ مَهَانًا؟

۱۸۴۵۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ أَبِي سُمَيْلَةَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَدًّا فَجَزَاءُ مَا جَفَمْتُمْ قَوْلِهِ وَلَا يَغْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ حَتَّىٰ يَكُونَ الْإِثْمُ تَابَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لَمَّا نَزَلَتْ قَالَ أَهْلُ مَكَّةَ فَقَدْ عَدْنَا بِأَمْرِ اللَّهِ وَقَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَاتَّكَيْنَا الْقَوَاعِشَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ إِلَيْنَا تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا إِلَىٰ قَوْلِهِ غَفُورًا رَحِيمًا؟

بَابُ قَوْلِهِ إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا؟

۱۸۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا يَحْيَىٰ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ أَمَرَ فِي

بن ابی ہریر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دعا کرتوں کہ بارے میں پوچھوں یعنی ”اور جس نے کسی مومن کو قصداً قتل کیا“ (الحج) میں نے آپ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ یہ آیت کسی چیز سے بھی منسوخ نہیں ہوئی ہے (اور دوسری آیت جس کے بارے میں (مجھے اھول نے پوچھے) کا حکم دیا تھا وہ یہ تھی ”اور جو لوگ کسی اور کو اللہ کے ساتھ معبود نہیں پہچانتے آپ نے اس کے متعلق فرمایا کہ یہ مشرکین کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

۷۸۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”پس منقریب۔ (محبلاً ان

کے لیے) وہاں بن کر رہے گا۔“

۱۸۷۷۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے امش نے حدیث بیان کی ان سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے مسروق نے بیان کیا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا (قیامت کی) پانچ نشانیوں کو رکھ چکی ہیں، دھواں جس کا ذکر آیت یوم تاقی السماء مدحان مبین میں ہے (چاند جس کا ذکر آیت اقتربت الساعة والسنق القمر میں ہے) روم جس کا ذکر غلبت الروم میں ہے) بطشہ جس کا ذکر یوم نبطش البطشۃ اکبریٰ میں ہے (اور وہاں جس کا ذکر ضوف یوں لڑا نہیں ہے)۔

### سورۃ الشعراء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ”تعبثون“ یعنی تمہارے ”ہسینم“ سے مراد وہ چیز ہے کہ چھوٹے ہی اس کے اجزاء بکھر جائیں ”مسحور“ یعنی مسحورین ہے ”لیکے“ اور ”الاکیکہ“ ایکہ کی جمع ہے ”اور یہ“ شجر کی جمع ہے ”یوم الظلۃ“ سے مراد ان پر عذاب کا سایہ پڑنا ہے ”موزون“ اسی معلوم کا لفظ ”ای الجبل“ مجاہد کے تفسیر نے کہا کہ ”لشردۃ“ میں تشرذمہ ”چھوٹی سی جماعت کو کہتے ہیں۔“ فی الساجدین ”ای المصلین ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”لعلکم تحذرون“ ”میں تم کو علم کا حکم کے معنی میں ہے ”الریح“ یعنی زمین کا بالائی حصہ اس کی جمع ریحہ اور ریح ہے اس کا واحد ریحہ ہے ”مصانع“ ہر طرح کی عمارت کو مصلعہ کہتے ہیں۔ ”فرحین“ اسی مرعین، فارحین بھی اسی معنی میں ہے

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ وَمَنْ يَقْتُلُ مُؤْمِنًا مُتَعَبِّدًا فَسَاءَ لَنَّهُ فَقَالَ لَمْ يَنْسَخْهَا شَيْءٌ وَعَنْ وَالتَّائِبِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ قَالَ نَزَلَتْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُولُوا قَوْلَ تَكُونُ

لِذَا مَا هَكَذَا:

۱۸۷۷۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُودٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ خَسْبٌ وَشَدٌّ مَضْرِبُ الْبُخَانِ وَالْغَمُّ وَالْزُّمُّ وَالْبَطْشَةُ وَالْزُّمُّ قَوْلُ تَكُونُ

لِذَا مَا هَكَذَا:

### سُورَةُ الشُّعَرَاءِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَعَبَثُونَ كَتَبُونَ هَظِيمٌ يَتَفَقَّتُ إِذَا مَسَّ مَسْحَرَتِي الْمُسْحُورِينَ لَيْكَةً وَالْأَيْكَةُ جَمْعُ أَيْكَةٍ وَهِيَ جَمْعُ شَجَرٍ يَوْمَ الظِّلَةِ الظِّلُّ لُغَةً أَبِ يَأْتِيهِمْ مَوْتٌ مِنْ مَعْلُومٍ كَالظُّلِّ وَالْجَبَلُ الشَّيْءُ ذِمَّةٌ طَائِفَةٌ قَلِيلَةٌ فِي السَّاجِدِينَ الْمُصَلِّينَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَعَلَّكُمْ تَحْذَرُونَ كَأَنَّكُمْ الْبَرِيْعَ الْبَرِيْعَ مِنَ الْأَسْرَابِ وَجَمْعُهُ بَرِيْعَةٌ وَأَسْرَابُهُ وَاحِدَةُ الْبَرِيْعَةِ مَصَانِعُ كُلُّ بَيْتٍ فِيهِ مَصْنَعَةٌ فَرَحِينُ





خطاب کر کے فرمایا، تمھارا کیا خیال ہے، اگر میں تم سے کہوں کہ وادی میں رہاڑی کے پیچھے ایک لشکر ہے اور وہ تم پر چھڑ کر آ جاتا ہے تو کیا تم میری اس اطلاع کی تصدیق کر دے گے؟ سب نے کہا کہ ہاں، ہم آپ کی تصدیق کریں گے، ہم نے ہمیشہ آپ کو سچا ہی پایا ہے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ پھر سنو، میں تمھیں اس شدید عذاب سے ڈراتا ہوں جو بالکل سامنے ہے، اس پر ابولہب بولا، تجھ پر سارے دن تباہی نازل ہو، کیا تم نے یہیں اسکی یہ اٹھا کیا تھا۔ اسی واقعہ پر آیت ”ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ برباد ہو گیا نہ اس کا مال اس کے کام آیا تو نہ اس کی کمائی ہی“

۱۸۸۱۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے خبر دی کہ ابوبررہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، جب آیت ”اور اپنے کنبے کے عزیزوں کو ڈراتے رہیے“ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مصفا پہاڑی پر کھڑے ہوئے اور آواز دی کہ اے معشر قریش! یا اسی طرح کا اور کوئی علم آپ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ کی اطاعت کے ذریعہ اپنی جانوں کو اس کے عذاب سے بچاؤ و اگر تم شرک سے باز نہ آئے تو اللہ کی بارگاہ میں تمھارے لیے کسی درجہ میں بقید نہیں ہوں گا، اے بنی عبد مناف! اللہ کے بارے میں میں تمھارے لیے بالکل کچھ نہیں کر سکتا گا، اے عباس بن عبدالمطلب! اللہ کی بارگاہ میں میں تمھارے لیے کچھ بھی نہیں کر سکتا گا، اے صفیہ رسول اللہ کی چھوٹی بیٹی! میں اللہ کے یہاں کچھ فائدہ نہ پہنچا سکتا گا۔ اے فاطمہ، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی! میرے دل میں سے جو چاہو مجھ سے مانگو، لیکن اللہ کی بارگاہ میں میں تمھیں کوئی فائدہ نہ پہنچا سکتا گا۔ اس روایت کی متابعت اصبح نے ابن دہب کے واسطے سے انھوں نے نويس سے اور انھوں نے ابن شہاب سے کی۔

### سورۃ النمل

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

”الحنا“ یعنی وہ چیز جو چھپی ہوئی ہو۔ ”لا قبل“ ”ای لا لاقہ“۔ ”العرص“ ہر بلور سے بنے ہوئے پختہ فرش کو کہتے ہیں جیل کے سعی بھی استعمال ہوتا ہے، اس کی جمع ”عرص“ ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”دہا عرش“ ای سریر، کریم سے مراد کارگری کا بہتر نمونہ اور پیش قیمت ہوتا ہے۔ ”مسلمین“ بمعنی طائعتین، ”اروق“

قَرِيشُ فَقَالَ اَسْأَلُكُمْ كَوْنُ اخْبَرْتُكُمْ اَنْ خَلِيْلًا بِالْوَادِي تَرِيدُ اَنْ تُغَيِّرَ عَلَيْكُمْ اَكْنَهْدُ مُصَدَّرَةً قَالُوا اَنْعَدْ مَا جَدَدْنَا عَلَيْكَ الذَّمَّ قَالُوا قَالِي مُنْذِرٌ لَكُمْ مَبْنِي مَدِي عَدَابُ مُشَدِّدٌ فَقَالَ اَجُودُ لَهَبُ تَبَا لَكَ سَائِرُ النِّوْمِ اِيْهَلْنَا اَخْبَعْتَنَا فَذَلَّتْ مَتَبْتُ مَدَا اَجِيْ لَهَبُ وَتَبَّ مَا اَغْنَى عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ

۱۸۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَاهُمُ زَيْدًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَنْزَلَ اللَّهُ ذَا مَنَ ذُرْعَيْنِ لَكَ الْوَادِيَيْنِ قَالَ يَا مَعْشَرَ قَرِيشٍ أَوْ كَلِمَةً تَحْوِيهَا مُشْتَرَفَا أَنْفُسِكُمْ لَوْ أَغْنَى عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَوْ أَغْنَى عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَوْ أَغْنَى بِنِ اللَّهِ شَيْئًا وَيَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُولِ اللَّهِ لَوْ أَغْنَى عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا وَيَا فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ مَتَى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلِّمْ سَلَامِي مَا شِئْتُ مِنْ مَالِي لَوْ أَغْنَى عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا تَابَعَهُ أَصْبَحُ عَنْ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ

### النمل

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَالْحَبْأُ مَا خَبَأَتْ لَدُنَّ لَهَا فَذَاقُوا وَكُنَّا عَلَيْهِمْ مَلَا طِ الْخَبْأُ مِنَ الْقَوَارِعِ وَالصَّرْحُ الْفَضْرُ وَجَمَاعَتُهُ مَصْرُومٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَتَلَحَّأَ عَدُوُّ سَرِيرٌ كَرِيمٌ حَسَنُ الصَّنْعَةِ وَغَلَّأَ الثَّقَلَيْنِ

ای اقرب۔ ”جامدہ“ اسے تائید اور معنی ”ای جہلی۔ مجاہد نے فرمایا کہ۔ ”نکروا“ معنی غیر واجبہ“ و اوتینا العلم بسلیمان علیہ السلام نے فرمایا تھا ”الفرح“ سے مراد پانی کا وہ حوض ہے جس کا دو پریمان علیہ السلام نے بلور کا فرش بچھا دیا تھا۔

### سورۃ القصص

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”ہر شے فنا ہونے والی ہے بجز اس کی ذات کے“ (الادجہہ سے مراد ہے) ”بجز اس کی سلطنت کے“ بعض حضرات نے اس سے مراد وہ اعمال یہ جو اللہ کی رضا و خوشنودی کے لیے کئے گئے ہوں مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ”الاسماء“ بمعنی الحج ہے۔

۷۹۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”جس کو آپ چاہیں ہدایت دے سکتے ہیں اللہ ہدایت دیتا ہے اسے جس کے لیے اس کی مشیت ہوتی ہے“

۱۸۸۲۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعب نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں سعید بن مسیب نے خبر دی، ان سے ان کے والد رسیب بن حزن رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ابوطالب کی وفات کا وقت ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے، ابوجہل اور عبد اللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ وہاں پہلے ہی سے موجود تھے، انھوں نے فرمایا چچا! آپ صرف کلمہ ”لا الہ الا اللہ“ پڑھ دیجئے، تاکہ اسی کلمہ کے ذریعہ اللہ کی بارگاہ میں آپ کی شفقت کروں۔ اس پر ابوجہل اور عبد اللہ بن ابی امیہ بولے کیا تم عبد المطلب کے مذہب سے پھر جاؤ گے؟ آنحضرتؐ بار بار ان سے یہی کہتے رہے کہ آپ صرف یہی ایک کلمہ پڑھ لیں (اور یہ دونوں بھی اپنی بات ان کے سامنے بار بار دہراتے رہے) اگر کیا تم عبد المطلب کے مذہب سے پھر جاؤ گے؟ (انجام کار ابوطالب کی زبان سے جو آخری کلمہ نکلا وہ یہی تھا کہ وہ عبد المطلب کے مذہب پر ہی قائم ہیں، انھوں نے ”لا الہ الا اللہ“ پڑھنے سے انکار کر دیا۔ بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ گواہ ہے۔ میں آپ کے لیے طلب مغفرت کرتا رہوں گا، تا آنکہ مجھے اس سے روک نہ دیا جائے پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ”یٰ نبی اور ایمان والوں کے لیے یہ مینا سینہیں ہے کہ وہ مشرکین کے لیے دعائے مغفرت کریں“

طَاعِينَ سَادِقٍ أَتَدْرَبُ جَامِدَةً قَائِمَةً أَوْ زَعْفَى  
إِجْعَلْنِي وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَكْرَرُ الْغَيْرُ إِذَا دُفِنَ  
الْعَلَمُ يَقُولُ سَلِمْتُ الصَّخْرُ بِرُكْتِهِ مَا يَصْرَبُ  
عَلَيْهَا سَلِمْتُ قَوَارِيرَ الْبَنَاتِ أَيْهَا

### الْقَصَصُ !

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ  
إِنَّ مَلَكَهُ دَقِيقٌ إِلَّا مَا  
أَسْبَغَ بِهِ وَجْهَهُ اللَّهُ وَ  
ثَالِ مُجَاهِدٌ إِلَّا نَبَأَهُ  
الْمُحْجَجُ -

بَابُ قَوْلِهِ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ  
أَخْبَتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي  
مَنْ يَشَاءُ

۱۸۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ  
عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا تَالِبٍ الْوَفَاتُ  
جَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَحَّدَهُ  
عِنْدَهُ أَبَا جَهْلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ بْنُ  
الْمُعْتَلِّقَةَ فَقَالَ أَيْ عِمٌّ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَلِمَةُ  
أَحْبَبَ إِلَيَّ بِهَا عِنْدَ اللَّهِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ  
ابْنُ أَبِي أُمَيَّةَ أَتَرَدُّعُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ  
فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَعْرِضُهَا عَلَيْهِ وَيُعِيدُهَا لَهُ بِتِلْكَ الْمَقَالَةِ حَتَّى  
قَالَ أَبُو تَالِبٍ أَخْبَرُوا مَا كَلَّمَهُمْ عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ  
وَأَبَى أَنْ يَقُولَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَا سَتُغْفَرُ  
لَكَ مَا لَكَ أَنْتَ عَنْكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ  
وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ كَيْفَ دَانُوا

اور خاص جناب ابوطالب کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی، اخصفہ سے کہا گیا کہ  
 ”جس کو آپ چاہیں ہدایت نہیں کر سکتے۔“ البتہ استہدایت دیتا ہے اسے جس  
 کے لیے اس کی مشیت برتی ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”اولی  
 القوة“ سے مراد یہ ہے کہ قارون کے ترانے کی کھینچوں کو امر و نہی کی ایک  
 جماعت بھی نہیں اٹھا پاتی تھی یہ مقتوہ ای لتنقل بہ فارغاً، (یعنی موسیٰ  
 علیہ السلام کی والدہ کا دل ہر غم و اندیشہ سے خالی تھا) سوا موسیٰ علیہ السلام کے  
 ذکر کے، الفرَجین، ای المرَجین، ”قصیہ“ ای اتبعی اثرہ، یہ لفظ واقفہ کر  
 بیان کرنے کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے، جیسے آیت ”مَنْ نَفَسَ عَلَيْكَ  
 مِنْ غَيْرِ جَنْبٍ“ ای من بعد عن جنبہ، اور عن اجتناب بھی اسی میں ہیں  
 ہیں۔ سیطش، (بکسر طاء) اور ”سیطش“ (بضم طاء) (دونوں طرح پڑھا جاتا ہے)  
 ”یا یقرون“ ای یتشاورون، ”العدوان“ اور العداء اور العدی سب ایک  
 معنی میں ہیں، ”انس“ ای البصر، ”المجذوہ“، لکڑی کا موٹا ٹھکانا جس کے سرے  
 پر آگ برہنیں، اس میں شعلہ نہ ہو اور ”الشہاب“ وہ ہے جس میں شعلہ ہو۔  
 ”الحیات“ بھی سائب، اثر ہے اور سیاہ سائب کی جنس سے ہیں، ”روا“  
 ای معیناً، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مراد یہ ہے کہ میری تائید ملنے  
 غیر ابن عباس نے کہا کہ ”سند“ بمعنی سنبلیک ہے جب تم کسی کی  
 مدد کرتے ہو تو گویا اس کے بازو بن جاتے ہو (آیت میں بھی ”عند“ بمعنی بازو  
 کا یہی مفہوم ہے) ”مقبوحین“ ای مھلکین، ”وصلنا“ ای یناہ و اتمنا۔  
 ”یجلی“ ای یجلب، ”بطرت“ ای اشرت، ”فی امھا رسولاً“ ام القرزی،  
 مکہ اور اس کا قرب و جوار کا علاقہ ہے، ”تکن“ ای تھقی، بولے ہیں، ”اکنت  
 الشیء“ ای اخینتہ اور ”کننتہ“، استغفیہ اور اظہرہ، دونوں معنی میں آتا ہے یہ  
 اعتدال میں سے ہے، ”ویکان اللہ“ مثل الم تران اللہ کے ہے، ”ان اللہ یسطر  
 الرزق لمن یشاء ولینذر“، یعنی رزق کو جس پر چاہتا ہے کشادہ کر دیتا ہے  
 اور جس پر چاہتا ہے تنگ کرتا ہے۔

۷۹۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”جس خدا نے آپ پر قرار رکھا

فرمان کیا ہے“ آخر آیت تک۔

۱۸۸۳۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں یحییٰ نے خبر دی ان  
 سے سفیان عصفری نے حدیث بیان کی ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس  
 رضی اللہ عنہ نے کہ ”ابنہ مذکورہ بالا میں، ”لراک الی معاذ“ سے مراد ہے (کہ جس

اللہ فی افی طایب فقال یرسول اللہ حتی اللہ علیہ  
 وسلم انک لکھدی من اخیبت ولکن اللہ  
 یھدی من یشاء قال ابن عباس او لی القدر لک  
 ترفعما العصبہ من الرجال لتتقوا لتتقوا  
 فامرنا ان من ذکر موسیٰ النضر حین المرحین  
 قصیدہ اشجی اشدہ وقد یكون ان یقص  
 الکلام عن نفع عنید عن جنب عن بعد عن  
 جنبہ واحداً وعن اجتناب انھما یطیش و  
 یطیش یا تیرون یشاء و من الذعد وان  
 والعداء والتعدی واحداً انھما  
 حذوہ قطعاً من الخشب لیس فیہما  
 لھب والھیات اخیان الخبان والافعی  
 والاساد و من ذا معیناً قال ابن عباس  
 یصد حنھا وقال عیدہ سند سنجینک  
 کلما عذرت شیئاً فقد جعلت لہ  
 عضداً مقبوحین مھلکین وصلنا  
 بیئناہ واممنناہ یجلی یجلب بطرت  
 اشرت فی امھا رسولاً ام القرزی  
 مکہ وما حولھا من تخفی اکنت  
 الشیء اخفیئہ وکننتہ اخفیئہ  
 واظہرہ ویکان اللہ مثل الم تر  
 ان اللہ یسطر الرزق لمن یشاء  
 ویقہر یرسول اللہ علیہ  
 یصتی علیہ

باب قولہ ان الشیء قد من علیک  
 الفان الذیہ

۱۸۸۳۔ حدیثاً محمد بن مقاتل اخبرنا  
 یحییٰ حدیثاً سفین العصفری عن  
 عکرمہ عن ابن عباس لراک الی معاذ

خدا نے آپ پر قرآن فرض کیا ہے) وہ آپ کو مکہ پھر پہنچا دے گا۔

### سورة العنكبوت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ”وکانوا مستبصرین“ ای مستبصرین ضلہ۔ غیر مجاہد نے کہا کہ ”المحیران“ اور ”الھی“ ہر معنی میں۔ علیہم السلام، ای علم اللہ، وہی صورت ”لیمیز اللہ الخبیث من الطیب“ میں ”لیمیز اللہ“ کی ہے۔ اثنالامع اثنالامع ای اوزار امع اور ازم۔

### سورة الم غلبت الروم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

”قلایر لہا“ کا مفہوم یہ ہے کہ اگر کسی نے کسی شخص کو کوئی چیز دی (دبیر کے طور پر) اور اپنی دی ہوئی چیز سے بہتر اس سے لینے کا خواہشمند ہے تو اسے اس پر کوئی ثواب نہیں ملے گا۔ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ”یجرون“ یعنی نیچے ہیں ”میدون“ ای یسودن المصاحج ”الودق“ ای المطر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہلکم ما ملکتم ایما نکم۔ اللہ تعالیٰ اور ان مسعودوں کے بارے میں (نازل ہوئی تھی جن کی وہ اللہ کے سوا عبادت کیا کرتے تھے) ”تخافونہم“ یعنی کیا تھیں ان غلاموں کا ایسا ہی خوف ہے کہ وہ تمہارے وارث بن جائیں گے جیسا کہ تم میں بعض اپنے بعض عزیز کا وارث ہوتا ہے ”لیمیدون“ ای۔

۱۸۸۴۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور اور اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الفحی نے ان سے مسروق نے بیان کیا کہ ایک شخص نے قبیلہ کندہ میں حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ قیامت کے دن ایک دھوئل اٹھے گا جو منافقوں کی قوت سماعت و بصارت کو ختم کر دے گا، لیکن مومن پر اس کا اثر صرف ناکام جیسا ہوگا۔ ہم اس کی بات سے بہت گھبرائے۔ پھر میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انھیں ان صاحب کی یہ حدیث سنائی، آپ اس وقت ٹیک لگائے ہوئے تھے اسے سن کر بہت غصے ہوئے اور سیدھے بیٹھ گئے۔ پھر فرمایا کہ اگر کسی کو کسی بات کا واقعی علم ہے تو پھر اسے بیان

قَالَ إِلَى مَكَّةَ

### العنكبوت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قَالَ مُجَاهِدٌ وَكَانُوا مُسْتَبْصِرِينَ ضَلَلَهُ فَلَمَّعَلَمَنَ اللَّهُ عَلِيمًا اللَّهُ ذَلِكَ إِشْمَاحًا بِتَوَلَّيَ فَلْيَمِيزُ اللَّهُ كَقَوْلِهِ لِيَمِيزَ اللَّهُ الْخَبِيثَ أَتَقَالًا مَعَ أَتَقَالًا لِيَمِيزَ أَتَقَالًا رَحِمَهُ

### الم غلبت الروم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قَالَ يَرْجُو مَنْ أَعْطَى يَتَّبِعِي أَنْضَلَ ضَلَّ أَحْبَلَهُ فِيمَا قَالَ مُجَاهِدٌ يُجِدُونَ مُعَمَّوْنَ يَهْدُونَ يَسْودُونَ الْمُصَاحِجَ الْوَدَقَ الْمَطَرُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَلَّا تَكْعَمًا مَكَكْتَ أَبْمَا حَكْمَ فِي الْأَلْهَةِ وَفِيهِ تَخَافُونَهُمْ أَنْ يَرْجُوَكُمْ كَمَا يَرْتُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا تَصِدَّ عَوْنُ بَعْضٍ قَوْنٌ فَأَصْدَعُ وَقَالَ عَيْنُهُ ضَعْفٌ وَضَعْفٌ لُغَتَانِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الشَّوْأَى الرَّسَاءُ جَزَاءُ الْمُسِيئِينَ

۱۸۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مَعْمُورٌ وَالْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي الصَّفْحَى عَنْ سُرَّوْقٍ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ مُّحَدِّثٌ فِي كِنْدَةَ فَقَالَ يُحْيَى دُخَانٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَا خُدَّ بِأَسْمَاعِ الْمُنَافِقِينَ وَأَنْصَابِهِمْ يَا خُدَّ الْمُؤْمِنِينَ كَهَيْئَةِ الرُّكَّامِ فَفَرَعْنَا فَأَثْبَتَ ابْنُ مَسْعُودٍ وَكَانَ مَشْكُوتًا فغَضِبَ فَنَظَرَ فَقَالَ مَنْ عَلَيْهِ فَلْيَقُلْ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلْ اللَّهُ أَعْلَمُ فَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ يَقُولَ لِمَا لَا يَعْلَمُ لَا أَعْلَمُ فَإِنَّ اللَّهَ قَالَ

لَنَبِيٍّ مِّنَ اللَّهِ عَلَيْهِ سَلَامَةٌ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ وَإِنَّا فَرَقْنَا أَبْنَاءَ نوحٍ بِالسَّيْلِ وَنَاوَاهُمَا فَأَنزَلْنَاهُ سَنَةً فَتَلَّهَا حَتَّىٰ هَلَكَوْا فِيهَا وَآكَلُوا الْمَيْدَنَةَ وَالْعِظَامَ وَبَرَى الرَّجُلُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالدَّرْتِ كَهَيْئَةِ السَّخَّانِ فَبَاءَهُ أَبُو سَيْفَانَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ جِئْتَ نَا مُرْمَا بِصِلَتِ الرَّحِيمِ وَإِن قَوْمَكَ قَدْ هَلَكَوْا فَاذْعُ اللَّهُ فَعَرَا فَاسْتَقْبَلَ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُحَانٍ مُّبِينٍ إِلَى قَوْلِهِ عَاثِدُونَ أَفِيكَشَفُ عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيَةِ إِذَا حَابَهُ ثُمَّ عَادُوا إِلَى كُفْيِهِمْ هَذَا لَيْقَ قَوْلِهِ تَعَالَى نَبُطِشُ الْبَطْشَةِ الْكُبْرَى يَوْمَ مَكْرٍ وَبَدْرٍ وَبِزَا مَا تَوْمَرُ مَكْرٍ الْكَبِيرِ الْغَلَبَتِ الرُّومُ إِلَى سَيْغَلِيُونَ وَالرُّومُ قَدْ مَعْنَى:

**باب قولہ کہ تبدیلی بخلی**  
اللہ بیدین اللہ خلق الاولین وین الاولین والفیطرۃ الاسلامیہ

۱۸۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي عَدُوٍّ أَنَّهُ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْتُوْدٍ إِلَّا يُؤَلَّدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَا بَوَاهُ مَجْهُودًا أَوْ يُنْصَرَّ إِلَيْهِمْ أَوْ يُعَيَّسَ إِلَيْهِمْ كَمَا تَنْتَبِهُ

کرنا چاہیے لیکن اگر علم نہیں ہے تو کہہ دینا چاہیے کہ اللہ زیادہ جانتے والا ہے اور اپنی لاعلمی کا اعتراف کر لینا چاہیے۔ یہ بھی علم ہی ہے کہ آدمی اپنی لاعلمی کا اعتراف کرے اور صاف کہہ دے کہ میں نہیں جانتا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تھا: "قل ما اسئلكم عليمن اجر وما انا من المتكلفين" اور آپ کہہ دیجئے کہ میں اپنی تبلیغ و دعوت پر تم سے کوئی اجر نہیں چاہتا اور دین میں بناؤں گے نہ ہوں اصل میں واقعہ یہ ہے کہ قریش کسی طرح اسلام نہیں لے سکتے اس لیے انھوں نے غنائ کے حق میں بدو عدا کی کہ اسے اللہ ان پر دوست علیہ السلام کے زائد جیسا قطعاً صحیح کہہ رہی ہر دیکھتے پھر ایسا فخر پڑا کہ لوگ تباہ و برباد ہو گئے اور مردار اور ڈھال کھانے لگے کوئی اگر فضا میں دیکھتا تو مارتا کی وجہ سے اسے دھوئیں جیسا نظر آتا۔ پھر ابوسفیان آئے اور کہا اے محمد! آپ میرے مددگار ہیں، لیکن آپ کی قوم تباہ و برباد ہو رہی ہے، اللہ سے دعا کیجئے کہ ان کی یہ مصیبت مٹے اس پر انھوں نے یہ آیت پڑھی:

نَارُ الْقَبْرِ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُحَانٍ مُّبِينٍ "الی قولہ" عاثر دُونَ "ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قطعاً یہ عذاب تو انھوں نے کی دعا کے نتیجے میں ختم ہو گیا تھا لیکن کیا آخرت کا عذاب بھی ان سے ٹل جائے گا؟ چنانچہ قطعاً ختم ہونے کے بعد پھر وہ کفر سے باز نہ آئے، اس کی طرف اشارہ یوم نبطش البطشة الکبریٰ میں ہے یہ بطش کفار پر غزوہ بدر کے موقع پر نازل ہوئی تھی۔ (کہ ان کے بڑے بڑے سردار قتل کر دیئے گئے تھے اور "لڑنا" (قید سے اسادہ بھی معرکہ بدر ہی کی طرف ہے: "الم غلبت الروم" سے "سینغدون" تک کا واقعہ بھی گزر چکا ہے د کہ روسیوں نے اہل فارس پر فتح پائی تھی)

۹۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: "اللہ کی نائی کوئی فطرت خلق اللہ میں کوئی تبدیلی نہیں" خلق اللہ سے مراد دین اللہ ہے خلق الاولین ای دین الاولین۔ فطرۃ ہی اسلام ہے۔

۱۸۸۵۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے خبر دی اور ان سے ابوسریہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر سپردا ہونے والا دین فطرت پر پیدا ہوتا ہے لیکن اس کے اولین اسے یہودی، نصرانی یا مجوسی بنائے ہیں، اس کی مثال ایسی ہے جیسے جانور کا بچہ صحیح سالم پیدا ہوتا ہے۔ کیا تم نے ان میں ناک کاں کٹا ہوا کوئی بچہ دیکھا ہے۔ اس

کے بعد آپ نے اس آیت کی تلاوت کی ”اللہ کی اس فطرت کا اتباع کرو جس پر اس نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ اللہ کی بنائی ہوئی فطرت میں کوئی تبدیلی نہیں، یہی ہے سیدھا دین“

### سورہ لقمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵

۹۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اللہ کا شریک نہ ٹھہرانا بیشک، شرک بڑا بھاری ظلم ہے“

۱۸۸۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے اعشٰی نے ان سے ابوہریرہ نے ان سے علقمہ نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب آیت ”جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کے ساتھ ظلم کی آمیزش نہیں کی“ نازل ہوئی تو اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم بیت گھر لائے اور عرض کی کہ ہم میں کون ایسا ہوگا جس نے اپنے ایمان کے ساتھ ظلم کی آمیزش نہیں کی ہوگی، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ آیت میں ظلم سے یہ مراد نہیں ہے تم نے لقمان علیہ السلام کی وہ نصیحت نہیں سنی جو انھوں نے اپنے بیٹے کو کی تھی کہ ”بیشک شرک بڑا بھاری ظلم ہے“

۹۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”بیشک اللہ ہی قیامت کی خبر ہے“

۱۸۸۷۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے ان سے ابوہریرہ نے ان سے ابوہریرہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن لوگوں کے ساتھ تشریف رکھتے تھے کہ ایک نووارد خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا یا رسول اللہ! ایمان کیا ہے؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ایمان یہ ہے کہ اللہ اس کے فرشتوں، رسولوں اور اس کی عاقبات پر ایمان لاؤ اور قیامت کے دن پر ایمان لاؤ۔ انھوں نے پوچھا، یا رسول اللہ! اسلام کیا ہے؟ آل حسرتؐ نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ تمہا اللہ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ۔ نماز قائم کرو، جو رکعات تم پر فرض ہے اسے ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔ انھوں نے پوچھا یا رسول اللہ! احسان کیا ہے؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ احسان یہ ہے کہ تم اللہ کی اس طرح عبادت کرو گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو، کیونکہ اگر تم اسے نہیں دیکھتے تو وہ تو تمہیں دیکھتا ہی ہے، انھوں نے پوچھا، یا رسول اللہ! قیامت کب برپا ہوگی؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جس سے

الْبُعِيْمَةُ بُعِيْمَةٌ جَمْعًا هَلْ تُحْسِنُونَ فِيهَا مِنْ حُدَايِهِ ثُمَّ يَقُولُ فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ

### لَقْمَان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۹۳۔ قَوْلِهِ لَا شَرِيكَ لِي اللَّهُ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ

۱۸۸۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَزَلَتْ هَذِهِ آيَةُ الْكَذِبِ إِمَّا أَتَوْا لَكُمْ بِمَا تُبْغُونَ لَنَا بِظُلْمٍ شَيْءٍ ذَلِكَ عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ مِنْهُ أَنْ يَطْلُبُوا ذَلِكَ عَلَى أَصْحَابِ لَكُمْ يَكْبُرُونَ إِنَّمَا كَانَ يَطْلُبُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَكَ وَلَا بَيْنَهُمْ إِنْ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ

۹۴۔ قَوْلِهِ إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ

۱۸۸۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي حَتْمٍ عَنْ أَبِي سَعْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤَيِّدُ مَا بَارَزَ لِلنَّاسِ إِذَا أَتَاهُ رَجُلٌ يَتَشَاوَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا إِلَهٌ إِلَّا اللَّهُ قَالَ الْإِيمَانُ أَنْ تَكُونَ مِنَ اللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَآيَاتِهِ وَتَكُونَ مِنَ الْآخِرَةِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا إِلَهٌ إِلَّا اللَّهُ قَالَ الْإِسْلَامُ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ وَكَأَنَّكَ تَشْرِكُ شَيْئًا وَتَقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ الْمَعْرُوفَةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْإِحْسَانُ قَالَ الْإِحْسَانُ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنَّكَ تَرَاهُ فَتَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرُوكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ مَعِيَ السَّاعَةَ قَالَ مَا الْمُسْتَوَلُ عَنْهَا بِأَعْلَى

پوچھا جا رہا ہے خود وہ سائل سے زیادہ اس کے وقوع کے متعلق نہیں جانتا البتہ میں تمہیں اس کی چند نشانیال بتاتا ہوں، جب عورت ایسے اولاد جنے کی جو اس کے آقا بن جائیں گے تو یہ قیامت کی نشانی ہے، جب ننگے پاؤں ننگے جسم لوگ لوگوں پر حاکم ہو جائیں گے تو یہ قیامت کی نشانی ہے۔ قیامت بھی ان پانچ چیزوں میں سے ہے جسے اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ بیشک اللہ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے۔ وہی مینہ برساتا ہے اور وہی جانتا ہے کواں کے دم میں کیا ہے (لڑکایا لڑکی) پھر وہ صاحبِ اٹھ کر چلے گئے تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ انھیں میرے پاس واپس بلاؤ، لوگوں نے اسے تلاش کیا تا کہ آنحضرتؐ کی خدمت میں دوبارہ لائیں، لیکن ان کا کہیں پر نہیں تھا۔ پھر آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ یہ صاحبِ جبرئیل تھے (انسانی صورت میں) لوگوں کو دین کی باتیں سکھانے آئے تھے۔

۱۸۸۸۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابنِ مسہب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے عمر بن محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، غیب کی کجیاں پانچ ہیں اس کے بعد آپ نے اس آیت کی تلاوت کی "عَلَيْكَ الْغَيْبُ مَا تَسْمَعُ" کا علم ہے۔ آخر تک۔

### سورۃ تنزیل السجدہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجاہد نے فرمایا کہ "یعین" بمعنی ضعیف ہے، مرد کے نطفہ کے لیے آیا ہے۔ "صللنا" اسی صلینا، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ "الجزء" اس نطفہ زمین کو کہتے ہیں جہاں اگر کبھی پانی برس بھی گیا تو اس اتنا کہ اس کا کوئی فائدہ نہ ہو یعنی بے آب و گیاہ علاقہ "خند" اسی نبین۔

۷۹۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد و سکس کو علم نہیں جو جو سامانِ خزانہ غیب میں ان کے لیے مخفی ہے۔

۱۸۸۹۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالزناد نے، ان سے اسرج نے اور ان سے ابویہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میں نے

مِنَ السَّائِلِ وَلَكِنْ سَأَلْتُهُ عَنْ أَمْرِ إِطْرَاطِهَا إِذَا وَلَدَتْ الْمَرْأَةُ رَبَّهَا فَذَاكَ مِنْ أَمْرِ إِطْرَاطِهَا وَإِذَا كَانَ الْحَقُّ الْعَمْرَةَ رُوْسُ النَّاسِ فَذَاكَ مِنْ أَمْرِ إِطْرَاطِهَا فِي خَمْسٍ لَا تَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ إِنْ أَلَّ اللَّهُ عِنْدَهُ لَا عِلْمَ السَّاعَةِ وَتُعْزِلُ الْغَيْثَ وَتَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْضِ حَامٍ ثُمَّ انْصَرَفَ الرَّجُلُ فَقَالَ سُرُّ دَا هَكَذَا فَاحْذَرُوا لِي يَنْدُو وَاحْذَرُوا سِرُّ دَا شَيْئًا فَقَالَ هَذَا حَبْرٌ بِيْلَ حَبْرٍ لِيُعْلَمَ النَّاسُ

يُنْهَضُ

۱۸۸۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زَيْدٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبَا هَدَّادَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَانِيَهُ الْغَيْبِ خَمْسٌ ثُمَّ قَرَأَ إِنْ أَلَّ اللَّهُ عِنْدَهُ عِلْمَ السَّاعَةِ

### تنزیل السجدۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَّهَيْنٍ ضَعِيفٍ نَطْفَةُ الرَّجُلِ مَثَلُنَا هَكَذَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْجُزْءُ الَّذِي تَنْظُرُ إِذَا مَطَرًا لَا يُغْنِي عَنْهَا شَيْئًا تَعْبِدُ نَبِيًّا

باب ۵۹ قَوْلِهِ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمُ

۱۸۸۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ وَعَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ



صالح اور نیک بندوں کے لیے وہ چیزیں تیار رکھی ہیں جنہیں کسی آنکھ نے نہ دیکھا ہوگا نہ کسی کان نے سنا ہوگا اور نہ کسی کے گمان و خیال میں وہ آئی ہوگی۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگرچہ ہونو اس آیت کو استنبہاد کے لیے پڑھ لو کہ ”سو کسی کو علم نہیں جو جو سامان آنکھوں کی ٹھنڈک کا خزانہ خبیث میں ان کے لیے مخفی ہے“ علی بن ربیع نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابواناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے سابق حدیث کی طرح۔ سفیان سے پوچھا گیا کہ یہ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث روایت کر رہے ہیں یا اپنے اجتہاد سے فرما رہے ہیں، انھوں نے فرمایا کہ اگر انھوں کی حدیث نہیں تو پھر کیا ہے! ابو معاویہ نے بیان کیا، ان سے اعش نے اور ان سے صالح نے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے (آیت مذکورہ میں) قرأت جمع کے ساتھ پڑھا تھا۔

۱۸۹۰۔ محمد سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے، ان سے ابوصالح نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ میں نے اپنے صالح بندوں کے لیے وہ چیزیں تیار رکھی ہیں جنہیں کسی آنکھ نے نہ دیکھا ہوگا۔ کسی کان نے نہ سنا ہوگا اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا کبھی گمان و خیال پیدا ہوگا۔ اللہ کی ان نعمتوں سے واقفیت اور آگاہی تو دور کی بات ہے ان کا کسی کو گمان و خیال بھی پیدا نہیں ہوا ہوگا پھر انھوں نے اس آیت کی تلاوت کی کہ ”سو کسی کو علم نہیں جو جو سامان آنکھوں کی ٹھنڈک کا خزانہ خبیث میں ان کے لیے مخفی ہے، یہ صلہ ہے ان کے نیک اعمال کا“

### سورۃ الاحزاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ”صبا صیمہ یا معنی قصر صیمہ“  
۷۹۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”مؤمنین کے ساتھ خود ان کے نفس سے بھی زیادہ تعلق رکھتے ہیں“

۱۸۹۱۔ ہم سے ابواسیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ہلال بن علی نے، ان سے عبدالرحمن بن ابی عمر نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ

قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَعَدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَكُمْ عَنْ شَأْنٍ وَلَا أَدُنْ سَمِعْتُ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَإِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أَخْفَى لَهُمْ مِنْ قُدْرَةٍ أَعْيُنٌ قَالَ عَلِيُّ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّنَادِ عَنْ ابْنِ عُرْجٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اللَّهُ مِثْلَهُ قِيلَ لِسَفْيَانَ بِإِذْنِهِ قَالَ فَاتَّخَذْتُ شَيْءًا قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ ابْنِ غَشٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَرَأَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُدْرَاتٍ

۱۸۹۰۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ ابْنِ غَشٍ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى أَعَدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَكُمْ عَنْ شَأْنٍ وَلَا أَدُنْ سَمِعْتُ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ ذُخْرًا كَلِمَةً مَّا أَطْلَعَهُمْ عَلَيْهِ ثُمَّ قَرَأَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أَخْفَى لَهُمْ مِنْ قُدْرَةٍ أَعْيُنٌ حِينَئِذٍ كَيْمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

### الاحزاب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ذَكَرَ مُحَمَّدٌ صَبَا صِيمَهُمْ قَصُوهِمُ  
بَابُ قَوْلِهِمُ السَّيِّئُ أَوَّلِي بِالْمُؤْمِنِينَ  
مِنْ أَنْفُسِهِمْ

۱۸۹۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ ابْنِ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى أَعَدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَكُمْ عَنْ شَأْنٍ وَلَا أَدُنْ سَمِعْتُ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ ذُخْرًا كَلِمَةً مَّا أَطْلَعَهُمْ عَلَيْهِ ثُمَّ قَرَأَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أَخْفَى لَهُمْ مِنْ قُدْرَةٍ أَعْيُنٌ حِينَئِذٍ كَيْمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی مؤمن ایسا نہیں کہ میں خود اس کے نفس سے بھی زیادہ اس سے دنیا اور آخرت میں تعلق نہ رکھتا ہوں، اگر تمہارا چچ چاہے تو یہ آیت پڑھ لو کہ، نبی مؤمنین کے ساتھ خود ان کے نفس سے بھی زیادہ تعلق رکھتے ہیں۔ پس جو میں بھی (مرنے کے بعد) ترک مال و اسباب چھوڑے گا اس کے عزیز و اقارب، جو بھی ہوں اس کے مال کے وارث ہوں گے، لیکن اگر کسی مومن نے کوئی قرض چھوڑا ہے یا اولاد چھوڑی ہے تو وہ میرے پاس آجائیں ان کا ذمہ دار میں ہوں۔

۴۹۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: "انھیں (ازاد شدہ غلاموں کو) ان کے باپوں کی طرف منسوب کر دے۔"

۱۸۹۲۔ ہم سے معنی بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن جحار نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے سالم نے حدیث بیان کی اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کئے ہوئے غلام زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو ہم ہمیشہ زید بن محمد کہہ کر پکارتے تھے، یہاں تک کہ قرآن کی آیات نازل ہوئی کہ "انھیں ان کے باپوں کی طرف منسوب کر دو کہ یہی اللہ کے نزدیک راستی کی بات ہے۔"

۴۹۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: "سوان میں کچھ ایسے بھی ہیں جو اپنی نذر لپڑی کر چکے اور کچھ ان میں کے راستہ دیکھ رہے ہیں اور انھوں نے ذرا فرق نہیں آنے دیا۔" "نجر"، "ای عہدہ"، "اقتارھا"، "ای جراتھا"، "الفتنہ" (لا توھا دمی لا توھا) بمعنی لا عطاھا ہے۔

۱۸۹۳۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن عبد اللہ النضاری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ثمامہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سارا جیل سے کرے کہ آیت انس بن نضر رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی کہ "اہل ایمان میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ انھوں نے اللہ سے جو عہد کیا تھا اس میں سچے اترے۔"

۱۸۹۴۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی ان سے زمری نے بیان کیا، انھیں خارجہ بن زید بن ثابت نے خبر دی اور ان سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہم قرآن مجید کو مصحف کی صورت

ہم تیرے عنایتی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من مؤمن الا وانا اولی الناس به فی الدنیا والآخرۃ اقرود ان شئتم انبی اؤلی بالمؤمنین من انفسهم فایما مؤمن ترک ما کان علیہ عصبته من کائنات فان ترک ذنباً او ذنباً عما فلیا یننی وانا مؤلا ۴۔

باب قولہ اُدْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ

۱۸۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَدَّ شَاعِدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحُجَّتِ رَحِمَهُ اللَّهُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنَّا نَدْعُوهُ إِلَّا يَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَتَّى مَزَلْنَا الْفَرَّانَ اُدْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ الْمَسْطُوعُ عِنْدَ اللَّهِ ۴

باب قولہ فَنَمَسُّهُمْ مِّنْ قَفْصِ مَخْبَةٍ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَبْغِي مَوَاطِنَ لِّمَا يَدَّيْنِهِ فَنَخْبُهُ عَنْهُمْ لَا أَفْطَارَهَا جَوَابُهَا الْفِتْنَةُ لَا تَوَهَا لَكَ عَطْوَهَا ۴

۱۸۹۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ النَّضَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثَمَامَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَرَى هَذِهِ الْآيَةُ نَزَلَتْ فِي أَنَسِ بْنِ النَّضْرِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رَجُلًا مَدَّ قَوْداً مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ ۴

۱۸۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ يَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ لَمَّا لَحَنَّا الْمِصْحَفَ

میں جمع کر رہے تھے تو مجھے سورہ "الاحزاب" کی ایک آیت کہیں لکھی ہوئی نہیں مل رہی تھی اس میں وہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن چکا تھا۔ انفرادہ مجھے خرمید انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس ملی جن کی شہادت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درموس مرووں کی شہادت کے برابر قرار دیا تھا۔ وہ آیت یہ تھی "اہل ایمان میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ انھوں نے اللہ سے جو عہد کیا تھا اس میں وہ سچے اترے۔"

۱۸۹۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اے نبی، آپ اپنی بیویوں سے فدا دیجئے کہ اگر تم دنیوی زندگی اور اسی کو مقصود رکھتی ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ شائع دیتی ہوں" دے دلا کر خوبی کے ساتھ رخصت کر دوں۔" معمر نے کہا کہ "تبرج" یہ ہے کہ عورت اپنے حسن کا مرد کے سامنے مظاہرہ کرے۔ "سنتہ اللہ" یعنی وہ طریقہ و معمول جو اللہ نے اپنے لیے رکھا ہے۔

۱۸۹۵۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعب نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا، کہا کہ مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے خبر دی اور انھیں بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زہیرہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ جب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ آنحضرتؐ اپنی ازدواج کو (آپ کے ساتھ رہنے یا آپ سے علیحدگی کا) اختیار دیں تو آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھی تشریف لے گئے اور فرمایا کہ میں تم سے ایک معاملہ کے متعلق کہنے آیا ہوں، ضروری نہیں کہ تم اس میں جلد بازی سے کام لو، اپنے والدین سے بھی مشورہ کر سکتی ہو۔ ان حضرات کو جانتے ہی تھے کہ میرے والد بھی آنحضرتؐ سے علیحدگی کا مشورہ نہیں دے سکتے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "اے نبی، اپنی بیویوں سے فرما دیجئے" آخر آیت تک، میں نے عرض کی، لیکن کس چیز کے لیے مجھے اپنے والدین سے مشورہ کی ضرورت ہے کھلی ہوئی بات ہے کہ میں اللہ اس کے رسولؐ اور عالم آخرت کو چاہتی ہوں۔

۸۰۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اگر تم اللہ کو، اس کے رسولؐ کو اور عالم آخرت کو مقصود رکھتی ہو تو اللہ نے تم میں سے نیک کرداروں کے لیے اجر عظیم تیار کر رکھا ہے" قتادہ نے بیان کیا کہ آیت اور تم آیات اللہ "اور اس" حکمت "کو یاد رکھو جو تمہارے

فی المصاحف فقد اتت آیت من سورۃ الاحزاب کنت اسنح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفیرا وھالما احبھا مع احب الیہ مع خزیمۃ الکھزیمۃ التبی جعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شھاداۃ رجلین من المؤمنین رجال صدقا ما عاہدا اللہ علیہ

**باب ۱۰۱ قولہ قل لیسوا واحدا ان کنتن تردن الحیوة الدنیا وینبھما ممالک ام تعلمن واسرا حکم سواھا التبرج ان تخرج لھا ستماسۃ اللہ استنھا جعلھا**

۱۸۹۵۔ حدیثنا ابوالیمان اخبرنا شعب عن الزھری قال اخبرنی ابو سلمۃ بن عبد الرحمن ان عائشۃ رضی اللہ عنہا صلی اللہ علیہ وسلم اخبرته ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاء حاجین امر اللہ ان یحجرا و احب فبدأ فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ای ذاکر امر فلاح علیک ان تستعجلی حتی تستامری ابویک وقد علم ان ابوی لحد یمکونا یا مری بفرافیم قال ثم قال ان اللہ قال یا مریما السبی مثل لیسوا واحدا ان کنتن تردن الدنیا والآخرۃ فان اللہ وعد للمحسنات مملکۃ اجرا عظیمما وقال قتادۃ واذکون ما

**باب قولہ وان کنتن تردن اللہ وراسولہ والدار الآخرۃ فان اللہ وعد للمحسنات مملکۃ اجرا عظیمما وقال قتادۃ واذکون ما**

يَتْلُو فِي مَبُوحَاتِكُمْ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَالْحِكْمَةِ  
الْقُرْآنُ وَالسُّرَّةُ

۱۸۹۶۔ وَقَالَ النَّبِيُّ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ بَشَّابٍ  
ثَالِ الْخُبَرِ فِي أَبُو سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ  
عَاصِمَةَ سَأَلَتْهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَتْ لَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِالْخَبَرِ سَأَلْتُ قَاضِيَهُ بِدَأْبِي فَقَالَ إِيَّاهُ ذَاكَ  
لَكَ أَمْرٌ مَعَكَ عَلَيْكَ أَنْ لَا تَجْعَلَ حَقَّ شَيْءٍ مَعِي  
أَبُو نَيْفٍ قَالَتْ وَهَذَا عَلِمَ أَنَّ أَجْوَدَ لَمْ يَكُنْ  
يَا مَرْأَتِي بَعْضُ أَهْلِ قَوْمٍ قَالَتْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَبَلٌ  
شَاءَ مَا قَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِي سَأَلَ قَاضِيَهُ  
كُنْتُ تَرُدُّنَ الْخَبَرَ إِلَى سَائِلٍ وَبَيْنَ يَدَيْهَا  
أَجْرٌ عَظِيمٌ قَالَتْ فَفَعَلْتُ فَنَفَى إِلَى هَذَا أَسْتَأْذِنُ  
أَجْوَدَ فَإِنِّي أُمِرْتُ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالْأَزْوَاجِ قَالَتْ  
ثُمَّ فَعَلْتُ أَمْرًا وَاجِبًا عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ  
تَابِعَهُ مُوسَى بْنُ أَغْوَيْنَ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ  
أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْوُسْطَيَّانِ  
الْمَعْمَرِيُّ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَاصِمَةَ  
بِأَنَّ النَّبِيَّ قَوْلَهُ وَخَفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ  
مُبْدِيهِ وَخَفِي النَّاسُ وَاللَّهُ  
أَخْبَرَنِي

۱۸۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا  
مَعْلَى بْنُ مَعْمُورٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَافِيَةَ حَدَّثَنَا  
ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ هَلْبَةَ الْأَيْكَةَ وَخَفِي فِي  
نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ لَكَ فِي شَأْنٍ مَا يُدَبُّ  
أَبْنَةُ جَحْشٍ وَرَبِّ بْنِ حَارِثَةَ

بِأَنَّ النَّبِيَّ قَوْلَهُ تَرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُمْ  
وَكُونِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمِنْ أَبْنَائِكَ

گھروں میں پڑھ کر سنائے جاتے رہتے ہیں۔ آیات اللہ سے مراد  
قرآن اور حکمت سے مراد سنت ہے۔

۱۸۹۶۔ اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے  
ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے خبر دی اور ان سے نجاکیم  
صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا کہ اپنا ازدواج کو اختیار دیں تو آنحضرت میرے پاس  
تشریف لائے اور فرمایا کہ میں تم سے ایک معاملہ کے متعلق کہنے آیا ہوں، ہنوز  
میں نے تم سے خبر نہ لی کہ اپنے والدین سے بھی مشورہ لے سکتی ہو یا نہیں بیان کیا کہ  
آنحضرت کو تو معلوم ہی تھا کہ میرے والدین آپ سے علیحدگی کا کبھی مشورہ نہیں  
دے سکتے۔ بیان کیا کہ جب آنحضرت نے روئے آیت جس میں حکم تھا، پر طبعی کہ اللہ جل شانہ  
کا ارشاد ہے۔ ”لے تم اپنی بیویوں سے فرما دیجئے کہ اگر تم دنیوی زندگی اور  
اس کی بہار کو مقصود رکھتی ہو“ ”اجر عظیم“ تک بیان کیا کہ میں نے عرض کی  
لیکن اپنے والدین سے مشورہ کی کس بات کے لیے ضرورت ہے، ظاہر ہے کہ میں  
اللہ اس کے رسول اور عالم آخرت کو مقصود رکھتی ہوں۔ بیان کیا کہ پھر دوسری  
ازواج مطہرات نے بھی یہی جواب دی کہ چلی تھی۔ اس کی متابعت موسیٰ بن ائین  
نے عمر کے واسطے سے کی کہ ان سے زہری نے بیان کیا کہ ابوسلمہ نے خبر دی  
اور عبدالرزاق اور ابوسفیان معمری نے معمر کے واسطے سے بیان کیا، ان سے زہری  
نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے۔

۸۰۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور آپ اپنے دل میں وہ چھپاتے  
رہے جس کو اللہ ظاہر کرنے والا تھا، اور آپ لوگوں کی طرف سے  
التماس نہ کرتے تھے، حالانکہ اللہ ہی اس کا زیادہ حقدار ہے کہ اس  
سے ڈرا جائے۔

۱۸۹۷۔ ابوسلمہ سے محمد بن عبدالرحیم نے حدیث بیان کی، ان سے معالی بن معمر نے  
حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے ان سے ثابت نے حدیث بیان کی اور ان  
سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ کہایت مولود آپ اپنے دل میں وہ چھپاتے  
رہے جسے اللہ ظاہر کرنے والا تھا، ”زینب بنت جحش اور زید بن حارثہ رضی اللہ  
عنہما کے معاملہ کے سلسلے میں نازل ہوئی تھی۔

۸۰۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ان ازدواج مطہرات امی سے آپ  
جس کو چاہیں اپنے سے دور رکھیں اور جس کو چاہیں اپنے نزدیک

رکھیں اور جن کو آپ نے الگ کر رکھا ہو۔ ان میں سے کسی کو بھی طلب کر لیں جب بھی آپ پر کوئی گناہ نہیں ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”ترجمی“ اسے ناخرہ ”ارجحہ“ اسی اخرہ۔

۱۸۹۸۔ ہم سے زکریا بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے بشام نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جو عورتیں اپنے نفس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حبیہ کرنے آتی تھیں مجھے ان پر بڑی عنیت آتی تھی میں کہتی کیا عورت خود ہی اپنے کو کسی مرد کے لیے پیش کر سکتی ہے؟ پھر جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ ”ان میں سے آپ جس کو چاہیں اپنے سے دور رکھیں اور جس کو چاہیں اپنے نزدیک رکھیں اور جن کو آپ نے الگ کر رکھا تھا۔ اس میں سے کسی کو بھی طلب کر لیں جب بھی آپ پر کوئی گناہ نہیں ہے“ تو میں نے کہا کہ میں تو سمجھتی ہوں کہ آپ کا رب آپ کی مراد بلانا خیر پوری کر دینا چاہتا ہے۔

۱۸۹۹۔ ہم سے حبان بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں عاصم اہول نے خبر دی جنہیں معاذہ نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کے نازل ہونے کے بعد بھی کہ ”ان میں سے آپ جس کو چاہیں اپنے سے دور رکھیں اور جن کو آپ نے الگ کر رکھا تھا ان میں سے کسی کو بھی طلب کر لیں جب بھی آپ پر کوئی گناہ نہیں“ اگر اذواج مطہرات میں سے کسی کی باری میں کسی دوسری بیوی کے پاس جانا چاہتے تو جن کی باری ہوتی ان سے اجازت لیتے تھے (معاذہ نے بیان کیا کہ میں نے اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ ایسی صورت میں آپ آنحضرتؐ سے کیا کہتی تھیں؟ انھوں نے فرمایا کہ میں تو یہ عرض کر دیتی تھی کہ یا رسول اللہ! اگر یہ اجازت آپ مجھ سے لے رہے ہیں تو میں تو اپنی باری کا کسی دوسرے پر ایسا نہیں کر سکتی۔ اس روایت کی متابعت عباد بن عباد نے کی۔ انھوں نے عاصم سے سنا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”نبی کے گھر دل میں مت جایا کرو“

بجز اس وقت کے جب یقین کھانے کے لیے (آئے کی اجازت دی جائے)

ایسے طور پر کہ اس کی تیاری کے منتظر نہ رہو، البتہ حب تم کو بلایا جائے

مِثْنُ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ قَالِ ابْنُ عَبَّاسٍ مَدْحِي تَوْخَرُ أَرْجَحُهُ أَخْبَرَهُ

۱۸۹۸۔ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَامَةَ قَالَ هِشَامٌ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَغَارُ عَلَى النَّبِيِّ فِي وَهَبِي أَنْفُسَهُمْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقُولُ أَتَهَبُ الْمَرْأَةَ نَفْسَهَا فَلَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى نَحْيِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتَوَدِّي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنْ ابْتَغَيْتَ مِثْنُ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ قُلْتُ مَا أَسْرَى رَيْبُكَ إِلَّا مَيْسَرُهُ فِي هَوَاكَ

۱۸۹۹۔ حَدَّثَنَا حَبَانُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ الرَّحُولُ عَنْ مَعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَأْذِنُ فِي يَوْمِ الْمَرْأَةِ مِنَّا بَعْدَ أَنْ أَنْزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ تَرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتَوَدِّي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنْ ابْتَغَيْتَ مِثْنُ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ قُلْتُ لَهَا مَا كُنْتُ تَقُولِينَ قَالَتْ كُنْتُ أَقُولُ لَكَ إِنْ كَانَ ذَلِكَ إِلَى خَافِي رَكَ أَمِيرًا جِدَّ يَارَسُولَ اللَّهِ إِنْ أُذْخِرَ عَلَيْكَ أَحَدًا نَابَعَهُ عَبَادُ ابْنُ عَبَّادٍ سَمِعَ عَاصِمًا

قَوْلُهُ لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَافِلٍ مِنْهَا وَإِنَّمَا وَلَكُمْ إِذَا دُعِيتُمْ فَأَدْخُلُوا فَإِذَا

۱۔ ہر ای ابن عباس رضی اللہ عنہ کی ایک روایت باسناد حسن موجود ہے کہ جن عورتوں نے اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حبیہ کر دیا تھا۔ ان میں سے کسی کو بھی آپ نے اپنے ساتھ نہیں رکھا تھا۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے اسے مباح قرار دیا تھا لیکن بہر حال یہ آپ کے منشاء پر موقوف تھا۔ آنحضرتؐ کو یہ مخصوص اجازت تھی کہ اگر کوئی نوز عورت بلا مہر اپنے آپ کو آپ کے نکاح میں دینا چاہے تو یہ صرف آپ کے لیے جائز ہے دوسرے مسلمانوں کو اس کی اجازت نہیں۔ یہ واقعہ اسی سے منطبق ہے۔

طَعِمْتُمْ مَا نَشْتَرُ وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ  
لِحَدِيثِ إِنْ ذَا بَعْذُكَ كَانَ يُؤْمِدِي السَّيِّئَ  
فَيَسْتَحْيِي مِنْكَ وَاللَّهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ  
الْحَقِّ وَإِذَا سَأَلَ مُؤْمِنٌ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُ  
مِنْ قُرْآنِهِ حِجَابُ ذَا بَعْذُ أَطْمَرُ يَقُولُ بَعْذُ  
وَقُلُوهُمِنْ وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا  
رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَنْ تَنْكِحُوا أَسْرَاحَهُ  
مِنْ قُبْدِهِ إِنْ ذَا بَعْذُ كَانَ  
عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا يُقَالُ إِنْكَارُ أَدْرَاكُهُ  
أَنَا يَا قِيَامًا لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُونُ  
قَرِيبًا إِذَا وَصَفْتَ صِفَةَ الْمُؤْمِنِ  
قُلْتُ قَرِيبٌ وَإِذَا جَعَلْتَهُ طَرَفًا وَ  
مُبْدَأً وَلَمْ تَرِدِ الصَّفَةَ نَزَعْتَ الْهَاءَ  
مِنَ الْمُؤْمِنِ وَكَذَلِكَ لَفْظُهُمَا فِي الْوَاحِدِ فِي  
الِثْنَيْنِ وَالْجَمْعِ لِلدَّكْرِ وَالْأُنْثَى

۱۹۰۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ حَبِيبِ عَنْ  
أَنَسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ بَيْدُ خُلٍّ عَلَيْكَ الْبَيْدُ وَالْفَاجِرُ خُلُو  
أَمَدَتْ أَهْمَاتِ الْمُؤْمِنِينَ يَا حِجَابُ فَانْزِلْ  
اللَّهُ أَيْتَ الْحِجَابِ -

۱۹۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي  
يَقُولُ حَدَّثَنَا أَبُو حَبِيبٍ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ  
قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ زَيْنَبَ ابْنَةَ جَحْشٍ دَعَا الْقَوْمَ فَطَعِمُوا ثُمَّ  
حَسَبُوا جَيْتَهُنَّ وَارْذَهُوَ كَأَنَّهُ يَتَقَيَّمُ لِلْفَقِيرِ  
فَلَمْ يَقْعُمُوا فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَامَ فَلَمَّا قَامَ قَامَ مِنْ  
قَامٍ وَقَعَدَ ثَلَاثَةً حَقَّقِي فَبَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْدُ خُلٍّ فَإِذَا الْقَوْمُ حَبُوسٌ ثُمَّ

تب جایا کرو۔ پھر جب کھانا کھا چکو تو اٹھ کر چلے جا کر اور باتوں  
میں جی لگا کر مت بیٹھے رہا کرو۔ اس بات سے بچی گونا گویا ہوتی  
ہے سودہ مختار الحارث کرتے ہیں اور اللہ صاف بات کہنے سے  
برکسی کا لحاظ نہیں کرتا اور جب تم ان (رسول کی ازواج) سے  
کوئی چیز مانگو تو ان سے پردہ کے باہر سے مانگا کرو یا تمہارے  
اور ان کے دلوں کے پاک رہنے کا وعدہ درپور ہے اور تمہیں جائز  
نہیں کہ تم رسول اللہ کو کسی طرح بھی تکلیف پہنچاؤ اور نہ یہ کہ  
آپ کے بعد آپ کی بیویوں سے کبھی بھی نکاح کرو۔ بیشک اللہ  
کے نزدیک بہت بڑی بات ہے: ”انہ“ یعنی اس کی تیساریں گئی  
(منتظر در سو) انار یا بی، اناۃ سے نکلا ہے۔ ”لعل الساعۃ  
تکون قریباً“ جب یہ لفظ مؤنث کی صفت کے طور پر آئے تو  
”قریبۃ“ (نا کے ساتھ) آتا ہے لیکن جب ظرف اور بدلہ  
صفت نہ ہو تو مؤنث کی با اس سے حذف کر دی جانے کی (قریباً  
جب یہ لفظ صفت نہ ہو تو واحد، تثنیہ، جمع، مذکر اور مؤنث  
سب میں اسی طرح استعمال ہوتا ہے۔

۱۹۰۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے، ان سے حمید  
نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ  
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے پاس اچھے برے ہر طرح کے لوگ آتے  
ہیں اس لیے بہتر تھا کہ آپ ازواج مطہرات کو پردہ کا حکم دے دیں اس کے  
بعد پردہ کی آیت نازل ہوئی۔

۱۹۰۱۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ رقاشی نے حدیث بیان کی ان سے معمر بن سلیمان  
نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا۔ انھوں نے بیان کیا ہم  
سے ابو مجاز نے حدیث بیان کی، اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان  
کیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے  
نکاح کیا تو قوم کو آپ نے دعوت دہم دی کھانا کھانے کے بعد لوگ گھر  
کے اندر ہی (میچھے دریاں) باتیں کرتے رہے۔ انھوں نے ایسا کیا گویا آپ  
اٹھنا چاہتے ہیں (نا کہ لوگ سمجھ جائیں اور اٹھ جائیں لیکن کوئی بھی نہیں اٹھا۔  
جب آپ نے دیکھا کہ کوئی نہیں اٹھا تو آپ کھڑے ہو گئے، جب آپ کھڑے  
ہوئے تو دوسرے لوگ بھی کھڑے ہو گئے لیکن تین اشخاص اب بھی بیٹھے رہ گئے

آنحضورؐ جب باہر سے اندر جانے کے لیے آئے تو دیکھا کہ کچھ لوگ اب بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس کے بعد وہ لوگ بھی اٹھ گئے تو میں نے آنحضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر اطلاع دی کہ وہ لوگ بھی چلے گئے ہیں تو آپؐ اندر تشریف لائے میں نے بھی چاہا کہ اندر باڈوں، لیکن آنحضورؐ نے دروازہ کا پردہ گرایا۔ اس کے بعد آپؐ مذکورہ بالا نازل ہوئی کہ اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں مت جایا کرو، آخر آیت تک۔

۱۹۰۲۔ ہم سے سیلمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زبیر نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ابو قلزبہ نے کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اس آیت یعنی آیت حجاب (کے شان نزول) کے متعلق خوب جانتا ہوں، جب زبیر رضی اللہ عنہما سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا۔ یہ اور وہ آل حضورؐ کے ساتھ آپؐ کے گھر ہی میں تھیں تو آپؐ نے کھانا تیار کر دیا۔ اور قوم کو بلایا۔ دکھانے سے خارج ہونے کے بعد لوگ بیٹھے باتیں کرتے رہے۔ آنحضورؐ باہر جاتے اور پھر اندر آتے (تاکہ لوگ اٹھ جائیں) لیکن لوگ بیٹھے باتیں کرتے رہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں مت جایا کرو۔ بجز اس وقت کے جب تمہیں (دکھانے کے لیے) آنے کی اجازت دی جائے ایسے طور پر کہ اس کی نیازی کے منتظر رہو، رسول اللہ تعالیٰ کے ارشاد میں درء حجاب، اس کے بعد پردہ ہونے لگا اور لوگ کھڑے ہو گئے۔

۱۹۰۳۔ ہم سے ابو عمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن مہیب نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر بنت جحش رضی اللہ عنہما سے نکاح کے بعد گوشت اور روٹی تیار کروائی اور مجھے کھانے پر لوگوں کو بلانے کے لیے بھیجا۔ پھر کچھ لوگ آئے اور کھا کر واپس چلے جاتے، پھر دوسرے لوگ آئے اور کھا کر واپس چلے جاتے، میں بتاتا رہتا۔ آخر جب کوئی باقی نہ رہا تو آپؐ نے فرمایا کباب دسر خوان اٹھا لو لیکن تین شخص گھر میں باتیں کرتے رہے، آنحضورؐ باہر نکل آئے اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے سامنے جا کر فرمایا السلام علیکم اہل البیت ورحمۃ اللہ علیہم انھوں نے کہا، علیک السلام ورحمۃ اللہ، اپنی اہل کو آپؐ نے کبسا پایا، اللہ رکت عطا فرماتے، آنحضورؐ اسی طرح تمام ازدواج مطہرات کے حجروں کے سامنے گئے

إِنَّهُمْ تَأْمُرُوا فَأَنْطَلَقْتُ فِجْتًا فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدْ أَنْطَلَقُوا فَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ فَدَعَا هَبْتُ أَدْخُلُ خَائِفًا الْحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا بِإِذْنِهِ

۱۹۰۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادٌ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلْزَبَةَ قَالَ، أَسْأَلُ أَبْنَاءَ مَا لَيْسَ أَنَا أَعْلَمُ النَّاسَ بِهَذِهِ الْأَيَّةِ أَمِيرَ الْحِجَابِ لَمَّا أُهْدِيَتْ زَيْنَبُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ مَعَهُ فِي الْبَيْتِ صَنَعَ طَعَامًا دَعَا الْقَوْمَ فَقَعَدُوا مِثْلَهُ تَوْنٌ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُهُمْ ثُمَّ يَرْجِعُهُمْ وَهَذَا تَوْنٌ يَتَخَذُهُ تَوْنٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُبْذَنَ إِلَيْكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَظِيرٍ مِنْهُ إِلَى قَوْلِهِ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ فَضَرِبَ الْحِجَابُ وَقَامَ الْقَوْمُ

۱۹۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْبُودٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ مَهْيَبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ، سَمِعْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبَ ابْنَتِ جَحْشٍ جُنُبًا وَلَحْمًا فَأُذِنْتُ عَلَى الطَّعَامِ دَاعِيًا فَيَخِي قَوْمٌ فَيَا كَلُونَ وَيَخْرُجُونَ ثُمَّ يَجِي قَوْمٌ فَيَا كَلُونَ وَيَخْرُجُونَ فَدَعَا حَتَّى مَا أَحْبَبَ أَحَدًا أَدْعُو فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا أَحْبَبَ أَحَدًا أَدْعُوهُ قَالَ ارْجِعُوا طَعَامًا مَكْرُودَ بَقِيَ ثَلَاثَةٌ هَؤُلَاءِ يَتَخَذُونَ فِي الْبَيْتِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْطَلَقَ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَقَالَ أَسْلَامٌ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ

اور جس طرح عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تھا اسی طرح سب سے فرمایا اور انھوں نے بھی عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرح جواب دیا۔ اس کے بعد آنحضرتؐ واپس تشریف لائے تو وہ تین صاحبان اب بھی گھر میں بیٹھے تھے کہ وہ رہے تھے۔ آنحضرتؐ بہت زیادہ باحیا و بامروت تھے، آپؐ نے یہ دیکھ کر کہ لوگ اب بھی بیٹھے ہوئے ہیں (عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کی طرف بھر چلے گئے، مجھے یاد نہیں کہ خود میں نے آنحضرتؐ کو اطلاع دی تھی یا کسی اور نے اطلاع دی تھی کہ وہ لوگ گھر میں سے چلے گئے ہیں)۔ آنحضرتؐ واپس تشریف لائے۔ اور پاؤں چوکھٹ پر رکھا۔ ابھی آپؐ کا ایک پاؤں اندر تھا اور ایک پاؤں باہر کہ آپؐ نے پردہ گرالیا اور پردہ کی آیت نازل ہوئی۔

۱۹۰۴۔ ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، انیس عبد اللہ بن بکر سہمی نے خبر دی، ان سے حمید طویل نے حدیث بیان کی کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب بنت جحش سے نکاح پر دعوت و لمیہ کی اور گوشت اور روٹی لوگوں کو کھلائی، پھر آپؐ امہات المؤمنین کے حجرہ کی طرف گئے، جیسا کہ آپؐ کا معمول تھا کہ نکاح کی بیع کو آپؐ جایا کرتے تھے۔ آپؐ انھیں سلام کرتے اور ان کے حق میں دعا کرتے، اور امہات المؤمنینؓ بھی آپؐ کو سلام کرتیں اور آپؐ کے لیے دعا کرتیں، امہات المؤمنینؓ کے حجرہ سے جب آپؐ اپنے حجرہ میں واپس تشریف لائے تو آپؐ نے دیکھا کہ وہ صاحبان بحث و گفتگو کر رہے ہیں جب آپؐ نے انھیں بیٹھے ہوئے دیکھا تو پھر آپؐ حجرہ سے نکل گئے، ان وہ حضرات نے جب دیکھا کہ اللہ کے نبیؐ اپنے حجرہ سے واپس چلے گئے ہیں تو بڑی جدی جدی وہ اٹھ کر باہر نکل گئے مجھے یاد نہیں کہ میں نے آنحضرتؐ کو ان کے چلے جانے کی اطلاع دی یا کسی اور نے، پھر آنحضرتؐ واپس آئے اور گھر میں آئے ہی دروازہ کا پردہ گرالیا۔ اور آیت حجاب نازل ہوئی۔ اور ابن ابی مریم نے بیان کیا، انھیں یحییٰ نے خبر دی، ان سے حمید نے حدیث بیان کی اور انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ کے ساتھ۔

۱۹۰۵۔ ہم سے زکریا بن یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ام المؤمنینؓ سودہ رضی اللہ عنہا پردہ کا حکم نازل ہونے کے بعد قطعاً حاجت کے لیے نکلیں، وہ بہت بھاری بھر کم تھیں،

فَقَالَتْ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ كَيْفَ حَدَّثَتْ أَهْلَكَ بِأَنَّكَ لَوْ فَتَقَرَّ شَيْءٌ حَجَرٌ نَبَأًا بِهِ كُلُّهُمْ يَقُولُ لَهُنَّ كَمَا يَقُولُ عَائِشَةُ وَتَقُولُ لَهُ كَمَا قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أُنْثَتْ رُحُطُ فِي الْبَيْتِ يَتَذَكَّرُونَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَدِيدَ الْحَيَاءِ فَخَرَجَ مُطْلِقًا خَوَّجَةً عَائِشَةُ فَمَا أَدْرَى أَخْبَرْتَهُ أَوْ أُخْبِرَ أَنَّ الْقَوْمَ خَرَجُوا فَرَجَعَ حَتَّى إِذَا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي اسْكُفَّةِ الْبَابِ دَاخِلَةً وَأَخْرَجَ رِجْلَهُ أَمْرًا فِي السِّرِّ مَبْنِيٍّ وَبَيْنَهُ وَأُنْزِلَتْ آيَةُ الْحُجَابِ ۖ ۱۹۰۴۔ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ حَدَّثَنَا حَمِيدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَوَّلَ مَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَّى بَنِي بَرَكَةَ ابْنَةَ جَحْشٍ فَأَشْبَعُ النَّاسَ حُبْنًا وَلَحْنًا ثُمَّ خَرَجَ إِلَى حُجْرٍ أَمَهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ كَمَا كَانَ يَصْنَعُ مَصِيفَةً بَيْنَهُمْ فَيُسَلِّمُهُ عَلَيْهِنَّ وَيَدْعُو لَهُنَّ وَتُسَلِّمْنَ عَلَيْهِ وَيَدْعُونَ لَهُ فَلَمَّا رَجَعَ إِلَى بَيْتِهِ رَأَى رَجُلَيْنِ خَدَّيْهِمَا الْخَدَّيْثُ فَلَمَّا رَأَاهُمَا رَجَعَ عَنْ بَيْتِهِ فَلَمَّا رَأَى الرَّجُلَيْنِ بَنَى اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَ عَنْ بَيْتِهِ وَثَبَّأَ مُسْرِعِينَ فَمَا أَدْرَى أَنَا أَخْبَرْتَهُمْ بِخُرُوجِهِمَا أَمْ أُخْبِرَ فَرَجَعَ حَتَّى دَخَلَ الْبَيْتَ وَادَّخَى السِّتْرَ مَبْنِيٍّ وَبَيْنَهُ وَأُنْزِلَتْ آيَةُ الْحُجَابِ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ سَمِعَ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ

۱۹۰۵۔ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْتُ سَوْدَةً بَعْدَ مَا حُجِرَ الْحُجَابُ لِحَاجَتِهَا فَكَانَتْ امْرَأَةً حَسِيمَةً لَا تَخْفَى عَلَى مَنْ تَعْرِفُهَا



هَذَا هَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَا سَوْدَةَ أَمَا دَأَبُ اللَّهِ مَا تَحْفَلُونَ عَلَيْنَا فَا نَظَرْتُ كَيْفَ تَخْرُجِينَ قَالَتْ فَا مُنْكَفَاتٍ سَاجِدَةٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي وَإِنَّهُ لَمُتَّسِقِي وَفِي مَكِيدَةٍ عَزُفٌ فَهَذَا خَلْتُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي خَرَجْتُ لِبَعْضِ حَاجَتِي فَقَالَ لِي عُمَرُ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ فَا وَحِيَ اللَّهُ إِلَيْهِ شَمْسٌ رَفِعَ عَنْهُ وَإِنَّ الْحَرَّ فِي مَكِيدَةٍ مَا وَصَعُهُ فَقَالَ إِنَّهُ هَذَا أَوْ ذَنْ لَكُنْ أَنْ تَخْرُجِينَ لِيَا جَبَّ كُنْ

يَا أَيُّهَا قَوْلِهِمْ إِنَّ نُبْدُو شَيْئًا أَوْ تَحْفَلُونَ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا وَلَا حَبَاحَ عَلَيْهِمْ فِي آبَائِهِمْ وَلَا أَبْنَائِهِمْ وَلَا إِخْوَانِهِمْ وَلَا أَبْنَاءَ إِخْوَانِهِمْ وَلَا نِسَاءَهُمْ وَلَا مَمْلُوكَاتِ أَيْمَانِهِمْ وَاقْتَنَى اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا

۱۹۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ إِسْتَأْذَنَ عَلِيٌّ أَخَاهُ أَبَا الْقَعْقِيسِ نَجْعَهُ مَا أَتَزَلُ الْحِجَابَ فَقُلْتُ لَدَا أَذْنُ لَهُ حَتَّى اسْتَأْذَنَ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ أَخَاهُ أَبَا الْقَعْقِيسِ لَيْسَ هُوَ أَمْرٌ ضَعِيفٌ وَلَكِنْ أَمْرٌ ضَعِيفٌ امْرَأَةً أَبِي الْقَعْقِيسِ فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَخَاهُ أَبَا الْقَعْقِيسِ اسْتَأْذَنَ فَأَبَيْتُ أَنْ أَذِنَ حَتَّى اسْتَأْذَنَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْذِينَ عَمَّا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الرَّحْلَ

جو انہیں جانتا تھا اس سے وہ پوشیدہ نہیں ہو سکتی تھیں راستے میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھ لیا اور کہا کہ اسے سودہ بایں خدا کی قسم آپ ہم سے اپنے آپ کو نہیں چھپا سکتیں۔ دیکھئے تو آپ کس طرح باہر نکلے ہیں۔ بیان کیا کہ سودہ رضی اللہ عنہا اسٹے پاؤں دال سے واپس آگئیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت میرے حجرہ میں تشریف رکھتے تھے اور رات کا کھانا کھا رہے تھے۔ آنحضرت کے ہاتھ میں اس وقت گوشت کی ایک ٹہری تھی۔ سودہ رضی اللہ عنہا نے داخل ہو کر کہا۔ یا رسول اللہ! میں فضلہ حاجت کے لیے نکلی تھی تو عمر نے مجھ سے یہ بات کہی، بیان کیا کہ آنحضرت پر بھی کاندول شروع ہو گیا اور حضور ہی دیر بعد یہ کیفیت ختم ہوئی، ٹہری اب بھی آپ کے دست مبارک میں تھی، آپ نے اسے رکھا نہیں تھا۔ پھر آنحضرت نے فرمایا کہ تمہیں (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) تقاضا حاجت کے لیے ہمارے جانے کی اجازت دے دی گئی ہے۔

۸۰۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اگر تم کسی چیز کو لاپرواہ کر دے گے (دل میں) پوشیدہ رکھو گے تو اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے (ان رسول کی ازدواج) پر کوئی گناہ نہیں سامنے آنے میں اپنے پاؤں کے اور اپنے بیٹوں کے اور اپنے بھائیوں کے اور اپنے بھانجیوں کے اور اپنی (شریک) بن عورتوں کے اور نہ اپنی باندیوں کے، اور اللہ سے ڈر کر رہو، بیشک اللہ ہر چیز پر حاضر و ناظر ہے۔

۱۹۰۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعب نے خبر دی۔ انھیں زہری نے ان سے عروہ بن زبیر نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ وہ کا حکم نازل ہونے کے بعد ابو القعیس کے بھائی انیس رضی اللہ عنہ نے مجھ سے ملنے کی اجازت چاہی لیکن میں نے کہہ دیا کہ جب تک اس سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم نہ کر لوں، ان سے نہیں مل سکتی میں نے سوچا کہ ان کے بھائی ابو القعیس نے مجھے حضور ہی دودھ پلایا تھا، مجھے دودھ پلانے والی تو ابو القعیس کی بیوی تھیں۔ پھر آنحضرت تشریف لائے تو میں نے آپ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ابو القعیس کے بھائی انیس نے مجھ سے ملنے کی اجازت چاہی لیکن میں نے یہ کہہ دیا کہ جب تک آنحضرت سے اجازت نہ ملے تو ان سے ملاقات نہیں کر سکتی۔ اس پر آنحضرت نے فرمایا کہ اپنے چچا سے ملنے سے تم نے قبول انکار کر دیا میں نے عرض کی یا رسول اللہ! ابو القعیس نے مجھے حضور ہی دودھ پلایا تھا دودھ پلانے والی تو ان کی بیوی تھیں۔ آنحضرت نے فرمایا۔ انھیں اندر آنے کی اجازت



**باب ۸۰۶ قَوْلِهِ لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ**  
اَذْوَا مَوْسَىٰ:

۱۹۱۰۔ حَدَّثَنَا سُحُبُ بْنُ رَبِيعٍ هَيْمٌ أَخْبَرَنَا عَنْ  
بْنِ عَبَّادَةَ حَدَّثَنَا عَنْ عَوْفٍ عَنْ الْحَسَنِ وَحُمَيْدٍ وَ  
خَلِيسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مُوسَىٰ كَانَ رَجُلًا حَنِيفًا  
وَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَىٰ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا  
كَالَّذِينَ أَذْوَا مَوْسَىٰ فَبَرَّاهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ  
عِندَ اللَّهِ وَحِيَّهُمَا:

**سَبَا**  
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قَالَ مُعَاجِرُ بْنُ مَسْلُومٍ عَنْ مُعَاجِرِ بْنِ  
يَعْقُوبَ بْنِ سَبْقُوهَ قَالَ لَا يُعْجَرُونَ  
لَا يَفُوتُونَ سَبْقُوهَ لَا يُعْجَرُونَ قَوْلُهُ  
بِمُعَاجِرِ بْنِ يَعْقُوبَ بْنِ مَسْلُومٍ وَمَعْنَى مُعَاجِرِ بْنِ  
مَعْلُومٍ يُرِيدُ كُلُّ وَاحِدٍ مِمَّا أَنْ  
يُفْهِمُ عَجْرَ صَاحِبِهِ مِعْشَرًا عَشْرًا أَوْ كُلُّ  
الشَّعْرِ بَعْدَ وَتَعْدٍ وَاحِدٍ دَقَّالٌ مُجَاهِدٌ لَا  
يَعْنِي لَدَيْهِ الْعَرَمُ الشَّدَّ مَا أَوْ أَحْمَرُ  
أَرْسَلَهُ اللَّهُ فِي الشَّدِّ مَنَاقِبَهُ وَهَذَا مَعَهُ  
وَحَقُّ الدَّادِي فَإِنَّ تَقَعَّا عَنْ الْحَبَشِيِّ وَ  
غَابَ عَنْهُمَا الْمَاءُ فَيَسِينَا وَكَمْ تَكُنِ الْمَاءُ  
الْأَحْمَرُ مِنَ الشَّدِّ وَلَكِنْ كَانَ عَدَايَا أَرْسَلَهُ  
اللَّهُ عَلَيْهِ مِنْ حَيْثُ شَاءَ وَقَالَ عَمْرُو  
بْنُ مَسْرُورٍ حَبِيلُ الْعَرَمِ الْمُسْتَعَاةُ بَلْعَنُ أَهْلِ  
النِّمَنِ وَقَالَ عَمْرُو الْعَرَمُ الدَّادِي السَّابِقَاتُ  
الدُّرُودُ دَقَّالٌ مُجَاهِدٌ يَجَاءُ أَيُّهَا مِمَّا أَعْطَاكَ  
يُؤَادِيَةً بِطَاعَةِ اللَّهِ مَتْنِي وَفَرَادَى وَاحِدٌ  
أَشْبَنُ النَّاسِ وَشَرُّ النَّاسِ مِنَ الْخَوَافِ إِلَى الدُّنْيَا

۸۰۶۔ اَللّٰهُ تَعَالٰی کا ارشاد ”اِنَّ رُكُوْلَی طَرَحَ ذَهْرَہَا جَہَنُّوْنَ  
فَی مَوْسٰیؑ کُوْا اِیْذَ اِیْہِیْنِیْ تَحٰی“۔

۱۹۱۰۔ ہم سے اسحاق بن ابی ریحیم نے حدیث بیان کی کہ انھیں روح بن عبّاد  
نے خبر دی، ان سے عوف نے حدیث بیان کی، ان سے حسن بصری اور حمید بن  
اور خلّاس نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا موسیٰ علیہ السلام بڑے باحیا تھے اسی کے مطابق اللہ تعالیٰ کا یہ  
ارشاد ہے کہ اے ایمان والو! ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے موسیٰؑ کو  
ایذا پہنچائی تھی، سو اللہ نے انھیں بری ثابت کر دیا اور اللہ کے نزدیک وہ  
بڑے معز نہیں۔

**سُورَةُ سَبَا**

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ہوئے ہیں معاجرین، یعنی سابقین، ”معجزین“ ای لغاتین۔  
”معاجرین“ ای مغالین، ”معاجری“ ای سابقی ”سبوتوا“  
یعنی فاتوا، ”لایعجزون“ ای لایفوتون، ”سبوتونا“ ای لایعجزونا۔  
ارشاد ”معجزین“ ای لغاتین، ”معاجرین“ کا معنی مغالین ہے،  
یعنی دونوں فرقے اس کو کشش میں تھے کہ اپنے مقابل کی بے بسی  
ظاہر کریں، ”معشرا“ بمعنی عشر ہے ”الاکل“ سے مراد کھانے کا بلکہ  
اور بعد ہم معنی ہیں مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ”لایعرب“ بمعنی  
لایغیب ہے، ”العوم“ بمعنی بند ہے، یعنی سرخ رنگ کا پانی  
اللہ تعالیٰ نے اس بند پر بھیجا جس نے اسے بھاڑ دیا، ڈھار دیا اور  
دادی کو کھود کر رکھ دیا اس کے نتیجے میں دونوں طرف کے باغ برباد  
ہو گئے۔ پھر پانی بھی ختم ہو گیا اور باغ خشک ہو گئے۔ یہ سرخ پانی  
اس بند کا نہیں تھا، اسے تو اللہ تعالیٰ نے جہاں سے چاہا ان پر  
عذاب کے طور بھیجا تھا، عمر بن شریح نے کہا کہ ”العوم اہل نین  
کی زبان میں پانی کے بند کو کہتے ہیں۔ ان کے غیر نے کہا کہ ”العوم اہل نین  
یعنی دادی ہے“، ”السباغات“ ای الدروع اور مجاہد نے فرمایا  
کہ ”بیازی“ ای یاقوت، ”اعظم لواحدة“ یعنی میں تجھیں اللہ کی  
طاعت کی نصیحت کرتا ہوں، ”مثنیٰ وفرادی“ ای واحدًا۔  
اشبین، ”التناوش“ یعنی آخرت سے لوٹ کر دنیا میں آنا، ”بین

بایستہوں" سے مراد مال، اولاد اور دنیا کی خوشحالی ہے۔  
 "باشیاعہم" اسی بامثالہم، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ کالجواب  
 کا مفہوم ہے کہ زمین اٹھلیان کی طرح - "الخط" سیلو۔  
 "الامثل" جھاڑ "العزم" سخت شدید۔

۸۰۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "یہاں تک کہ جب ان کے دلوں  
 سے گھراسٹ دور ہوجاتی ہے تو وہ آپس میں پوچھتے ہیں کہ تمہارے  
 پر درگاز کرنے کیا کہلا وہ کہتے ہیں کہ حق دبات کا حکم فرمایا اور  
 واقعی وہ عالیشان ہے سب سے بڑا ہے۔

۱۹۱۱۔ ہم سے حمید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی  
 ان سے عمر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے مکرمہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے  
 کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کسی بات کا فیصلہ کرتے ہیں تو فرشتے  
 اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے لیے جھکتے ہوئے خضوع کرتے ہوئے اپنے بازو  
 پھیر پھیراتے ہیں، اللہ کا ارشاد انھیں اس طرح سنائی دیتا ہے جیسے جیسے پھر  
 پر زنجیر کے لکڑے سے آواز پیدا ہوتی ہے پھر جب ان کے دلوں سے گھراسٹ  
 دور ہوجاتی ہے تو وہ آپس میں پوچھتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا کہا۔ وہ کہتے  
 ہیں کہ حق بات کا حکم فرمایا اور واقعی وہ عالیشان ہے، سب سے بڑا ہے، پھر  
 ان کی یہی گفتگو چوری چھپے سننے والے شیطان سن جھاگتے ہیں شیطان آسمان  
 کے نیچے یوں نیچا دیر پڑتے ہیں، سفیان نے اس موقع پر یہ تعیلی کے ذریعہ پہلے  
 اسے جھکا کر پھر جھپکا کر شیطان کے اجتماع کی کیفیت بتائی۔ الغرض وہ شایین  
 کوئی ایک کلمہ سن لیتے ہیں اور اپنے نیچے والے کو بتاتے ہیں اس طرح وہ کلمہ سنا کر  
 یا کاہن تک پہنچتا ہے کبھی تو ایسا ہوتا ہے کہ اس سے پہلے کہ وہ یہ کلمہ اپنے سے  
 نیچے والے کو بتائیں شہاب ثاقب انھیں ادلوچتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ  
 جب وہ بتا لیتے ہیں تو شہاب ثاقب ان پر پڑتا ہے اس کے بعد کاہن اس میں  
 سو جھوٹا کر لوگوں سے بیان کرتا ہے۔ (ایک بات جب اس میں سے صیغ  
 ہوجاتی ہے تو ان کے معتقدین کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ کیا اسی طرح ہم  
 سے غلام غلام کاہن نے نہیں کہا تھا، اسی کلمہ کی وجہ سے جو آسمان پر  
 شایین نے سنا تھا کاہنوں اور ساحروں کی لوگ تصدیق کرنے لگتے ہیں۔  
 ۸۰۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "یہ تو تم کو بس ایک ڈر لے والے

وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ مِنْ مَالٍ أَوْ وَلَدٍ أَوْ  
 ذَهَبٍ أَوْ بَشِيْعِهِمْ بَأْمَالِهِمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
 كَالْجَوَابِ كَالْجَوَابَةِ مِنَ الْأَرْضِ مِنَ الْخَطِّ الْأَرْضِ  
 وَالْأَرْضِ الْخَطِّ الْعَبْرُ الشَّدِيدُ

بَابُ قَوْلِهِ حَتَّى إِذَا فُزِعَ عَنْ  
 قُلُوبِهِمْ فَاذًا قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ  
 مَا نَوَالِحُ وَهُوَ الْعَلِيُّ  
 الْكَبِيرُ

۱۹۱۱۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا  
 عُمَرُ بْنُ عَبْدِ شَيْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ  
 أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قَالَ إِذَا فَضَى اللَّهُ الْأَرْضَ فِي  
 السَّمَاءِ صَوَّبَتْ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خُضْعًا نَا  
 يَقُولُ كَأَنَّهُ سِلْسَلَةٌ عَلَى صَفْوَانٍ فَإِذَا فُزِعَ  
 عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا  
 لِلَّذِي قَالَ الْحَقُّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ فَيَسْمَعُهَا  
 مُسْتَنْزِقُ السَّمْعِ وَمُسْتَنْزِقُ السَّمْعِ هَكَذَا  
 لِعِصْمَةٍ فَوْقَ تَعْمِينَ وَوَصَفَ سُفْيَانُ  
 بِكَفِّهِ خَرَفَهَا وَبَدَأَ دَقِّقَ أَصَابِعِهِ  
 فَسَمِعَ الْكَلِمَةَ فَيُلْقِيهَا إِلَى مَنْ  
 حَتَّى يُلْقِيَهَا عَلَى لِسَانِ السَّاحِرِ أَوْ  
 الْكَاهِنِ فَرُبَّمَا أَدْرَكَ السَّمْعُ قَبْلَ أَنْ  
 يُلْقِيَهَا وَرُبَّمَا أُلْقِيَ قَبْلَ أَنْ يَدْرِكَ  
 فَيُكَذِّبُ مَعَهَا مَا فَتَ كَذِبَةٍ فَيَقَالُ  
 أَلَيْسَ قَدْ قَالَ لَنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا  
 وَكَذَا فَيُصَدِّقُ بِتِلْكَ الْكَلِمَةِ  
 الَّتِي سَمِعَ مِنَ  
 السَّمَاءِ

بَابُ قَوْلِهِ - إِنَّهُ هُوَ إِلَهٌ لَا تَدْرِكُهُ

ہیں، عذاب شدید کی آمد سے پہلے۔“

۱۹۱۲۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن حاتم نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن مہر نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفا پاڑی پر چڑھے اور پکارا۔ ”یا صبا حاہ“ اس آواز پر قریش جمع ہو گئے اور پوچھا کہ کیا بات ہے؟ آنحضورؐ نے فرمایا، تمہاری کیا رائے ہے اگر میں تمہیں بناؤں کر دشمن جمع کے وقت یا رات کے وقت تم پر حملہ کرنے والا ہے تو کیا تم میری تصدیق نہیں کرو گے؟ انہوں نے کہا کہ ہم آپ کی تصدیق کریں گے۔ اُن حضورؐ نے اس پر فرمایا کہ پھر میں تم کو عذاب شدید کی آمد سے پہلے ڈرانے والا ہوں، ابولہب بولا، تم ہلاک ہو جاؤ، کیا تم نے اسی لیے ہمیں بلایا تھا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت ”تَبَّتْ يُدَا اَبِيْ لَهَبٍ“ نازل فرمائی۔ ۛ

تَبَّتْ يُدَا اَبِيْ لَهَبٍ ۚ  
۱۹۱۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ مَرْحُومًا حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَعِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّغَا ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ يَا صَبَا حَاهُ تَاخْتَمَعَتِ إِلَيْنَا قُرَيْشٌ تَالُؤْ مَا لَكَ۔ قَالَ أَسَأَئِلُكُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ الْعَدُوَّ يَصْبِيحُكُمْ أَوْ يَمَسُّكُمْ لَمْ آمَا كُنْتُمْ تُصَدِّقُونِي قَالُوا بَلَى قَالَ خِيَا فِيْ نَدِيرٍ تَكْمُ مَيْنَ يَدَا اَبِيْ لَهَبٍ شَدِيدٍ فَقَالَ اَبُوْ لَهَبٍ تَبَّتْ لَكَ الْاِلَهْدَا جَمَعْتَنَا قَا نَزَلَ اللَّهُ تَبَّتْ يَدَا اَبِيْ لَهَبٍ۔ ۛ

بحمد اللہ تفہیم البخاری کا انیسواں پارہ مکمل ہوا

## یسواں پارہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۸۰۹ - سورۃ الملائکہ (فاطر)

مجاہد نے کہا کہ "التعمیر" ای لغاتہ النواة "مشعل" یا بالتعمیف  
یعنی مشعل (بالتشید) ہے۔ ان کے غیر نے کہا کہ "المحور" کا تعلق  
دن میں سورج کے ساتھ ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "المحور"  
کا تعلق رات کے ساتھ ہے اور "السموم" کا تعلق دن کے ساتھ ہے  
"غرایب سود" یعنی گہرے سیاہ "غریب" بمعنی گہرا سیاہ۔

## سورۃ یسین

اور مجاہد نے کہا کہ "فعر دنا" اے شہر دنا یا حسرة علی العباد  
یعنی دنیا میں انبیاء کے استہزاء کے نتیجہ میں آخرت میں ان کی حالت  
قابل حسرت و افسوس ہوگی۔ ان تذکر القمر یعنی ایک کی روشنی دوسرے  
کی روشنی پر اثر انداز نہیں ہوتی اور نہ ان (چاند اور سورج) کے لیے یہ  
مناسب ہے "سابت النہار" یعنی دونوں (دن اور رات) ایک دوسرے  
کے پیچھے پیچھے بلا کسی درمیانی وقفہ اور بلا کسی تاخیر و توقف کے گردش  
میں ہیں "نسخت" یعنی بھان میں سے ایک کو دوسرے سے نکالتے ہیں۔  
اور ان میں سے ہر ایک اپنے مستقر کی طرف چلتا رہتا ہے "من مثله"  
ای من الانعام نکہون "ای معجوبون" "جند مضر" یعنی عبد الحساب  
مکرر رحمة اللہ علیہ سے منقول ہے کہ "المشون" (یعنی الموقر لدی ہوئی)  
ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "طارک" اے مصائیکم۔  
"ینسلون" اے یزجرون "مرقدنا" اے محرجنا "احصیناہ"  
یعنی ہم نے اسے لوح محفوظ میں محفوظ کر لیا ہے "مکانہم" اور  
مکانہم معنی ہیں۔

۸۱۰ - اور (ایک نشانی) آفتاب (بھی) کہ اپنے ٹکٹے کی طرف  
چلتا رہتا ہے۔ یہ اندازہ ٹھہرایا ہوا ہے زبردست اور علم والے  
اللہ کا۔

۱۹۱۳ - ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے حدیث

## باب ۸۰۹ سورۃ الملائکہ

قَالَ مُجَاهِدٌ اَلْعَطِمِيْرُ - يَنَافَةُ النِّوَاةِ - مُثَقَّلَةٌ  
وَقَالَ غَيْرُهُ - اَلْحُرُوْرُ - بِاَلنَّهَارِ  
مَعَ الشَّمْسِ - وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ - اَلْحُرُوْرُ  
بِاللَّيْلِ وَالسَّمُوْمُ بِالنَّهَارِ وَغَرَابِيْبُ - اَسَدٌ  
سَوَادٌ - اَلْغَرَابِيْبُ - اَلشَّدِيْدُ - السَّوَادُ -

## سورۃ یسین

وَقَالَ مُجَاهِدٌ - نَعَزْنَا - شَدَدْنَا - بِاِحْسَنَةٍ  
عَلَى الْبَعَادِ - كَانَتْ حَسْرَةً عَلَيْهِمْ يُفْعَرُ وُجُوْهُهُمْ  
بِالرُّسُلِ اَنْ تَذْكِرَكَ الْقَمَرَ - لَا يَسْتَرْصِدُوْهُ  
اَحَدٌ هِمَا مَوْتٍ اِلَّا خِيْرًا وَلَا يَسْتَبِقِيْ لِمَا  
ذَلِكَ سَابِقُ النَّهَارِ يَتَطَلَّابَانِ حَنِثَيْنِ نَسْلَخُ  
مُخْرِجُ اَحَدُهُمَا مِنَ الْاٰخِرِ وَيَجْعَلِيْ كُلُّ وَاحِدٍ  
مِّنْهُمَا - مِّنْ مِّثْلِهِ - مِّنَ الْاَنْعَامِ - فَاَكْمُوْنُ -  
مُعْجِبُوْنُ - لِحُجْدٍ مَُّحْضَرُوْنُ - عِنْدَ  
الْحِسَابِ - وَيَذْكُرُ عَنْ عِلْمِ مَوْتِهِ الْمَشْخُوْنُ  
الْمَوْكُرُ -

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَارِكُكُمْ مَّصَائِكُمْ  
يَنْسِلُوْنَ - يَخْرُجُوْنَ - مَرْقَدُنَا  
مَحْرَجُنَا - اَحْصَيْنَاكُمْ - حَفِظْنَاكُمْ  
مَكَانَهُمْ وَمَكَانَهُمْ - وَاجِدٌ -

باب ۸۱۰ قولہ :- وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ  
لِيُسَيِّرَنَّ لَهَا ذٰلِكَ فَسَدِيْرُ الْعَرَضِيْرِ  
الْعَلِيْنِيْرِ -

۱۹۱۳ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيْمٍ حَدَّثَنَا اَلْاَعْمَشُ

بیان کی۔ ان سے ابراہیم تمہی نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آفتاب غروب ہونے کے وقت میں مسجد کے اندر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا۔ آنحضورؐ نے فرمایا ابوذر! تمہیں معلوم ہے یہ آفتاب کہاں غروب ہوتا ہے؟ میں نے عرض کی۔ اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ یہ چلتا رہتا ہے، یہاں تک کہ عرش کے نیچے سجدہ ریز ہو جائے اس کا بیان اللہ کے اس ارشاد میں ہوا ہے کہ ”اور آفتاب اپنے ٹھکانے کی طرف چلتا رہتا ہے یہ اندازہ ٹھہرایا ہوا ہے زبردست اور علم والے کا۔“

۱۹۱۴۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے دکیع نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم تمہی نے ان سے ان کے والد نے، اہل ان سے ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”اور آفتاب اپنے ٹھکانے کی طرف چلتا رہتا ہے“ کے متعلق سوال کیا تو آنحضورؐ نے فرمایا کہ اس کا ٹھکانا دستقر، عرش کے نیچے ہے۔

#### ۸۱۱۔ سورہ والصافات

مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ”ویقذفون بالغیب من مکان بعید“ میں من مکان بعید سے مراد من کل مکان ہے ”ویقذفون من کل جانب“ میں یقذفون سے مراد یزفون ہے ”واصب“ اے دائم ”لاذب“ اے لازم ”تا تو نسا عن الیمین“ یعنی الیمنی الحق۔ یہ الفاظ کفار شیطانی سے کہیں گے۔ ”غول“ اے وجع بطن۔ ”یزفون“ یعنی ان کی عقل نہیں باقی رہے گی ”قرین“ بمعنی شیطان ہے۔ ”یہرعون“ سے اشارہ ہرود (تیز چلنے) کی ہیئت کی طرف ہے۔ ”یزفون“ یعنی چلنے میں تیزی اور جلدی۔ ”ہن الجنة نسبا“ کفار تریش کہتے تھے کہ فرشتے اللہ کی لوکیاں ہیں ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس پر ان سے پوچھا کہ پھر ان کی مائیں کون ہیں تو انہوں نے کہا کہ ان کی مائیں جن سرداروں کی لوکیاں ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ ”لقد علمت الجنة انہم لمحضرون“ یعنی حساب کے لیے حاضر کیے جائیں گے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَقَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ اَتَدْرِي اَيُّنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ قُلْتُ اللهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ قَالَ فَارْتَمَا تَذْهَبُ حَتَّى تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَمَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ

۱۹۱۴۔ حَدَّثَنَا الْحَبِيبِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى - وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا - قَالَ مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ

#### ۸۱۱۔ سورہ والصافات

وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَيَقْذِفُونَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيدٍ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ - وَيَقْذِفُونَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ يَرْمُونَ - وَاصِبٌ - دَائِمٌ لَا زَيْلٌ - تَأْتُونَنَا عَنِ الْيَمِينِ يَأْتِي الْحَقُّ الْكُفَّارَ فَقَوْلُهُ لِلشَّيْطَانِ غَوْلٌ - وَجَعُ بَطْنٍ - يَزْفُونَ - لَا تَذْهَبُ عَقُولُهُمْ - قَرِينٌ - شَيْطَانٌ - يَهْرَعُونَ كَهَيْئَةِ الْهَمْزَةِ - يَزْفُونَ التَّلَافُؤَ فِي الْمُنَى وَبَيْنَ الْجَنَّةِ نَسَبًا - قَالَ كُفَّارٌ كَرِيشٍ الْمَلَائِكَةُ بَنَاتُ اللهِ وَأُمَّهَاتُهُمْ بَنَاتُ سَرَوَاتِ الْجِنِّ وَقَالَ اللهُ تَعَالَى - وَلَقَدْ عَلِمْتِ الْجِنَّةُ أَنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ - سَخَّضُوا لِلْحِسَابِ - وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ - كُنَّ الصَّافُونَ

کہ ”نعمن الصافون“ میں مراد فرشتے ہیں۔ ”هراط الجحیم“ یعنی سوار الجحیم و وسط الجحیم۔ ”لشوبا“ یعنی ان کے کھانوں میں شدید گرم پانی کی آمیزش کر دی جائے گی۔ ”مطرودا“۔ ”بیض کنون“ ای اللؤلؤ المکنون ”مترکنا علیہ فی الآخرین“ یعنی ان کا ذکر خیر ہونا رہے گا۔ ”یستخرون“ یعنی ”یستخرجون“ ای ”ربا“ ”الاسباب“ ای ”السماء“۔

الشرعی کا ارشاد ”اور بلاشبہ یونس رسولوں میں سے تھے۔“

۱۹۱۵ء۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے اعلمش نے، ان سے ابو وائل نے، ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی کے لیے مناسب نہیں کہ وہ پونس بن منیٰ علیہ السلام سے بہتر ہونے کا دعویٰ کرے ۝

۱۹۱۶ء۔ مجھ سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی۔ ان سے محمد بن فلیح نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی۔ ان سے بنی عامر بن لوی کے ہلال بن علی نے، ان سے عطارد بن لیسانہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص یہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں یونس بن یثیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے افضل ہوں، وہ جھوٹا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

۸۱۲۔ سورہٴ بقرہ

۱۹۱۷- ہم سے محمد بن یسار نے حدیث بیان کی، ان سے منذر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عوام بن حوشب نے بیان کیا کہ میں نے عباد سے سورہ ص میں سجدہ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بیان کیا کہ یہ سوال ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی کیا گیا تھا تو آپ نے اس آیت کی تلاوت کی یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت دی تھی۔ پس آپ بھی انہیں کی ہدایت کی اتباع کیجیے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ اس میں سجدہ کرتے تھے۔

۱۹۸۔ مجھ سے محمد بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبید اللہ انسی نے، ان سے عوام نے بیان کیا کہ میں نے مجاہد سے سنا ہے

الْمَلَأْنِيهِ - صِرَاطِ الْحَيِّمِ - سَوَاءَ  
الْحَيِّمِ - وَوَسْطِ الْحَيِّمِ - لَشَوْبًا - يَخْلُطُ  
طَعَامَهُمْ - وَيَسْلُكُ بِالْحَيِّمِ - مَذْخَرًا -  
مَطْرُودًا - بَيْضٌ مَلُونٌ - أَلْوَانًا مَلُونٌ  
وَمَرَّتْ عَلَيْهِ فِي الْأَخْيَرِ - يَذْكُرُ  
بَعِيرٌ - يَسْتَسْخِرُونَ - يَسْتَحْدُونَ -  
بَعْلًا - سَرَّابًا - وَنُسَمِينَ الْمُرْسَلِينَ :

١٩١٥- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
جَرِيرٌ عَنْ زُهَيْرٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
مَنْ لِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُنْبِئُنِي لِأَحَدٍ أَنْ يَكُونُ  
خَيْرًا مِنْ ابْنِ مَتَّى

١٩١٦- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا  
عُمَدُ بْنُ مُسَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ هِلَالِ  
بْنِ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَامِرٍ عَنْ لُؤَيٍّ عَنْ عَطَاءِ  
بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ  
يُوسُفَ بْنِ مَتَّى فَقَدْ كَذَبَ ۖ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هـ

باب ۸۱۲ مَوْتُهُ وَآلِهِ

١٩١٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا  
عُندُوه حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْعَوَّامِ قَالَ سَأَلْتُ  
مُجَاهِدًا عَنِ الصَّحَابَةِ فِي مَنْ قَالَ سَمِعْتُ بَنِي  
عَبَّاسٍ - فَقَالَ أُولَئِكَ الْكَاذِبُونَ هَدَى اللَّهُ  
فِيهِمْ أَهْلَهُمْ أَفْتَدِيهِ - وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
يَسْجُدُ فِيهَا؛

۱۹۱۸. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الطَّنَافِئِيُّ عَنِ الْعَدَمِ قَالَ



میں سجدہ کے متعلق پوچھا تو آپ نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا تھا کہ اس سورہ میں آیت سجدہ کے لیے دلیل کیا؟ آپ نے فرمایا کہ کیا تم قرآن مجید میں یہ نہیں پڑھتے کہ ”اور ان کی نسل سے داؤد اور سلیمان ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ نے یہ ہدایت دی تھی سو آپ بھی ان کی ہدایت کی اتباع کیجیے“ داؤد علیہ السلام بھی ان میں سے تھے جن کی اتباع کا آنحضور کو حکم تھا۔ چونکہ داؤد علیہ السلام کے سجدہ کا اس میں ذکر ہے اس لیے آنحضور نے بھی اس موقع پر سجدہ کیا۔ عجباً! بمعنی عجیب ہے۔ ”وَقَدْ بَعَثْنَا مِثْلَهُ“ آیت میں مراد نیکیوں کا صحیفہ ہے، مجاہد نے فرمایا کہ ”فی عَزْرَةٍ“ ای حازرین ”الملئۃ الآخرۃ“ سے مراد ملت قریش ہے ”الاخلاق“ ای الکذب۔ ”الاسباب“ یعنی آسمان کے اس کے دروازے سے راستے۔ ”جندما ہنالك مہزوم“ سے مراد قریش میں ”او نلک الاحزاب“ ای القرون الماضیہ ”فواق“ ای رجوع بہ قطعاً ”ای عذابا۔“ ”انخذناہم بخربا“ ای احطناہم ”اتراب“ ای امثال ”الاید“ یعنی عبادت میں توت والا۔ ”الابصار“ ای البصر فی امر اللہ۔ ”حب الخیر عن ذکر ربی“ ای من ذکر ربی۔ ”م طفق مسخاً“ یعنی گھوڑوں کی ٹانگوں اور گرگ دونوں پر ہاتھ پھیرنے لگے۔ ”الاصفاؤ“ ای الوثاق۔

۸۱۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ”اور مجھے ایسی سلطنت دے

کہ میرے بعد کسی کو میرا نہ ہو۔ بے شک آپ بڑے دینے والے ہیں“

۱۹۱۹۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے روح اور محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے محمد بن زیاد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گزشتہ رات ایک کمرش جن اچانک میرے پاس آیا، یا ایہی طرح کا کلمہ آپ نے فرمایا، تاکہ میری ناز و غراب کرے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قدرت دے دی اور میں نے سوچا کہ اسے مسجد کے کسی کعبے سے باندھ دوں تاکہ صبح کے وقت تم سب لوگ بھی اسے دیکھ سکو۔ لیکن مجھے اپنے بھائی سلیمان کی دعا یاد آگئی کہ ”اے میرے رب مجھے ایسی سلطنت دے کہ میرے بعد کسی کو میرا نہ ہو“ روح نے بیان کیا، چنانچہ آنحضور نے اس جن کو تاروا واپس کر دیا۔

سَأَلْتُ مُجَاهِدًا عَنْ سَجْدَةٍ مِّنْ هَٰذَا فَقَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ مِّنْ آيَاتِ سَجْدَةٍ فَقَالَ أَدُمَا تَقْرَأُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهِدَاهُهُمْ أَقْبَدَهُ. فَكَانَ دَاوُدُ وَمِنْ أَمْرِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْبَضَ إِلَيْهِ فَسَجَدَ هَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَابٌ عَجِيبٌ. أَلْقَطُ الصَّيْفَةَ. هُوَ هَهُنَا مِثْلَهُ الْحَسَنَاتِ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ فِي عَزْرَةٍ: مُعَازِرِينَ. أَمْلَكَةَ الْآخِرَةَ. مِثْلَهُ تَرْبِيشٍ. الْإِخْتِلَافُ. الْكُذْبُ. الْأَسَابُ. طَرَفُ السَّمَاءِ فِي الْوَلَايَةِ. جُنْدٌ تَمَازِلُكَ مَهْزُومٌ يَعْنِي أُولَٰئِكَ الْأَحْزَابُ. أَفَرُودُنَ الْمَا صِيْفَةَ. قَوَانٍ رُجُوعٌ فَلَمَّا عَذَابًا. أَتَخَذُ نَاهُهُمْ مُخْجَرًا: أَحْطَنَائِمِهِمْ. أَنْتَرَبُ. أَمْثَالُ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْأَيْدُ: الْفَوْقَةُ فِي الْإِعَادَةِ. الْأَبْصَارُ: الْبَصَرُ فِي أَمْرِ اللَّهِ حُبُّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّي مِنْ ذِكْرِ طَيْفٍ مِّنْهُمْ: يَمْسَحُ. أَعْدَاتُ الْخَيْلِ وَعَوَائِثُهَا. الْأَصْفَادُ: الْوُثَاقُ.

بَابُ هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِّنْ بَنِي آدَمَ أَنْتَ الْوَهَّابُ۔

۱۹۱۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَحُمَيْدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ عِفْرِينَ مِنَ الْجِنِّ تَفَلَّتْ عَلَى الْبَارِحَةِ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا لِيُعْطَمَ عَلَى الصَّلَاةِ فَأَمَكْنِي اللَّهُ مِنْهُ دَانَتْ أَنْ أَرْبَطَهُ إِلَى سَائِرِيهِ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتَّى تُصِيبُوا وَتَنْظُرُوا إِلَيْهِ كُلُّكُمْ فَذَكَرْتُ قَوْلَ أَخِي سُلَيْمَانَ رَبِّ هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِّنْ بَنِي آدَمَ قَالَ رَوْحٌ فَدَدَهُ خَاسِئًا



کے اس ارشاد میں اسی طرف اشارہ ہے کہ ”جس دن ہم سخت پکڑیں گے، بلاشبہ ہم انتقام لینے والے ہیں“:

### باب ۸۱۵ - سُورَةُ الزَّمَرِ

مجاہد نے فرمایا کہ ”اَمِنْ يَتَّقِي بَوْجَه“ کے معنی چہرے کے بل جہنم میں گھسیٹے جانے کے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی طرح ہے کہ ”کیا وہ شخص بہتر ہے جسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا یا وہ جو قیامت کے دن سلامتی کے ساتھ آئے گا“۔ ”ذی عروج“ ای بس۔ ”ورجلا سلما لرجل“ میں مشرکین کے مہبودان باطل اور معبود حق کی مثال بیان کی گئی ہے۔ ”وَيُخَوِّفُنَا بِالَّذِينَ مِنْ دُونِهِ“ میں مراد بت ہیں۔ ”تَوْن“ ای اعطینا۔ ”وَالَّذِي جَاءَ بِالصَّدَقِ“ میں ”صدق“ سے مراد قرآن ہے۔ ”وَصَدَقَ بِهِ“ یعنی مومن قیامت کے دن آئے گا، اور کہے گا کہ لے رہا یہی وہ (قرآن) ہے جو ہمیں آپ نے دیا اور میں نے اس کے احکام پر عمل کیا۔ ”تَشَاكُوْنَ الرِّجْلِ الشَّمْسِ“ ایسے اکھڑ آدمی کو کہتے ہیں جو انصاف اور حق پر رضا مند نہ ہو۔ ”ورجلا سلما“ سالم یعنی صالح ہے۔ ”اشمازت“ ای نفرت۔ ”بمخازتہم“ فوز سے نکلا ہے۔ ”حافین“ اے اطافوا یہ مطیفین۔ بخافیہ ای بجوانہ۔ ”تَشَابِهًا“ اشتباہ نہیں نکلا ہے بلکہ مفہوم یہ ہے کہ وہ (قرآن) تصدیق میں بعض بعض سے مشابہ ہے۔

۸۱۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد آپ کہہ دیجیے کہ لے میرے بندو، جو اپنے اوپر زیادتیاں کر چکے ہو اللہ کی رحمت سے مایوس مت ہو، بیشک اللہ سارے گنہ معاف کرنے کا، بیشک وہ بڑا مغفور ہے بڑا رحیم ہے۔

۱۹۲۰۔ مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام بن یوسف نے خبر دی۔ انھیں ابن جریر نے خبر دی، ان سے علی نے بیان کیا، انھیں سعید بن جبیر نے خبر دی اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ مشرکین میں بعض نے قتل کا ارتکاب کیا تھا اور کثرت کے ساتھ اسی طرح بہت سے زنا کا ارتکاب کرتے رہے تھے۔ پھر وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ آپ جو کچھ کہتے ہیں اور جس کی طرف

وَقَالَ مُجَاهِدٌ - اَمِنْ يَتَّقِي بَوْجَه  
مُخَوِّفٌ عَلَى وَجْهِهِ فِي النَّارِ وَهُوَ قَوْلُهُ  
تَعَالَى اَمِنْ يَتَّقِي فِي النَّارِ خَيْرٌ اَمِنْ  
يَتَّقِي امِنًا - ذِي عُرُجٍ كَيْسٍ وَرَجُلًا  
سَلَمًا لِرَجُلٍ مَعْلُومٌ لَا يَفْتَرِيهَا لِبَا طَلِ  
وَالَّذِي الْحَقُّ وَبُخَوِّفُكَ يَالَّذِينَ مِنْ  
دُونِهِ يَالَّذِينَ تَوْنًا - تَوْنًا اَعْطَيْنَا - وَالَّذِي  
جَاءَ بِالصَّدَقِ الْقُرْآنُ وَصَدَقَ بِهِ  
الْمُؤْمِنُ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يَقُولُ هَذَا  
الَّذِي اَعْطَيْتَنِي عَمَلْتُ بِمَا يَنْبَغِي  
مُتَشَاكُوْنَ الشَّكْرِ الْعِيسُ لَا يَرْحَى  
يَالْاَنْصَافِ وَرَجُلًا سَلَمًا دَيْقًا سَالِمًا  
صَالِحًا - اَشْمَازَتْ نَفَرَتْ يَتَفَارَقُهُمْ  
مِنْ الْقَوْرِ حَافِينَ اَطَافُوا بِهِ مُطِيفِينَ  
بِحَقِّ قِيَمِهِ يَجْوَانِيهِ مُتَشَابِهًا كَيْسٍ  
مِنْ اِلِشْتِبَاهِهِ وَلَكِنْ يَتَشَبَّهُ بَعْضُهُ  
بِبَعْضٍ فِي التَّصْدِيقِ :

باب ۸۱۶ - قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ  
اَسْرَفُوا عَلَى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ  
رَحْمَةِ اللَّهِ اِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ  
جَمِيعًا اِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ :

۱۹۲۰۔ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا  
هَشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ  
قَالَ يَعْنِي أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ أَخْبَرَكَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ كَانُوا  
قَدْ تَنَلَّوْا وَكَثُرُوا وَزَنَوْا وَكُنُفُوا فَكَانُوا مَحْتَمًا  
مَعْلَى اللَّهِ عَلَيْهِمْ دَسَلُوا فَقَالُوا اِنَّ الْكَذِبَ يَقُولُ وَ

دعوت دیتے ہیں (یعنی اسلام) یقیناً وہ بڑی اچھی چیز ہے لیکن میں یہ بتانے کے اب تک ہم نے جو گناہ کیے ہیں اس کا کفارہ کیا ہوگا؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "اور وہ لوگ جو اللہ کے سوا اور کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور کسی بھی جان کو قتل نہیں کرتے جس کا قتل کرنا اللہ نے حرام کیا ہے، ہاں مگر حق کے ساتھ"۔ اور یہ آیت نازل ہوئی "آپ کہہ دیجیے کہ اے میرے بندو جو اپنے اوپر زیادتیاں کر چکے ہو اللہ کی رحمت سے مایوس مت ہو۔ بے شک اللہ سارے گناہ معاف کر دے گا۔ بیشک وہ بڑا غفور ہے۔ بڑا رحیم ہے"۔

۸۱۷۔ اور ان لوگوں نے اللہ کی عظمت نہ کی جیسی عظمت کرنا چاہیے تھی۔

۱۹۲۱۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شیبا نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے عبیدہ نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ علماء یہود میں سے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ اے محمد! ہم توہمات میں پاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر رکھ لے گا۔ اسی طرح زمین کو ایک انگلی پر، درختوں کو ایک انگلی پر، پانی اور مٹی کو ایک انگلی پر، اور تمام دوسری مخلوقات کو ایک انگلی پر، اور پھر ارشاد فرمائے گا کہ میں ہی بادشاہ ہوں۔ آنحضرتؐ اس پر ہنس دیے اور آپ کے سامنے کے دانت دکھائی دیتے گئے۔ آپ کا یہ ہنسا اس یہودی عالم کی تصدیق میں تھا۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی "اور ان لوگوں نے اللہ کی عظمت نہ کی جیسی عظمت کرنا چاہیے تھی اور حال یہ ہے کہ ساری زمین اسی کی مٹی میں ہوگئی قیامت کے دن، اور آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں پٹے ہوں گے، وہ پاک ہے اور برتر ہے، ان لوگوں کے شرک سے"۔

۱۹۲۲۔ ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا، کہا مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے اور ان سے ابوسلمہ اور ابوسریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے۔ قیامت کے دن اللہ ساری زمین کو اپنی مٹھی میں لے لے گا اور آسمان کو اپنے داہنے ہاتھ میں لپیٹ لے گا۔ پھر فرمائے گا، آج سلطانی میری ہے، کہاں میں دنیا کے بادشاہ؟

۸۱۸۔ اور صومچھونکا جائے گا تو ان سب کے برش اڑ جائیں گے جو آسمانوں اور زمین میں ہیں، بجز اس کے جس کو

تَدْرُسُ رَحْمَةً لِّحَسَنٍ كَوْ تَحْمِلُنَا أَنْ لَنَا عَمَلًا كَفَّارَةً فَتَنْزَلَ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَنَزَلَ قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ ۖ

بَاب ۱۸ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ ۖ

۱۹۲۱۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ جَدُّ مِنْ الْأَحْزَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّا نَجِدُ أَنَّ اللَّهَ يَجْعَلُ السَّمَوَاتِ عَلَى رَضِيعٍ وَالْأَرْضِ صِينٍ عَلَى رَضِيعٍ وَالشَّجَرِ عَلَى رَضِيعٍ وَالْمَاءِ وَالْثَرَى عَلَى رَضِيعٍ وَسَائِرَ الْخَلَائِقِ عَلَى رَضِيعٍ فَيَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ فَصَحَّحْتُ نَبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَأَ تَوَاجِدُهُ تَصَدِيقًا يَقُولُ الْخَيْرُ ثُمَّ قَدَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَتَمُوتُ مَلَائِكَةُ يَمِينِهِ لِحُجَّتِهِ وَتَقَالِي عَالِيَتُهُ كُونَ ۖ

۱۹۲۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَسَارِيرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَقْبِضُ اللَّهُ الْأَرْضَ وَيَعْرِى سَمَوَاتِ يَمِينِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ آيَنَ مُوْتُهُ ذَرَفِي ۖ

بَاب ۱۹ قَوْلُهُ وَلَيَفْخَرَنَّ فِي الْقُورِ قَصِيقٌ مَن فِي سَمَوَاتٍ وَمَن فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَن

شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ لَفِخَ فِيهِ أُخْرَىٰ قَاذَاهُمْ  
تِيَامٌ يُبْطَرُونَ ۝

۱۹۲۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ  
خَلِيلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي  
زَائِدَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
لَئِنْ آذَلُ مِنْ يَرْفَعُ رَأْسَهُ بَعْدَ الْفَتْخَةِ  
الْأُخْرَىٰ قَاذَا أَنَا بِمُوسَىٰ مُتَعَلِّقٌ بِالْعَرْشِ فَلَا  
أَرْجَىٰ أَكْثَلَ لَكَ كَانَ أَمْ بَعْدَ الْفَتْخَةِ ۝

اللہ چاہے۔ پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو دفعہ سب  
کے سب اٹھ کھڑے ہونگے، دیکھتے بھالتے ہوئے۔

۱۹۲۳۔ مجھ سے حسن نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن خلیل  
نے حدیث بیان کی، انھیں عبدالرحیم نے خبر دی، انھیں زکریا بن ابی زائدہ  
نے، انھیں عامر نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا، آخری مرتبہ صور پھونکے جانے کے بعد سب سے پہلے  
اپنا سر اٹھانے والا میں ہوں گا۔ لیکن اس وقت میں موسیٰ علیہ السلام کو  
دیکھوں گا کہ عرش کے ساتھ لپٹے ہوئے ہیں، اب مجھے نہیں معلوم کہ آپ پہلے  
ہی سے اسی طرح تھے یا دوسرے صور کے بعد (مجھ سے پہلے اٹھ کر عرش  
الہی کو حتام لیا تھا)

۱۹۲۴۔ ہم سے عربین حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے  
حدیث بیان کی، ان سے اعش نے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوصالح  
سے سنا اور انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا، دونوں صور کے پھونکے جانے کا درمیان عرصہ  
چالیس ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگردوں نے پوچھا کیا چالیس  
دن مراد ہیں؟ آپ نے کہا کہ مجھے نہیں معلوم۔ پھر انھوں نے پوچھا چالیس  
سال؟ اس پر بھی آپ نے انکار کیا پھر انھوں نے پوچھا چالیس مہینے؟  
اس کے متعلق بھی آپ نے لاعلمی ظاہر کی اور ہر چیز فنا ہو جائے گی، سوارِ طرہ  
کی ٹہری کے کراسی سے ساری مخلوق دوبارہ بنائی جائے گی۔

۸۱۹۔ سورۃ المؤمن

مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس آیت میں بھی ”لحم“ ایسا ہی  
ہے جیسے اور بہت سی سورتوں کے شروع میں آیا ہے۔  
بعض حضرات نے کہا ہے کہ یہ نام ہے۔ دلیل شریح بن ابی اوفی  
عسی کا قول ہے (جنگِ جمل کے موقع پر) حاسم مجھ اس  
وقت یاد دلائی ہے جب نیزے ایک دوسرے کے ساتھ گتھے  
ہوئے ہیں، کیوں نہ حاسم لڑائی میں آنے سے پہلے پڑھی گئی۔  
”المؤمن“ اے المتفضل۔ ”والخیرین“ اے خالصین۔ مجاہد نے  
فرمایا کہ ”الی النجاة“ میں ایمان مراد ہے۔ ”لیس للعدوۃ“ میں  
بت مراد ہیں۔ ”یسجدون“ یعنی ان کے لیے آگ جھڑکائی جائے گی

۱۹۲۵۔ سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِيْنَ

قَالَ مُجَاهِدٌ: عِبَادُهَا تَجَارُ أَوَائِلَ  
السُّوْرِ وَيُقَالُ بَنِي هَوَاسَ يَقُولُ  
شَدِيحُ بْنُ أَبِي آدْنَى الْعَبْسِيُّ هـ  
يَذْكُرُنِي حَامِيْمٌ وَالرُّمَحُ شَا حِرٌّ  
فَهَلَّا تَلَا حَامِيْمٌ قَبْلَ التَّقْدِيْمِ  
الْقَوْلُ: التَّفْضُلُ: دَاخِرِيْنَ، حَاصِيِيْنَ  
وَقَالَ مُجَاهِدٌ إِلَى النَّجَاةِ، أَوْ يَمَانٍ  
لَيْسَ لَهُ دَعْوَةٌ يَعْنِي الْوَتْنَ يُسْجَدُونَ  
تَوَقَّدَ بِهَذَا النَّارُ تَمْرُحُونَ، تَبْطَرُونَ

۱۔ ترجمہ: اے بطریق! علامہ ابن زبیر رحمۃ اللہ علیہ دوزخ سے لوگوں کو ڈرا رہے تھے تو ایک شخص نے کہا کہ آپ لوگوں کو مایوس کیوں کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میری مجال ہے کہ میں لوگوں کو اللہ کی رحمت سے مایوس کروں۔ اللہ تعالیٰ نے تو خود فرمایا ہے کہ "اے میرے بندو! جنھوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے، اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو، لیکن اس نے یہ بھی فرمایا ہے کہ "بیشک اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے اہل دوزخ ہیں۔" اصل میں تو تم لوگوں کی تویر خواہش ہے کہ تمھارے برے اعمال پر بھی تمھیں جنت کی بشارت دی جاتی رہے۔ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ان لوگوں کے لیے جنت کی بشارت دے کر بھیجا تھا جو اس کی اطاعت کریں لیکن جو لوگ اس کی نافرمانی کریں انھیں آپ دوزخ سے ڈرانے والے تھے۔

وَكَاثِلَ الْاَعْمٰیءِ مِنْ زِيَادٍ يَدْعُو النَّاسَ  
فَقَالَ رَجُلٌ لِمَنْ تَقْنَطُ النَّاسُ؟ قَالَ  
وَاَنَا اَقْدَرُ اَنْ اَقْنَطُ النَّاسَ؛ وَاللّٰهُ  
عَزَّوَجَلَّ يَقُولُ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ  
اسْرَفُوا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا  
مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ وَيَقُولُ وَاَنْ  
الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحَابُ النَّارِ وَ  
الْكُفْرُ تَحِيْتُوْنَ اَنْ تُبَشِّرُوْا بِالْجَنَّةِ  
عَلٰى مَسَاوِیْ اَعْمَالِكُمْ وَاِنَّمَا بَعَثَ  
اللّٰهُ مُحَمَّدًا صَلٰۤى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم  
مُبَشِّرًاۤ اِلَآلْجَنَّةِ لِمَنْ اَطَاعَهُ وَمُنْذِرًا  
بِالنَّارِ مِنْ عَصَاۤءٍ ۝

۱۹۲۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے ولید بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے محمد بن ابراہیم تیمی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عروہ بن زبیر نے حدیث بیان کی آپ نے بیان کیا کہ میں نے عبد اللہ بن عمر بن العاص رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے زیادہ سخت منہ مشرکین نے کیا کیا تھا، بیان کیا کہ آنحضرت کے قریب ناز پڑھ رہے تھے کہ عقبہ بن ابی معیط آیا۔ اس نے آنحضرت کا شانہ مبارک پکڑ کر آپ کی گردن میں اپنا کپڑا لپیٹ دیا اور اس کپڑے سے آپ کا گلا بڑی سختی کے ساتھ گھونٹنے لگا، اتنے میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی آگئے اور آپ نے اس بد بخت کا مونڈھا پکڑ کر اسے آنحضرت سے جدا کیا اور کہا کہ کیا تم ایک ایسے شخص کو قتل کر دینا چاہتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔ اور وہ تمھارے رب کے پاس سے اپنی سچائی کے لیے معجزات بھی لایا ہے۔

۱۹۲۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
أَبُو بَكْرٍ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو ذَرْعٍ قَالَ حَدَّثَنِي  
يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ  
التَّمِيمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ قُلْتُ  
لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ أَخْبَرَنِي بِمَا شَدَّ مَا  
صَنَعَ الْمُشْرِكُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ بَيَّنَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُصَلِّي بِعَنَاءٍ اَلْكَبِيرَةِ اِذَا قَبَلَ عَقِبَهُ بَنُو اَبْنِ مُعَيْطٍ  
فَاَخَذَ بِمَنْكَبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَكُوْنِي تَوْبَةً فِي عُنُقِهِ فَخَنَقَهُ خَنَقًا شَدِيدًا فَاَقْبَلَ  
أَبُو بَكْرٍ فَاَخَذَ بِمَنْكَبِهِ وَدَفَعَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ : اَلتَّقَاتُونَ وَجَلَّ اَنْ  
يَقُولَ رَحِمَ اللَّهُ وَقَدْ جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ  
رَبِّكُمْ ۝

۸۲۰۔ سورہ نحم السجدة

طاؤس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے بیان کیا کہ

بَابُ حَمْدِ السَّجْدَةِ

وَقَالَ طَاؤُسُ بْنُ عَيْنِ بْنِ عَبَّاسٍ اِثْنَيْتَا

كُلُّهَا، اَعْطَيْنَا قَالَتْ اَتَيْنَا طَاعِنِينَ  
اَعْطَيْنَا وَقَالَ الْمُرْتَالُ هَنْ سَعِيدٍ  
قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِزَيْنِ هَبْ اِنِّي  
اَجِدُ فِي الْقُرْآنِ اَشْيَاءَ تَخْتَلِفُ عَلَيَّ  
قَالَ فَلَا اَسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلَا  
يَسَاءَ لَوْنٍ - وَاقْبَلْ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ  
يَسَاءَ لَوْنٍ - وَلَا يَكْتُمُونَ اللَّهَ حَدِيثًا  
رَبَّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ - فَقَدْ كَتَمُوا فِي  
هَذِهِ الْآيَةِ - وَقَالَ اَمَ السَّمَاءُ بَنَاهَا  
إِلَى قَوْلِهِ دَحَاهَا - كَذَلِكَ خَلَقَ السَّمَاءَ  
قَبْلَ خَلْقِ الْأَرْضِ - ثُمَّ قَالَ آمَنَّا  
لَتَكْفُرَنَّ بَالِدُنِي خَلَقَ الْأَرْضَ فِي  
يَوْمَيْنِ إِلَى طَاعِنِينَ - كَذَلِكَ فِي هَذِهِ  
خَلَقَ الْأَرْضَ قَبْلَ السَّمَاءِ - وَقَالَ كَانَ  
اللَّهُ عَفْوًا رَحِيمًا، عَزِيزًا حَكِيمًا  
سَمِيعًا بَصِيرًا، فَكَمَا تَدَّ كَانَ ثُمَّ مَضَى  
فَقَالَ فَلَا اَسَابَ بَيْنَهُمْ فِي التَّفْخَةِ  
الْأُولَى ثُمَّ يَنْفُخُ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ  
فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْقُرْآنِ إِلَّا مَنْ  
شَاءَ اللَّهُ فَلَا اَسَابَ بَيْنَهُمْ عِنْدَ  
ذَلِكَ وَلَا يَسَاءَ لَوْنٌ ثُمَّ فِي التَّفْخَةِ  
الْآخِرَةِ - اقْبَلْ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ  
يَسَاءَ لَوْنٍ - وَامَّا قَوْلُهُ مَا كُنَّا  
مُشْرِكِينَ وَلَا يَكْتُمُونَ اللَّهَ - فَإِنَّ اللَّهَ  
يَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ إِلَّا لِمَنْ دُوبَّهَهُ وَ  
قَالَ الْمُشْرِكُونَ تَعَالَوْا نَقُولْ لَهُ تَكُنْ  
مُشْرِكِينَ فَخَتَمَ عَلَى آفْوَاهِهِمْ فَتَنَطَّقُوا  
أَبْدِيَهُمْ فَعِنْدَ ذَلِكَ عُرِفَ أَنَّ  
اللَّهَ لَا يَكْتُمُ حَدِيثًا عِنْدَهُ يَوْمَ

”اِثْمًا طَوْعًا“ بمعنی اعطیا ہے۔ ”قَالَ اَتَيْنَا طَاعِنِينَ“ اے اعطینا  
منہاں نے سید کے واسطے سے بیان کیا کہ ایک شخص نے  
ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں قرآن میں بہت سی آیتیں  
ایک دوسرے کے خلاف پاتا ہوں۔ مثلاً آیت ”اس دن  
(قیامت کے دن) ان کے درمیان کوئی رشتہ نااطہ باقی نہیں  
رہے گا۔ اور وہ باہم ایک دوسرے سے پوچھیں گے بھی نہیں“  
(دوسری آیت) ”اور ان میں بعض بعض کی طرف متوجہ ہو کر ایک  
دوسرے سے پوچھیں گے“ (کے خلاف ہے) اسی طرح ایک  
آیت میں ہے کہ ”وہ اللہ سے کوئی بات نہیں چھپائیں گے“  
لیکن دوسری آیت میں ان کا یہ قول نقل ہوا ہے کہ ”اے ہمارے  
رب! ہم مشرکین میں سے نہیں تھے۔“ اس آیت سے معلوم  
ہوتا ہے کہ وہ اپنا مشرک ہونا چھپائیں گے۔ اسی طرح آیت  
”ام السماء بناہا۔ دحاہا“ میں آسمان کو زمین سے پہلے پیدا  
کرنے کا ذکر ہے۔ جبکہ ”انکم لتکفرون بالذی خلق الارض  
فی یومین“ تا ”طاعنین“ میں زمین کو آسمان سے پہلے پیدا  
کرنے کا ذکر ہے۔ ایک آیت میں ہے کہ ”وكان الله عفورا  
رحیما“ دوسری جگہ ”وكان الله عزیبا حکیما“ تیسری جگہ ہے  
”سمیعا بعیرا“ ان آیات سے تو معلوم ہوتا ہے کہ اللہ میں یہ  
صفات پہلے تھیں لیکن اب نہیں ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ  
نے فرمایا کہ آیت ”قیامت کے دن ان کے درمیان کوئی رشتہ  
نااطہ نہیں رہے گا“ نفخہ اولیٰ پہلے مرتبہ مورچوں کے جانے کے  
بعد کا ذکر ہے۔ ارشاد ہے کہ ”پھر صور پھونکا جائے گا تو اس سے  
ان تمام پرے ہونے کی طاری ہو جائے گی جو آسمانوں اور زمینوں میں  
ہوں گے سو ان کے جنہیں اللہ چاہے گا اس وقت ان میں کوئی  
رشتہ نااطہ نہیں رہے گا اور نہ وہ آپس میں ایک دوسرے سے  
سوال کریں گے۔ پھر جب دوسری مرتبہ صور پھونکا جائیگا تو ان  
میں بعض بعض کی طرف متوجہ ہو کر ایک دوسرے سے پوچھیں گے۔  
دوسرا اشکال یعنی ایک طرف یہ آیت کہ ”وہ اللہ سے کوئی بات  
نہیں چھپائیں گے“ اور دوسری طرف مشرکین کا یہ کہنا کہ ”ہم

الَّذِينَ كَفَرُوا الْآيَةَ - وَخَلَقَ الْأَرْضَ فِي  
يَوْمَيْنِ - ثُمَّ خَلَقَ السَّمَاءَ ثُمَّ اسْتَوَى  
إِلَى السَّمَاءِ فَسَوَّيْنَهَا فِي يَوْمَيْنِ آخِرَيْنِ  
ثُمَّ دَحَا الْأَرْضَ وَدَحَاَهَا - أَنْ أُخْرِجَ  
مِنْهَا الْمَاءَ وَالْمَرْحَى وَخَلَقَ الْجِبَالَ وَ  
الْجِبَالَ وَالْأَكَامَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي يَوْمَيْنِ  
آخِرَيْنِ فَذَلِكَ قَوْلُهُ دَحَاَهَا وَقَوْلُهُ  
خَلَقَ الْأَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ فَخَلَقَتِ الْأَرْضُ  
وَمَا فِيهَا مِنْ شَيْءٍ فِي أَرْبَعَةِ آيَاتٍ وَ  
خُلِفَتِ السَّمَوَاتِ فِي يَوْمَيْنِ وَكَانَ اللَّهُ  
عَفُورًا رَحِيمًا سَتَى نَفْسُهُ ذَلِكَ - وَذَلِكَ  
قَوْلُهُ أَيْ لَمْ يَزَلْ كَذَلِكَ قَوْلَ اللَّهِ كَمْ  
يُرْدُّ شَيْئًا إِلَّا أَصَابَ بِهِ الَّذِي أَرَادَ  
فَلَا يَخْتَلِفُ عَلَيْكَ الْقُرْآنُ فَإِنْ كَلَّمَ  
مَنْ عِنْدَ اللَّهِ وَقَالَ فَبَاهِدَ مَسْنُونٍ  
مَسْنُونٍ - أَفْقَاتَهَا - أَنْذَرْتُهَا - فِي كُنْ  
سَمَاءَ أَمْرَهَا وَمَا أَمْرِي بِهِ - نَحْسَاتِ  
وَتَأْتِيَهُمْ - وَيَنْصُتُ لَهُمْ قُرْآنًا تَنْتَوَلُ  
عَلَيْهِمْ لَمَّا يَكُنْ عِنْدَ الْمَوْتِ - لَهْتَوَتْ  
بِالْبَيَاتِ وَرَبَّتْ وَالتَّغَنَّتْ وَقَالَ غَيْرُهُ  
مِنْ أَلْمَامًا جِنِّ تَطْلُعَ لِيَقُولَنَّ هَذَا  
لِي أَيْ يَعْصِي - أَنَا مُخَفَّوْنِي هَذَا - سَوَاءً  
لَمَّا يَلِيْن - قَدَّرَهَا سَوَاءً - قَدَّرْنَا هُمْ  
كَذَلِكَ هُمْ عَلَى الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَقَوْلِهِمْ وَ  
هَدَيْنَاهُ الْجُدَيْنِ - وَكَقَوْلِهِمْ هَدَيْنَاهُ  
السَّبِيلَ وَالْهُدَى الَّذِي هُوَ الْوَرْدُ  
يَمْنَزِلُهُ أَصْعَدَنَا مِنْ ذَلِكَ قَوْلُهُ  
أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فِيمُهَذَا هُمْ  
اِتَّخَذُوا - يُزْعَوْنَ يَكْفُونَ - مِنْ أَلْمَامًا

مشرکین میں سے نہیں تھے "اس میں صورت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ  
انخاص دلوں کے گناہ معاف کر دے گا۔ مشرکین کہیں گے کہ  
آؤ ہم بھی کہیں کہ "ہم مشرکین میں سے نہیں تھے" (تاکہ ہمارے  
بھی گناہ معاف ہو جائیں، البتہ اس وقت ان کے منہ پر ہر  
لگا دے گا اور ان کے ہاتھ پاؤں بول پڑیں گے اور ان کے  
شرک کی گواہی دیں گے) اس وقت معلوم ہو جائے گا کہ اللہ  
سے کوئی بات نہیں چھپائی جاسکتی۔ اور اس وقت کفار خواہش  
کریں گے "آخر آیت تک - زمین و آسمان کے پیدا کرنے  
کے سلسلہ میں صورت یہ ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے زمین  
پیدا کی دو دنوں میں، پھر آسمان پیدا کیا۔ پھر آسمان کی طرف  
توجہ فرمائی اور انھیں برابر کیا۔ دوسرے دنوں میں، پھر زمین  
کو برابر کیا، اس کا برابر کرنا یہ تھا کہ اس میں پانی اور چراگاہیں  
پیدا کیں، پہاڑ پیدا کیے اور اونٹ اور ٹیلے پیدا کیے اور وہ  
سب چیزیں پیدا کیں جو آسمانوں اور زمین کے درمیان ہیں  
یہ بھی دو دن میں ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "دحا" میں یہی  
بیان ہوا ہے: "وخلق الارض فی یومین" (مجھے صحیح ہے) لیکن  
زمین اور جو کچھ اس کے اندر ہے سب کی پیدائش چار دن میں  
ہوتی۔ (اس پیدائش میں دو ابتدائی دن گئے اور دو آخری)  
اور آسمانوں کو دو دن میں پیدا کیا "وكان الله غفوراً رحیماً"  
یا اس جیسی آیتوں کے متعلق جو تم نے کہلے تو اللہ تعالیٰ نے  
خود اپنا نام ان صفات پر رکھا ہے اور یہی اس کا ارشاد ہے  
یعنی یہ کہ وہ ہمیشہ ان صفات کے ساتھ متصف رہے گا۔  
کیونکہ اللہ تعالیٰ جب بھی کسی پر رحم کرنا چاہے گا تو اس کی  
رحمت اس شخص تک لازماً پہنچے گی۔ قرآن مجید کے مضامین کو  
باہم ایک دوسرے کے خلاف نہ بناؤ کیونکہ سب اللہ کی  
طرف سے ہے۔ مجھ سے یہ حدیث یوسف بن عدی نے  
بیان کی، ان سے عبداللہ بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے  
زید بن ابی انیسہ نے اور ان سے منہال نے اور مجاہد نے کہا  
کہ "ممنون" بمعنی محسوب ہے "اقرأتها" اسے اور اقرأتها۔



فَقَرَأَ الْكُفْرَانِي هِيَ الْكُفْرُ - وَلَيْ حَيِّمٌ  
الْقَرِيبُ - مِنْ تَحْيِيهِمْ، حَاضٍ - حَادٍ -  
مَنْيَّةٌ وَمَرْيَّةٌ وَاحِدَةٌ أَيْ إِمْنَانًا  
وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَعَمَلُوا مَا شِئْتُمْ.  
أَلَوْعِينَدَ - وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَلَيْتِي هِيَ  
أَحْسَنُ الصَّبْرِ عِنْدَ الْقَضَبِ - وَالْعَفْوُ  
هِنَّ السَّاعَةِ فَإِذَا نَعَلُوا عَقَمَهُمْ  
اللَّهُ وَخَضَعَ لَهُمْ عَدُوَّهُمْ كَأَنَّهُ  
وَلَيْ حَيِّمٌ وَمَا لَكُمْ تَسْتَكْبِرُونَ  
أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ  
وَلَا جُلُودُكُمْ وَلَكِنْ ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللَّهَ  
لَا يَعْلَمُ كَثِيرًا بِمَا تَعْمَلُونَ -

”فی کل ساء امرأ“ یعنی جن کا حکم دیا گیا ہے ”محسبات“ یعنی نامبارک، بُرے۔ ”وقیعنا لہم قرآنرا“ اسی قرآن ہم پر بھیجنا ”تتنزل علیہم الملائکۃ“ اسی عند الموت ”اہتزت“ اسی بالبنات ”وربت“ یعنی ارتفعت غیر مجاہد لے کہا کہ ”من اکامبا“ جب وہ کھلتا ہے ”یعقون نبائی“ اسی یعنی مطلب یہ ہے کہ ”میں اس کا لپٹے عمل اور علم کی بنا پر مستحق ہوں“ ”سواء للسا طین“ اسی قدر بڑا ”سواء“ فہم دینا ہم“ یعنی ہم نے انھیں خیر اور شر کا راستہ بتا دیا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”وہدیناہ النجیین“ اور ایک دوسرے موقع پر ارشاد ہے ”ہدیناہ السبیل“ ”ہدایت“ جو ارشاد کے معنی میں ہے۔ اس کا مفہوم منزل مقصود تک پہنچا دینا ہے۔ اس معنی میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے کہ ”اولئک الذین ہدای اللہ فہدایہم اللہ“ ”ہدیعون“ اسی

یہ کہیں۔ ”من اکما ہوا“ مراد خوشہ کے اوپر کا چھلکا ہے اسے ”کُم“ کہتے ہیں۔ ”ولی حمیم“ ای القریب۔ ”من بحیر“ عامی عنہ سے مشتق ہے بمعنی بھاگا ”مریہ“ اور ”مریہ“ ایک معنی میں ہیں یعنی شک۔ مجاہد نے فرمایا کہ ”اعملوا ماشئکم“ وعید ہے۔ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ”بالتی ہی احسن“ کا مفہوم ہے کہ غصہ کے وقت صبر سے کام لینا۔ ناگاری پیش آئے تو صاف کرنا۔ جب وہ عفو اور صبر سے کام لیں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں محفوظ رکھے گا اور ان کے دشمن کو ان کے سامنے جھکا دے گا، وہ ایسا ہو جائے گا جیسا ولی دوست ہو کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور تم اس بات سے اپنے کو چھپا ہی نہیں سکتے تھے کہ تمہارے خلاف تمہارے کان، تمہاری آنکھیں اور تمہاری جلدیں گواہی دیں گی بلکہ تمہیں تو یہ خیال تھا کہ اللہ کو بہت سی ان چیزوں کی خبر ہی نہیں جنہیں تم کہتے رہے۔ ۛ

١٩٢٦. حَدَّثَنَا الصَّدُوقُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ  
ابْنُ زُرَيْعٍ عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ  
عُجَامَةَ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَمَا كُنْتُمْ  
تَسْتَبْرِؤْنَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ إِلَّا يَوْمَ  
كَانَ رَجُلَانِ مِنْ قُرَيْشٍ وَحَتَنُ كُهُمَا مِنْ تَقْيِيفِ  
أَوْ رَجُلَانِ مِنْ تَقْيِيفٍ وَحَتَنُ كُهُمَا مِنْ قُرَيْشٍ  
فِي بَيْتٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَتَرَوْنَ أَنَّ اللَّهَ  
يَسْمَعُ حَدِيثَنَا؛ قَالَ بَعْضُهُمْ يَسْمَعُ بَعْضُهُ  
وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْنَ كَانَ يَسْمَعُ بَعْضُهُ لَقَدْ  
يَسْمَعُ كُلُّهُ فَأَنْزِلَتْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَبْرِؤْنَ  
أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَلْبَابُكُمْ إِلَّا يَوْمَ-

۱۹۲۶۔ ہم سے صلت بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے روح بن قاسم نے، ان سے حماد بن، ان سے ابو عمر نے اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے آیت ”اور تم اس بات سے اپنے کو چھپا نہیں سکتے تھے کہ تمہارے کان گواہی دیں گے۔۔۔ الخ کے متعلق فرمایا کہ قریش کے دو افراد اور یبری کی طرف سے ان کا قبیلہ ثقیف کا کوئی رشتہ دار، یا ثقیف کے دو افراد تھے اور یبری کی طرف سے ان کا قریش کا کوئی رشتہ دار۔ بہر حال یہ خانہ کعبہ کے پاس بیٹھے تھے۔ ان میں سے بعض نے کہا کہ کیا تمہارے خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری باتیں سنتا ہوگا ایک نے کہا کہ بعض باتیں سنتا ہے، دوسرے نے کہا کہ اگر بعض باتیں سن سکتا ہے تو سب سنتا ہوگا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”اور تم اس بات سے اپنے کو چھپا ہی نہیں سکتے تھے کہ تمہارے خلاف تمہارے کان اور

وَذِكْرُكُمْ آلَايَةً ۝

۱۹۲۷۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ جَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَجِئْتُمْ عِنْدَ النَّبِيِّ قَوْمِيَّانَ وَتَقِيَّانِ أَوْ تَقِيَّانِ وَقَوْمِيَّانِ كَثِيرَةٌ عَنْهُمْ يُطْرِقُهُمْ قَلِيلُهُمْ فَفَهُ قَوْمُهُمْ فَقَالَ أَحَدُهُمْ أَتَرَدْنَ أَنَّ اللَّهَ يَسْمَعُ مَا نَقُولُ؟ قَالَ الْآخَرُ يَسْمَعُ إِنَّ جَهَنَّمَ لَا تَسْمَعُ إِنَّا أَخْفَيْنَا. وَقَالَ الْآخَرُ إِنَّ كَانِ يَسْمَعُ إِذَا جَهَنَّمَ كَانَتْ تَسْمَعُ إِذَا أَخْفَيْنَا. فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَذَابًا وَ مَا أَكُنْتُمْ تَسْتَعِيرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ آلَايَةً وَكَانَ سُفْيَانُ يُحَدِّثُنَا هَذَا فَيَقُولُ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ وَأَبُو بَرْزَاءٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ أَوْ حَبِيبٍ أَحَدُهُمَا أَوْ اثْنَانِ مِنْهُمْ ثُمَّ قُبِلَتْ عَلَى مَنْصُورٍ وَتَرَكَ ذَلِكَ صَوْرًا غَيْرَ وَاحِدَةٍ ۝

باب ۸۲۱ قَوْلِهِ قَاتِلُوا قَاتِلَ الْإِسْلَامِ  
مَثْوًى لَكُمْ آلَايَةً

۱۹۲۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاقِلٍ حَدَّثَنَا بِخْنِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الشَّوْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ جَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ يَنْحُوهُ ۝

باب ۸۲۲ حَمْدُ عَسَقٍ

وَيْدٌ كَرَّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: هَقِيمًا: لَا تَلِدُ - رَوْحًا مِنْ أَمْرِنَا - الْقُرْآنُ، وَقَالَ جَاهِدٌ يَذَرُكُمْ فِيهِ نَسْلٌ بَعْدَ نَسْلٍ - لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا، لَا خُصُومَةَ - طَرَفٍ حَقِيقٍ، ذَلِيلٍ - وَقَالَ غَيْرُهُ يَتَظَلَّلْنَ رَوَاكِدَ هَلِي ظَهْرِهِ يَتَحَرَّمْنَ وَلَا يَجِدْنَ

تمھاری آنکھیں گواہی دیں گی۔ آخر آیت تک۔ اور یہ تمھارا گمان ہے الہ ۱۹۲۷۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے حدیث بیان کی، ان سے مجاہد نے، ان سے ابو عمر نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ خانہ کعبہ کے پاس دو قریشی اور ایک ثقفی یا ایک قریشی اور دو ثقفی بیٹھے ہوئے تھے ان کے پیٹ بہت پھولے ہوئے تھے لیکن دل سمجھ سے غارت تھے ایک نے ان میں سے کہا تمھارا کیا خیال ہے، کیا اللہ ہماری باتوں کو سنتا ہے؟ دوسرے نے کہا اگر ہم زور سے باتیں کریں تو سنتا ہے لیکن آہستہ آہستہ بولیں تو نہیں سنتا۔ تیسرے نے کہا کہ اگر اللہ زور سے بولنے پر سن سکتا ہے تو آہستہ بولنے پر بھی سنتا ہوگا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ”اور تم اس بات سے اپنے کو چھپا ہی نہیں سکتے تھے کہ تمھارے کان تمھاری آنکھیں اور تمھاری جلدیں گواہی دیں“ آخر آیت تک۔ سفیان ہم سے یہ حدیث بیان کرتے تھے۔ اور کہا کہ ہم سے منصور نے یا ابن ابی نجیح نے یا حمید نے، ان میں سے کسی ایک نے یہ حدیث بیان کی۔ پھر آپ منصور ہی کا ذکر کرتے تھے اور دوسروں کا ذکر ایک سے زیادہ مرتبہ نہیں کیا۔

۸۲۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: سو یہ لوگ اگر صبر کریں جب بھی

دور بخ ہی ان کا ٹھکانہ ہے ۝

۱۹۲۸۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے بخنی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان ثوری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے منصور نے حدیث بیان کی، ان سے مجاہد نے، ان سے ابو عمر نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے سابقہ حدیث کی طرح۔

۸۲۲۔ حَمْدُ عَسَقٍ.

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ”عقیما“ کے معنی لاتعلد منقول ہیں۔ ”روحاً من امرنا“ سے مراد قرآن ہے۔ مجاہد نے فرمایا۔ ”بذر و کم فیہ“ یعنی نسل و نسل تمھیں رحم میں پیدا کرتا رہے گا۔ ”لا حجة بیننا“ ای لا خصومة۔ ”طرف خفی“ ای ذیل غیر مجاہد نے کہا کہ ”فی ظلمن روک علی ظہرہ“ یعنی موجوں کے ساتھ حرکت کرتے ہیں، سمندر میں بہہ نہیں جاتے ”شرعوا“ ای

ابتدعوا۔

۸۲۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "سوارشتہ داری کی محبت کے:

۱۹۲۹۔ ہم سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی۔ ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے ان سے عبد الملک بن میسرہ نے بیان کیا کہ میں نے طاؤس سے سنا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "سوارشتہ داری کی محبت کے" کے متعلق پوچھا گیا تو سعید بن جبیر نے فرمایا کہ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رشتہ داری مراد ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ تم نے جلد بازی کی۔ قریش کی کوئی شاخ نہیں تھی جس میں آنحضرت کی رشتہ داری نہ رہی ہو۔ آنحضرت نے ان سے فرمایا کہ میں تم سے صرف یہ چاہتا ہوں کہ تم اس رشتہ داری کی وجہ سے صلہ رحمی کا معاملہ کرو جو میرے اور تمہارے درمیان میں قائم ہے۔

۸۲۴۔ ثم انزخت

مجاہد نے فرمایا کہ علی امیر ای علی امام۔ وقیل یارب کی تفسیر یہ ہے کہ کیا ان کا یہ خیال ہے کہ ہم ان کے رازوں کو اور ان کی سرگوشیوں کو نہیں سن رہے ہیں اور ہم ان کی باتوں سے غافل ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ سب لوگ ایک ہی طریقہ کے جو جائیں گے تو جو لوگ ضلے رحمن سے کفر کرتے ہیں ان کے گھروں کی جھتیں ہم چاندی کی کر دیتے اور دینے بھی یعنی چاندی کے کر دیتے۔" مقررین "ای طبعین۔" آسفونا ای استظفونا۔

"لعل" ای یعنی۔ مجاہد نے فرمایا کہ "انضرب عنکم الذکر" کا مفہوم یہ ہے کہ تم قرآن کو جھٹلاتے رہو اور پھر بھی تمہیں سزا نہ دی جائے۔ "ومعنی مثل الاولین" ای سنۃ الاولین۔ "مقرنین" سے اشارہ اونٹ، گھوڑے، خچر اور گدھوں کی طرف ہے۔

"ینشأ فی الحلیۃ" یعنی روکیاں جنہیں تم اللہ کی اولاد کہتے ہو۔ یہ تمہارا فیصلہ آخر کس بنیاد پر ہے۔ "لوشا والرحمن" ما عبدنا ہم" میں مراد بتوں سے ہے کہ اگر اللہ چاہتا تو یہ ان کی عبادت نہ کرتے، بوجہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "مالہم بذلک من علم" کے۔ مطلب یہ ہے کہ بتوں کو کوئی علم نہیں ہے

فی البصر۔ شَرُّهُوا: اِبْتَدَعُوا:

یا اٰیۃِ قَوْلِهِ اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰی :

۱۹۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَسِيرَةَ قَالَ سَمِعْتُ طَاوُسًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ قَوْلِهِ اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰی فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ۔ قُرْبٰی اِلَّا لِحَدِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَجَلْتُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ يُكُنَّ بَطْنٌ مِنْ قُرَيْشٍ اِلَّا كَانَ لَهُ فِيهِمْ تَرَابَةٌ فَقَالَ اِلَّا اَنْ تَصِلُوْا مَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ مِنَ الْقُرَابَةِ :

یا اٰیۃِ حَمْدِ الذُّخْرِی :

وَقَالَ عُبَّادٌ۔ عَلَى اُمَّةٍ، عَلَى اِمَامٍ، وَ قَوْلُهُ یَارَبِّ تَفْسِیْرُهُ : اَیْخَسْبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ وَلَا نَسْمَعُ فِیْلَهُمْ؛ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : وَكَلَامٌ اَنْ یَكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَاحِدَةً، كَلَامٌ اَنْ یَجْعَلَ النَّاسَ كُلُّهُمْ كَفَّارًا یَجْعَلُتْ لِیُبُوْتِ الْكُفَّارِ سَقْفًا وَمِنْ فِضَّةٍ وَمَعَارِجٍ مِنْ فِضَّةٍ وَهِيَ دُرُجٌ وَ سُرُرٌ فِضَّةٍ مُقَرَّبَتِیْنِ مُطِیْقَتِیْنِ۔ اَسْفُوْنَا : اَسْخَطُوْنَا۔ یَعِشُ یَعْنِی وَقَالَ مُجَاهِدٌ : اَنْضَرِبُ عَنْكُمْ الذِّكْرَ : اَنْی تَكْذِبُوْنَ بِالْقُرْآنِ ثُمَّ لَا تُعَاتِبُوْنَ عَلَیْهِ وَ مَعْنٰی مَثَلِ الْاَوَّلِیْنَ : سُنَّةُ الْاَوَّلِیْنَ۔ مَقْرُونِیْنِ یَعْنِی الْاِلٰهَ وَالْخَلِیْلَ وَالْبَعَالَ وَالْحَمِیْرَ، یَنْشَأُ فِی الْحَلِیَّةِ الْجَوَارِیِ۔ جَعَلَهُمْ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ وَكَذَا اَلْكَیْفَ تَحْكُمُوْنَ كَوْشَاءَ الذُّخْرِی

”فی عقبہ“ ای دلہ ”مقرنین“ ای میثون مٹا۔ سلفاً  
سے مراد قوم فرعون ہے۔ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی  
امت کے کفار کے لیے وہ پیشرو اور نمونہ عبرت ہے  
”یہدون“ ای یہدین۔ ”میرمون“ ای مجموع۔ ”اول  
العابدین“ ای اول المؤمنین۔ ”انہی براہ ماتبعدون“  
عرب یہ محاورہ استعمال کرتے تھے۔ کہتے تھے۔ نحن  
منک البراء والخلاہ۔ واحد تشبیہ جمع۔ مذکور اور  
مؤنث سب کے لیے ”براء“ استعمال ہوتا ہے کیونکہ  
یہ مصدر ہے۔ البتہ اگر ”بری“ استعمال کریں، تو  
تشبیہ کے لیے ”بریان“ اور جمع کے لیے ”بریون“ استعمال  
کرنا ہوگا۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کی  
قرأت ”انہی بری“ کی ہے۔ یا کے ساتھ ”الزخرف“  
بمعنی سونا ہے۔ ”لا تکتہ یخلفون“ یعنی بعض بعض کے پیچھے  
آئے گا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اھربہ لوگ پکاریں گے، کہ  
لے مالک دار وفد ہم، تمھارا پروردگار تمھارا کام ہی تمام کرے۔  
وہ کہے گا کہ تمھیں تو اسی حال میں پڑا رہنا ہے۔“

يَخْلُفُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَنَادُوا يَا مَالِكُ لِيَبْقِضَ عَلَيْنَا رَبُّكَ الْآيَةُ ۝

۱۹۳۰۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان بن  
عیسہ نے حدیث بیان کی، ان سے عروہ نے، ان سے عطاء نے، ان  
سے صفوان بن یسعلی نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ آیت پڑھتے سنا ”اور یہ لوگ  
پکاریں گے کہ لے مالک تمھارا پروردگار تمھارا کام ہی تمام کرے“ اور  
قتادہ نے فرمایا کہ ”مثلاً لاخرین“ کا مفہوم ہے ”نصیحت اپنے بعد  
والوں کے لیے“ غیر قتادہ نے کہا کہ ”مقرنین“ ای ضابطین۔ فلان  
مقرن لفلان ای ضابطہ۔ الاکواب“ یعنی بغیر ٹونٹی کے لوٹے قتادہ  
نے فرمایا کہ ”ام الکتاب“ سے مراد اصل کتاب ہے ”اول العابدین“ کا مفہوم  
یہ ہے کہ اللہ کے کوئی اولاد نہیں۔ اور اس کا انکار کرنے والا سب سے  
پہلے میں ہوں۔ رجل عابد وعبدہ دو لغت ہیں اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ  
عنہ نے دہلے وٹیل یارب کے، ”وقتل الرسول یارب“ قرأت کی ہے۔

مَا عَبَدَ تَاهُمْ يَعْنُونَ الْاَوْتَانَ يَقُولُ اللّٰهُ  
تَعَالٰی مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ اَنْی  
الْاَوْتَانِ لَآ هُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ فِی حَقِّہِ  
وَلَدِہِ مُقْتَرِنَیْنِ، یَمْشُوْنَ مَعًا۔ سَلَفًا  
قَوْمٌ یَذْعَبُوْنَ سَلَفًا یُکْفَرُ اُمَّتٌ مُّحَمَّدٍ  
حَتّٰی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَثَلًا عِبْرَةً  
یَعْبُدُوْنَ، یَصْنَعُوْنَ، مُبْرَمُوْنَ،  
یُجْمَعُوْنَ۔ اَوَّلُ الْعَابِدِیْنَ، اَوَّلُ  
الْمُؤْمِنِیْنَ۔ لَاتُنِیْ بَرَاءً یَّسْتَأْتِبُ دُوْنَ  
الْعَرَبِ تَقُولُ نَحْنُ مِنْکَ الْبَرَاءُ وَ  
الْخَلَائِفُ۔ وَالْاَوَّحِدُ الْاِثْنَانِ وَالْجَمِیْعُ  
مِنْ الْمُنْکَرِ وَالْمُؤَنَّثُ یُقَالُ فِیْہِ بَرَاءٌ  
رَدَّتْہُ مَصْدَرٌ وَکُوْنَالُ بَرِئٌ لِّقَبْلِ فِی  
الْاِثْنَانِ بَرِئَانٍ وَفِی الْجَمِیْعِ بَرِیُّوْنَ  
وَقَرَأَ عَبْدُ اللّٰہِ لَا تُنِیْ بَرِئٌ بِالْبَاءِ۔ وَ  
الزُّخُوفُ۔ اَللّٰہُ هَبْ مَلَا ئِکَہُ یَخْلُفُوْنَ  
یَخْلُفُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَنَادُوا يَا مَالِكُ لِيَبْقِضَ عَلَيْنَا رَبُّكَ الْآيَةُ ۝

۱۹۳۰۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مَنْهَالٍ حَمْدُ مَنَا  
سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ  
صَفْوَانَ بْنِ يَسْعَلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى الْمُنْبَرِ وَنَادُوا  
يَا مَالِكُ لِيَبْقِضَ عَلَيْنَا رَبُّكَ وَقَالَ قَتَادَةُ مَثَلًا  
لِّلْآخِرِينَ: عَطَلٌ. وَقَالَ غَيْرُهُ مُقْتَرِنَيْنِ  
ضَابِطَيْنِ. يُقَالُ فَلَانٌ مُّقْرِنٌ يَفْلَظُ: مَنَابِطٌ  
لَّهُ. وَالْاَكْوَابُ: الْاَبَارِيُّ الْاَنْبِيُّ لَا حَوَاطِثَ لَهَا  
وَقَالَ قَتَادَةُ اُمُّ الْكِتَابِ اَمْلُ الْكِتَابِ. اَوَّلُ  
الْعَابِدِينَ اَمَّا مَا كَانَ يَتْلُو وَكَذَلِكَ فَاتَا اَوَّلُ الْاَنْفِثِينَ  
وَمَثَلًا لِّغَتَانِ رَجُلٌ عَابِدٌ وَعَبْدٌ وَقَرَأَ عَبْدُ اللّٰهِ وَ  
قَالَ التَّمُولُ يَارَبِّ. وَيُقَالُ اَوَّلُ الْعَابِدِينَ

ہوتے ہیں "اول العابدین" اکی الجاعدين۔ عبد یعد سے "انفرب عنکم الذکر صفحا ان کنتم قوما مسرفین" میں مسرفین سے مراد جیسا کہ قتادہ نے فرمایا، مشرکین ہیں۔ واللہ اگر یہ قرآن اٹھایا جاتا۔ جب کہ ابتدا میں قریش نے اسے رد کر دیا تھا۔ تو سب ہلک ہو جاتے۔ "فالکنا اشد منہم بطشاً"۔ "و معنی مثل الاولین" سے مراد عقوبۃ الاولاد وین۔ "حیزرا" ای عدلاً۔

۸۲۵۔ سورۃ الدخان۔

مجاہد نے فرمایا کہ "رجوا" ای طریقاً یا بساً۔ علی العالمین ای علی من بین ظہریہ۔ "فاعتوہ" ای ادفعوہ۔ "وزوجنا ہم بحور" یعنی ہم ان کا نکاح بڑی آنکھوں والی حوروں سے کریں گے جنہیں دیکھ کر آنکھیں حیرت زدہ رہ جاتی ہوں۔ "ترجون" ای القتل "مرہوا" ای ساکن۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "کالمہل" یعنی سیاہ زیتون کے تیل کی تہچٹ جیسا۔ غیر ابن عباس نے فرمایا کہ "تبیع" یمن کے بادشاہوں کو کہتے تھے ہر ایک کو "تبیع" کہتے کیونکہ وہ اپنے جانے والے صاحب کے بعد آتا تھا، سایہ کو بھی اس مناسبت سے "تبیع" کہتے کہ وہ سورج کے تابع ہے۔

۸۲۶۔ پس آپ انتظار کیجئے اس روز کا جب آسمان کی طرف ایک نظر آنے والا دھواں پیدا ہو۔ قتادہ نے فرمایا، کہ "فارتقب" ای فانتظر۔

۱۹۳۱۔ ہم سے عبد بن نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حمزہ نے، ان سے اعمش نے، ان سے مسلم نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ (قیامت کی) پانچ علامتیں گذر چکی ہیں۔ "الدخان" دھواں۔ "الدوم" دغیر دوم، "القم" رچاند کا ٹکڑے ہونا، "البطشۃ" کپڑے۔ اور "اللزائم" دہلاکت اور قید۔

۸۲۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ان سب لوگوں پر چھا جائے۔ یہ ایک عذاب دردناک ہو گا۔

۱۹۳۲۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو سعید نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے مسلم نے، ان سے مسروق نے بیان

الجاحدین من عید لعبد۔ آف نصرب عنکوا  
الذکر صفحا ان کنتم قوما مسرفین مشرکین  
واللہ لو ان هذا القرآن رُفِعَ حَبْطَ دَدَا أَوِ اِیْل  
هَذِهِ الْأُمَمَةِ لَهَلَّکُوا فَأَهْلَکْنَا أَشَدَّ مِنْهُمْ  
بَطْشًا وَمَعْنَى مِثْلَ الْأَوَّلِينَ عَقُوبَةُ الْأَوَّلِينَ  
جُزْءًا: جَدْلًا:

یاد ۸۲۵ سورۃ الدخان

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: رَهْوًا: طَرِيقًا يَابِسًا. عَلَى  
الْعَالَمِينَ عَلَى مَنْ بَيْنَ ظَهْرِيَّةٍ مَاعْتَوَاهُ:  
لَا دَعْوَاهُ. وَرَدَّجْنَا هُمْ بِحُورٍ: أَنْكَحْنَاهُمْ  
حُورًا عَيْنًا يُحَارِفُهَا الطَّلُوتُ. تَرْجُونَ:  
الْقَتْلَ وَرَهْوًا: سَاكِنًا. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
كَالْمُهْلِ: أَسْوَدَ كَمُهْلِ الزَّيْتِ وَقَالَ  
عَلِيٌّ: تَبِعَ مُلُوكُ أَيْمَنِ كُلِّ دَاحِجٍ  
وَمِنْهُمْ يُسْتَبَعَى تَبَعًا: لَا تَدَّ يَتَّبِعُ صَاحِبَهُ وَ  
الْإِطْلَ يُسْتَبَعَى تَبَعًا لِأَنَّهُ يَتَّبِعُ الشَّمْسَ:

یاد ۸۲۶ یَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ  
مُغِيرٍ. قَالَ قَتَادَةُ: فَا رَتَقِب:  
فَا نَتَظَرُ:

۱۹۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ  
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَعْنَى تَحْمَسُ: الدُّخَانُ  
وَالدُّومُ وَالْقَمَرُ، الْبَطْشَةُ: وَاللَزَامُ:

یاد ۸۲۷ یَوْمَ يَفْثَى النَّاسُ هَذَا  
عَذَابُ الْيَمِّ:

۱۹۳۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو مَعْوِيَةَ عَنْ  
الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ

إِنَّمَا كَانَ هَذَا لَآنَ قُرَيْشًا لَمَّا اسْتَعَصَوْا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا عَلَيْهِمْ بِسِنِينَ كَسِبَتْهُ يَوْمَ تَقُفُّ مَا يَلَهُمْ قُحُطٌ وَتَجْعَلُ حَتَّى أَكْلُوا الْوَيْطَامَ تَجْعَلُ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ قَيَرَى مَا يَنْتَهِي وَبَيْنَهَا كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ مِنَ الْجَهَنَّمَ فَأَنزَلَ اللَّهُ تَعَالَى مَا رَقِيبٌ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ۔ قَالَ قَائِلٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَقِيلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَسْقِ اللَّهَ لِمَضَرَ قَاتَحَهَا قَدْ مَنَكْتُ قَالَ لِمَضَرَ أَنْكَ لَجَرِي وَمَا تَسْتَفِي فَسَقُوا فَنَزَلَتْ لَكُمْ عَائِدُونَ۔ فَلَمَّا أَصَابَتْهُمْ الرِّقَابُ هَيَّئَتْ عَادُوًا إِلَى حَالِهِمْ حِينَ أَصَابَتْهُمْ الرِّقَابُ هَيَّئَتْ فَأَنزَلَ اللَّهُ عَذَابًا يَوْمَ تَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا مُنْتَفِسُونَ قَالَ لِيُنْفِ يَوْمَ

بَدْرٍ:

اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہ (قحط) اس لیے پڑا تھا کہ قریش نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کو قبول کرنے کی بجائے شرک پر چمے رہے تو آپ نے ان کے لیے ایسے قحط کی بددعا کی جیسا یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں پڑا تھا۔ چنانچہ قحط اور مصیبت کا شدید دور آیا اور فوت یہاں تک پہنچی کہ لوگ بڑیاں تک کھانے پر مجبور ہو گئے۔ لوگ آسمان کی طرف نظریں اٹھاتے لیکن بھوک اور فاقہ کی شدت کی وجہ سے دھوئیں کے سوا اور کچھ نظر نہ آتا اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "تو آپ انتظار کیجیے اس روز کا جب آسمان کی طرف ایک نظر آنے والا دھواں پیدا ہو جو لوگوں پر چھا جائے۔ یہ ایک دردناک عذاب ہوگا" بیان کیا کہ پھر ایک صاحب حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ قبیلہ مضر کے لیے بارش کی دعا کیجیے کہ وہ برباد ہو چکے ہیں۔ آنحضرت نے فرمایا مضر کے حق میں دعا کے لیے کہتے ہو۔ تم بڑے جری ہو۔ آخر الامر آنحضرت نے ان کے لیے دعا کی اور بارش ہوئی۔ اس پر آیت "انکم عائدون" نازل ہوئی۔ (یعنی اگرچہ تم نے ایمان کا وعدہ کیا ہے لیکن تم کفر کی طرف پھر لوٹ جاؤ گے)

چنانچہ جب پھر ان میں خوشحالی ہوئی تو شرک کی طرف لوٹ گئے اور اپنے ایمان کے وعدہ کو بھلا دیا، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "جس روز تم بڑی سخت پکڑ پکڑیں گے اس روز ہم پورا بدلہ لے لیں گے" بیان کیا اس آیت سے ہر آدمی کی لڑائی ہے۔

باب ۸۲۸ قولہ رَبَّنَا اكْشِفْ حَنَانًا

۸۲۸۔ اے ہمارے پروردگار! ہم سے اس عذاب کو دور

کیجیے۔ ہم ضرور ایمان لے آئیں گے۔

الْعَذَابِ إِنَّا مُؤْمِنُونَ ۝

۱۹۳۳۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے وکیع نے حدیث بیان کی۔ ان سے اعمش نے، ان سے ابوالغضی نے، ان سے مسروق نے بیان کیا کہ میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ بھی علم ہی ہے کہ تمہیں اگر کوئی بات معلوم نہیں ہے تو اس کے متعلق اپنی لاعلمی ظاہر کر دو اور کہہ دو کہ اللہ ہی زیادہ جانتے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ "آپ اپنی قوم سے کہہ دیجئے کہ میں تم سے کسی اجر کا طالب نہیں ہوں اور نہ میں بناؤں یا تم کرتا ہوں۔ جب قریش حضور اکرمؐ کو تکلیف پہنچانے اور آپ کے ساتھ سامانہ دوش میں برابر بڑھتے ہی سب تو آپ نے ان کے لیے بددعا کی کہ "اے اللہ ان کے خلاف میری مدد ایسے قحط کے ذریعہ

۱۹۳۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ كَيْسٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الصُّغَيْرِ عَنْ مَسْرُودٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ إِنِّ مِنَ الْعُلَمَاءِ أَنْ تَقُولَ لِمَا لَا تَعْلَمُ اللَّهُ أَعْلَمُ۔ إِنَّا اللَّهُ قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ۔ أَوْ قُرَيْشًا لَمَّا غَلَبُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَعَصَوْا عَلَيْهِ قَالَ: اللَّهُمَّ أَعِزِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعِ كَسْبِمْ يَوْمَ تَأْخُذُ هُمْ سَنَةً أَكَلُوا فِيهَا الْوَيْطَامَ وَالْمَيْتَةَ مِنَ الْجَهَنَّمَ حَتَّى جَعَلَ

أَحَدُهُمْ يَرَىٰ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ كَهَيِّجَةِ  
الدُّخَانِ مِنَ الْجُوجِ قَالُوا رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا  
الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ ۖ قِيلَ لَهُ إِنَّا كَشَفْنَا  
عَنكُمْ عَذَابًا قَدَ عَارِبًا فَكَشَفْنَا عَنْهُمْ غُيُوبَهُ  
فَانْتَفَعُوا اللَّهُ مِنْهُمْ يَوْمَ بَدَا لَهُمْ قَوْلُ  
تَعَالَى يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ إِلَى  
قَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ إِنَّا مُنْتَقِمُونَ ۖ

کیجیے جیسا کہ یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں پڑا تھا۔ چنانچہ قحط پڑا۔  
اور بھوک اور فاقہ کی شدت کا یہ عالم تھا کہ لوگ بڑیاں اور مردار کھانے  
پر مجبور ہو گئے۔ لوگ آسمان کی طرف دیکھتے تھے لیکن فاقہ کی وجہ سے  
دھوئیں کے سوا اور کچھ نظر نہ آتا تھا۔ آخر انھوں نے کہا کہ ”اے  
ہمارے پروردگار! ہم سے اس عذاب کو دور کر دیجیے، ہم ضرور ایمان  
لے آئیں گے، لیکن اللہ تعالیٰ نے ان سے کہہ دیا تھا کہ اگر ہم نے یہ  
عذاب دور کر دیا تو پھر تم اسی اپنی پہلی حالت پر لوٹ آؤ گے۔ حضور کریم  
ؐ نے پھر ان کے حق میں دعا کی اور یہ عذاب ان سے ہٹ گیا لیکن وہ پھر بھی کفر و شرک ہی پر جمے رہے۔ اس کا بدلہ اللہ تعالیٰ نے بد کی  
لڑائی میں دیا۔ یہی واقعہ آیت ”جس روز آسمان کی طرف ایک نظر آنے والا دھواں پیدا ہوگا“ سے ”ہم ضرور انتقام لیں گے“  
تک بیان ہوا ہے۔

**باب ۲۹ قَوْلِهِ ۖ إِنَّا كَشَفْنَا**  
**وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مُّبِينٌ أَنْذَرَهُمْ**  
**وَالَّذِي كُورَىٰ وَاحِدٌ**

۸۲۹۔ ”ان کو کب اس سے نصیحت ہوتی ہے۔ حالانکہ  
ان کے پاس ہمیں کھلے ہوئے دلائل کے ساتھ آچکا ہے۔“  
”الذکر، اور الذکر“ ہم معنی ہیں۔

۱۹۳۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا  
جَعْفَرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الْقَعْقَعِ عَنْ  
مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَعَا قُرَيْشًا  
كَذَّبُوهُ وَاسْتَعْصَمُوا عَلَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ أَعِنِّي  
عَلَيْهِمْ يَسْمِعْ كَسْبِعِ يَوْسُفَ ۖ فَأَصَابَتْهُمْ سَنَةٌ  
حَصَّتْ لِعَنَى كُلِّ شَيْءٍ حَتَّىٰ كَانُوا يَأْكُلُونَ أَلْبَنَةً  
فَكَانَ يَوْمٌ أَحَدُهُمْ فَكَانَ يَرَىٰ بَيْنَهُ وَبَيْنَ  
السَّمَاءِ مِثْلَ الدُّخَانِ مِنَ الْجُودِ وَالْجُودِ  
ثُمَّ قَرَأَ فَأَرْقَبَ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ  
مُّبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ حَتَّىٰ  
يَلْغَوْا إِنَّا كَانَتْ فِي أَلْبَانِهِمْ عَائِدُونَ  
قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ۖ أَفَلَمْ تَكُنْ فِي عَذَابِ يَوْمِ  
الْقِيَامَةِ ۖ قَالَ وَالْبَطْشَةُ الْكَبِيرَىٰ يَوْمَ بَدَا

۱۹۳۴۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن  
حازم نے حدیث بیان کی۔ ان سے اعمش نے، ان سے ابوالقحطی نے  
اور ان سے مسروق نے بیان کیا کہ میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی  
خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے قریش کو اسلام کی دعوت دی تو انھوں نے آپ کو جھٹلایا اور آپ  
کے ساتھ سرکشی کی۔ آنحضورؐ نے ان کے لیے بد دعا کی کہ اے اللہ میری  
ان کے خلاف یوسف علیہ السلام جیسے قحط کے ذریعہ مدد کیجیے۔  
قحط پڑا اور ہر چیز فنا ہو گئی۔ لوگ مردار کھانے لگے۔ کوئی شے کھڑا ہو کر  
آسمان کی طرف دیکھتا تو بھوک اور فاقہ کی وجہ سے آسمان اور اس کے  
درمیان دھواں ہی دھواں نظر آتا تھا۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت  
شروع کی ”وآپ انتظار کیجیے۔ اس روز کا جب آسمان کی طرف ایک  
نظر آنے والا دھواں پیدا ہو جو لوگوں پر چھا جائے۔ یہ ایک دردناک  
عذاب ہوگا... تا... بیسک ہم چندے اس عذاب کو ہٹالیں گے اور تم بھی  
اپنی پہلی حالت پر لوٹ آؤ گے“ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا  
”سخت پکڑ“ بد کی لڑائی میں ہوئی تھی۔

۸۳۰۔ پھر بھی یہ لوگ اس سے سرتابی کرتے رہے اور یہی

**باب ۳۰ قَوْلِهِ ۖ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوا**

مَعْلَمٌ مُبْتَدِئٌ ۝

۱۹۳۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ  
عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الصُّحَّي  
هَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ  
مُحَمَّدًا عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قُلْ مَا  
أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ  
فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَّا رَأَى  
قُرَيْشًا لَمُتَعَصِّرُوا عَلَيْهِ - فَقَالَ اللَّهُمَّ آخِئْ  
عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسْبِعٍ يُوسُفُ - فَأَخَذَهُمُ السَّيْفُ  
حَتَّى حَصَتْ كُلُّ شَيْءٍ حَتَّى أَكَلُوا الْعِظَامَ وَالْجُلُودَ  
فَقَالَ أَحَدُهُمْ حَتَّى أَكَلُوا الْجُلُودَ وَالْمَيْتَةَ وَجَعَلَ  
يَخْرُجُ مِنَ الْأَرْضِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ فَأَتَاكَ  
أَبُو سَمِيَّانَ فَقَالَ أَمَى مُحَمَّدٌ أَنْ قَوْمَكَ قَدْ  
هَلَكُوا فَأَدَّاهُ اللَّهُ أَنْ يَكْشِفُ عَنْهُمْ قَدَاعًا ثُمَّ  
قَالَ لَتَعُودُوا بَعْدَ هَذَا فِي حَدِيثٍ مَنْصُورٍ ثُمَّ  
قَرَأَ فَأَذَقَتْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ  
إِلَى عَائِدُونَ أَيْكُشِفُ عَذَابُ الْأَخِيَّةِ فَقَدْ  
مَضَى الدُّخَانُ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَقَالَ  
أَحَدُهُمُ الْقَعْرُ وَقَالَ الْأَخَرُ الرُّومُ - يَوْمَ تَبْطِشُ  
الْبَطْشَةُ الْكُبْرَى إِنَّا مُتَتَّقُونَ ۝

گزر چکا، جس روز ہم بڑی سخت کپڑ کریں گے (اس روز) ہم پورا بدلہ لے لیں گے۔

۱۹۳۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ  
عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الصُّحَّي  
هَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ  
مُحَمَّدًا عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قُلْ مَا  
أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ  
فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَّا رَأَى  
قُرَيْشًا لَمُتَعَصِّرُوا عَلَيْهِ - فَقَالَ اللَّهُمَّ آخِئْ  
عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسْبِعٍ يُوسُفُ - فَأَخَذَهُمُ السَّيْفُ  
حَتَّى حَصَتْ كُلُّ شَيْءٍ حَتَّى أَكَلُوا الْعِظَامَ وَالْجُلُودَ  
فَقَالَ أَحَدُهُمْ حَتَّى أَكَلُوا الْجُلُودَ وَالْمَيْتَةَ وَجَعَلَ  
يَخْرُجُ مِنَ الْأَرْضِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ فَأَتَاكَ  
أَبُو سَمِيَّانَ فَقَالَ أَمَى مُحَمَّدٌ أَنْ قَوْمَكَ قَدْ  
هَلَكُوا فَأَدَّاهُ اللَّهُ أَنْ يَكْشِفُ عَنْهُمْ قَدَاعًا ثُمَّ  
قَالَ لَتَعُودُوا بَعْدَ هَذَا فِي حَدِيثٍ مَنْصُورٍ ثُمَّ  
قَرَأَ فَأَذَقَتْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ  
إِلَى عَائِدُونَ أَيْكُشِفُ عَذَابُ الْأَخِيَّةِ فَقَدْ  
مَضَى الدُّخَانُ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَقَالَ  
أَحَدُهُمُ الْقَعْرُ وَقَالَ الْأَخَرُ الرُّومُ - يَوْمَ تَبْطِشُ  
الْبَطْشَةُ الْكُبْرَى إِنَّا مُتَتَّقُونَ ۝

(سخت کپڑ) "القم" و چاند کا ٹھٹھڑے ہونا اور "الرحان" دھواں، شدتِ فاقہ کی وجہ سے ہے۔

۸۳۱۔ سورۃ جاثیہ

"جاثیہ" یعنی (خوف کی وجہ سے) دو زانو ہوں گے۔

مجاہد نے فرمایا کہ "تستسبح" بمعنی تکتب "نفساگم"



تَنْزِيلُكُمْ

بَابُ ۸۳۲ قَوْلِهِ . وَمَا يَهْلِكُنَا إِلَّا

الدَّهْرُ الْأَيَّامُ

۱۹۳۷- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يُؤْذِي ابْنَ الْآدَمَ يَسْبُ الدَّهْرُ وَأَنَا الدَّهْرُ يَبِيدُ الْآدَمُ أَتْلُبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ

میں ہی زمانہ ہوں۔ میرے ہی اٹھ میں سب کچھ ہے، اللہ ہی رات اور دن کو ادا بنا رہتا ہے۔

بَابُ ۸۳۳ سُورَةُ الْأَحْقَافِ .

وَقَالَ بَجَاهِدًا، تُفَيِّضُونَ، تَقُولُونَ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ أَثَرًا وَأُثْرًا دَانَاةٍ يَقِيَّةٍ عَلَيْهِ- وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَدْعَا مِنَ الرُّسُلِ- لَسْتُ يَا ذَاكَ الرُّسُلِ وَ قَالَ غَيْرُهُ أَرَأَيْتُمْ هَذِهِ الْأَلْفَ إِنَّمَا هِيَ تَوَحَّدُ أَنْ مَحَرَّ مَا تَدْعُونَ لَا يَسْتَجِيبُ أَنْ يُعْبَدَ وَلَيْسَ قَوْلُهُ أَرَأَيْتُمْ يُرَوِّجُهُ الْعَيْنُ إِنَّمَا هُوَ آتَعْلَمُونَ أَتَلْعُوكُمْ أَنْ مَا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ خَلَقُوا شَيْئًا

بَابُ ۸۳۴ قَوْلِهِ . وَالتَّوْحِيدُ قَالَ يَوَايِدِيهِ

أَيُّ تَكْلَمًا أَعِيدَ إِنِّي أَنْ أُخْرِجَ وَقَدْ خَلَّتِ الْفُرُوقُ مِنْ قَبْلِي وَهَذَا تَخْيِيلَانِ اللَّهُ وَيَلْكَ أَمِنْ إِنْ وَهَذَا اللَّهُ حَتَّى قَيُّوْلُ مَا هَذَا إِلَّا آسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ

۱۹۳۸- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي يَسْرٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهِكٍ

ای نتر کلمہ

۸۳۲- اور ہم کو تو صرف زمانہ ہی ہلاک کرتا ہے۔

۱۹۳۷- ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے سعید ابن المسیب نے اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ ابن آدم مجھے تکلیف پہنچاتا ہے۔ وہ زمانہ کو گالی دیتا ہے۔ حالانکہ میں ہی زمانہ ہوں۔ میرے ہی اٹھ میں سب کچھ ہے، اللہ ہی رات اور دن کو ادا بنا رہتا ہے۔

۸۳۳- سورة الاحقاف .

جہاد نے فرمایا کہ "تفییضون" اے تقویٰ بعض حضرات نے فرمایا کہ "اثرہ" اور آثار یعنی علم کا باقی ماندہ ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "بدعا من الرسل" یعنی میں کوئی پہلا رسول نہیں ہوں۔ غیر ابن عباس نے فرمایا کہ "ارایتہم" میں ہمزہ استغناء تہدید کے لیے ہے یعنی اگر تمھارا دعویٰ صحیح ہو، پھر بھی وہ عبادت کیے جانے کا مستحق نہیں ہے (کیونکہ مخلوق کو عبادت صرف خالق کی کرنی چاہیے) "ارایتہم" (یعنی دیکھئے) سے نہیں ہے بلکہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ کیا تمھیں معلوم ہے کیا تمھیں اس کی اطلاع پہنچی ہے کہ اللہ کے سوا تم جن کی عبادت کرتے ہو انھوں نے بھی کچھ پیدا کیا ہے؟

۸۳۴- اور جس شخص نے اپنے ماں باپ سے کہا کہ تُو ہے تم پر کیا تم مجھے یہ خبر دیتے ہو کہ میں قبر سے نکالا جاؤں گا دراصل ایک مجھ سے پہلے بہت سی امتیں گزر چکی ہیں اور وہ دونوں اللہ سے فریاد کر رہے ہیں اور اس اولاد سے کہہ رہے ہیں، اے تیری کم بختی، تو ایمان لا۔ بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ تو اس پر وہ کہتا کیسا ہے کہ یہ تو بس لوگوں کے ڈھکوسلے ہیں۔

۱۹۳۸- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسعید نے، ان سے یونس بن ماکہ

نے بیان کیا کہ مروان کو معاویہ رضی اللہ عنہ نے حجاز کا امیر دگور نہ بنایا تھا۔ اس نے ایک موقع پر خطیبہ دیا اور خطیبہ میں یزید بن معاویہ کا بابر ذکر کیا تاکہ اس کے والد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بعد اس سے لوگ بیعت کریں۔ اس پر عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے اعتراض کیا کہ فرمایا۔ مروان نے کہا کہ اسے پکڑ لو۔ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں چلے گئے اور مروان نے کہا کہ اسی شخص کے بارے میں قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی تھی کہ جس شخص نے اپنے باپ سے کہا کہ توف ہے تم پر، کیا تم مجھے خبر دیتے ہو؟ اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہمارے والد ابی بکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کوئی آیت نازل نہیں کی ماں دہمت سے، میری برادرت ضرور نازل کی تھی۔

۸۳۵۔ پھر جب ان لوگوں نے بادل کو اپنی وادیوں کے مقابل آتے دیکھا تو بولے کہ یہ تو بادل ہے جو ہم پر برسے گا۔ نہیں بلکہ یہ تودہ ہے جس کی تم جلدی چھایا کرتے تھے یعنی ایک آنہی جس میں دردناک عذاب ہے۔ ابن عباس رضی اللہ

عنہ نے فرمایا کہ عارض یعنی بادل ہے

۱۹۳۹۔ احقر نے حدیث بیان کی ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، انھیں عمرو نے خبر دی، ان سے ابو النضر نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بن یسار نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زہر مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی اس طرح ہنستے نہیں دیکھا کہ آپ کے حلق کا کوا نظر آجائے بلکہ آپ تبسم فرمایا کرتے تھے، بیان کیا کہ جب بھی آپ بادل یا ہوا دیکھتے تو گھبراہٹ اور اللہ کا خوف آپ کے چہرے مبارک سے پہچان لیا جاتا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرتؐ سے عرض کی کہ یا رسول اللہ! جب لوگ بادل دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں کہ اس سے بارش برے گی لیکن اس کے برخلاف آپ کو میں دیکھتی ہوں کہ جب آپ بادل دیکھتے ہیں تو ناگھاری کا اثر آپ کے چہرہ پر نمایاں ہو جاتا ہے آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اے عائشہ! کیا ضمانت ہے کہ اس میں عذاب نہ ہو۔ ایک قوم (عاد) پر ہوا کا عذاب آیا تھا انھوں نے غلاب دیکھا تو بولے کہ یہ تو بادل ہے جو ہم پر برسے گا۔

۸۳۶۔ سورۃ الذین کفروا

قَالَ كَانَ مَرْدًا عَلَى الْحِجَابِ اسْتَعْمَلَهُ مَعًا وَيَهُ فَنُظِبَ فَبَعَلَ يَدُ كُرَيْبٍ يُدُّ مَعَادِيَةً لِكَيْ يَتَايَعَ لَهُ بَعْدَ آيَةٍ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ شَيْئًا. فَقَالَ خُذُوهُ مَدَّ خَلَّ بَيْتِ عَائِشَةَ فَلَمْ يَقْدِرُوا. فَقَالَ مَرْدًا إِنَّ هَذَا الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِ وَالَّذِي قَالَ لَوَالِدَيْهِ أُتِ تَكْمُ آتِيَا نَبِيٍّ. فَقَالَتْ عَائِشَةُ مِمَّنْ ذَكَرُوا الْحِجَابَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ فِيْنَا شَيْئًا مِمَّنِ الْقُرْآنِ إِلَّا أَنْ اللَّهَ أَنْزَلَ عَذَابِي

۸۳۵۔ قَوْلِهِ فَلَمَّا دَاوَاهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَّتِهِمْ قَالُوا هَذَا عَارِضٌ مُسْطَرٌّ نَابِلٌ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهِ رَيْحٌ فِيهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَارِضٌ: الْغَلَابُ

۱۹۳۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا بَنُو وَمَب أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ لَمَّا كَانَ يَتَبَسَّهُ قَالَتْ وَكَانَ إِذَا رَأَى غَيْمًا أَوْ رِيحًا عَرَفَ فِي وَجْهِهِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ النَّاسَ إِذَا دَاوَاهُ الْغَلَابُ فَرِحُوا رَجَاءً أَنْ يَكُونَ فِيهِ الْمَطَرُ وَكَانَ إِذَا دَاوَاهُ عَرَفَ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَّةُ. فَقَالَ: عَائِشَةُ مَا يُرْمِي أَنْ يَكُونَ فِيهِ هَذَا أَبْ؛ عَذَابٌ قَوْمٌ بِالرَّيْحِ وَمَنْ رَأَى قَوْمَ الْعَذَابِ فَقَالُوا هَذَا عَارِضٌ مُسْطَرٌّ

بَابُ الْكَذِبِ الْكَذِبُ كَقَرُّوا

”اور اڑا رہا: اِنَّمَا هِيَ اِیَّآنَا مَا۔“ یہاں تک کہ مسلمان کے سوا  
اور کوئی باقی نہ رہے گا۔ ”عرفا“ اے یتیم، مجاہد نے  
فرمایا کہ ”مولیٰ الزین امنوا“ اے یتیم۔ ”عزم الامر“  
ای جلال امر۔ ”فلا تہنوا“ اے لا تضعفوا۔ ابن عباسؓ  
نے فرمایا ”اضغائنہم“ اے حسد ہم۔ ”آسن“ اے تنغیر

أَوَّارَهَا: اِنَّمَا هِيَ اِیَّآنَا مَا حَتَّى لَا يَبْقَىٰ إِلَّا مُسْلِمٌ  
عَرَفَهَا: يَبْقَىٰ هِيَ۔ وَقَالَ مُجَاهِدٌ: مَوْلَى  
الَّذِينَ آمَنُوا: وَلِيَّهُمْ۔ هَذِهِ اَلْأَمْرُ:  
جَدَّ الْأَمْرُ فَلَا تَهْنُوا: لَا تَضْعَفُوا۔  
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَضْغَائِهِمْ: حَسَدُهُمْ۔

اِسْمٌ مُتَغَيِّرٌ

بَابُ ۸۳۷ وَتَقَطَّعُوا أَرْحَامَكُمْ

۸۳۷۔ ”وَتَقَطَّعُوا أَرْحَامَكُمْ“

۱۹۴۰۔ ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا۔ ان سے سلیمان نے  
حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے معاویہ بن ابی مرزہ نے حدیث بیان  
کی۔ ان سے سعید بن یسار نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ  
نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا کی  
جب اس کی پیدائش سے فارغ ہوا تو ”رحم“ نے کھڑے ہو کر دم  
کرنے والے اللہ کے دامن میں پناہ لی۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا۔  
کیا تجھے یہ پسند نہیں کہ جو تجھ کو جوڑے میں بھی اسے جوڑوں اور جو  
تجھے توڑے میں بھی اسے توڑ دوں۔ رحم نے عرض کی ہاں اے میرے  
رب! اللہ تعالیٰ نے فرمایا پھر ایسا ہی ہوگا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے  
کہا کہ اگر تمھارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو ”اگر تم کنارہ کش رہو تو آیا  
تم کو یہ احتمال بھی ہے کہ تم لوگ دنیا میں خادیا ہو گے اور آپس میں قطع  
قربت کر لو گے۔“

۱۹۴۰۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا  
سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي مُرْزَرٍ  
عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ خَلَقَ اللَّهُ الرَّحْمَ فَأَخَذَتْ يَحْقُقُ الرَّحْمَنُ  
مَقَالَ لَهُ مَهْ قَالَتْ هَذَا مَقَامُ الْعَائِدِ يَكُ  
وَمِنَ الْقَطِيعَةِ قَالَ أَلَا تَرَوْنَهُنَّ أَنْ أَصِلُ مَنْ  
وَصَلَّكَ وَأَقْطَعُ مَنْ قَطَعَكَ قَالَتْ بَلَى يَا رَبِّ  
قَالَ فَذَلِكَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَفَرَأَوْا إِنْ شِئْتُمْ  
فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي  
الْأَرْضِ وَتَقَطَّعُوا أَرْحَامَكُمْ

۱۹۴۱۔ ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم نے  
حدیث بیان کی، ان سے معاویہ نے بیان کیا، ان سے ان کے چچا  
ابو الحباب سعید بن یسار نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی  
اللہ عنہ نے سابقہ حدیث کی طرح۔ پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمھارا جی چاہے تو آیت  
”اگر تم کنارہ کش رہو“ پڑھ لو۔

۱۹۴۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَيْمٍ عَنْ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا  
حَاتِمٌ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ  
الْحُبَابِ سَعِيدُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
يَعْنِي هَذَا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِنْ شِئْتُمْ فَمَنْ عَسَيْتُمْ  
إِنْ تَوَلَّيْتُمْ

۱۹۴۲۔ ہم سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے  
خبر دی انھیں معاویہ بن ابی مرزہ نے خبر دی۔ سابقہ حدیث کی طرح۔  
داور یہ کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا اگر تمھارا جی چاہے تو آیت ”اگر تم کنارہ کش رہو“ پڑھ لو۔

۱۹۴۲۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي الْمُرْزَرِ هَذَا  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَفَرَأَوْا  
إِنْ شِئْتُمْ فَمَنْ عَسَيْتُمْ

## یا ۸۳۸ - سُورَةُ الْفَتْحِ

وَقَالَ فَجَاهِدْ: سَيُأْهِدُ فِي وُجُوهِهِ  
الْمَشْحَنَةُ وَقَالَ مُنْمُورٌ عَنْ فَجَاهِدِ:  
الْتَوَاضِعُ - شَطَا، فِرَاخَهُ - فَاَسْتَغْلَطَ:  
غَلَطَ - سُوْقُهُ: السَّائِي حَامِلَةُ الشَّجَرَةِ  
وَيَقَالُ دَائِرَةُ السُّوْقِ كَقَوْلِكَ رَجُلٌ السُّوْقُ  
وَدَائِرَةُ السُّرُوحِ: الْعَذَابُ - تُعْزَرُ رُوْهُ:  
تَنْصَرُّهُ - شَطَا: شَطَا السُّبُلِ تَنْبُتُ  
الْحَبَّةُ عَشْرًا أَوْ ثَمَانِيًا أَوْ سَبْعًا فَيَقْوَى  
بَعْضُهُ بِبَعْضٍ فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى فَازِدُهُ  
قَوَاهُ وَلَوْ كَأَنَّكَ دَاحِدَةٌ لَمَّ تَقْمَرُ  
عَلَى سَاقٍ وَهُوَ مَثَلُ ضَرْبِهِ اللَّهُ  
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَزَّ حَرْجٍ  
وَحَدٌّ ثُمَّ قَوَاهُ بِأَصْحَابِهِ كَمَا قَوَى  
الْحَبَّةُ بِمَا يَنْبُتُ مِنْهَا ۝

## یا ۸۳۹ - إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا ۝

۱۹۴۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ  
مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسِيرُ فِي بَعْضِ  
أَسْفَارِهِ دَعَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسِيرُ مَعَهُ لَيْلًا  
فَسَأَلَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ يُجِبْهُ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ  
يُجِبْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ  
تَكَلَّمَتُ أَمْ عَمْرٍؤُ زِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذَلِكَ لَا يُجِيبُكَ قَالَ  
عُمَرُ فَخَرَّكَتُ بِعَيْنِي ثُمَّ لَعَنَ مَثَ أَكَامَ النَّاسِ وَ  
خَوَّفْتُ أَنْ يَنْزَلَ فِي الْقُرْآنِ فَمَا تَشَبَّهْتُ أَنْ  
سَمِعْتُ مَا رَجَا يَصْرُحُ فِي فَقُلْتُ لَعَنَ خَشِيتُ أَنْ  
يَكُونَ نَزَلَ فِي قُرْآنٍ فَكُنْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

## ۸۳۸ - سُورَةُ الْفَتْحِ ۝

اور مجاہد نے بیان کیا "سیما ہم فی وجوہہم" یعنی چہرہ کی  
لامنت - اور منصور نے مجاہد کے حوالہ سے نقل کیا کہ اس کا  
معہوم تواضع ہے۔ "شطا" اسی فرائضہ۔ "فاستغلط" اسی  
غلط۔ "سوقہ" میں سوق بمعنی تناسل ہے جو پودے کو کھڑا رکھتا  
ہے۔ "دائرة السور" رجل السور کی طرح ہے۔ دائرة السور  
یعنی عذاب "يعزروه" اسی منصورہ۔ "شطا" یعنی پودے کی  
سوئی۔ ایک دانہ میں دس، آٹھ، سات سوئیاں نکلتی ہیں  
اور ایک دوسرے کو تقویت پہنچاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے قول  
"پھر اس نے اپنی سوئی کو قوی کیا" میں یہی ارشاد ہے اگر  
وہ ایک ہی ہوتی تو رفتہ پر کھڑی نہیں ہو سکتی تھی۔ یہ مثال  
اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دی ہے، کہ  
آپ پہلے تنہا دعوت اسلام لے کر نکلے پھر آپ کو آپ کے  
صحابہ کے ذریعہ تقویت ملی۔ جیسے دانہ کو ان سوئوں سے  
تقویت ملتی ہے جو اس سے اگتے ہیں ۝

## ۸۳۹ - يَتَكَلَّمُ بِمَا كُفِيَ عَنْكَ

۱۹۴۳ - ہم سے عبد اللہ بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے  
ان سے زید بن اسلم نے، ان سے ان کے والد نے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم ایک سفر میں جا رہے تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ چل  
رہے تھے، رات کا وقت تھا۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سوال کیا  
لیکن حضور اکرمؐ نے کوئی جواب نہ دیا۔ پھر انھوں نے سوال کیا اور اس مرتبہ  
بھی آنحضرتؐ نے جواب نہیں دیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر کہا، عمر کی ماں  
اسے روئے۔ آنحضرتؐ سے تم نے تین مرتبہ سوال میں امر کیا لیکن آنحضرتؐ  
نے تمہیں کسی مرتبہ جواب نہیں دیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں  
نے اپنے اونٹ کو حرکت دی اور لوگوں سے آگے بڑھ گیا۔ مجھے خوف تھا  
کہ کہیں میرے بارے میں قرآن مجید کی کوئی آیت نہ نازل ہو، ابھی ٹھوڑی  
ہی دیر ہوئی تھی کہ ایک پکارنے والے کی آواز میں نے سنی جو مجھے ہی  
پکار رہا ہے۔ میں نے کہا کہ مجھے تو خوف تھا ہی کہ میرے بارے میں  
کوئی آیت نہ نازل ہو جائے۔ میں آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور

سلام کیا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا مجھ پر آج رات ایک سورت نازل ہوئی ہے اور مجھے اس کائنات سے زیادہ عزیز ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے پھر آپؐ نے آیت ”بیشک ہم نے آپؐ کو کھلی ہوئی فتح دی“ کی تلاوت کی۔

۱۹۴۴۔ ہم سے محمد بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے، حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے قتادہ سے سنا۔ اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آیت ”بیشک ہم نے آپؐ کو کھلی ہوئی فتح دی“ صبح حرمیہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

۱۹۴۵۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن قزہ نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے عبداللہ بن محفل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن سورہ فتح خوب خوش الحانی سے پڑھی۔ معاویہ بن قزہ نے کہا کہ اگر میں چاہوں کہ تمھارے سامنے آنحضرتؐ کی اس موقع پر طرز قرأت کی نقل کروں تو کر سکتا ہوں۔

۸۴۰۔ تاکہ آپؐ کی سب اگلی پچھلی خطائیں معاف کر دے

اور آپؐ پر احسانات کی تکمیل کرے اور آپؐ کو سید سے راستہ پر

لے چلے۔

۱۹۴۶۔ ہم سے صوفی بن فضل نے حدیث بیان کی، انھیں ابن عیینہ نے خبر دی، ان سے زیادہ حدیث بیان کی اور انھوں نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں رات بھر کھڑے رہے۔

تا آنکہ آپؐ کے دونوں پاؤں سوچ گئے۔ آپؐ سے عرض کی گئی کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی اگلی پچھلی تمام خطائیں معاف کر دی ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا، کیا

میں شکر گزار بندہ نہ ہوں؟

۱۹۴۷۔ ہم سے حسن بن عبدالعزیز نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمن

ربیع نے حدیث بیان کی، انھیں حیمو نے خبر دی، انھیں ابوالاسود نے

انھوں نے عروہ سے سنا اور انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز میں اتنا طویل قیام کرتے تھے کہ آپؐ کے

قدم پھٹ جاتے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک مرتبہ عرض کی کہ یا رسول اللہ

آپؐ اتنی زیادہ مشقت کیوں اٹھاتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے تو آپؐ کی اگلی پچھلی

تمام خطائیں معاف کر دی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کیا مجھ میں شکر گزار بندہ بنتا

پسند نہ کروں۔ عمر کے آخری حصہ میں (جب طویل قیام دشوار ہو گیا تو) آپؐ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَقَدْ أُتِرْتُ عَلَى  
الْبَيْتَةِ سُورَةً لَيْسَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ  
النَّاسُ ثُمَّ قَرَأْنَا إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا ۝

۱۹۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا - قَالَ  
الْحَدَّثُ يُبَيِّنُهُ ۝

۱۹۴۹۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ قَزَحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
مُحْمَلٍ قَالَ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ  
مَكَّةَ سُورَةَ الْفَتْحِ فَرَجَعَ فِيهَا قَالَ مُعَاوِيَةُ لَوْ شِئْتُ  
أَنَ أَحْيِي لَكُمُ فِرَادَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَفَعَلْتُ -

يَا أَيُّهَا

ذُنُوبِكَ وَمَا تَأْخُودُ بِيَوْمَ نَعْمَتِهِ عَلَيْكَ وَ

يَحْدِيكَ وَرَأَا طَا مُسْتَقْبَمَا ۝

۱۹۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا  
ابْنُ عَيِّنَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي سَرْجٍ الْمَغِيرَةَ  
يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَوَرَّجَتْ  
قَدَمَاهُ فَقِيلَ لَهُ عَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقْدَمُ مِنْ ذُنُوبِكَ  
وَمَا تَأْخُرُ قَالَ أَذَلَّا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا ۝

۱۹۵۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَيْوَةُ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ  
سَمِعَ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ  
نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُومُ  
مِنَ اللَّيْلِ حَتَّى تَنْفَطِرَ قَدَمَاهُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ  
يَعْرِضُ لَهَا هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَقَدْ عَفَرَ اللَّهُ لَكَ  
مَا تَقْدَمُ مِنْ ذُنُوبِكَ وَمَا تَأْخُرُ قَالَ أَذَلَّا  
أُحِبُّ أَنْ أَكُونَ عَبْدًا شَكُورًا ۝ فَلَمَّا كَثُرَ لَعْنُهُ

بیٹھ کر رات کی نائز پڑھتے اور جب رکوع کا وقت آتا تو کھڑے ہو جاتے اور تقریباً تیس یا چالیس آیتیں مزید پڑھتے۔ پھر رکوع کرتے۔

۸۴۱۔ بیشک ہم نے آپ کو گواہ اور بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔

۱۹۴۸۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد العزیز بن ابیہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہلال بن ابی ہلال نے، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے عبد اللہ بن عمرو بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ یہ آیت جو قرآن میں ہے ”اے نبی! بیشک ہم نے آپ کو گواہ، بشارت دینے والا، اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے“ تو آنحضور کے متعلق یہی اللہ تعالیٰ نے توریت میں بھی فرمایا تھا ”اے نبی! بیشک ہم نے آپ کو گواہ، بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ آپ میرے بندے ہیں اور میرے رسول ہیں۔ میں نے آپ کا نام متوکل رکھا، آپ نہ بنو ہیں اور نہ سخت دل اور نہ باندوں میں شوکر نے والے اور نہ وہ برائی کا بدلہ برائی سے دیں گے بلکہ معاف اور درگزر سے کام لیں گے۔ اور اللہ ان کی روح اس وقت تک قبض نہیں کرے گا جب تک وہ کچ قوم عربی کو سیدھا ذکر میں لے یعنی جب تک وہ لا الہ الا اللہ کا اقرار نہ کر لیں گے پس اس کلمہ توحید کے ذریعہ

۸۴۲۔ وہ اللہ ہی تو ہے جس نے اہل ایمان کے دلوں میں سکینت (تحمل) پیدا کیا۔

۱۹۴۹۔ ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسرار میل نے ان سے ابوالفتح نے اور ان سے براہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی داسید بن حنظلہ رضی اللہ عنہ رات میں سو رہے کہتے پڑھ رہے تھے اور ان کا ایک گھوڑا جو گھر میں بندھا ہوا تھا، بدکنے لگا۔ تو وہ صحابی نکلے (یہ دیکھنے کے لیے گھوڑا کس وجہ سے بدکنے لگا ہے) لیکن انھوں نے کوئی خاص چیز نہیں دیکھی۔ وہ گھوڑا بہر حال بدکنے لگا جس کے وقت وہ صحابی آنحضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور رات کے واقعہ کا

تذکرہ کیا۔ آنحضور نے فرمایا کہ وہ جس سے گھوڑا بدکنے لگا تھا، ”سکینت“ تھی جس کا قرآن مجید میں مذکور آیا ہے۔

لہذا اس کے متعلق علماء کے مختلف اقوال نقل ہوئے ہیں۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ مختار قرون یہ ہے کہ یہ مخلوقات میں سے ہوئی چیز ہے جس میں طائیت اور حوت جہت سے اور اسی کے ساتھ لاکھ بھی ہوتے ہیں۔ یہ آیت صلح حدیبیہ کے موقع پر نازل ہوئی تھی اور مسلمانوں کے صبر و ثبات اور ان کی طائیت کو بیان کیا گیا ہے۔

صَلَّى جَالِسًا فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكُوعَ قَامَ فَقَرَأَ ثَمَّ رَكَعَ ۝

بَابُ ۸۴۱ قَوْلِهِ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَ مُبَشِّرًا وَ نَذِيرًا ۝

۱۹۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَامِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ هَذِهِ آيَةُ النَّبِيِّ فِي الْقُرْآنِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَ مُبَشِّرًا وَ نَذِيرًا قَالَ فِي التَّوْرَةِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَ مُبَشِّرًا وَ نَذِيرًا لِلْمُؤْمِنِينَ أَنْتَ عَبْدِي وَ رَسُولِي سَمِعْتُكَ الْمُرَجَّلَ لَمْ يَكُنْ يَفْطِرْ وَ لَا خَلِيطٌ وَ لَا سَخَابَ بِأَلْسُونِي وَ لَا يَدْنُكَ السَّيِّئَةُ بِالسَّيِّئَةِ وَ لَكِنْ يَعْفُو وَ يَصْنَعُ وَ تَنْ يَفِيضُهُ اللَّهُ حَتَّى يُفَيِّمَهُ بِهِ الْمَلَائِكَةُ الْعَوَّجَاءُ بَأَن يَعْفُوُوا إِلَّا اللَّهَ فَيَفْتَحُهُمْ حَتَّى آخِئْنَا حُمَيْنَا ۝ وَإِذَا أَنَا مُشَاهِدٌ قُلُوبًا غُلْفًا ۝

۸۴۲ قَوْلِهِ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ ۝

۱۹۴۹۔ حَدَّثَنَا حَبِيبُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي لَسْتَحَقٍّ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْطِرُ وَ قَدْ نَسِيَ لَهُ مَرْبُوطٌ فِي الدَّارِ فَجَعَلَ يَنْفِرُ فَخَرَجَ الرَّجُلُ فَنَظَرَ فَلَمْ يَرْ شَيْئًا وَ جَعَلَ يَنْفِرُ فَلَمَّا أَصْبَحَ ذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تِلْكَ السَّكِينَةُ نَزَلَتْ يَا قُرْآنُ ۝

باب ۵۲ تَوَلَّاهُ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ

الشَّجَرَةِ ۝

۱۹۵۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا يَوْمَ

الْحُدُودِ بَيْنَةَ الْفَارِجِ وَأَرْبَعِ مِائَةٍ ۝

۱۹۵۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا شَيْبَانَةُ

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ

صُهَبَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ الْمُرِّيْهِ إِلَى

مِثْنِ شَرْمَدِ الشَّجَرَةِ فَحَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ عَنِ الْخُدُودِ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ صُهَبَانَ قَالَ

سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ الْمَعْقِلِ الْمُرِّيْهِ فِي الْبُؤْلِ

فِي الْمُخْتَلِ ۝

۱۹۵۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ

ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ

عَنْ ثَابِتِ ابْنِ الْفَخَّارِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ مِنْ

أَمْحَابِ الشَّجَرَةِ ۝

۱۹۵۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ لُحَيْثٍ الشَّيْلِيُّ حَدَّثَنَا

يَعْقُبُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ سَيَّاحٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ

ثَابِتٍ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا دَاوُدَ إِسْمَاعِيلَ قَالَ كُنَّا

بِصِيقِينَ فَقَالَ رَجُلٌ أَلَمْ تَدْرِ إِلَى الَّذِينَ يَدْعُونَ

إِلَى كِتَابِ اللَّهِ فَقَالَ عَلِيُّ لَعَنَهُ فَقَالَ سَهْلُ بْنُ

حَنِيفٍ لَا تَجْهَلُوا أَنْفُسَكُمْ فَلَقَدْ رَأَيْتُنَا يَوْمَ

الْحُدُودِ بَيْنَةَ الْفَارِجِ كَانَتْ بَيْنَ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُشْرِكِينَ وَكَوْثَرُ قَتْلٍ لَوْ

لَقَاتَلْنَا فَبَاءَ عَمْرٍو فَقَالَ أَكُنَّا عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ

عَلَى الْبَاطِلِ أَلَيْسَ قَتْلًا فِي الْجَنَّةِ وَتَتَلَاهُمْ فِي

النَّارِ قَالَ بَلَى - قَالَ فَوَجَّهَ لِعَلِيٍّ الدِّيْنَةَ فِي

دِينِنَا وَتَرَجَّعَ وَلَمَّا يَحْكُمُ اللَّهُ بَيْنَنَا فَقَالَ يَا

۸۳۳۔ جب کہ وہ بیعت کر رہے تھے، درخت کے

نیچے۔

۱۹۵۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے

حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر ہم (مسلمان)، ایک ہزار چار سو تھے (شکر میں)

۱۹۵۱۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے شیبانہ نے

حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے بیان کیا انھوں نے عقبہ بن صہبان سے سنا اور انھوں نے عبد اللہ بن معقل

مرزی رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے بیان کیا کہ میں درخت کے نیچے بیعت

کے موقع پر موجود تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو انگلیوں کے درمیان

کنکری لے کر پھینکنے سے منع فرمایا تھا اور عقبہ بن صہبان نے بیان کیا کہ میں

نے عبد اللہ بن معقل مرزی سے غسل خانہ میں پیشاب کرنے کے متعلق سنا

(یعنی یہ کہ آپ نے اس سے منع فرمایا)

۱۹۵۲۔ مجھ سے محمد بن ولید نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر

نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے،

ان سے ابو قلابة نے اور ان سے ثابت بن مہک رضی اللہ عنہ نے، اور آپ

صلح حدیبیہ کے موقع پر، درخت کے نیچے بیعت کرنے والوں میں سے تھے۔

۱۹۵۳۔ ہم سے احمد بن اسحق سلمی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ

نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن سیاح نے ان سے حبیب بن

ثابت نے بیان کیا کہ میں ابو اہل رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک مسئلہ

پر چھنے کے لیے حاضر ہوا (خوارج کے متعلق)، انھوں نے فرمایا کہ ہم مقام

صہبان میں پڑاؤ ڈالے ہوئے تھے (جہاں علی اور معاویہ رضی اللہ عنہما کی جنگ

ہوئی تھی) ایک شخص نے کہا کہ آپ کا کیا خیال ہے اگر کوئی شخص کتاب اللہ کی

طرف بلائے صلح کے لیے (پھر آپ کیا کریں گے)، علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا

ٹھیک ہے (میں اس پر سب سے پہلے عمل کے لیے تیار ہوں لیکن خوارج

نے جو معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلاف علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اس کے

خلاف آواز اٹھائی) اس پر سہل بن حنفیہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تم پہلے

اپنا جائزہ لو۔ ہم لوگ حدیبیہ کے موقع پر موجود تھے، آپ کی مراد اس صلح

سے تھی جو مقام حدیبیہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکین کے درمیان

إِنَّ الْخَطَابَ إِنْ رَسُولُ اللَّهِ وَلَنْ يُصِيبَنِي اللَّهُ  
أَبَدًا فَرَجَعَ مُتَعِظًا فَلَمْ يَصِبْ حَتَّى جَاءَ أَبَا بَكْرٍ  
فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَهَذَا عَلَى الْبَاطِلِ  
قَالَ يَا ابْنَ الْخَطَابِ إِنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَلَنْ يُصِيبَكَ اللَّهُ أَبَدًا فَتَزَلْتُ سُورَةً  
الْفَتْحِ :

ہوئی تھی اور جنگ کا موقع آتا تو میں اس سے پیچھے ہٹنے والا نہیں ہوتا۔  
لیکن صلح کی بات چلی تو میں نے اس میں بھی صبر و ثبات کا دامن اٹھائے نہیں  
چھوڑا۔ اتنے میں عمر رضی اللہ عنہ (آنحضورؐ کی خدمت میں) حاضر ہوئے اور  
عرض کی کیا ہم حق پر نہیں ہیں اور کیا کفار باطل پر نہیں ہیں؟ کیا ہمارے  
مقتولین جنت میں نہیں جائیں گے اور کیا ان کے مقتولین دوزخ میں نہیں  
جائیں گے؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ کیوں نہیں! عمر رضی اللہ عنہ نے کہا پھر ہم  
اپنے دین کے بارے میں ذلت کا مظاہرہ کیوں کریں۔ (یعنی دہ کر صلح کیوں کریں) اور کیوں واپس جائیں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کا حکم  
بھی فرمایا ہے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا اے ابن خطاب! میں اللہ کا رسول ہوں اور اللہ مجھے کبھی مٹانے نہیں کرے گا۔ عمر رضی اللہ عنہ آنحضورؐ  
کے پاس سے واپس آگئے۔ آپ کو غصہ آ رہا تھا، صبر نہیں کیا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا اے ابو بکر! کیا ہم حق پر اور وہ  
باطل پر نہیں ہیں۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بھی وہی جواب دیا کہ اے ابن خطاب! حضور اکرمؐ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ انھیں ہرگز مٹانے نہیں کرے گا  
پھر سورۃ الفتح "نازل ہوئی۔

### ۸۴۲۔ سورۃ الحجرات

مجاہد نے فرمایا "لا تغتروا" یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
(غیر ضروری) مسائل نہ پوچھا کرو۔ کہیں اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی  
زبان سے کوئی فیصلہ نہ کرے اور تمھارے لیے بعد میں سخت  
ہو "اتحٰن" ای اخلص "لا تباذروا" یعنی اسلام لانے کے بعد  
کسی شخص کو کفر کی طرف منسوب کر کے نہ بکھارا جائے "یتکم"  
ای ینقصکم۔ اتنا ہی نقصنا۔ اپنی آواز کو نبی کی آواز سے بلند  
نہ کیا کرو۔ آخر تک "تشرعون" ای تعلّمون۔ اسی سے  
"الشاعر" آتا ہے۔

### ۸۴۲۔ سُورَةُ الْحُجَرَاتِ -

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: لَا تَغْتَرُوا؛ لَا تَقْتَدِ مُوًّا؛ لَا تَقْتَدُوا  
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ عَلَى لِسَانِهِ - لَا مَقْعَدَ  
أَخْلَصَ - لَا تَبَاذِرُوا؛ لَا يُدْعَى بِالْكَفْرِ  
بَعْدَ الْإِسْلَامِ - يَنْقُصُكُمْ - الْكُفْرُ  
نَقْصُنَا - لَا تَرْفَعُوا أَمْوَارَكُمْ فَوْقَ  
صَوْتِ النَّبِيِّ الْآيَةِ - تَشْعُرُونَ  
تَعْلَمُونَ - وَمِنْهُ الشَّاعِرُ :

۱۹۵۳۔ حَدَّثَنَا إِسْرَءِيلُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ جَبْرِ  
الْحَمَّانِيُّ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُدَيْكَةَ  
قَالَ كَادَ الْخَلِيفَانِ أَنْ يَهْلِكََا أَبَا بَكْرٍ وَهُمَا رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا - رَفَعَا أَمْوَالَهُمَا هَذَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ عَلَيْهِ رَكْبٌ بَنِي تَمِيمٍ فَأَشَارَ  
أَحَدُهُمَا بِالْأَفْرِجِ بْنِ حَابِسٍ أَخِي بَنِي مَجَاشِعَ وَ  
أَشَارَ الْآخَرُ بِرَجُلٍ أُخْرَى قَالَ نَافِعٌ لَا أَحْفَظُ  
اسْمَهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِحَمْرٍ مَا أَرَدْتُ إِلَّا خِلَافِي  
قَالَ مَا أَرَدْتُ خِلَافَكَ - مَا رَفَعْتَ أَمْوَالَهُمَا

۱۹۵۳۔ ہم سے یسروہ بن صفوان بن جبریل حمّانی نے حدیث بیان کی "ان سے  
نافع بن عمر نے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ قریب تھا کہ دو سب  
سے بہتر افراد تباہ ہو جائیں یعنی ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما۔ ان دونوں حضرات نے  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی آواز بلند کر دی تھی یہ اس وقت کہ  
واقعہ ہے جب بنی تمیم کے سوار آئے اور آنحضورؐ سے درخواست کی کہ  
ہمارا کوئی امیر بنادیں، ان میں سے ایک (عمر رضی اللہ عنہ) نے بنی مجاشع کے  
افرع بن حابس رضی اللہ عنہ کے انتخاب کے لیے کہا تھا۔ اور دوسرے  
(ابو بکر رضی اللہ عنہ) نے ایک دوسرے کا نام پیش کیا تھا۔ نافع نے بیان کیا  
کہ ان صاحب کا نام مجھے یاد نہیں۔ اس پر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ



سے کہا کہ آپ کا مقصد مجھ سے اختلاف کرنے کے سوا اور کچھ نہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرا مقصد صرف آپ سے اختلاف کرنا نہیں ہے، اس پر ان دونوں حضرات کی آواز بلند ہو گئی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔  
”لے ایمان والو! اپنی آواز کو نبی کی آواز سے بلند نہ کیا کرو۔“ (الحجہ عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اتنی آہستہ آہستہ بات کرتے کہ آپ صاف سن بھی نہ سکتے تھے اور دوبارہ پوچھنا پڑتا تھا انھوں نے اپنے نامائین ابوبکر رضی اللہ عنہ کے متعلق اس سلسلے میں کوئی چیز بیان نہیں کی۔

۱۹۵۴۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے انہر بن سدر نے حدیث بیان کی۔ انھیں ابن عون نے خبر دی، کہا کہ مجھے موسیٰ بن انس نے خبر دی اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔ ایک صحابیؓ نے عرض کی یا رسول اللہ! میں آپ کے لیے ان کی خبر لاتا ہوں۔ پھر وہ ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے یہاں آئے، دیکھا کہ وہ گھر میں سر جھکائے بیٹھے ہیں۔ پوچھا، کیا حال ہے؟ کہا کہ بُرا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کے مقابلہ میں بلند آواز سے بولا کرتا تھا، اب سارا عمل اکارت ہوا اور اہل دوزخ میں سے قرار دے دیا گیا۔ وہ صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انھوں نے جو کچھ کہا تھا اس کی اطلاع آپ کو دی۔ موسیٰ بن انس نے بیان کیا کہ وہ صاحب اب دو بار مان کے لیے ایک عظیم بشارت لے کر ان کے پاس آئے حضور اکرمؐ نے فرمایا تھا کہ ان کے پاس جاؤ اور کہو کہ تم الی دوزخ میں سے نہیں ہو بلکہ تم الی جنت میں سے ہو۔

۸۴۱۔ بیشک جو لوگ آپ کو حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں سے اکثر عقل سے کام نہیں لیتے۔

۱۹۵۵۔ ہم سے حسن بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے جامع نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن جریر نے بیان کیا، انھیں ابن ابی لیکہ نے خبر دی۔ اور انھیں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ قبیلہ بنی تمیم کے سواروں کا وفد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ان کا امیر آپ قتقاع بن معبد کو بنا دینا، اور عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، بلکہ

فِي ذَلِكَ فَاَنْزَلَ اللَّهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ الِآيَةِ۔ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ مِمَّا كَانَ عُمَرُ يُسْمِعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ هَذِهِ الْآيَةِ حَتَّى يَسْتَفْهِمَهُ وَلَمْ يَدْكُرْ ذَلِكَ عَنْ أَبِيهِ يَتَخَيَّ أَبَا بَكْرٍ۔

رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اتنی آہستہ آہستہ بات کرتے کہ آپ صاف سن بھی نہ سکتے تھے اور دوبارہ پوچھنا پڑتا تھا انھوں نے اپنے نامائین ابوبکر رضی اللہ عنہ کے متعلق اس سلسلے میں کوئی چیز بیان نہیں کی۔

۱۹۵۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَن زُهَيْرُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ قَالَ أَنبَاءِي مُوسَى بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَتْهُ ابْنُ قَيْسٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا أُعْلِمُكَ لَكَ عِلْمٌ۔ فَنَافَاَهُ فَوَجَدَهُ جَالِسًا فِي بَيْتِهِ مَمْتَكِسًا رَأْسَهُ فَقَالَ لَهُ مَا شَأْنُكَ؟ فَقَالَ شَوْءٌ كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ حِطَّ حَمْلُهُ دَهْمًا مِنْ أَهْلِ النَّارِ۔ فَأَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ كُنَّا أَذْكَاءَ فَتَنَّا مُوسَى فَرَجَعَ إِلَيْنَا الْمَرْءُ الَّذِي جِئْتَهُ بِبَشَارَةٍ عَظِيمَةٍ فَقَالَ أَذْهَبَ إِلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّا نَكُنْ لَكُم مِّنْ أَهْلِ النَّارِ وَلَكِنَّكَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔

۸۴۱۔ قَوْلُهُ إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِنَ قُورَءِ الْمُتَجَرَّاتِ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ۔

۱۹۵۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حُجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ حَبَةَ اللَّهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُمْ أَنَّهُ قَدِمَ رَكْبٌ مِّنْ بَنِي تَمِيمٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ۔ أَمِيرُ الْمُتَقَاعِ بْنِ مَعْبِدٍ وَقَالَ عُمَرُ

لہ آپ انصار کے خلیفہ میں آپ کی آواز بہت بلند تھی جب مذکورہ بالا آیت نازل ہوئی اور سناؤں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بلند آواز سے بولنے سے منع کیا گیا تو اپنے غمزدہ ہرے کو گھر سے باہر نہیں نکلتے تھے۔ آنحضرتؐ نے جب انھیں نہیں دیکھا تو ان کے متعلق پوچھا۔

آپ اترے بن حابس۔ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا أَرَدْتُ  
إِلَّا أَنْ أَدْخِلَ فِيَّ فَقَالَ عُمَرُ مَا أَرَدْتُ إِلَّا أَنْ  
كُتْمَارِيَا حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَسْوَأُهُمَا فَتَزَلَّ فِي ذَلِكَ  
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْذِفُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَ  
رَسُولِهِ حَتَّى يُفْضَلَ الْآيَةُ وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا  
حَتَّى تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ

آپ اترے بن حابس

### باب ۸۲۲ سورۃ ق

رَجْعَ بَعِيدٍ رَدٍّ فَرُوجٍ فَتَوَقَّى وَاحِدًا  
مَرَجٍ وَنَيْدٍ فِي حَلْقِهِمُ الْوَحْلُ حَبْلُ  
الْعَاقِقِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَا تَنْقُصُ  
الْأَرْضُ مِنْ عِظَامِهِمْ تَبَصُّرَةٌ بَصِيرَةٌ  
حَبَّ الْحَصِيدِ الْخِنْطَةُ بِاسْقَاتِ الطَّوَالِ  
أَفْعَيْنَا أَفَاعِي عَيْنِنَا دَقَالَ قَرْنِيَّةُ  
النَّشِيطَانِ الَّذِي قِيَصَ لَهُ فَنَقَبُوا  
ضَمِيرًا أَدَا لَقَى السَّمْعَ لَا يَحْدِثُ لَفْسُهُ  
يَتَبَرَّحُ حَبْنِ أَنْشَأَ كُهُ وَأَنْشَأَ خَلْقَكُمْ  
دَقِبُ عَيْنِي دَصْدَ سَائِقٍ وَشَهِيدٍ  
الْمُلْكَانِ كَاتِبٍ وَشَهِيدٍ شَاهِدٍ  
يَا نَقْلِبُ لَعُوبِ النَّصَبِ وَقَالَ غَيْرُهُ  
نَضِيدٍ الْكَفَرَى مَا دَامَ فِي الْكَلَامِ  
وَصَعَاةُ مَنْصُودٍ بِنَصْنَعِ عَلَى بَعْضِ  
فَإِذَا خَرَجَ مِنَ الْكَلَامِ فَلَيْسَ بِمَضِيدٍ  
فِي آدِبَارِ الثُّجُومِ وَآدِبَارِ السُّجُودِ كَانِ  
عَاصِمٌ يَفْتَحُ الْكَلِمَ فِي قِي وَكَيْسِرُ الْكَلِمِ  
فِي الطُّورِ وَكَيْسِرَانِ جَمِيعًا دَيْنِ صَبَابِ  
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمَ الْخُرُوجِ يَخْرُجُونَ  
مِنَ الْقُبُورِ

باب ۸۲۳ قَوْلُهُ وَقَوْلُهُ هَلْ مِنْ  
تَنْزِيدٍ

### ۸۲۲ - سورۃ ق

”رجع بعید ای رد۔“ فروج ”ای فتوق۔ اس کا واحد فرج  
ہے۔“ من جبل الوریہ ”یعنی رگ گردن۔ مجاہد نے فرمایا کہ  
”ما تنقص الارض“ سے مراد ان کی ہڈیاں میں جنھیں مٹی  
کم کرتی ہے۔ ”تبصرة“ ای بصيرة۔ ”حب الحصيد“ یعنی  
گیہوں سے۔ ”باسقات“ ای الطوال ”افعینا“ یعنی کیا  
جب ہم نے تمھیں پیدا کیا تو ہم اس سے عاجز تھے۔ ”و  
قال قرنیة“ میں قرنیہ سے مراد شیطان ہے جو اس کے ساتھ  
ساتھ رہتا ہے۔ ”فلقبوا“ ای ضربوا۔ ”والقی السمع“ یعنی  
اس کی طرف کان لگائے ہوئے ہیں۔ اس کے سوا کسی چیز کی  
طرف توجہ نہیں۔ ”رقیب عتید“ ای رصد۔ ”سائق و شہید“ دو  
فرشتے ہیں۔ ایک کاتب ہے اور دوسرا گواہ۔ ”شہید“ دل سے  
گواہی دینے والا۔ ”لعوب“ ای النصب غیر مجاہد نے کہا کہ  
”نضید“ یعنی شکوفہ جب تک وہ اپنے غلاف میں ہے منصور  
کے معنی میں ہے یعنی نہ بتہ جب شکوفہ اپنے غلاف سے  
باہر آجائے پھر اسے ”نضید“ نہیں کہیں گے۔ ”فی ادبار السجود“  
دوسرے طور میں (اور ادبار السجود) اس سورۃ میں عامم سورۃ  
قی (ترتیباً) میں ”ادبار کے ہزہ پر فتح پڑھتے تھے۔ اور  
سورۃ الطور میں کسر پڑھتے تھے۔ دونوں سورتوں میں کسر  
اور فتح پڑھ سکتے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”یوم  
المخرج“ یعنی حشر کے لیے قبروں سے نکلیں گے۔

۸۲۳ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور وہ جنہم کہے گی کہ کچھ  
اور بھی ہے؟“

۱۹۵۶۔ ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی۔ ان سے حمی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہنم میں دجاس کے متقی ہونگے انھیں ڈالا جائے گا اور وہ کہے گی کہ کچھ اور بھی ہے؟ یہاں تک کہ اللہ رب العزت اپنا قدم اس پر رکھیں گے اور وہ کہے گی کہ بس بس ۛ

۱۹۵۷۔ ہم سے محمد بن موسیٰ تظان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسفیان حمیری سعید بن یحییٰ بن ہدی نے حدیث بیان کی، ان سے عوف نے، ان سے محمد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے، ابوسفیان حمیری اگر اس حدیث کو انصاف کے حوالہ کے بغیر ذکر کرتے تھے کہ جہنم سے پوچھا جائے گا تو بھیجی گئی، اور وہ کہے گی کہ کچھ اور بھی ہے، پھر رب تبارک و تعالیٰ اپنا قدم اس پر رکھیں گے اور وہ کہے گی کہ بس بس ۛ

۱۹۵۸۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن خیرہ، انھیں ہمام نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت اور دوزخ نے بحث کی، دوزخ نے کہا۔ میں متکبروں اور ظالموں کے لیے خاص کی گئی ہوں۔ جنت نے کہا مجھے کیا ہوا کہ میرے اندر صرف کمزور اور کم رتبہ (دنیاوی اعتبار سے) لوگ داخل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت سے کہا کہ تو میری رحمت ہے، تیرے ذریعہ میں اپنے بندوں میں جس پر چاہوں رحم کروں۔ اور دوزخ سے کہا کہ تو عذاب ہے۔ تیرے ذریعہ میں اپنے بندوں میں سے جسے چاہوں عذاب دوں۔

جنت اور دوزخ دونوں بھربائی، دوزخ تو اس وقت تک نہیں بھرے گی جب تک اللہ رب العزت اپنا قدم اس پر نہیں رکھ دیں گے۔ اس وقت وہ بھرے گی کہ بس بس، اور اس وقت بھر جائے گی اور اس کا بقیہ حصہ بعض دوسرے حصہ پر چڑھ جائے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں کسی پر بھی ظلم نہیں کرے گا اور جنت کے لیے اللہ تعالیٰ ایک مخلوق پیدا کرے گا۔ اور اپنے رب کی حمد و تسبیح کرتے رہیے، آفتاب نکلنے سے پہلے اور اس کے چھپنے سے پہلے ۛ

۱۹۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدٍ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُنْفَى فِي النَّارِ وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتَّى يَقَعَ قَدَمُهُ فَتَقُولُ قَطُّ قَطُّ ۛ

۱۹۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الظَّحَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو سُفْيَانَ الْحَمِيرِيُّ سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ هَدِيٍّ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ وَأَكْثَرُ مَا كَانَ يُرْفَعُهُ أَبُو سُفْيَانَ يُقَالُ لِيَهُنَّ هَلْ امْتَلَأَتْ دَقَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ قِيَصُ النَّارِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدَمُهُ عَلَيْهَا فَتَقُولُ قَطُّ قَطُّ ۛ

۱۹۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَنَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَ لِيَهُنَّ النَّارُ أَوْ تَرَى يَا مُتَكَبِّرِينَ وَالْمُتَكَبِّرِينَ - وَقَالَتِ الْجَنَّةُ مَا لِي لَا يَدْخُلُنِي إِلَّا صُغَفَاءُ النَّاسِ دَسَقْتُ هُجْرًا - قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِلْجَنَّةِ أَنْتِ رَحْمَتِي أَرْحَمُ بِكَ مِنْ أَشَاءِ مِنْ عِبَادِي وَقَالَ لِلنَّارِ أَنْتِ أَعْدَابُ أَعْدَابِي بِكَ مِنْ أَشَاءِ مِنْ عِبَادِي وَلكلٍّ وَا حِدٍ مِنْهُمَا مَلُوءٌ فَا مَا النَّارُ فَلَا تَمْنَعِي حَتَّى يَقَعَ رِجْلُهُ فَتَقُولُ قَطُّ قَطُّ فَهَذَا لَكَ كَمْتَنِي وَمَزِيدٌ يَعْصِيهَا إِلَى لَيْعٍ وَلَا يَطْلُو اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ خَلْقِهِ أَحَدًا وَآمَّا الْجَنَّةُ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا وَسَيَجِيءُ بِحَسْبِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ -

۱۹۵۹۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس بن ابی حازم نے، اور ان سے جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، چودھویں رات تھی۔ آنحضور نے چاند کی طرف دیکھا اور پھر فرمایا کہ یقیناً تم اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے جس طرح اس چاند کو دیکھ رہے ہو۔ اس کی رویت میں تم دھکا پیل نہیں کر دو گے، بلکہ بڑے اطمینان سے ایک دوسرے کو دھکائیے بغیر دیکھو گے اس لیے اگر تمہارے لیے ممکن ہو تو سورج نکلنے اور ڈوبنے سے پہلے نماز نہ چھوڑو، پھر آپ نے آیت ”اور اپنے رب کی حمد وسیع کرتے رہیے“ اکتاب نکلنے سے پہلے اور چھپنے سے پہلے“ کی تلاوت کی۔

۱۹۶۰۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے درقہ نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے ابن ابی نیح نے، ان سے مجاہد نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انھیں تمام نمازوں کے بعد تسبیح پڑھنے کا حکم دیا تھا، آپ کا مقصد اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”و ادبار السجود کی تشریح کرنا تھا۔

### ۸۴۳۔ سورۃ الذاریات

علی علیہ السلام نے فرمایا کہ ”الذاریات“ ہوائیں ہیں، ان کے غیر نے کہا کہ ”تذریہ“ ای تفرقہ۔ ”وفی انفسکم افلا تبصرون“ یعنی خود تمہاری ذات میں نشانیاں ہیں، کیا تم نہیں دیکھتے کہ کھانا پینا ایک راستے سے ہوتا ہے لیکن وہ فضل بن کردوسرے راستے سے نکلتا ہے ”فراغ“ اے فرج۔ ”فصکت“ یعنی مٹھی باندھ کر اپنے ماتھے پر ہاتھ مارا۔ ”الرسم“ زمین کی ہریالی جب خشک ہو جاتا ہے اور دوندی جائے۔ ”الموسعون“ ای لذوسعہ۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”علی الموسع قدرہ“ میں بھی یہی معنی ہیں یعنی قوی، ”ذو جین“ یعنی نرم و مادہ۔ یہی صورت رنگوں کے اختلاف اور بیٹھے اور کھڑے ہونے میں ہے کہ یہ بھی زوج کہے جاسکتے ہیں ”ففرؤا الی اللہ“ یعنی اللہ کی معصیت سے اس کی اطاعت کی طرف بھاگ کر آؤ۔ ”الا یعبدون“ یعنی جن دانس میں حتیٰ بھی سعید رہیں ہیں، انھیں میں نے صرف اپنی توحید پرستی کیلئے

۱۹۵۹۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرٰهٖمَ عَنْ جَرِیْرِ عَنْ اِسْمَاعِیْلَ عَنْ قَیْسِ بْنِ اَبِی حَازِمٍ عَنْ جَرِیْرِ اَبْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ کُنَّا جُلُوسًا لَّیْلَةً مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَظَرْنَا اِلَى الْقَمَرِ لَیْلَةَ اَرْبَعٍ عَشْرَةٍ فَقَالَ اِنَکُمْ سَتَرَدُّنَ رَبَّکُمْ کَمَا تَرَدُّونَ هٰذَا۔ لَا تَصُامُوْنَ فِی رُؤُوسِہِ فَاِنْ اِسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَا تُغْلِبُوْا عَلٰی صَلَوةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَ قَبْلِ غُرُوبِہَا فَاَفْعَلُوْا ثُمَّ قَرَأَ وَ سَبَّحَ یَعْمَدُ رَبَّکَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَ قَبْلِ الْغُرُوبِ ۝

۱۹۶۰۔ حَدَّثَنَا اَدَمُ حَدَّثَنَا وَرَقَةُ عَنْ اَبْنِ یَعْبَرٍ عَنْ عُبَّادٍ قَالَ اَبْنُ عَبَّاسٍ اَمْرَةٌ اَنْ یُسَبِّحَ فِیْ اَدْبَارِ الصَّلٰوَاتِ کُلِّہَا یَعْنِیْ قَوْلُہٗ وَ اَدْبَارِ السُّجُوْدِ ۝

### بَابُ ۱۱۱۱ الذَّارِیَّاتِ ۝

قَالَ عَلِیٌّ عَلَیْہِ السَّلَامُ۔ اَلْزَیَّاحُ وَقَالَ غَیْرُہُ۔ تَذَرُوْکُہُ تَفْرِقُہُ۔ وَ فِیْ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تَبْصُرُوْنَ۔ تَاْمَلُ وَ تَشْرُبُ فِیْ مَدْحَلٍ وَّاجِدٍ وَ یَخْرُجُ مِنْ مَوْضِعَیْنِ۔ قَرَّاعٌ، فَرَجَعٌ۔ فَصَلَّتْ جَسَمَتَتْ اَمَّا یَعْمَدُ فَصَرَبَتْ جَبْهَتُہَا وَ التَّرْمِیْمُ نَبَاتُ الْاَرْضِ اِذَا یَبَسَ وَوَلِیْسَ۔ مُوسِعُوْنَ اَیْ کَدُّ وَ اسْحَاجٌ وَ کَذٰلِکَ عَلٰی الْمُرْسِعِ قَدَرُہُ یَعْنِیْ الْقَوِیُّ۔ رَوَّجِیْنِ السَّادَّ کَرَدَ اَلَا تُنْزِیْ وَ لَا تُخِلَّافُ اَلَا لَوَانٌ حُلُوٌّ وَ حَامِضٌ فَهَآءُ رَوَّجَانِ فَفَزَدَا اِلٰی اللّٰهِ مِنَ اللّٰهِ اِلَیْہِ۔ اَلَا لِیَعْبُدُوْنَ۔ مَا خَلَقْتُ اَهْلَ السَّعَادَةِ مِنْ اَهْلِ الْغُرُفَیْنِ اِلَّا لِیَرْجُدُوْنَ۔

پیدا کیا ہے۔ بعض حضرات نے اس کا مفہوم یہ لیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا تو سب کو اسی مقصد سے کیا تھا کہ وہ اللہ کی توحید کو مانیں۔ لیکن بعض نے مانا اور بعض نے نہیں مانا۔ معتزلہ کے لیے اس میں کوئی دلیل نہیں ہے۔ ”الذنوب“ بڑا دھول۔ مجاہد نے فرمایا کہ ”ذنوبا“ بمعنی راستہ ہے۔ مجاہد نے فرمایا کہ ”صیغۃ“ ای ”العقیم“ جس کے بچہ نہ پیدا ہو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”الحبک“ سے مراد آسمان کا برابر ہونا اور اس کا حسن ہے ”فی غمرۃ“ یعنی اپنی گمراہی میں پڑے جاتے ہیں۔ غیر ابن عباس نے کہا ”تواصو“ ای تواطؤ۔ غیر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ”مسمومۃ“ یعنی نشان لگا ہوا سیما جسے شق ہے۔

۸۴۵۔ سورہ والطور

قتادہ نے فرمایا کہ ”مسطور“ بمعنی مکتوب ہے۔ مجاہد نے فرمایا ”الطور“ سریانی زبان میں پہاڑ کے معنی میں ہے۔ ”رقی منشور“ یعنی صحیفہ۔ ”السقف المرفوع“ یعنی آسمان۔ ”المسجور“ ای الموقد۔ حسن نے فرمایا کہ سمند میں استہجوش اور طغیان آئے گی کہ اس کا سارا پانی جاتا رہے گا اور اس میں ایک قطرہ بھی باقی نہ رہے گا۔ مجاہد نے فرمایا کہ ”انتہم“ ای نقصان۔ غیر مجاہد نے کہا کہ ”تموتہ“ ای تدور۔ ”البر“ ای التلطیف۔ ”کسفا“ ای قطعاً۔ ”المنون“ ای الموت، ان کے غیر نے کہا بیتا زرعون، ای بیتا طون۔

۱۹۶۱۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا، انھیں مالک نے خبر دی۔ انھیں محمد بن عبدالرحمن بن نوفل نے، انھیں عروہ نے، انھیں زینب بنت ابی سلمہ نے اور ان سے ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ دج کے موقتہ پر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میں بیمار ہوں، آپ نے فرمایا کہ چہ سواری پر بیٹھ کر لوگوں کے پیچھے سے طواف کرو۔ چنانچہ میں نے طواف کیا اور انھوں نے اس وقت خان کعبہ کے پہلو میں نماز پڑھ رہے تھے۔ اور سورہ ”والطور“ کتاب مسطور کی تلاوت کر رہے تھے۔

وَقَالَ بَعْضُهُمْ خَلَقْنَاهُمْ لِيَفْعَلُوا فَفَعَلَ بَعْضٌ وَتَرَكَ بَعْضٌ وَلَبِئْسَ فِيهِ حُجَّةٌ لِّأَهْلِ الْقَدْرِ وَاللَّذَّيْبِ: التَّنْوِيلُ الْعَظِيمُ  
وَقَالَ مُجَاهِدٌ صَرَفَهُ: صَيِّغَةً - ذُنُوبًا: سَبِيلًا - الْعَقِيمُ الَّذِي لَا كَيْدَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَأَى خَلْقَ اسْتَوَاؤُهَا وَحُسْنُهَا: فِي غَمَرَةٍ: فِي صَلَاةٍ لَتَهَيَّجَ يَتِمُّ دَوْنَ. وَقَالَ غَيْرُهُ: تَوَاصَوْا تَوَاطَاؤًا وَقَالَ غَيْرُهُ مُسَمَّوَةً: مُحْكَمَةً يَتِي السَّيِّئَةِ.

۸۴۵۔ وَالطُّورُ:

وَقَالَ قَتَادَةُ مَسْطُورٌ: مَكْتُوبٌ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ الطُّورُ الْجَبَلُ بِالشَّرِّيَانِيَّةِ - رَقِي مَنَشُورٌ: صَيِّغَةً - وَالسَّقْفُ الْمَرْفُوعُ: سَمَاءٌ - الْمَسْجُورُ: الْمَوْقُدُ. وَقَالَ الْحَسَنُ تَسْجُرُ حَتَّى يَذْهَبَ مَاءُهَا فَلَا يَبْقَى فِيهَا قَطْرَةٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ: أَلْتَنَاهُمْ: نَقَضْنَا. وَقَالَ غَيْرُهُ تَمُورٌ: تَدَوَّرٌ - أَحْلَاهُمُ: أَلْعَمُولُ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ - أَلْبَرُ: أَلْكَطِيفُ: كِسْفًا: قِطْعًا - أَلْمُونُ: أَلْمُوتُ وَقَالَ غَيْرُهُ يَتَنَازَعُونَ: يَتَعَاقَبُونَ.

۱۹۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبِ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَّوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّيَّ أَشْتَكِي. فَقَالَ طُوفِي مِنْ دَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ قَطَعْتُ دَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ يَفْرَأُ بِالطُّورِ وَكِتَابِ مَسْطُورٍ:

۱۹۶۲۔ حَقَّ شَيْءٌ الْخُسَيْدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ فَلَمَّا بَلَغَ هَذِهِ الْآيَةَ أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمْ الْخَالِقُونَ أَمْ خَلَقُوا السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بَلْ لَا يُدْرِكُونَ أَمْرَ عِنْدَهُمْ خَزَائِنُ رَيْكَ أَمْ هُمُ الْمُنْصِفُونَ - كَذَا قُلْتُ أَنْ يَطِيرَ قَالَ سُفْيَانُ فَأَمَّا أَنَا فَإِنَّمَا سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ لَمْ أَسْمَعْهُ زَادَ الَّذِي قَالُوا لِي ۖ

۱۹۶۲۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے اصحاب نے زہری کے واسطے سے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جبیر بن مطعم نے اور ان سے ان کے والد جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ مغرب کی نماز میں سورۃ "الطور" پڑھ رہے تھے جب آپ اس آیت پر پہنچے ہلکے سے لوگ بغیر کسی کے پیدلکے پیدا ہو گئے۔ یا یہ خود اپنے خالق ہیں؟ یا انھوں نے آسمان اور زمین کو پیدا کر لیا ہے۔ اصل یہ ہے کہ ان میں یقین ہی نہیں۔ کیا ان لوگوں کے پاس آپ کے پروردگار کے خزانے میں یا یہ لوگ حاکم (مجاز) میں؟ تو میرا دل اٹھنے لگا۔ سفیان نے بیان کیا لیکن میں نے زہری سے سنا ہے، وہ محمد بن جبیر بن مطعم کے حوالہ سے حدیث بیان کرتے تھے، ان سے ان کے والد جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب میں سورۃ "الطور" پڑھتے سنا۔ (سفیان نے کہا کہ میرے اصحاب نے اس کے بعد جو اضافہ کیا ہے وہ میں نے براہ راست زہری سے نہیں سنا۔

۸۴۶۔ سورۃ والنجم۔

مجاہد نے کہا کہ "ذمرۃ" ای ذوقہ۔ "قاب قوسین" یعنی کان کی تانت جتنا قاصدہ "ضیرٰی" ای عوجاء۔ "اکوی" یعنی دینا بند کر دیا۔ "رب الشعری" (میں الشعری سے مراد) "مزمل الجوزاء" (پرستی ستارہ) ہے۔ "الذی وثی" یعنی جو ان پر فرض تھا اسے پورا کیا۔ "ازفت الازفة" ای اقتربت لاساتہ۔ "سامون" سے مراد برطہ (ایک کھیل) ہے۔ عکرمہ نے فرمایا کہ حمیری زبان میں "گائے" کے معنی میں ہے۔ ابراہیم نے فرمایا "فتارونہ" ای افتجاد لونہ۔ جن حضرات نے اسے "افتمرونہ" پڑھا ہے، ان کے یہاں "افتجدونہ" کے معنی میں ہے۔ "ما زاع البصر" ای بصر محمد صلی اللہ علیہ وسلم "وما طغی" ای لا جاوز مارای "فتاروا" ای کذبوا۔ حسن نے فرمایا "اذا ہوی" غاب۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "اغنی و اغنی" یعنی دیا اور خوش کر دیا ۖ

اِذَا هَوَىٰ غَابَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَغْنَىٰ وَاغْنَىٰ: اَعْطَىٰ فَادْرَحْنِي ۖ

بَابُ ۸۴۶ سورۃ والنجم  
قَالَ مجاهد - ذُمْرَةٌ : ذُوقَةٌ -  
قَابٌ قَوْسَيْنِ : حَيْثُ اقْتَرَبَتِ الْقَوْسُ  
ضَيْرِي : عَوْجَاءُ . وَكَذِي : قَطَعَ  
عَطَاءً . رَبُّ الشَّعْرَى : هُوَ مِزْمَرُ  
الْجُوزَاءِ . الَّذِي وَثِيَ : وَثِيَ مَا قَسَمَ  
عَلَيْهِ . اَزْنَتِ الْاَزْفَةُ : اِغْتَرَبَتْ  
السَّاعَةُ . سَامِدُونَ : الْبَرْطَمَةُ . وَقَالَ  
عِكْرِمَةُ يَتَخَفُونَ بِالْحَمِيرِيَّةِ . وَقَالَ  
ابْنُ اَبِيهِمْ اَنْتُمْ اَرَدْتُمْ : اَفْتَجَا دِلُونَهُ وَ  
مَنْ قَرَأَ اَفْتَمَرْتَهُ لَيْعَنِي اَنْتَجَحَدُونَهُ  
مَا زَاعَ الْبَصَرُ : بَصَرُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . وَمَا طَغَى : وَلَا جَاوَزَ  
مَا رَأَى . فَتَارُوا : كَذَبُوا . وَقَالَ الْحَسَنُ  
اِذَا هَوَىٰ غَابَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَغْنَىٰ وَاغْنَىٰ : اَعْطَىٰ فَادْرَحْنِي ۖ

۱۹۶۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قُلْتُ رِغَامَةً رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا يَا أَمْتًا هَلْ رَأَى مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَبَّتْ فَخَالَتْ لَقَدْ قَعْتُ شَعْرِي مِمَّا قُلْتُ أَيْنَ أَنْتَ مِنْ ثَلَاثٍ مِنْ حَدِّ فَكَلِهْتَ فَقَدْ كَذَبَ مِنْ حَدِّ تَكَ أَنْتَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَأَى رَكِبَهُ فَقَدْ كَذَبَ ثُمَّ قَرَأْتَ لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ وَمِنْ حَدِّ تَكَ أَنْتَ يَعْلَمُ مَا فِي عِنْدِ فَقَدْ كَذَبَ ثُمَّ قَرَأْتَ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا أَنْكَبِ عَدَا وَمِنْ حَدِّ تَكَ أَنْتَ كَتَمَ فَقَدْ كَذَبَ ثُمَّ قَرَأْتَ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ الْآيَةَ - وَلَكِنَّهُ رَأَى جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي صُورَتِهِ مَرَّتَيْنِ ۝

۱۹۶۳۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے، ان سے عامر نے اور ان سے مسروق نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا ام المؤمنین کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا تھا، عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تم نے ایسی بات کہی کہ میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ کیا تم ان تین باتوں سے بھی بے خبر ہو، جو شخص بھی تم سے یہ تین باتیں بیان کرے وہ جھوٹا ہے۔ جو شخص یہ کہتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا وہ جھوٹا ہے پھر آپ نے آیت "لَا تَدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ" من وراء حجاب "کی تلاوت کی۔ (فرمایا کہ) کسی انسان کے یہ ممکن نہیں کہ اللہ اس سے بات کرے سوا اس کے کہ وحی کے ذریعہ ہو یا پھر پردے کے پیچھے سے ہو۔ اور جو شخص تم سے کہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آتے والے کل کی بات جانتے تھے وہ جھوٹا ہے۔ اس کے لیے آپ نے آیت "اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ کل کیا کرے گا۔" کی تلاوت کی۔ اور جو شخص تم سے کہے کہ آنحضرت نے تبلیغ دین میں کوئی بات چھپائی تھی وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی "اے رسول! پہنچا دیجیے وہ سب کچھ جو آپ کے رب کی طرف سے آپ پر نازل کیا گیا ہے" اہل حضور اکرمؐ نے جبریل علیہ السلام کو ان کی اصلی صورت میں دہر تہہ دیکھا تھا۔

۱۹۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو التَّحْمَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَّاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ زُرَّارَ بْنَ عَدِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَابٍ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْحَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّهُ رَأَى جِبْرِيلَ لَهُ سِتْرَانِ جَنَاحَ ۝

۱۹۶۴۔ ہم سے ابوالثمان نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے شیبانی نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے زرر سے سنا اور انھوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے آیت "سود وکمانوں کا فاصلہ رہ گیا بلکہ اور بھی کم پھر اللہ نے اپنے بندہ پر وحی نازل کی جو کچھ بھی نازل کیا" کے متعلق بیان کیا کہ ہم سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (آپ کی اصل صورت میں) دیکھا۔ آپ کے چھ سو بازو تھے۔

۱۹۶۵۔ حَدَّثَنَا حُلَيْقُ بْنُ عَتَّامٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَأَلْتُ زُرَّارَ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْحَى قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى جِبْرِيلَ لَهُ سِتْرَانِ جَنَاحَ ۝

۱۹۶۵۔ ہم سے طلق بن غنم نے حدیث بیان کی، ان سے زائدہ نے حدیث بیان کی، ان سے شیبانی نے بیان کیا کہ میں نے زرر سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "سود وکمانوں کا فاصلہ رہ گیا بلکہ اور بھی کم پھر اللہ نے اپنے بندہ پر وحی نازل کی جو کچھ بھی نازل کیا" کے متعلق پوچھا تو انھوں نے بیان کیا کہ ہمیں عبداللہ بن مسعود نے خبر دی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام کو دیکھا تھا آپ کے چھ سو بازو تھے۔

۱۹۶۶- ہم سے قبیرہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے آیت ”آپ نے اپنے رب کی عظیم نشانیاں دیکھیں“ کے متعلق فرمایا کہ حضور اکرمؐ نے برف کو دیکھا جو سبز تھا اور آفتی پر محیط تھا۔

۸۴۷- بھلا تم نے لات و عزی کے حال میں بھی غور کیا۔

۱۹۶۷- ہم سے سلم نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالاشہب نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالجوزاء نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ”لات“ اس شخص کو کہتے تھے جو حاجیوں کے ستور گھومتا تھا۔

۱۹۶۸- ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام بن یوسف نے خبر دی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں حمید بن عبدالرحمن نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قسم کھائے اور کہے کہ قسم ہے لات اور عزی کی تو اسے فوراً (مکافات کے لیے) کہنا چاہیے کہ ”اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں (لا الہ الا اللہ)“ اور جو شخص اپنے ساتھی سے یہ کہے کہ آؤ جو اکھیلیں اسے فوراً صدقہ دینا چاہیے

۸۴۸- ”اور تیسرے منات کے“

۱۹۶۹- ہم سے حمید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی، انھوں نے عروہ سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ جو لوگ ”منات“ بت لے کر نام پر احرام باندھتے تھے جو مقام مشلل میں تھا وہ صفا اور مردہ کے درمیان (حج و عمرہ میں) آمد و رفت نہیں کرتے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل کی ”بیشک صفا اور مردہ اللہ کی نشانیاں ہیں۔“ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا طواف کیا، اور

صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کے لیے ہے جو عربوں میں سے نیا یا اسلام میں داخل ہوا ہو۔ چونکہ پہلے سے زبان پر یہ کلمات چڑھے ہوئے تھے اس لیے فرمایا کہ اگر غلطی سے زبان پر اس طرح کے کلمات آجائیں تو فوراً اس کی مکافات کر لینی چاہیے۔

۱۹۶۶- حَدَّثَنَا قَبِيْرَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى قَالَ رَأَى زُفْرًا أَحْضَرَ قَدْ سَدَّ الْأُفْقَ ۖ

بَابُ الثَّوْلَةِ أَمْوَالُهُمُ اللَّاتُ وَالْعُزَّى ۖ

۱۹۶۷- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ حَدَّثَنَا أَبُو جُوْنَانٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا اللَّاتُ رَجُلٌ يَلْتُمُ سَوِيْقَ الْحَاجِّ ۖ

۱۹۶۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِي حَلْفِهِ وَاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَلْيَقُلْ تَالِيَةَ إِلَّا اللَّهَ وَمَنْ قَالَ بِصَاحِبِهِ تَعَالَى أَقَامُ رُكَّ فَلْيَتَصَدَّقْ ۖ

بَابُ الثَّوْلَةِ وَمَنَاةُ الثَّالِثَةُ الْأُخْرَى ۖ

۱۹۶۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ سَمِعْتُ عُرْوَةَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَتْ لَسْمَا كَانَ مِنْ أَهْلِ يَمَنَاءَ الظَّاعِيَةِ الَّتِي يَأْمُرُ الْمَشْكِلُ لَا يَطُوفُونَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَنَذَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ قَالَ سُفْيَانُ مَنَاةٌ يَأْمُرُ الْمَشْكِلَ



مِنْ قَدِيدٍ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنْ  
ابْنِ شَهَابٍ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ نَزَلَتْ  
فِي الْأَنْصَارِ كَأَنَّا نُوَاهِمُ وَغَمَّانُ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمُوا  
يُحْدِثُونَ لِمَنَاةَ وَمِثْلَهُ وَقَالَ مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ  
عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ كَانَتْ رِجَالٌ مِنَ الْأَنْصَارِ  
مِثْنُ كَانَتْ يُحْدِثُ لِمَنَاةَ وَمَنَاةُ مِثْنُ بَيْنَ مَكَّةَ  
وَالْمَدِينَةِ قَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ كُنَّا لَا نَطُوفُ بَيْنَ  
الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ نَعْبُدُ لِمَنَاةَ نَحْوَهُ ۝

راہم کے بعد ان لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! ہم منات کی تعظیم کی وجہ سے صفا اور مروہ کے درمیان آمد و رفت (سعی) نہیں کیا کرتے تھے۔

**باب ۸۴۹** قَوْلُهُ فَاَسْجُدُوا لِلَّهِ

وَأَعْبُدُوا ۝

۱۹۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ  
حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِاللَّحْجِ وَجَعَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُونَ  
وَالْمُشْرِكُونَ وَالْحِجُّ وَالْإِسْنُ تَابَعَهُ ابْنُ  
طَهْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ وَكَهْمُ بْنُ كُوَيْلٍ عَنْ عَائِشَةَ  
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ۝

۱۹۴۱۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عِيْنٍ أَخْبَرَنِي أَبُو أَحْمَدَ  
حَدَّثَنَا إِسْرَآئِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ  
الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ أَوَّلُ سُورَةٍ أُنْزِلَتْ فِيهَا سَجْدَةٌ  
وَاللَّحْجِ قَالَ فَسَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَجَدَ مَنْ خَلْفَهُ إِلَّا رَجُلًا رَأَيْتُهُ  
أَخَذَ كَفًّا مِّنْ ثُرَابٍ فَسَجَدَ عَلَيْهِ فَرَأَيْتُهُ  
بَعْدَ ذَلِكَ قَتَلَ كَا فِرًا وَهُوَ أُمِّيَّةٌ بَنِي  
خَلْتِ ۝

**باب ۸۵۰** اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ ۝

قَالَ مُجَاهِدٌ - مُسْتَحَرٌّ - ذَاهِبٌ - مُزْدَجَرٌ

مسلمانوں نے بھی۔ سفیان نے فرمایا کہ مناتہ مقام قدیم پر مثل میں تھا اور  
عبدالرحمن بن خالد نے بیان کیا کہ ان سے ابن شہاب نے۔ ان سے عروہ  
نے بیان کیا اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ یہ آیت انصار  
کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ اسلام سے پہلے انصار اور قبیلہ غسان کے  
لوگ منات کے نام پر احرام باندھتے تھے سابقہ حدیث کی طرح اور معمر  
نے زہری کے واسطے سے بیان کیا، ان سے عروہ نے، ان سے عائشہ  
رضی اللہ عنہا نے کہ قبیلہ انصار کے کچھ لوگ منات کے نام کا احرام باندھتے  
تھے۔ منات ایک بت تھا جو مکہ اور مدینہ کے درمیان رکھا ہوا تھا۔

۸۴۹۔ "غرض یہ کہ اللہ کی اطاعت کرو اور اس کی

عبادت کرو۔"

۱۹۴۰۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے  
حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے  
اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم نے سورۃ النجم میں سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ مسلمانوں نے اور تمام  
جن داس نے سجدہ کیا اس روایت کی متابعت ابن طہمان نے ایوب کے  
واسطے سے کی تھی۔ ابن علیہ نے ایوب کے واسطے سے ابن عباس  
رضی اللہ عنہ کا ذکر روایت میں نہیں کیا۔

۱۹۴۱۔ ہم سے نصر بن عیْن نے حدیث بیان کی، انھیں ابو احمد نے خبر دی  
ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے، ان سے  
اسود بن یزید نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا  
کہ سب سے پہلے نازل ہونے والی سورۃ سجدہ سورۃ النجم ہے۔ پھر  
بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس کی تلاوت کے بعد) سجدہ کیا  
اور جتنے لوگ آپ کے پیچھے تھے سب نے آپ کے ساتھ سجدہ کیا بلا تفسیس  
مسلم و کافر کے) سوا ایک شخص کے، میں نے دیکھا کہ اس نے اپنی ہتھیلی میں مٹی  
اٹھائی اور اسی پر سجدہ کیا۔ بعد میں (بدلتی لڑائی میں) میں نے اسے دیکھا کہ  
کفر کی حالت میں قتل کیا ہوا پڑا ہے۔ وہ شخص امیر بن خلف تھا۔

۸۵۰۔ سورۃ اقتربت الساعۃ ۝

مجاہد نے فرمایا کہ مستحضر ای ذاہب ۝ مزدجر ای تنافہ ۝

(فی الزجر) ازدجری است طیر جنونا۔ ”دسر“ یعنی کشتی کی تختیاں۔ ”لسن کان کفر“ یعنی بوجہ اس کے کہ نوح علیہ السلام کا انکار کیا گیا تھا پس اللہ کی طرف سے بدلے کے طور پر (اکی قوم کو عذاب اور نوح علیہ السلام اور مومنوں کو نجات دی گئی) ”مختصر“ یعنی صالح علیہ السلام کی قوم کے لوگ پانی پر اپنی باری پر حاضر ہوا کریں گے۔ ابن جریر نے فرمایا، کہ ”مبطعین“ ای النسلان۔ ”العجب“ ای السراع۔ غیر ابن جریر نے کہا کہ ”فتعالی“ یعنی اونٹنی پر وار کیا (اور اسے ذبح کر دیا۔ ”المختصر“ یعنی درختوں کی بار جو جل گئی ہو۔

”ازدجر“ زحرت سے افتعال کا معنی ہے۔ ”کفر“ یعنی ہم نے نوح علیہ السلام اور ان کی قوم کے ساتھ جو کچھ کیا وہ بدلہ تھا ان اعمال کا جو ان کی قوم نے ان کے اور ان کے مومن اصحاب

مُتَنَاهُ۔ وَارْدُجَرٍ: فَاسْطُيْقَ جُنْدُنَا: دُسْرُ  
أَصْلُهُ السَّوْنِيَّةُ۔ لِمَنْ كَانَ كُفْرًا لَّهِ  
جَزَاءً مِنَ اللَّهِ: مُخْتَصَرٌ: يَحْضَرُونَ  
نَمَاءً۔ وَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ هُمُ طُعَيْنُ  
النَّسْلَانِ: الْعَجَبُ: السَّرْعُ۔ وَقَالَ  
عَنْهُ فَتَعَالَى: فَعَاظَهَا بِسَيِّئِهِ  
فَعَقَرَهَا۔ الْمُخْتَصَرُ: كَيِّطَارٍ مِنَ الشَّجَرِ  
مُخْتَرِقٌ۔ أَرْدُجَرٍ: لَانْتَعَلَ مِنْ زَجَرَتْ  
كُفْرًا: فَعَلْنَا بِهِ دَيْهِيْمًا فَعَلْنَا  
جَزَاءً لِمَا صَنَعَ يَنْوِجٌ وَآصَحَاءُ بِهِ  
مُسْتَوْرٍ: عَذَابٌ حَتَّى يُقَالَ الْآسَرُ  
الْمُرْجُ: وَتَجَبَّرَ:

کے ساتھ کیا تھا۔ ”مستقر“ ای عذاب حق ”الاشهر“ یعنی اترانا اور بیکر کرنا :

۱۹۷۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
شُعْبَةَ دَسْفِيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ  
أَبِي مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ: قَالَ لَانْتَقَى الْقَمَرُ  
عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَرَفَّتَيْنِ فِرْقَتَهُ فَوَقَى الْجَبَلَ وَفِرْقَتُهُ دُونَهُ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا شَهَادَةَ لَهُ

۱۹۷۳۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اھم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں (کہ میں آپ کے معجزہ کے طور پر) چاند دو ٹکڑے ہو گیا تھا۔ ایک ٹکڑہ پہاڑ کے اوپر تھا اور دوسرا اس کے نیچے چلا گیا تھا۔ آنحضور نے اسی موقع پر ہم سے فرمایا کہ گواہ رہنا۔

۱۹۷۴۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ محمد سے بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے جعفر نے، ان سے عراک بن مالک نے، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود نے، کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چاند شق ہو گیا تھا۔

۱۹۷۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي بَكِيرٌ  
عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَرَّالٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَتَبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
رَأَى اللَّهُ عَنَّمَا قَالَ لَانْتَقَى الْقَمَرُ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

۱۹۷۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي بَكِيرٌ  
عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَرَّالٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَتَبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
رَأَى اللَّهُ عَنَّمَا قَالَ لَانْتَقَى الْقَمَرُ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

۱۹۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ  
أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلَ أَهْلَ مَكَّةَ أَنَّ  
يُؤَيِّدُوا آيَةَ فَأَرَاهُمُ لَشِقَاقَ الْقَمَرِ ۝

۱۹۷۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
شَيْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَشِقَاقَ الْقَمَرِ  
قَوْلَتَيْنِ ۝

**باب ۵۵** قَوْلُهُ تَجَرَّيَ بِأَعْيُنِنَا جَزَاءُ  
لِمَن كَانَ كُفِرًا تَقَدَّرَ تَوَكُّنًا هَا آيَةُ  
قَهْلٍ مِنْ مُدَّ كِرٍ۔ قَالَ قَتَادَةُ أَبْقَى  
اللَّهُ سَفِيئَةَ نُورٍ حَتَّى أَذْرَكَهَا أَذْأَبُ  
هَذِهِ الْأُمَّةِ ۝

۱۹۷۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ أَبِي لَسْحَنٍ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ قَهْلًا  
مِنْ مُدَّ كِرٍ ۝

**باب ۵۵** قَوْلُهُ تَقَدَّرَ يَسْتَرْنَا الْقُرْآنَ  
لِيَذْكُرُوا قَهْلٍ مِنْ مُدَّ كِرٍ۔ قَالَ مُجَاهِدٌ  
يَسْتَرْنَا هَوْنَا قِرَاءَتَهُ ۝

۱۹۷۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ  
عَنْ أَبِي لَسْحَنٍ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ  
يَقْرَأُ قَهْلًا مِنْ مُدَّ كِرٍ ۝

**باب ۵۵** قَوْلُهُ أَجْزَأُ غُلٍ مُنْقَبِرٍ كَيْفَ  
كَانَ عَذَابِي وَنَذِيرٍ۔

۱۹۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو لَعِينٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ  
أَبِي لَسْحَنٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا سَأَلَ الْأَسْوَدَ قَهْلًا

۱۹۷۵۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے یونس بن  
محمد نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے  
قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مکہ والوں  
نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے معجزہ دکھانے کا مطالبہ کیا تو آنحضور  
نے انھیں چاند شق ہونے کا معجزہ دکھایا۔

۱۹۷۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث  
بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ  
عنہ نے بیان کیا کہ چاند دو ٹکڑوں میں شق ہو گیا تھا۔

۸۵۱۔ ”جو کشتی ہماری نگرانی میں روان تھی۔ یہ سب انتقام  
میں اس شخص (نوح علیہ السلام) کے تھا جس کا انکار کیا گیا تھا۔  
اور ہم نے اس واقعہ کو نشان (عبرت) کے طور پر رہتے دیا۔  
سو بے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا“ قتادہ نے فرمایا کہ اللہ  
تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کی کشتی کو باقی رکھا اور اس امت (محمدیہ)  
علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے اسلاف نے اسے پایا۔

۱۹۷۷۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث  
بیان کی، ان سے ابواسحاق نے، ان سے اسود نے اور ان سے  
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
”نہل من مدکر“ پڑھا کرتے تھے۔

۸۵۲۔ ”اور ہم نے آسان کر دیا ہے قرآن کو نصیحت حاصل  
کرنے کے لیے، سو بے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا“ مجاہد  
نے فرمایا کہ ”یسترنا“ یعنی ہم نے اس کی قراءت آسان کر دی۔

۱۹۷۸۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی  
ان سے شعبہ نے، ان سے ابواسحاق نے، ان سے اسود نے اور ان سے  
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ”نہل من مدکر“  
پڑھا کرتے تھے۔ (سو بے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟)

۸۵۳۔ گویا وہ اکھڑا ہوئی کھجوروں کے تنے میں۔ سو دیکھو  
میرا عذاب اور میری تنبیہیں کیسی رہیں۔

۱۹۷۹۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث  
بیان کی، ان سے ابواسحاق نے، انھوں نے ایک شخص کو اسود سے پوچھتے

مِنْ مُذَكِّرٍ أَوْ مُذَكَّرٍ فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ يَقُولُ مَا  
قَعَلَ مِنْ مُذَكِّرٍ قَالَ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقْرَأُهَا قَعَلَ مِنْ مُذَكِّرٍ جِدَّ دَالًا  
**باب** قَوْلِهِ فَكَأَنَّهُ كَمِثْلِهِ  
الْمُحْطَرِّ وَلَقَدْ يَسْرُنَا الْقُرْآنُ لِلذِّكْرِ  
فَقَالَ مِنْ مُذَكِّرٍ

۱۹۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا أَنِّي عَنْ  
شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَرَأَ فَهَلْ مِنْ مُذَكِّرٍ الْآيَةُ  
**باب** قَوْلِهِ وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً  
عَذَابٌ مُسْتَقِرٌّ فَذُوقُوا عَذَابِي وَ  
تَذَكَّرُوا

۱۹۸۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا عَنْ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ  
فَقَالَ مِنْ مُذَكِّرٍ  
**باب** قَوْلِهِ وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا شِئًا عَظِيمًا  
فَقَالَ مِنْ مُذَكِّرٍ

۱۹۸۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ  
إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ  
عَنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مِنْ مُذَكِّرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مِنْ مُذَكِّرٍ  
**باب** قَوْلِهِ سَيُهْرَمُ الْجَمْعُ وَ  
يُؤْتُونَ الدُّبَرَ

۱۹۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْشَبٍ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَازِمٌ عَنْ عِكْرَمَةَ  
بْنِ أَبِي عُبَّاسٍ وَحَدَّثَنِي عُثْمَانُ حَدَّثَنَا عَفَّانُ

سنائکہ آیت میں "فہل من تذکر" ہے یا "مذکر" انھوں نے فرمایا کہ میں نے  
ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ "فہل من مذکر" پڑھتے تھے، آپ نے  
فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی "فہل من مذکر" پڑھتے سنا ہے۔  
۸۵۴۔ (سودہ دشود) ایسے ہو گئے جیسے کانٹوں کے باڑ  
لگانے والے کا چورا۔ اور ہم نے قرآن کو آسان کر دیا ہے نصیحت  
حاصل کرنے والوں کے لیے سو ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا۔

۱۹۸۰۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انھیں ان کے والد نے  
خبر دی، انھیں شعبہ نے، انھیں ابواسحاق نے، انھیں اسود نے  
اور انھیں ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
"فہل من تذکر" پڑھا۔ الایہ۔

۸۵۵۔ اور صبح سویرے ہی ان پر عذاب دائمی  
آپہنچا، کہ تو میرے عذاب اور عذاب کا مزہ  
چکھو۔

۱۹۸۱۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عند نے حدیث  
بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے ان سے  
اسود نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے "فہل من تذکر" پڑھا۔  
۸۵۶۔ اور ہم تھکے ہم طریقہ لوگوں کو ہلاک کر چکے ہیں۔  
سو ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا۔

۱۹۸۲۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے  
حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے، ان سے ابواسحاق نے،  
ان سے اسود بن یزید نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ  
نے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے "فہل من مذکر" پڑھا  
تو آپ نے فرمایا کہ "فہل من تذکر"۔  
۸۵۷۔ سو عنقریب یہ جماعت شکست کھائے گی اور  
پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے۔

۱۹۸۳۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ بن حوشب نے حدیث بیان کی ان سے  
عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے حازم نے حدیث بیان کی، ان  
سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے۔ ح۔ اور مجھ سے

محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عفان بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ آپ بدر کی لڑائی کے موقع پر چھوٹے سے خیمے میں تشریف رکھتے تھے، یہ دعا کر رہے تھے کہ اے اللہ! میں تجھے تیرا عہد اور وعدہ (مدد کا) یاد دلانا ہوں۔ اے اللہ! اگر تو چاہے گا تو آج کے بعد تیری عبادت نہ کی جائے گی۔ پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت کا ہاتھ پکڑ لیا اور عرض کیا بس یا رسول اللہ! آپ نے اپنے رب سے بہت الحاح و زاری سے دعا کر لی۔ اس وقت آنحضرت زہرہ بند خوشی اور جوش میں تھے اور آپ نکلے تو زبان مبارک پر یہ آیت تھی ”سو عنقریب یہ جماعت شکست کھائے گی اور بیٹھ بچھ کر بھاگیں گے۔“

۸۵۸۔ لیکن ان کا اصل وعدہ تو قیامت کا دن ہے اور قیامت بڑی سخت اور ناگوار چیز ہے۔ ”امر“ مرارۃ سے ہے۔

۱۹۸۴۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام ابن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں ابن جریر نے خبر دی، کہا کہ مجھے یوسف بن ماہک نے خبر دی، انھوں نے بیان کیا کہ میں عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر تھا، آپ نے فرمایا کہ جس وقت آیت ”لیکن ان کا اصل وعدہ تو قیامت کا دن ہے اور قیامت بڑی سخت اور ناگوار چیز ہے۔“ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر مکہ میں نازل ہوئی تو میں بچی تھی اور کھلا کرتی تھی۔

۱۹۸۵۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی ان سے خالد بن عبد اللہ طحان نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن ہرآن نے حدیث بیان کی ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ آپ بدر کی لڑائی کے موقع پر میدان میں ایک چھوٹے سے خیمے میں تشریف رکھتے تھے، یہ دعا کر رہے تھے کہ ”اے اللہ! میں تجھے تیرا عہد اور وعدہ یاد دلانا ہوں اے اللہ! اگر تو چاہے گا تو آج کے بعد کبھی تیری عبادت نہیں کی جائے گی (یعنی مسلمانوں کے فنا ہونے کی صورت میں)، اس پر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت کا ہاتھ پکڑ کر عرض کیا، بس یا رسول اللہ! آپ اپنے رب سے خوب الحاح و

ابن مسعود عن وہیب حدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ فِي ثَبَّةٍ يَوْمَ بَدْرٍ أَلَّهْمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عَهْدَكَ وَعَهْدَكَ أَلَّهْمَّ إِنْ تَشَاءَ لَا تَعْبُدَ بَعْدَ الْيَوْمِ فَآخَذَ أَبُو بَكْرٍ بِيَدِهِ فَقَالَ حَسْبُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلْخَحْتُ عَلَى رَبِّكَ وَهُوَ يَثْبُتُ فِي السَّوْدِ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ سَيُهْرَمُ الْجَمْعُ وَيَكُونُ الدُّبُرُ

باب ۵۵ قَوْلُهُ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ يُعْنِي مِنْ

الْمَكَارَةِ

۱۹۸۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي يُوسُفُ بْنُ مَاهِكٍ قَالَ لِي أَنَّ عَائِشَةَ أُمَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ لَفَدَّ أَنْزَلَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي لَجَارِبَةٌ أَلْعَبُ بِلِ السَّاعَةِ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ

۱۹۸۵۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ فِي ثَبَّةٍ لَهُ يَوْمَ بَدْرٍ أَسْأَلُكَ عَهْدَكَ وَعَهْدَكَ أَلَّهْمَّ إِنْ شِئْتَ لَوْ تَعْبُدَ بَعْدَ الْيَوْمِ أَبَدًا - فَآخَذَ أَبُو بَكْرٍ بِيَدِهِ فَقَالَ حَسْبُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَدْ أَلْخَحْتُ عَلَى رَبِّكَ وَهُوَ فِي السَّوْدِ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ سَيُهْرَمُ الْجَمْعُ وَ يَكُونُ الدُّبُرُ - بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ

وَالسَّاعَةُ أَدْهَىٰ وَأَمَرُّ ۖ  
تشریف لائے تو آپ کی زبان مبارک پر یہ آیت تھی ”سو عنقریب یہ جماعت شکست کھائے گی اور پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے لیکن ان کا اصل وعدہ تو قیامت کا دن ہے اور قیامت بڑی سخت اور ناگوار چیز ہے“

۸۵۹۔ مجاہد نے فرمایا ”بحسان“ ای بحسان الریحی۔ ان کے

غیر نے کہا کہ ”واقیموالوزن“ میں مراد ترازو کی ڈنڈی ہے۔

”العصف“ کھیت کی گھاس، کھیتی پکنے سے پہلے جن پودوں

کو کاٹ لیا جاتا ہے انہیں ”العصف“ کہتے ہیں۔ ”الریحان“

کلام عرب میں روزی کے معنی میں استعمال ہوتا ہے ”الریحان“

یعنی اسی کی روزی اور کھیتی سے حاصل شدہ دانے جو کھاتے ہیں

بعض حضرات نے کہا کہ ”العصف“ سے مراد وہ دانہ جو کھانے

کے قابل ہو۔ اور ”الریحان“ پختہ دانہ جو کھایا نہ جاتا ہو۔

غیر مجاہد نے کہا کہ ”العصف“ گیہوں کے تنے کے پتے کو کہتے

ہیں۔ منجاک نے فرمایا کہ ”العصف“ سوکھی گھاس کو کہتے ہیں

ابو مالک نے فرمایا کہ ”العصف“ اسے کہتے ہیں جو سب سے

پہلے اگتا ہے۔ حبشی زبان میں اسے ”ہبور“ کہتے ہیں۔ اور

مجاہد نے فرمایا کہ ”العصف“ گیہوں کے پودے کا پتہ۔ اور

”الریحان“ روزی، غذا کے معنی میں ہے۔ ”المارح“ زرد

اور سبز شعلے جو آگ سے اس وقت اٹھتے ہیں۔ جب وہ

بھڑکائی جاتی ہے۔ بعض نے مجاہد کے واسطے سے بیان کیا

کہ ”رب المشرقین“ میں مشرقین سے مراد جاٹے میں سورج

کے طلوع ہونے کی جگہ اور گرمی میں سورج کے طلوع ہونے

کی جگہ ہے اور ”رب المغربین“ سے جاڑے اور گرمی میں

سورج کے غروب ہونے کی جگہ مراد ہے ”لایبغیان“ ای

لایختلطان ”المنشآت“ وہ جہاز جو سمندوں میں پہاڑوں

کی طرح کھڑے ہوں۔ جو جہاز ایسے نہ ہوں انہیں ”منشآت“

نہیں کہیں گے۔ مجاہد نے فرمایا کہ ”کالفتح“ ای کما یفتح

والفجار ”الشواظ“ آگ کا شعلہ۔ مجاہد نے فرمایا کہ ”نحاس“

یعنی پیتل ہے۔ ”خاف مقام ربہ“ یعنی وہ شخص جو محضیت کا

ارادہ کرتا ہے۔ لیکن اللہ عزوجل یاد آ جاتے ہیں اور وہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۖ

وَأَقِيمُوا الزُّكْنَ: يُرِيدُ لِسَانَ الْمِيزَانِ

وَالْعَصْفُ: يَقْلُ الزَّرْعَ إِذَا قُطِعَ مِنْهُ

شَيْءٌ قَبْلَ أَنْ يُذْرَكَ فَذَلِكَ

الْعَصْفُ. وَالرَّيْحَانُ رَرْقُهُ. وَالتَّحِبُّ

الَّذِي يُؤْكَلُ مِنْهُ وَالرَّيْحَانُ فِي كَلَامِ

الْعَرَبِ الزَّرْقُ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ وَالْعَصْفُ

يُرِيدُ أَمَّا كُلُّ مِنَ الْحَبِّ وَالرَّيْحَانِ

التَّصْنِيعُ الَّذِي لَمْ يُؤْكَلْ وَقَالَ غَيْرُهُ

أَعَصَفُ وَرَقُ الْخِطَطِ وَقَالَ الصَّخَاكُ

أَعَصَفُ اثْنَيْنِ وَقَالَ أَبُو مَالِكٍ

أَعَصَفُ أَوَّلُ مَا يَنْبُتُ لُسَيْمِيهِ اللَّبَطُ

هَبُورًا. وَقَالَ جَاهِدٌ أَعَصَفُ دَرَقُ

الْخِطَطِ. وَالرَّيْحَانُ: الزَّرْقُ وَالْمَارِجُ

اللَّهَبُ الْأَصْفَرُ وَالْأَخْضَرُ الَّذِي

يَعْلُو النَّارَ إِذَا أُوقِدَتْ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ

عَنْ جَاهِدٍ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ لِلشَّمْسِ

فِي الشِّتَاءِ مَشْرِقٌ وَمَشْرِقٌ فِي الصَّيْفِ

وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ مَغْرِبٌ فِي الشِّتَاءِ وَ

الصَّيْفِ. لَا يَبْغِيَانِ: لَا يَخْتَلِطَانِ

الْمُنْشَاتُ: مَا رَفَعَ قَلْعُهُ مِنَ السُّفُنِ

فَمَا مَالَهُمْ يَرْفَعُ قَلْعَهُ فَلَيْسَ بِمُنْشَاةٍ

وَقَالَ جَاهِدٌ دَحَاثُ الصُّفْرِ يَصْبُتُ

عَلَى رُؤُوسِهِمْ بَعْدَ بَوْنٍ بِهِ خَائٍ مَقَامٌ

رَبِّهِ. يَهْجُرُ بِالْمَحْصِيَةِ قَبْلَ كُرْ اللَّهُ

عَزَّ وَجَلَّ فَيَنْتَرُكُهَا الشَّوَاظُ لَهَبٌ

میں تیار۔ مَدَّهَا مَثْنِیْن: سَوَدَا دَانِ مِّنَ الرَّیِّ صَلَّالٍ: طِیْنٍ خَلَطَ بِہٖ مَلٍ قَصَصَلْ لَمَّا یَصْلُصِلُ الْفَحَّارُ وَیُقَالُ مَثْنِیْنٌ یُرْبِیْدُ دُنَیْہِ صَلَّ۔ یُقَالُ صَلَّالٌ کَمَا یُقَالُ مَثْرَ الْبَابِ عِنْدَ الْإِخْلَاقِ وَ مَثْرَ مَثْرٍ مِثْلُ کَبْکَبْنَدَ۔ فَامِہَہُ وَغُلَّ دُرْمَانٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَئِنْ الرُّمَاتُ وَالْخُلَّ یَا لَفَا کِیہَہُ وَآمَّا الْعَرَبُ فَا کَمَا نَعُدُّہَا فَامِہَہُ کَقَوْلِہِ عَزَّ وَجَلَّ حَافِظُوا عَلَی الصَّلَواتِ وَالصَّلَوةِ الْوُسْطٰی فَأَمْرُهُمْ بِالْحَافِظِیۃِ عَلَی کُلِّ الصَّلَواتِ ثُمَّ آهَادَ الْعَصْرَ تَشْدِیدًا لِّہَا کَمَا أُجِیدَ الْخُلَّ وَالرُّمَاتُ وَمِثْلُہَا اَلْکُتْرُ اَنَّ اللّٰہَ یَسْجُدُ لَہٗ مَنْ فِی السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ ثُمَّ قَالَ وَکَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ وَکَثِیْرٌ حَتّٰی عَلَیْہِ الْعَذَابُ وَقَدْ ذُکِّرْهُمْ فِیْ اَدْلٰی قَوْلِہِ مَنْ فِی السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ۔ وَقَالَ غَیْرُہُ اَفَنَّا اَغْصَانُ وَجَنَّا الْجَنَّتِیْنِ دَانٌ۔ مَا یُجْتَنِّیْ قَرِیْبٌ وَقَالَ قَالَ الْحَسَنُ فِیَا اَیَّ الْاَمْرِ نَعِیْہِ وَقَالَ قَتَادَةُ دُرْجُکَمَا یَعْنِی الْجَنَّ وَالْاِنْسَ وَقَالَ ابُو الدَّرْدَاءِ کُلُّ یَوْمٍ هُوَ فِی شَانٍ یَغْفِرُ ذَنْبًا وَیُکْشِفُ کَرْبًا وَیَرْفَعُ کَوْمًا وَیَصْعُقُ اٰخِرِیْنَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ۔ یَزْدَحُمُ حَاجِزٌ۔ اَلَا تَامَ اَنْ یَخْلُقَ۔ لَمَّا خَلَقَ۔ فَاِذَا صَنَاعَ۔ ذُو الْفَحْلَانِ۔ ذُو الْعُظْمَةِ۔ وَقَالَ غَیْرُہُ مَا رَجَّحَ خَالِصٌ مِّنَ النَّارِ یُقَالُ مَرَجٌ اَلَا یَمِیزُ رَجِیَّتَہُ اِذَا خَلَاہُمُ یَعُدُّ وَبَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ۔ مَرَجٌ اَمْرٌ

مصیبت کا ارادہ چھوڑ دیتا ہے۔ "مدد مثنان" یعنی شاہد ابی کی وجہ سے اتنے گہرے سبز ہیں کہ سیاہی نما ہو گئے ہیں۔ "صلصال" یعنی مٹی ریت کے ساتھ مل گئی ہو اور ٹھیکرے کی طرح کھنکھاتی ہو۔ بعض کہتے ہیں "ستن" کے معنی میں ہے یعنی "صل" اور "صلصال" کا ایک ہی مفہم ہے جیسے دروازہ بند کرتے وقت "مرا باب" بولتے ہیں اور مصر بھی اس کے لیے استعمال ہوتا ہے دینی مضامعت ثلثی، مضامعت رباعی سے ماخوذ ہے، اور جیسے "کبکبتہ" کببتہ کے معنی میں۔ میوے اور خرے اور انار۔ بعض حضرات نے کہا ہے کہ انار اور خرے میوہ نہیں ہیں۔ بہر حال عرب تو انھیں میوہ ہی کہتے ہیں۔ یہاں ایسی ہی ترکیب استعمال کی گئی ہے جیسے دوسری آیت "اور حفاظت کرو تمام نمازوں کی اور بیچ کی نماز کی" میں استعمال ہوئی ہے کہ پہلے تمام نمازوں کی حفاظت کا حکم دیا پھر تاکید کے لیے عصر کی نماز کا خصوصیت کے ساتھ ذکر کیا۔ اسی طرح اس آیت میں عام میوہ کے ذکر کے بعد انار اور خرے کا خاص طور سے ذکر کیا۔ یہ ترکیب ایک اور موقع پر بھی استعمال ہوئی ہے۔ "کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ کو وہ تمام چیزیں سجدہ کرتی ہیں جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں" پھر فرمایا "اور بہت سے لوگ" یہاں انسانوں کا خصوصیت کے ساتھ ذکر کیا، "اور بہت سے ایسے ہیں جن کے حق میں عذاب کا فیصلہ کر دیا گیا" وہ تمام چیزیں جو آسمان میں ہیں اور جو زمین میں ہیں، میں انسان بھی آجاتے ہیں لیکن پھر ان کا خصوصیت کے ساتھ بھی ذکر کیا۔ غیر مجاہد نے کہا کہ "افنان" ای اغصان "وجنا الجنتین دان" یعنی دونوں درختوں کے پھل جو توڑے جائیں گے وہ بہت ہی قریب ہوں گے جس نے فرمایا کہ "فباي آلاء" یعنی اللہ کی نعمتیں قتادہ نے فرمایا کہ "رکبا نکذ بان" میں تشبیہ کا صیغہ اللہ جن کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "کل یوم ہونی شان" یعنی جس میں وہ گناہ معاف کرتا ہے،





والدے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں کوکھلے کشادہ موی کا خیمہ ہوگا اس کی چوڑائی ساٹھ سیل ہوگی اور اس کے ہر کنارے پر حور ہوگی۔ ایک کنارے والی دوسرے کنارے والی کو نہ دیکھ سکے گی۔ اور مومن ان کے پاس باری باری جائے گا۔ اور دوبارہ ہوں گے جن کے برتن اور تمام دوسری چیزیں چاندی کی ہوں گی اور ایسے بھی دوبارہ ہوں گے جن کے برتن اور تمام دوسری چیزیں سونے کی ہوں گی۔ جنت عدن میں جنتیوں اور اللہ رب العزت کے دیدار کے درمیان سولے رداؤ کبر کے جو اس کے اوپر ہوگی اور کوئی چیز حاصل نہ ہوگی۔

۸۶۱۔ سورۃ الواقعہ :

اور مجاہد نے فرمایا کہ ”رجت“ ای زلزلت، ”بست“ بمعنی فقت۔ یعنی اس طرح لت پت کر دیا جائے جیسے ستودھی غزو میں کیا جاتا ہے۔ ”المحفوذ“ جو بوجہ سے لدا ہو، اسے بھی کہتے ہیں جس میں کانٹے نہ ہوں۔ ”منفوذ“ بمعنی کیا۔ ”العرب“ اپنے شوہروں سے محبت کرنے والیاں ”نملہ“ ای امۃ۔

”محموم“ سیاہ دھواں۔ ”یسرون“ ای یدیمون، ”الھیم“ وہ اونٹ جسے پیاس کا ہڑکا لگ گیا ہو۔ ”لمزومون“ ای لمزومون ”روح“ ای جنبۃ و رخاء اور ”الریحان“ بمعنی الرزق ”غشاؤکم“ یعنی جس مخلوق میں بھی ہم چاہیں تمہیں پیدا کر دیں۔ غیر خدا نے فرمایا کہ ”تکلمون“ ای تجھون، غربت کا واحد عرب ہے جیسے صبور اور صبر۔ اہل مکہ اسے ”العربۃ“ کہتے ہیں۔ اہل مدینہ ”العجبۃ“ کہتے ہیں اور اہل عراق ”الشککۃ“ کہتے ہیں۔ ”خافقۃ“ یعنی وہ ایک جماعت کو جہنم کی بستی میں لیجانے والی ہے اور دوسری جماعت کو جنت کی بلندی پر پہنچانے والی ہے۔ ”موصونۃ“ ای منسوجۃ۔ ”الکوب“ بے ٹونٹی اور دسے کا ٹوٹا۔ اور ”الابریق“ جن ٹوٹوں میں ٹونٹی بھی ہوا نہ دسے بھی۔ ”مکسوب“ ای جار ”دفرش مرفوعۃ“ یعنی بعض بعض کے اوپر ہوں گے ”مترقین“ ای متمتعین۔

”مدینین“ ای محاسبین ”ماتمون“ ای المنطقۃ فی ارحام النساء۔ ”لمقون“ ای للمساقرین ”القی“ بمعنی القفر۔

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّ فِي الْجَنَّةِ خَيْمَةً مِنْ لُؤْلُؤَةٍ مَحْفُوفَةٍ عَرْضُهَا سِتُونَ مِيلًا فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ مَا يَرَوْنَ الْآخِرِينَ يَكُونُ عَلَيْهِمُ الْمَوْسُونَ وَجَنَّاتُ مِنْ فَصِيحَةِ الْيَتِيمَاتِ وَمَا فِيهَا وَجَنَّاتُ مِنْ كَذَايَتُهُمَا وَمَا فِيهَا - وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رِداً عَلَى الْكِبَرِ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةٍ عَدَّتْ .

بَابُ سُورَةِ الْوَاقِعَةِ :

وَقَالَ مُجَاهِدٌ رَجَّتْ، زُلْزَلَتْ. لُبَّتْ، فُتَّتْ لُبَّتْ كَمَا يَكُتُ السَّوِيُّ. الْمَحْفُودُ: الْمَوْقُورُ حَمَلًا دِقَالًا أَيْضًا لَا شَوْكَ لَهُ. مَنْفُودٌ: الْمَوْزُ. وَالْعَدَبُ الْمُحْتَبَاتُ إِلَى أَزْدَادِهِنَّ - نَمْلَةٌ، أُمَّةٌ - يَحْمُومٌ: دُخَانٌ أَسْوَدٌ يُصْعَرُونَ: يُبْذَرُونَ. الْهَيْمُ، الْإِيلُ الطَّيَالُ. لَمَزُومُونَ، لَمَزُومُونَ. رَدَحٌ: جَنَّةٌ وَرَحَاؤُ وَرَحِيانُ الرِّزْقِ وَنُشَأُ كَمَا فِي آيِ خَلْقِ نَشَأَ. وَقَالَ غَيْرُهُ تَفَكَّهُوْنَ، تَعَجَّبُونَ. عُرْبًا مُتَفَكِّلَةً. وَاحِدُهَا عَرُودٌ - مِثْلَ صَبُورٍ وَصَبْرٍ يُسَبِّحُهَا أَهْلُ مَكَّةَ الْعَرَبِيَّةِ وَأَهْلُ الْمَدِينَةِ الْعَجَبَةُ وَأَهْلُ الْعِرَاقِ الشُّكُوكَةُ وَقَالَ فِي حَاضِرَةِ الْقَوْمِ إِلَى التَّارِ وَرَافِعَةً إِلَى الْجَنَّةِ - مَوْصُونَةٌ: مَنْسُوجَةٌ وَبَنَتْ وَضَبْنُ الْبَاقَةِ وَالْكَوْبُ لَا أَذَانَ لَهُ وَلَا عُرْوَةَ - وَالْأَبَارِيقُ: ذَوَاتُ الْأَذَانِ وَالْعُرَى مَكْسُوبٌ: جَارٌ وَفُتِّشَ مَرْفُوعَةٌ بَعْضُهَا فَتَّى بَعْضٌ - مُثَرَّقِينَ: مَتَمِّعِينَ - مَا مَمْنُونٌ: هِيَ النُّطْقَةُ فِي أَرْحَامِ

النَّسَاءِ - يُسْقُونَ: يُمْسِقُونَ - وَالْحَقُّ:  
الْقَفْرُ مَوَاقِعُ الشُّجُومِ مُحْكَمُ الْقُرْآنِ -  
وَيَقَالُ بِمَسْقِطِ الشُّجُومِ إِذَا سَقَطَ وَ  
مَوَاقِعُ وَمَوَاقِعُ وَاحِدٌ - مُدْ هُوْنُ:  
مُكَذَّبُونَ - مِثْلُ لَوْنُهُنَّ قَيْدُ هُوْنٍ -  
فَلَا مَ لَكَ: أَيْ مُسَلِّمٌ لَكَ لِأَنَّكَ مِنْ  
أَصْحَابِ الْيَمِينِ وَالْغَيْثُ إِنَّ دَهْرَ مَعْنَاهَا  
كَمَا تَقُولُ أَنْتَ مُصَدِّقٌ مُسَافِرٌ عَنْ  
قَبِيلٍ إِذَا كَانَ قَدْ قَالَ إِيَّيْ مُسَافِرٌ عَنْ  
قَبِيلٍ قَدْ يَكُونُ كَالِدُعَاءِ لَهُ كَقَوْلِكَ  
فَسَقِيَا مِنَ الرَّجَالِ إِنَّ رُبْعَتِ السَّلَامُ  
فَهُوَ مِنَ الدُّعَاءِ تَوَرُّونَ: تَسْتَخْرِجُونَ -  
وَرَيْتُ: أَوْ قَدْتُ - لَعْنًا: بَا طَلًا -  
تَأْيِيمًا: كَذِبًا:

مد بواقع النجوم" ای بحکم القرآن - بمسقط النجوم اس وقت  
بولتے میں جیسا ستارے گرتے ہیں - مواقع اور موقع دونوں کا  
مفہوم ایک ہی ہے - "مد ہون" ای مکذبون جیسے لوتنہوں  
فید ہونوں میں ہے "فلام لک" یعنی تجھ پر سلامتی ہو کہ تو  
اصحاب یمن میں سے ہے - آیت میں "ان" لفظ میں مذکور  
نہیں ہوا - اگرچہ معنی موجود ہے - بولتے ہیں "انت مصدق  
مسافر عن قبیل" (یہاں بھی اصل میں انک مسافر ہے)  
یہ اس وقت استعمال ہوتا ہے جب کسی سے مخاطب نے  
یہ کہا ہو کہ "ان مسافر عن قبیل" (اس کا جواب سابقہ  
جملہ سے دیتے وقت "ان" حذف کر دیا جاتا ہے اگرچہ معنی  
مذکور ہوتا ہے) لفظ "سلام" مخاطب کو دعا کے لیے بھی  
استعمال ہوتا ہے جیسے "فستقیا من الرجال" میں بھی دعا ہی ہے  
"سلام" کو رفع ہو چھی دعا کے لیے ہوگا "تورون" ای  
تستخرجون "اوریت" یعنی اودقت سے مانوڑ ہے - "لنوا" ای  
با طلاً - "تائیما" ای کلابا:

۸۶۲ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور لباسا یہ ہوگا -

۱۹۸۸ - ہم سے علی بن عبداللہ نے خبر دی ان سے سفیان نے مدین  
بان کی، ان سے ابوالولاد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابیرہ  
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، آپ فرماتے تھے کہ آپ نے رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا - جنت میں ایک درخت  
ہوگا اور اتنا بڑا کہ سوار اس کے سایہ میں سو سال تک چلے گا اور پھر بھی

بَابُ ثَوْبِهِ وَظِلُّ مَسْدُودٍ:  
۱۹۸۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْجَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ  
فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيرُ الزَّوَاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ  
لَا يَفْطَعُهَا وَاقِفًا وَلَا زَانًا يَسْتَلِمُ وَظِلُّ مَسْدُودٍ:

اسے طے نہ کر سکے گا - اگر تمہارا جی چاہے تو آیت "اور لباسا یہ ہوگا" کی قراءت کرو -

۸۶۳ - سورة الحديد

مجاہد نے فرمایا "جعلكم متخلفين" ای معربین نبیہ "من الظلمات  
الی النور" یعنی من الظلمات الی البہدی "مناہج لمناسن"  
ای حینہ وصلاح - "مولاکم" ای ادلی بکم "ملا یعلم اہل الکتاب"  
ای یعلم اہل الکتاب - ہر چیز کے ظاہر پر بھی علم کا اطلاق ہوتا ہے  
اور باطل پر بھی - "انظرونا" ای انتظرونا -

الْكَذِيبُ يُقَالُ الظَّاهِرُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ وَعِلْمًا: أَنْظَرُونَا، لَا تَنْظُرُونَا:

## باب ۸۶۴ - سُورَةُ الْحَاجَّةِ -

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: يُحَادُّونَ: يُعَاوَنُونَ اللَّهَ  
كَيْتُورًا: أُخَوِّئُونَ: مِنَ الْخِزْيِ -

لَا سَعْدَ لَهُ: خَلَبَ

## باب ۸۶۵ - سُورَةُ الْحَشْرِ

قَوْلُهُ الْجَلَاءُ الْإِخْرَاجُ مِنَ الْأَرْضِ  
إِلَى أَرْضٍ

## ۸۶۴ - سورة الحادة

مجاہد نے فرمایا کہ "یحادون" ای یثاقون اللہ "کیتورا"  
ای اخستہ لیا۔ الخزی سے ماخوذ ہے۔ "استخوز"  
ای غلب

## ۸۶۵ - سورة الحشر

"الجلأ" ایک سرزمین سے دوسری جگہ نکال دینا  
(جلادطنی)

۱۸۸۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا  
سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هُشَيْبُ بْنُ أَخْبَرَنَا  
أَبُو يَسِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ  
سُورَةُ التَّوْبَةِ - قَالَ التَّوْبَةُ هِيَ الْفَاضِيَةُ  
مَا زَالَتْ تَنْزِلُ دَمِينُهُ وَمِنْهُمْ حَتَّى طَلَوْا نَحْنًا  
لَمْ يُبْقِ أَحَدًا مِنْهُمْ إِلَّا ذَكَرْنَا فِيهَا - قَالَ قُلْتُ  
سُورَةُ الْأَنْفَالِ قَالَ نَزَلَتْ فِي بَدْرٍ - قَالَ قُلْتُ  
سُورَةُ الْحَشْرِ - قَالَ نَزَلَتْ فِي بَنِي النَّضِيرِ

الانفال کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ غزوہ بدر کے موقع پر نازل ہوئی تھی  
بائے میں نازل ہوئی تھی۔

۱۸۹۰- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُذَرِّجٍ حَدَّثَنَا  
يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَاتَةَ عَنْ أَبِي  
يَسِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا سُورَةُ الْحَشْرِ قَالَ قُلْتُ سُورَةُ النَّضِيرِ

باب ۸۶۶ - قَوْلُهُ مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّينَةٍ  
رَّخْلَةً

۱۸۹۱- حَدَّثَنَا مُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ تَارِيعٍ  
عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي  
النَّضِيرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوبَرَةُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ  
تَعَالَى مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا  
قَاتِمَةً عَلَى أَصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ يَخْشَرُ

۱۸۸۹ - ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن  
سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی انھیں  
ابو بشر نے خبر دی، ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس  
رضی اللہ عنہ سے سورة التوبة کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا "التوبة"  
کے متعلق دریافت کرتے ہو، وہ تو لوگوں کے بھید کھولنے والی سورة ہے۔  
جب تک اس کی آیات "ومنهم ومنهم" سے شروع ہوتی رہیں، لوگوں نے توبہ  
سوچنا شروع کر دیا تھا کہ اب ان میں کوئی بھی ایسا شخص باقی نہ رہے گا  
جس کا ذکر اسی طرح اس آیت میں نہ آجائے۔ بیان کیا کہ میں نے سورة  
بیان کیا کہ میں نے سورة الحشر کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ قبیلہ بنو النضیر کے

۱۸۹۰ - ہم سے حسن بن مدرک نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن حماد  
نے حدیث بیان کی انھیں ابو عوانہ نے خبر دی، انھیں ابو بشر نے اور ان سے  
سعید نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سورة الحشر کے  
متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا بلکہ اسے سورة النضیر کہو۔

۸۶۶ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "جو کچھ جڑوں کے درخت تم نے  
کاٹے" آیت میں لینہ بمعنی نخلہ ہے۔

۱۸۹۱ - ہم سے متیبہ نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث  
بیان کی، ان سے تاریع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان  
کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو النضیر کے کھجوروں کے درخت جلا  
دیے تھے اور انھیں کاٹ ڈالا تھا۔ یہ درخت مقام "بوبرہ" میں تھے پھر  
اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے آیت نازل کی کہ "جو کچھ جڑوں کے درخت تم نے کاٹے  
یا انھیں ان کی جڑوں پر قائم رہنے دیا، سو یہ دونوں اللہ ہی کے حکم کے

الْقَائِمِينَ :

بَاب ۸۶۷ قَوْلُهُ مَا آفَاءَ اللَّهُ عَلَى

رَسُولِهِ :

۱۹۹۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
غَيْرَ مَرَّةٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ  
أَدِ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَضِيٍّ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ  
قَالَ كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضْرِ مِمَّا آفَاءَ اللَّهُ عَلَى  
رَسُولِهِ مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَتَى لَمْ يُوجِبْ  
الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِمْ يَحْبِلُ وَلَا رِكَابَ . فَكَانَتْ لِرَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاصَّةٌ يَنْفِقُ عَلَى  
أَهْلِهِ مِنْهَا هَقَّةً سَنَتَهُ ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي  
السَّلَاحِ وَالنَّكَاحِ عِدَّةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ :

بَاب ۸۶۸ قَوْلُهُ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ

تَّخَذُوهُ :

۱۹۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُوتَشِمَاتِ وَالْمُتَمَتِّعَاتِ  
وَالْمُتَفَاحِشَاتِ لِلْحَسَنِ الْمَغْزِيَّاتِ خَلَقَ اللَّهُ قَبْلَكَ  
ذَلِكَ إِمْرَأَةً مِنْ بَنِي آسَدٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ يَعْقُوبَ  
فَجَاءَتْ فَقَالَتْ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ لَعَنْتَ كَيْتَ وَ  
كَيْتَ . فَقَالَ وَمَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ هُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَقَالَتْ  
لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ الْأَوْحَيْنِ فَمَا وَجَدْتُ فِيهِ  
مَا تَقُولُ . قَالَ لَيْسَ كُنْتُ قَرَأْتُ بِهِ لَقَدْ وَجَدْتُ بِهِ  
أَمَا قَرَأْتَ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا

موافق ہیں اور تاکہ اللہ نافرمانوں کو سزا کرے۔

۸۶۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور جو کچھ اللہ نے اپنے رسول کو

ان سے بطور تحفے دے دیا ہے"

۱۹۹۲۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے  
کئی مرتبہ عمرو کے واسطے سے بیان کیا، ان سے زہری نے، ان سے  
مالک بن ادس بن حدثان نے اور ان سے عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ  
بنی نضیر کے اموال کو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو  
بطور تحفے دیا تھا یعنی اس کے لیے گھوڑے اور اونٹ دوڑے بغیر۔  
ان اموال کا خرچ کرنا خاص طور سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
ہاتھ میں تھا۔ چنانچہ آپ اسی میں سے ازواج مطہرات کا سالانہ خرچ  
دیتے تھے اور جوابی بچتا اس سے سامان جنگ اور گھوڑوں کے لیے  
خرچ کرتے تاکہ اللہ کے راستہ میں جہاد کے موقع پر کام آئیں۔

۸۶۸۔ "اور رسول تمہیں جو کچھ دیں، لے لیا

کرو"

۱۹۹۳۔ ہم سے عمرو بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے  
حدیث بیان کی، ان سے منصور نے ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ  
نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ  
نے گودنے والیوں اور گودوانے والیوں پر لعنت بھیجی ہے، چہرے کے  
بال اکھاڑنے والیوں اور حسن کے لیے آگے کے دانتوں میں کٹا دی گئی کوہنے  
والیوں پر لعنت بھیجی ہے کہ یہ اللہ کی پیدا کی ہوئی صورت میں تہذیبی کرتی  
ہیں۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ کلام قبیلہ بنی اسد کی ایک عورت کو معلوم  
ہوا جو ام یعقوب کے نام سے معروف تھی۔ وہ آئی اور کہا کہ مجھے معلوم  
ہوا ہے کہ آپ نے اس طرح کی عورتوں پر لعنت بھیجی ہے؟ ابن مسعود  
نے فرمایا "انہوں نے نہیں انھیں لعنت کروں جنھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے لعنت کی ہے اور جو کتاب اللہ کے حکم کے اعتبار سے ملعون ہے۔"

۱۔ فقر کی اصطلاح میں "فی" وہ مال ہے جو اہل حرب سے بلا جنگ حاصل ہو جائے۔ یہودی بنی تغلبہ کے خلاف آنحضرتؐ کی کارروائی ان کی مسلسل  
معاذت و روش کی وجہ سے تھی۔ بہر حال حالات جنگ میں مخالف کے قلعہ کو توڑنے، باغات اور کھیتوں کو اجاڑنے کی بھی ضرورت پیش آتی ہے۔ اور  
اس کی اسلام نے اجازت دی ہے۔ بہت سے حالات میں اگر اہل حرب کی کارروائی نہ کی جائے تو اس کا نتیجہ شکست بھی ہو سکتا ہے۔ فقہاء کا اس پر اتفاق  
ہے کہ اس طرح کی کارروائی حالات جنگ میں جائز ہے۔

تَهَاكُم عَنْهُ فَأَنْهَضُوا قَالَتْ بَلَى قَالَتْ قَاتِلْهُ قَتَلَتْهُ عَنْهُ . قَالَتْ قَاتِلْهُ أَرَأَيْتَ أَهْلَكَ يَفْعَلُونَ  
قَالَ فَاذْهَبِي فَأَنْظِرِي قَدْ هَبَّتْ فَتَنْظُرَتْ  
فَلَمَّا تَرَتْ مِنْ حَاجَتِهَا شَيْئًا فَقَالَ : لَوْ كَانَتْ  
كَذَلِكَ مَا جِئْتُ مَعْتَنًا .

اس عورت نے کہا کہ قرآن مجید تو میں نے بھی پڑھا ہے لیکن آپ جو کچھ کہتے  
میں میں نے تو اس میں کہیں یہ بات دیکھی نہیں، آپ نے فرمایا اگر تم نے  
پڑھا ہوتا تو مجھے ضرور مل جاتا، کیا تم نے یہ آیت نہیں پڑھی ہے کہ ”تو رسولؐ  
مجھے جو کچھ دیں لے لیا کرو اور جس سے وہ تجھے روک دیں روک جایا کرو۔“  
اس نے کہا کہ پڑھی ہے، ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر آنحضرتؐ

نے ان چیزوں سے روکا ہے اس پر اس عورت نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ آپ کے گھر میں بھی ایسا ہی رقی ہیں، آپ نے فرمایا کہ جاؤ اور  
دیکھ لو۔ وہ عورت گئی اور اس نے دیکھا لیکن اس طرح کی ان کے یہاں کوئی چیز اسے نہیں ملی۔ پھر ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر وہ  
بھی اسی طرح نہیں تو میں کبھی ان کے قریب نہ جاتا۔

۱۹۹۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْزَنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَفْيَانَ قَالَ ذَكَرْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَاصِمٍ  
حَدِيثَ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : لَعَنَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَوَّاصِلَةَ . قَالَ  
سَمِعْتُهُ مِنْ امْرَأَةٍ يَقَالُ لَهَا أُمُّ يَعْقُوبَ بْنَ  
عَبْدِ اللَّهِ مِثْلَ حَدِيثِ مَنْصُورٍ .

۱۹۹۴۔ ہم سے علی بن حدیث بیان کی ان سے عبد الرحمن نے حدیث  
بیان کی۔ ان سے سفیان نے بیان کیا کہ میں نے عبد الرحمن بن عاصم سے  
منصور بن متمر کی حدیث کا ذکر کیا جو وہ ابراہیم کے واسطے سے بیان کرتے  
تھے کہ ان سے علقمہ نے اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کے قدرتی بالوں کے ساتھ مصنوعی بال  
لگانے والیوں پر لعنت بھیجی تھی۔ عبد الرحمن بن عاصم نے کہا کہ میں نے بھی  
منصور کی حدیث کی طرح ام یعقوب نامی ایک عورت سے سنا تھا، وہ  
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کرتی تھی۔

۸۶۹۔ ”اور ان لوگوں کا بھی حق ہے، جو دارالاسلام اور اعلیٰ

میں ان کے قبل سے قرار پڑے ہوئے ہیں۔“

۱۹۹۵۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی ان سے ابو بکرؓ نے  
حدیث بیان کی، ان سے حصین نے اور ان سے عمرو بن میمون نے بیان کیا کہ  
عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے (زخمی ہونے کے بعد شہادت سے پہلے)  
فرمایا میں اپنے بعد ہونے والے خلیفہ کو ہاجرین اولین کے بارے میں  
وصیت کرتا ہوں کہ وہ ان کا حق پہچانے، اور میں اپنے بعد ہونے والے  
خلیفہ کو انصار کے بارے میں وصیت کرتا ہوں جو دارالاسلام اور ایمان میں  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے پہلے سے قرار پڑے ہوئے ہیں۔

یہ کہ ان میں جو بنیو کار ہیں ان کی پزیرائی کرے اور اگر ان سے غلطی ہو تو اس سے درگزر کرے۔

بَابُ قَوْلِهِ دَيُّوْهُمْ عَلٰی اَنْفُسِهِمْ

الْاَيَةُ - الْخُصَاصَةُ : الْفَاقَةُ - الْمُنَاجَاةُ .

اَلْفَايِدَةُ : اَلْفَلَا ح : اَلْبَقَاءُ .

۸۷۰۔ ”اور اپنے سے مقدم رکھتے ہیں“ آخر آیت تک۔

”الخصاصة“ بمعنی فاقہ ہے ”المناجاة“ اے الفاضلون بالخلود۔

”الفلاح“ اے البقاء۔ ”حی علی الفلاح“ یعنی جلوی کرو فلاح و

سَخَّ عَلَى الْقَلَامِ عَجَلٌ - وَقَالَ الْحَسَنُ  
حَاجَةٌ : حَسَنًا ۝

بقاد کی طرف آنے میں جس نے فرمایا کہ "الحاجة" بمعنی  
حسرت ہے ۝

۱۹۹۶۔ سَخَّ قَتِيبُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ  
حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ حَدَّثَنَا قُتَيْبُ بْنُ عَدْرَانَ  
حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ الرَّشْدِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَابَتْنِي  
الْجَهَنَّمُ فَأَرْسَلْتُ إِلَى نِسَائِي فَلَمْ يَجِدْنِي عِنْدَهُمْ  
شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا  
رَجُلٌ يُضَيِّفُهُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ يَرْحَمَهُ اللَّهُ فَقَامَ  
رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَذَهَبَ  
إِلَى أَهْلِيهِ فَقَالَ لِمَرْأَتِهِ شَيْفُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُونِي شَيْئًا قَالَتْ وَاللَّهِ  
مَا وَجَدْتُنِي إِلَّا قَوْتُ الصَّبِيَّةِ قَالَ فَلَمَّا أَرَادَ  
الصَّبِيَّةُ الْعُشَاءَ فَنُؤِصِنِيهِمْ وَتَعَالَى فَاطْلُقِ الشُّرَابَ  
وَنَطْرِي بُطُونَنَا اللَّيْلَةَ فَفَعَلْتُ ثُمَّ عَدَّ الرَّجُلُ  
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
لَقَدْ حَبَّبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَوْصِيَاءَ مِنْ قُلَادِ  
وَفَلَاحَةٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيُؤْثِرُونَ عَلَى  
أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۝

۱۹۹۶۔ مجھ سے یعقوب بن ابراہیم بن کثیر نے روایت بیان کی، ان سے  
اسلم نے حدیث بیان کی ان سے قتیب بن عدوان نے حدیث بیان کی  
ان سے ابو حازم اشجعی نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک صاحب (ابو ہریرہ  
رضی اللہ عنہ) حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! میں فاقہ سے ہوں  
آہمضرت نے انہیں ازواج مطہرات کے پاس بھیجا کہ وہ آپ کی ضیافت کریں،  
لیکن ان کے پاس کوئی چیز کھانے کی نہیں تھی۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کیا کوئی  
شخص ایسا نہیں جو آج رات اس مہمان کی میزبانی کرے؟ اللہ اس پر رحم  
کرے گا اس پر ایک انصاری صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ  
یہ آج میرے مہمان ہیں۔ پھر وہ انہیں اپنے ساتھ لے گئے اور اپنی بیوی سے  
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان ہیں، کوئی چیز ان سے بچا کے نہ  
رکھنا۔ بیوی نے کہا، اللہ گواہ ہے میرے پاس اس وقت بچوں کے  
کھانے کے سوا اور کوئی چیز نہیں ہے۔ انصاری صحابی نے کہا کہ اگر بچے  
کھانا مانگیں تو انہیں سلا دو۔ اور آؤ یہ چراغ بھی بجھا دو۔ آج رات  
ہم جھوکے ہی رہیں گے رادر جو کچھ کھانا ہے مہمان کو کھلا دیں گے، بیوی نے  
ایسا ہی کیا۔ پھر وہ انصاری صحابی صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آہمضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فلاں  
(انصاری صحابی) اور ان کی بیوی کے عمل کو پسند فرمایا۔ یا آپ نے فرمایا  
کہ اللہ مسکرایا دینی اشران کے اس عمل سے راضی اور خوش ہوا، پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ۱۰ اہل اپنے سے مقدم رکھتے ہیں اگرچہ

خود فاقہ ہی میں ہوں ۝

۸۷۱۔ سورۃ الممتحنہ ۝

مجاہد نے فرمایا کہ "لا تجعلن قنۃ" یعنی ہمیں ان (کافروں)  
کے ہاتھوں عذاب میں مبتلا نہ کرنا کہ وہ کہنے لگیں کہ اگر یہ حق پر  
ہوتے تو آج ان پر یہ مصیبت نہ آتی۔ "بضم الکوافر"  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو حکم ہو گیا کہ اپنی  
ان بیویوں کو جدا کر دیں جو کہ میں کافرہ ہیں ۝

بِأَلْبَابِ سُوْرَةُ الْمُحْتَشِنَةِ ۝

وَقَالَ مُجَاهِدٌ : لَا تَجْعَلْنَ قَنْتَهُ : لَا تُقَيِّدْنَ  
بِأَيْدِيْهِمْ : فَيَقُولُونَ لَوْ كَانَ لَكُمْ دَارٌ  
عَلَى الْاُخْتِ مَا آصَابَكُمْ هَذَا اِيَّيْكُمْ  
اِنْ كُنَّا فِرَارًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفِرُّوْنَ اِيَّيْكُمْ كُنَّا  
كُوَاثِرًا مِّنْكُمْ ۝

۱۹۹۷۔ اَحَدُنَا الْاُمَيَّةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا  
عُمَرُ بْنُ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ  
ابْنُ حُلَيْعٍ اَنَّهٗ سَمِعَ حَبِيبَ اللَّهِ بْنِ أَبِي دَرَفِجٍ كَاتِبَ  
حُلَيْيٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ  
بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَ  
الْزُبَيْرُ وَالْمِقْدَادُ فَقَالَ لِنُطْلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةً  
خَاصَةً فَإِنْ جَاءَ طَلْعِينَتُهُ مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذْهُ مِنْهَا  
فَذَهَبْنَا تَعَادَى بَيْنَا خَيْلَنَا حَتَّى آتَيْنَا الرَّوْضَةَ  
فَوَادَّأْنِي بِالطَّلْعِينَةِ فَقُلْنَا أُوْحِيهِ لَنَا كِتَابَ  
فَقَالَتْ مَا مَعِيَ مِنْ كِتَابٍ - فَقُلْنَا كَتُخْرِجْ حَبَّ  
الْكِتَابِ أَوْ لِنُفَيْقِنَ الْقِيَابَ فَأُخْرِجَتْهُ مِنْ  
عَقَائِصِهَا فَأَتَيْنَا بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَإِذَا فِيهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى أَنَا مِنْ  
مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَمِنْ بَيْكَةِ بُخَيْرٍ هُمْ يَبْعُثُونَ  
أَصْرًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا يَا حَاطِبُ؟ قَالَ لَا  
تَعْجَلْ عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ لِمَرْأَةٍ مِنْ  
قُرَيْشٍ وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَكَانَ مِنْ مَعَكَ  
مِنْ الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُونَ بِهَا أَهْلِيهِمْ  
وَأَمْوَالَهُمْ بِمَكَّةَ فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَأَتَيْتُ مِنَ النَّسَبِ  
فِيهِمْ أَنْ أَصْنَمَ لِأَبِيهِمْ يَحْمُونَ قَرَابَتِي وَمَا  
فَعَلْتُ ذَلِكَ كُفْرًا وَلَا إِتِدَادًا عَنْ دِينِي فَقَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَدْ صَدَّقَكَ  
مَعًا عُمَرُ دَعْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَحْبَبَ عَنْقَهُ  
فَقَالَ إِنَّهُ شَهِدَ بَدْراً وَمَا يَدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ  
عَزَّ وَجَلَّ أَطْلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرِ فَقَالَ اْعْمَلُوا  
مَا شِئْتُمْ فَقَدْ عَفَرْتُ لَكُمْ تَالِ عُمَرُو  
تَوَلَّيْتُ فِيهِ يَأْتِيهَا الَّذِينَ أَمْوًا لَا تَتَّخِذُوا  
هَدًى وَوَعْدُ وَكُفُّوا قَالَ لَا أَدْرِي الْآيَةَ فِي

۱۹۹۷۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے حسن بن محمد ابن علی نے حدیث بیان کی، انھوں نے علی رضی اللہ عنہ کے کاتب حبیب اللہ ابن ابی رافع سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ علی رضی اللہ عنہ سے یہی لفظ سنا۔ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے، زبیر، اور مقداد رضی اللہ عنہم کو روانہ کیا اور فرمایا کہ چلے جاؤ اور جب مقام خاص کے باغ پر پہنچو (جو کہ معظمہ اور مدینہ کے درمیان تھا) تو وہاں ہمیں ہودج میں ایک عورت ملے گی اس کے ساتھ ایک خط ہوگا۔ وہ خط تم اس سے لے لینا، چنانچہ ہم روانہ ہوئے ہمارے گھوڑے ہمیں مبارہ فتاری کے ساتھ لے جا رہے تھے۔ آخر جب ہم اس باغ پر پہنچے تو واقعی وہاں ہم نے ہودج میں ایک عورت کو پایا۔ ہم نے اس سے کہا کہ خط نکالو۔ اس نے کہا میرے پاس کوئی خط نہیں ہے۔ ہم نے اس سے کہا کہ خط نکالو ورنہ ہم تمہارا سارا کپڑا اتار کر تلاش لے لیں گے۔ آخر اس نے اپنی چوٹی سے خط نکالا۔ یہ حضرت وہ خط لے کر حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اس خط میں لکھا ہوا تھا کہ حاطب بن ابی بلتہ کی طرف سے مشرکین کے چند افراد کی طرف جو کہ میں تھے۔ اس خط میں انھوں نے (فتح مکہ کی ہم سے متعلق) آنحضور کے کچھ راز بتائے تھے۔ حضور اکرم نے دریافت فرمایا، حاطب! یہ کیسا ہے؟ انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے معاملہ میں جلدی نہ فرمائیں۔ میں قریش کے ساتھ (درمانہ قیام مکہ میں) رہ کر رہا تھا لیکن ان کے قبیلہ و خاندان سے میرا کوئی تعلق نہیں تھا۔ اس کے برخلاف آپ کے ساتھ جو دوسرے ہاجرین ہیں ان کی قریش میں رشتہ داریاں ہیں اور ان کی رعایت سے قریش مکہ میں رہ جاتے والے ان کے اہل و عیال اور مال کی حفاظت کریں گے۔ میں نے چاہا کہ جبکہ ان سے میرا کوئی نسبی تعلق نہیں ہے تو اس موقع پر ان پر ایک احسان کر دوں اور اس کی وجہ سے وہ میرے رشتہ داروں کی کم میں حفاظت کریں۔ یا رسول اللہ! میں نے یہ عمل کفر یا ایسے دین سے ارتداد کی وجہ سے نہیں کیا ہے۔ حضور اکرم نے فرمایا یقیناً انھوں نے تم سے سچی بات بتا دی ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ بولے یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیں میں اس کی گردن مار دوں۔ حضور اکرم نے فرمایا یہ بدر کی جنگ میں ہمارے ساتھ موجود تھے، تمہیں کیا معلوم،

الْحَدِيثُ أَوْ قَوْلُ عَمْرٍو :  
ان کے متعلق فرمایا کہ "جو جی چاہے عمرو میں نے تجھیں معاف کر دیا" عمرو بن دینار نے فرمایا کہ حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ ہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی کہ "اے ایمان والو! تم میرے دشمن اور اپنے دشمن کو دوست نہ بنالینا" سفیان نے کہا کہ مجھے اس کا علم نہیں کہ یہ آیت بھی حدیث کا ایک ٹکڑا ہے یا یہ عمرو بن دینار کا قول ہے :

۱۹۹۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ يَسْفِيَانُ فِي هَذَا فَتَزَلَّتْ لَا تَتَّخِذْ دَعْدِي قَالَ سُفْيَانُ هَذَا فِي حَدِيثِ النَّاسِ كَحِفْظِهِ مِنْ عَمْرٍو مَا تَزَلَّتْ مِنْهُ خَوْفًا وَمَا أَرَى أَحَدًا حِفْظَهُ غَيْرِي :  
۱۹۹۸۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی کہ سفیان بن عیینہ سے حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا آیت "لا تتخذوا عدوی" انھیں کے بارے میں نازل ہوئی تھی؟ سفیان نے فرمایا کہ لوگوں کی روایت میں تو یہ نہیں ہے لیکن میں نے عمرو کے واسطے سے جو حدیث یاد کی اس میں سے ایک حرف بھی میں نے چھوڑا اور میرا خیال ہے کہ عمرو سے میرے سوا کسی اور نے یہ حدیث یاد نہیں کی ہوگی ۔

بَابُ قَوْلِهِ إِذَا جَاءَكُمْ الْمُؤْمِنَاتُ  
مِنْهَا حِرَاتُ  
۸۷۲۔ جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں ہجرت کر کے آئیں ۔

۱۹۹۹۔ حَدَّثَنَا اسْحَاقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَهَابٍ عَنْ عَمِّهِ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوَّجَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْتَحِنُ مِنْهَا جَدًّا لَيْسَ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ يَهْدِيهِ الرِّبَا يَعْقُلُ اللَّهُ مَا يَأْتِيهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يَأْتِيَنَّكَ إِلَى قَوْلِهِ خَفُورٌ رَحِيمٌ قَالَ عُرْوَةُ كَانَتْ عَائِشَةُ فَمَنْ أَقْرَبَهُنَّ الْقُرْطُ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ بَايَعْتُكِ كَلَامًا وَلَا وَاللَّهِ مَا مَسَّتْ يَدُكِ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ فِي الْمُبَايَعَةِ مَا بَيْنَا بَعْهُنَّ إِلَّا يَقُولُ قَدْ بَايَعْتُكِ عَلَى ذَلِكَ - تَابَعَهُ يُؤَلِّسُ وَمَعَهُ دَعْبَةُ الرَّحْمَنِ بْنِ اسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ اسْحَاقُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ وَهَمْرَةَ :

۱۹۹۹۔ اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے اپنے چچا محمد بن مسلم کے واسطے سے، انھیں عمرو نے خبر دی اور انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کے نازل ہونے کے بعد ان مومن عورتوں کا امتحان لیا کرتے تھے جو ہجرت کر کے مدینہ آتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا تھا کہ "اے نبی! جب آپ سے مسلمان عورتیں بیعت کرنے کے لیے آئیں... غفور رحیم تک۔ عمرو نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا چنانچہ جو عورت اس شرط آیت میں مذکور یعنی ایمان وغیرہ کا اقرار کر لیتی تو آنحضرتؐ اس سے فراتے کہ میں نے تمہاری بیعت قبول کر لی (ربانی) اور ہرگز نہیں اللہ گواہ ہے آنحضرتؐ کے ہاتھ نے کسی عورت کا ہاتھ بیعت لینے وقت کبھی نہیں چھوا۔ صرف آپ ان سے ربانی بیعت لیتے تھے کہ ان چیزوں (آیت میں مذکور) پر قائم رہنا۔ اس روایت کی متابعت یونس، معمر اور عبدالرحمن بن اسحاق نے زہری کے واسطے سے کی اور اسحاق بن راشد نے زہری کے واسطے سے بیان کیا کہ ان سے عمرو اور عمرو بنت عبدالرحمن نے بیان کیا ۔

۸۷۳۔ جب مسلمان عورتیں آپ کے پاس آئیں کہ آپ سے بیعت کریں ؟

۲۰۰۰۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی ان سے عبدالوارث نے

بَابُ قَوْلِهِ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ  
يَبَايَعَنَّكَ

۲۰۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ



حدیث بیان کی، ان سے ابوب نے حدیث بیان کی، ان سے حفصہ بنت سیرین نے اور ان سے ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تو آپ نے ہمارے سامنے اس آیت کی تلاوت کی "اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گی" اور ہمیں فوجہ دینی بیت چمکے ورنہ دوسرے بولنا پڑتا کرتے سے منع فرمایا۔ آنحضور کی اس عافیت پر ایک حدیث (خود ام عطیہ رضی اللہ عنہا) نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور عرض کی کہ فلاں عورت نے فوجہ میں میری مدد کی تھی۔ میں چاہتی ہوں کہ اس کا بدلہ چکاؤں۔ آنحضور نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ چنانچہ وہ گئیں اور پھر دوبارہ آکر آنحضور سے بیعت کی۔

۲۰۰۱۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے دہب بن جریر نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے میرے والد نے حدیث بیان کی۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے زبیر سے سنا، انھوں نے عکرمہ سے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "اور شروع باتوں میں آپ کی نافرمانی نہ کریں گی" کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ یہ بھی ایک شرط تھی جسے اللہ تعالیٰ نے آنحضور سے بیعت کے وقت عورتوں کے لیے ضروری قرار دیا تھا۔

۲۰۰۲۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے زہری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوداؤد نے حدیث بیان کی اور ابوالفضل نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے، آنحضور نے فرمایا کیا تم مجھ سے اس بات پر بیعت کرو گے کہ "اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گے اور نہ زنا کرو گے اور نہ چوری کرو گے" آپ نے سورۃ النساء کی آیتیں پڑھیں۔ سفیان اکثر صرف "الایہ" کہا کرتے تھے۔ پھر تم میں سے جو شخص اس عہد کو پورا کرے گا تو اس کا اجر اللہ پر ہے اور جو کوئی ان میں سے کسی عہد کی خلاف ورزی کر بیٹھا اور اس پر لے مزا بھی مل گئی تو مزا اس کے لیے کفارہ بن جائے گی لیکن کسی نے اپنے عہد کے خلاف کیا اور اللہ تعالیٰ سے چھپا لیا تو وہ اللہ کے حوالے ہے، اللہ چاہے تو اسے اس پر عذاب دے اور اگر چاہے معاف کر دے اس روایت کی متابعت عبد الرزاق نے معمر کے واسطے سے کی۔

۲۰۰۳۔ ہم سے محمد بن عبد الرحیم نے حدیث بیان کی ان سے داؤد بن معروف نے حدیث بیان کی اور ان سے عبد اللہ بن دہب نے حدیث

حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ بَايَعَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ عَلَيْنَا أَنْ لَا يُشْرِكُنِي بِاللَّهِ غَيْرًا وَنَهَانَا عَنِ الْبَيْعَةِ فَقَبَضَتْ إِمْرَأَةً يَدَهَا فَقَالَتْ: أَسْعَدْنِي فَلَا تَهْ أُرِيدُ أَنْ أَجْزِيَهَا فَمَا قَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرًا. فَأَنْتَلَقَتْ وَرَجَعَتْ فَبَايَعَهَا.

۲۰۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّبَيْرَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَلَا يَعْصِيَنَّكَ فِي مَعْرُوفٍ قَالَ لَمَّا هُوَ شَرَطَ شَرْطَهُ اللَّهُ لِلنِّسَاءِ.

۲۰۰۲۔ حَدَّثَنَا حُجْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو دَرْدَاءٍ سَمِعَ مُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْتَابِعُونِي هَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ غَيْرًا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَسْرِقُوا وَقَرَأَ آيَةَ النِّسَاءِ وَكَثُرَ لَهْظُ سُفْيَانَ قَرَأَ الْآيَةَ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ غَيْرًا فَعُوبٌ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ أَصَابَ مِنْهَا شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَتَرَكَهُ اللَّهُ فَهُوَ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَذَابُهُ وَإِنْ شَاءَ عَفْوُهُ تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ فِي الْآيَةِ.

۲۰۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ

قَالَ خَاتَمُ ابْنِ جُرَيْجٍ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ مُسْلِمٍ أَخْبَرَ عَنْ هَازِمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ شَرِّدْتُ الْعِلَاقَةَ يَوْمَ أَنْظِرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبْنَى بَكْرًا وَهَرَدْتُ عَنْهُمَا فَمَكَلَهُمَا يُصَيِّدَانِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يَخْطُبُ بَعْدَ - فَزَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَأَنِّي أَنْظِرُ إِلَيْهِ حِينَ يُجْلِسُ الرَّجَالَ يَبْسُدُ ثُمَّ أَتْبَلُ يَشْفُهُمْ حَتَّى آتَى السَّاءَ مَعَ يَزِيدٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُمَايَعْنَكَ عَلَى أَنْ لَا يُبَشِّرَنَّ بِاللهِ شَيْئًا وَلَا يَسِرْنَ وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَدْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْنِسْنَ بِبُهَّانٍ يَفْتَخِرْنَ بِهِ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلِهِمْ حَتَّى تَقْرَعَ مِنَ الْآيَةِ كُلِّهَا ثُمَّ قَالَ حِينَ تَقْرَعُ أَنْتُنَّ عَلَى ذَلِكَ؟ وَتَأْتِي امْرَأَةً وَاحِدَةً كَتُمُّ عَيْبَهُ غَيْرَهَا لَعَنَ يَا رَسُولَ اللَّهِ - لَا يَذِي الْحَسَنُ مِنْ هِيَ قَالَ فَتَصَدَّقْنَ وَبَسَطِ يَدَايَ تَرْبَهُ كَبَعَلْنَ يُلَغِينَ الْفَتَمَ وَالْخَوَائِمَ فِي كُؤُوبِ يَدَيْهِ

بیان کیا کہ مجھے ابن جریر نے بیان کیا، انھیں حسن بن مسلم نے خبر دی انھیں طاؤس نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ عید الفطر کی نماز پڑھی ہے۔ تمام حضرات نے نماز خطبہ سے پہلے پڑھی اور خطبہ بعد میں دیا (ایک مرتبہ خطبہ سے فارغ ہونے کے بعد) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اترے، گویا اب بھی آنحضرت میری نظروں کے سامنے ہیں۔ جب آپ لوگوں کو اپنے ہاتھ کے اشارے سے بٹھا رہے تھے۔ پھر آپ صفت چیرتے ہوئے آگے بڑھے اور وہاں تشریف لائے جہاں عورتیں تھیں۔ بلال رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی "اے نبی! جب مسلمان عورتیں آپ کے پاس آئیں کہ آپ سے ان باتوں پر بیعت کریں کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کریں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ بدکاری کریں گی اور نہ اپنے بچوں کو قتل کریں گی اور نہ کوئی بہتان لائیں گی جسے اپنے ہاتھ اور پاؤں کے درمیان گھڑیں۔ آپ نے پوری آیت آخر تک پڑھی۔ جب آپ آیت پڑھ چکے تو فرمایا، تم ان شرائط پر قائم رہنے کا اقرار کرتی ہو، ان میں سے ایک عورت نے جواب دیا میں یا رسول اللہ! ان کے سوا اور کسی عورت نے کوئی بات نہیں

کہی حسن کہ ان عورت کا نام معلوم نہیں تھا۔ بیان کیا کہ پھر عورتوں نے صدقہ دینا شروع کیا اور بلال رضی اللہ عنہ نے اپنا کپڑا پھیلایا۔ عورتیں بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں چھلے اور انگوٹھیاں ڈالنے لگیں:

### بَابُ ۸۷ سُوْرَةُ الصَّعْتِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: مَنْ أَنْصَارِي إِلَى اللَّهِ: مَنْ يَتَّبِعُنِي إِلَى اللَّهِ؛ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَرْصُورٌ: مُلْصَقٌ بَعْضُهُ بِبَعْضٍ - وَقَالَ غَيْرُهُ بِالرَّصَا مِنْ قَوْلِهِ تَعَالَى مِنْ بَعْدِي أُمَّلُهُ أَحْمَدُ

### ۸۷۔ سورۃ الصفت

مجاہد نے فرمایا کہ "من انصاری الی اللہ" یعنی اللہ کے راستہ میں میری کون اتباع کرے گا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "مرصوص" یعنی اس کا بعض حصہ بعض سے جڑا ہوا۔ غیر ابن عباس نے کہا کہ یہ "رصاص" (مہینہ سیسہ) سے ماخوذ ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد "جو میرے بعد آنے والے ہیں اور جن کا

نام احمد ہے:

۲۰۰۴۔ ہم سے ابو ایمان نے حدیث بیان کی ان کو شیبہ نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا۔ انھیں محمد بن جبر بن مطعم نے خبر دی۔ اور ان سے ان کے والد جبر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ میرے کئی نام

۲۰۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرٍ ابْنُ مَطْعَمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ لِي

ہیں۔ میں محمد ہوں۔ میں احمد ہوں۔ میں ماحی ہوں کہ جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کفر کو مٹا دے گا اور میں حاشر ہوں کہ اللہ تعالیٰ سب کو حشر میں میرے بعد جمع کرے گا اور میں عاقب ہوں۔

۸۷۵۔ سورۃ الجمعۃ :

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور دوسروں کے لیے بھی ان میں سے (آپ کو بھیجا) جو ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے ”قامضوا لی ذکر اللہ“ پڑھا۔

اَسْمَاءُ: اَنَا مُحَمَّدٌ، اَنَا اَحْمَدُ وَ اَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللَّهُ فِي الْكُفْرِ وَ اَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشِرُ النَّاسَ عَلٰی قَدَحِي وَ اَنَا الْعَاقِبُ :

بَابُ سُورَةِ الْجُمُعَةِ :

قَوْلُهُ وَ اٰخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ وَ اٰخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ وَ قَرَأَ عُمَرُ: فَاْمُضُوا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ

۲۰۰۵۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعِزِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْبٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُنِزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْجُمُعَةِ - وَ اٰخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ قَالَ قُلْتُ مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَقُلْتُ بَرَاءُ جَعَلَهُ حَتَّى سَأَلْتُ فَلَا تَأْ وَ فِينَا سَلَمَانَ الْفَارِسِيُّ وَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى سَلَمَانَ ثُمَّ قَالَ لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ عِنْدَ الشُّرَاطِ لَكُنَا لَكِهِ رِجَالٌ أَوْ رَجُلٌ مِّنْ هَؤُلَاءِ :

۲۰۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعِزِّ بْنُ أَخْبَرَنِي ثَوْبٌ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا رِجَالٌ مِّنْ هَؤُلَاءِ :

۲۰۰۵۔ محمد سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی، ان سے ثوب نے، ان سے ابو الغیث نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ سورۃ الجمعۃ کی یہ آیتیں نازل ہوئیں ”اور دوسروں کے لیے بھی ان میں سے جو ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے ہیں“ (آنحضرتؐ) فرمادی اور معلوم ہے، بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ دوسرے کون لوگ ہیں؟ آنحضرتؐ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ آخر یہی سوال تین مرتبہ کیا۔ مجلس میں سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بھی تھے آنحضرتؐ نے ان پر ہاتھ رکھ کر فرمایا اگر ایمان غریبا پر بھی ہوگا تو ان کی قوم کے کچھ لوگ یا آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ایک شخص اسے پالے گا۔

۲۰۰۶۔ ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز نے حدیث بیان کی، انھیں ابو الغیث نے انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ”ان کی قوم کے کچھ لوگ اسے پالیں گے“ (اس روایت میں اظہار شک کے بغیر ”رجال“ کا لفظ موجود ہے)

۸۷۶۔ ”اور جب کبھی ایک سووے کو دیکھا :

۲۰۰۷۔ محمد سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے خالد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے حدیث بیان کی ان سے سالم بن ابی الجعد نے (ابو ہریرہ) نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے آپ نے بیان کیا کہ حجہ کے دن سامان تجارت لیے ہوئے اونٹ آئے ہم اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، انھیں دیکھ کر سوا بارہ افراد کے سب لوگ ادھر ہی دوڑ پڑے، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل

بَابُ قَوْلِهِ وَ اِذَا رَأَوْا تِجَارَةً ۲۰۰۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَصِينٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ وَ عَنْ أَبِي سُوَيْبَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَقْبَلْتُ عِثْرَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَ نَحَرْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَارَ النَّاسُ إِلَّا لَنَا عَشْرَ رِجَالٍ فَانْزَلَ اللَّهُ

کی کہ ”اور بعض لوگوں نے جب کبھی ایک سودے یا تماشہ کی چیز کو دیکھا تو اس کی طرف دوڑتے ہوئے بکھر گئے“

۸۷۷۔ سورۃ المنافقون

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”جب منافق آپ کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم بیشک گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں... لکا ذبوں“ تک

۲۰۰۸۔ ہم سے عبداللہ بن رجاؤ نے حدیث بیان کی ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے (اور ان سے زید بن ارقم بنی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ایک غزوہ میں تھا اور میں نے منافقوں کے سردار عبداللہ بن ابی کو کہتے سنا کہ جو لوگ رسول کے پاس جمع ہیں ان پر خرچ نہ کرو تاکہ وہ خود ہی منتشر ہو جائیں۔ اس نے یہ بھی کہا کہ اب اگر ہم مدینہ لوٹ کر جائیں گے تو غلبہ والا دال سے مغلوبوں کو نکال باہر کرے گا۔ میں نے اس کا ذکر اپنے چچا سعد بن عبادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے کیا یا عمر رضی اللہ عنہ سے (اس کا ذکر کیا راوی کو شک تھا) انھوں نے اس کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا، آنحضور نے مجھے بلایا میں نے تمام تفصیلات آپ کو سنادیں۔ آنحضور نے عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کو بلا بھیجا، انھوں نے قسم کھالی کہ انھوں نے اس طرح کی کوئی بات نہیں کہی تھی۔ اس پر آنحضور نے میری تکذیب فرمادی اور ان کی تصدیق کی۔ مجھے اس واقعہ کا اتنا صدمہ ہوا کہ کبھی نہ ہوا تھا۔ پھر میں گھر میں بیٹھ رہا۔ میرے چچا نے کہا کہ میرا خیال نہیں تھا کہ حضور اکرم تمھاری تکذیب کریں گے اور تم پر ناراض ہوں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ”جب منافق آپ کے پاس آتے ہیں...“ اس کے بعد حضور اکرم نے مجھے بلوایا اور اس آیت کی تلاوت کی اور فرمایا زید! اللہ تعالیٰ نے تمھاری تصدیق کر دی ہے۔

۸۷۸۔ ”ان لوگوں نے اپنی قسموں کو سپر بنا رکھا ہے“

یعنی جس سے وہ پردہ پرشی کرتے ہیں۔

۲۰۰۹۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی ان سے ابواسحاق نے (اور ان سے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں اپنے چچا کے ساتھ تھا۔ میں نے عبداللہ بن

وَلَا زَاوَاتٍ جَارَةً أَذْهَبُوا أَنْفُسَهُمَا

یاد رکھیں سورۃ المنافقون

قَالُوا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ... إِلَى الْكَافِرِينَ

۲۰۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ كُنْتُ فِي غَزَاةٍ فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي يَقُولُ لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ هُنَا رَسُولُ اللَّهِ حَتَّى يَنْفَعُوا مِنْ حَوْلِهِ دُونَ رَجَعَتَا مِنْ عَسَدٍ لِيُخْرِجَنَّ الْأَهْرَ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَمْرِئِ بْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ فَقَالَ لَيْسَ بِشَيْءٍ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهُ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَالُوا مَا قَالُوا فَكَذَّبَ بَنِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَدَّقَهُ، فَأَمَّا بَنِي هَهُوَ ثُمَّ يُصِيبُنِي مِثْلُهُ قَطُّ فَجَلَسْتُ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ لِي عَمْرٍاءُ مَا أَرَدْتُ إِلَيَّ أَنْ كَذَّبَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَدَّقَكَ فَانْزَلِ اللَّهُ تَعَالَى إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ فَبَعَثْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ صَدَّقَكَ يَا زَيْدُ

یاد رکھیں قولہ اِتَّخَذُوا آيَاتَهُمْ جُنَّةً يُرْتَفَعُونَ بِهَا

۲۰۰۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَمْرِئِ بْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ

ابی بن سلول کو کہتے سنا کہ جو لوگ رسول اللہ کے پاس ہیں ان پر خرچ مت کرو۔ تاکہ وہ ان کے پاس سے منتشر ہو جائیں۔ یہ بھی کہا کہ اگر اب ہم مدینہ لوٹ کر جائیں گے تو غلبہ والا دہاں سے مغلوبوں کو نکال باہر کرے گا۔ میں نے اس کی یہ بات چلے سے آکر کہی، اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا، آنحضورؐ نے عبد اللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کو بلوایا۔ انھوں نے قسم کھائی کہ ایسی کوئی بات انھوں نے نہیں کہی تھی۔ آنحضورؐ نے بھی انکی تصدیق اور میری تکذیب فرمادی مجھے اس حادثہ کا اتنا صدمہ پہنچا کہ ایسا کبھی نہیں پہنچا ہوگا۔ میں گھر کے اندر بیٹھ گیا۔ پھر اللہ نے یہ آیت نازل کی ”جب منافق آپ کے پاس آئے ہیں“ ارشاد ”یہی لوگ تو کہتے ہیں کہ جو لوگ رسول اللہ کے پاس جمع ہیں ان پر خرچ مت کرو“ اور ارشاد ”غلبہ والا دہاں سے مغلوبوں کو نکال باہر کرے گا“ تک۔ آنحضورؐ نے مجھے بلوایا اور میرے سامنے اس آیت کی تلاوت کی۔ پھر فرمایا اللہ نے تمھاری تصدیق کر دی۔

۸۷۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”یہ اس سبب سے ہے کہ یہ لوگ

ایمان لے آئے پھر کافر ہو گئے۔ سوان کے دلوں پر گہر کر دی گئی، پس اب یہ نہیں سمجھتے۔“

۲۰۱۰۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعیب نے حدیث بیان کی ان سے حکم نے بیان کیا، انھوں نے عبد بن کعب قرظی سے سنا، کہا کہ میں نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ جب عبد اللہ بن ابی بن سلول نے کہا کہ جو لوگ رسول اللہ کے پاس ہیں ان پر خرچ نہ کرو، یہ بھی کہا کہ اب اگر ہم مدینہ واپس گئے تو ہم میں سے غالب مغلوبوں کو نکال باہر کرے گا۔ تو میں نے یہ خبر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچائی۔ اس پر انصار نے مجھے طامت کی اور عبد اللہ بن ابی نے قسم کھائی کہ اس نے یہ بات نہیں کہی تھی۔ پھر میں گھر واپس آگیا اور سو گیا۔ اس کے بعد مجھے آنحضورؐ نے طلب فرمایا اور میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمھاری تصدیق کر دی ہے اور یہ آیت نازل ہوئی ہے کہ ”اور یہی وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ نہ خرچ کرو۔ آخر تک۔ اور ابن ابی نائدہ نے اعمش کے

عَبْدَ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْفَضُوا وَقَالَ آيُضًا لِمَنْ رَجَعَنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَاللَّهُ ﷻ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷻ وَاللَّهُ ﷻ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي وَاصْبَاهِ فَحَلَفُوا مَا قَالُوا فَصَدَّقَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷻ وَاللَّهُ ﷻ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَّابِي فَأَصَابَنِي هَمٌّ لَمْ يُصِبنِي وَمِثْلُهُ فَبَلَسْتُ فِي بَيْتِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ إِلَى قَوْلِهِ هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷻ إِلَى قَوْلِهِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَأَرْسَلَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷻ وَاللَّهُ ﷻ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ هَامَا عَلَى ثَمَّ قَالَ إِنْ اللَّهَ قَدْ صَدَّقَكَ

باب ۷۷۹ قولہ ذلک یا محمد امین

ثم كفروا فطبع على قلوبهم فهم

لا يفقهون

۲۰۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِيَّ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷻ وَقَالَ آيُضًا لِمَنْ رَجَعَنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ - أَحْبَبْتُ إِلَيْكَ النَّبِيَّ ﷻ وَاللَّهُ ﷻ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا مَنِيَّ إِلَّا نَصَارُ وَحَلَفَ عَبْدُ اللَّهِ ﷻ ابْنُ أَبِي مَاتَةَ قَالَ ذَلِكَ فَوَجَّهْتُ إِلَى الْمَنْزِلِ فَمِثْتُ قَدْ هَامَا رَسُولُ اللَّهِ ﷻ وَاللَّهُ ﷻ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ إِنْ اللَّهَ قَدْ صَدَّقَكَ وَنَزَلَ هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنْفِقُوا إِلَّا يَةً - وَقَالَ ابْنُ أَبِي نَائِدَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ

واسطے بیان کیا، ان سے عمرو نے ان سے ابن ابی سلیم نے اور ان سے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے :

۸۸۰۔ اور جب آپ ان کو دیکھیں تو ان کے قد و قامت آپ کو خوش نما معلوم ہوں اور اگر یہ بات کرنے لگیں تو آپ ان کی باتیں سننے لگیں، گو یا یہ کڑیاں ہیں سہارے سے لگائی ہوئی۔ ہر غل پکار کو یہ اپنے ہی اوپر سمجھنے لگتے ہیں۔ یہی لوگ (پوس) دشمن ہیں پس آپ ان سے ہر شیا رہیئے، اشران کو غارت کئے کہاں پھرے چلے جاتے ہیں :

۲۰۱۱۔ ہم سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی ان سے زہیر بن معاویہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر و غزوة تنبؤک یا بنی المصطلق میں تھے۔ جس میں لوگوں پر بڑے تنگ اوقات آئے تھے (ناراضی کی وجہ سے) عبد اللہ ابن ابی نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ”جو لوگ رسول کے پاس جمع ہیں ان پر کچھ خرچ مت کرو تاکہ وہ ان کے پاس سے منتشر ہو جائیں“ اس نے یہ بھی کہا کہ ”اگر ہم اب مدینہ لوٹ کر جائیں گے تو غلبہ والا دھماکا سے مغلوں کو نکال باہر کرے گا“ میں نے حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کی اس گفتگو کی اطلاع دی تو آپ نے عبد اللہ بن ابی کو بلا کر پوچھا اس نے بڑی قسمیں کھا کر کہا کہ میں نے ایسی کوئی بات نہیں کہی، لوگوں نے کہا کہ زید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جھوٹ لگایا۔ لوگوں کی اس طرح کی باتوں سے میں بڑا دل گرفتہ ہوا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میری تعقیب فرمائی اور یہ آیت نازل ہوئی ”جب آپ کے پاس منافق آتے ہیں“ پھر آنحضرت نے انھیں بلایا تاکہ ان کے لیے منفرت کی دعا کریں۔ لیکن انھوں نے اپنے سر پھیر لیے، زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”خُشِبْتُ مُسْتَدًّا“، ”دھارے سے لگائی ہوئی کڑی ان کے لیے اس لیے کہا گیا کہ وہ بڑے خوبصورت اور اچھے قد و قامت کے تھے۔

آیَ سَبِيٍّ عَنِ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَرَبَةَ مَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

باب ۸۸۱ : إِذَا تَأْتَيْتَهُمْ تُجِيبُكَ أَجْسًا مِنْهُمْ وَإِنْ يَقُولُوا تَسْمَعُ لِقَوْلِهِمْ كَأْتَهُمْ خُشْبٌ مُسْتَدًّا يُحْسِبُونَ كُلَّ مَبْعَدٍ عَلَيْهِمْ هُمْ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ قَاتِلْهُمْ اللَّهُ أَكْبَرُ يُؤْكَلُونَ :

۲۰۱۱۔ حَدَّثَنَا حَمْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ أَصَابَ النَّاسَ فِيهِ شِدَّةٌ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي لَهَبٍ لَا تَنْفَعُوا عَلَيَّ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْفَضُوا مِنْ حَوْلِهِ وَقَالَ لَيْسَ رَجَعْنَا إِلَى مَدِينَةٍ لِيُخْرِجَنَ الْأَعْرَضُهَا الْأَذَلَّ فَأَنبَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَأَرْسَلَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَسَالَةَ فَأَجْتَهَدَ بِمَبِيتِهِ مَا قَعَلَ قَالُوا كَذَّبَ زَيْدُ بْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي مَتَا قَالُوا شِدَّةٌ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَصْدِيقِي فِي إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَدْ عَاهُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْتَغْفِرَ لَهُمْ فَلَئِنْ رَأَوْهُ سَأَلُوهُ خُشْبٌ مُسْتَدًّا قَالَ كَانُوا أَرْجَالًا أَجْمَلُ شَيْءٍ :

باب ۸۸۲ : قَوْلُهُ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ لَوَّاهُ رُءُوسَهُمْ وَدَّأَيْتَهُمْ فَيَعْدُونَ وَهُمْ مُشْتَبِكُونَ حَكَوْا الْأَشْتَهَرُ أَبُو النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۸۸۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ

آؤ رسول اللہ تھکتے لیے استغفار کریں تو وہ اپنا سر پھیر لیتے ہیں اور آپ انھیں دیکھیں گے کہ بے رخی کر رہے ہیں۔ تکبر کرتے ہوتے“ (دو لو ابھی حرکت کر رہے) یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

سے استہزاء کرتے ہیں۔ بعض نے اس کی قرأت بالتعظیم  
”لویت سے کی ہے۔“

وَسَلَّمَ وَيَقْرَأُ بِالْخَفِيفِ مِنْ كَوْنِهِ؛

۲۰۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ  
عَنْ أَبِي سَعَادٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ كُنْتُ  
مَعَ عَجْىَ قَسِيمَتِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلُولٍ  
يَقُولُ لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ هُنَا رَسُولُ اللَّهِ حَتَّى  
يَنْقُضُوا. وَلَكِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لِيُخْرِجَنَا  
الْأَعْرَمُ مِنْهَا أَلَا ذَلَّ قَدْ كُوتُ ذَلِكَ لِعَجْىَ قَدْ كَرَّ  
عَجْىَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَدَّ قَهُمْ  
فَأَصَابَنِي غَمٌّ لَمْ يُعِينَنِي وَمِثْلُهُ قَطُّ فَجَلَسْتُ  
فِي بَيْتِي وَقَالَ مَا أَرَدْتُ إِلَى أَنْ كَذَّبَكَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْعَكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى  
إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالُوا لَنْ نَشْهَدَ إِنَّكَ لَرَسُولُ  
اللَّهِ وَارْسَلْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَدَّاهَا وَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ صَدَّقَكَ؛

باب قولہ سَوَّاءُ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ  
لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَغْفِرَ  
اللَّهُ لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ  
الْفَاسِقِينَ؛

۲۰۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزَنَةَ عَنْ سَفْيَانَ قَالَ عَمْرُو  
سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا  
فِي غَزَاةٍ قَالَ سَفْيَانُ مَرَّةً فِي جَيْشٍ فَكَسَمَ رَجُلٌ  
مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ  
يَا لَأَنْصَارٍ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لِمُهَاجِرِينَ فَسَمِعَ  
ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ  
دَعْوَى جَاهِلِيَّةٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَسَمَ رَجُلٌ  
مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ دَعُوهُمْ  
فَاتَّهَمُوا مَعْتَنَةً فَسَمِعَ بِذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي  
نَعْمَانَ فَقَالَ لَعَلَّهَا أَمَّا وَاللَّهِ لَكِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ

۲۰۱۲۔ ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے اسرائیل نے  
حدیث بیان کی ان سے ابواسحاق نے اور ان سے زید بن ارقم رضی اللہ  
عنه نے بیان کیا کہ میں اپنے چچا کے ساتھ تھا۔ میں نے عبد اللہ بن ابی بن  
سلول کو کہتے سنا کہ جو لوگ رسول اللہ کے پاس ہیں ان پر کچھ خرچ نہ کرو۔  
تاکہ وہ منتشر ہو جائیں اور گلاب ہم مدینہ واپس لوٹیں گے تو ہم میں سے جو  
غالب ہیں وہ مغلوبوں کو نکال باہر کر دے گا۔ میں نے اس کا ذکر اپنے چچا  
سے کیا اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا۔ جب آنحضور  
نے انھیں کی تصدیق کر دی تو مجھے اس کا اتنا صدمہ ہوا کہ پہلے کبھی کسی بات  
پر نہ ہوا ہوگا۔ میں اپنے گھر میں بیٹھ گیا۔ میرے چچا نے کہا کہ تمہارا کیا  
مقصد تھا کہ آنحضور نے تمہیں جھٹلایا اور تم پر ناراض ہوئے؟ پھر اللہ  
تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ”جب منافق آپ کے پاس آتے ہیں تو کہتے  
ہیں کہ آپ بیشک اللہ کے رسول ہیں“ آنحضور نے مجھے بلوا کر اس آیت  
کی تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری تصدیق کر دی ہے۔

۸۸۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ان کے لیے برابر ہے خواہ آپ

ان کے لیے استغفار کریں یا ان کے لیے استغفار نہ کریں۔

اللہ انھیں ہر حال نہ بخشے گا بیشک اللہ ایسے نافرمان لوگوں کو

(توفیق) ہدایت نہیں دیتا۔“

۲۰۱۳۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان  
کی۔ ان سے عمرو نے بیان کیا اور انھوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما  
سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ہم ایک غزوہ میں تھے۔ سفیان نے ایک مرتبہ  
دبجائے غزوہ کے جیش ( لشکر) کا لفظ کہا۔ مہاجرین میں سے ایک  
مہاجر نے انصار کے ایک فرد کو مار دیا۔ انصاری نے کہا کہ یا لہ انصار  
اور مہاجرین نے کہا یا للمہاجرین! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی  
اسے سنا اور فرمایا کیا قصہ ہے یہ جاہلیت کی پکار کیسی ہے؟ لوگوں نے  
بتایا کہ یا رسول اللہ! ایک مہاجر نے ایک انصاری کو مار دیا ہے آنحضور  
نے فرمایا اس طرح جاہلیت کی پکار کو چھوڑو۔ کہ ایک نہایت ناگوار اور بری  
بات ہے۔ عبد اللہ بن ابی نے بھی یہ بات سنی تو کہا اچھا اب یہاں تک

نوبت پہنچ گئی۔ خدا کی قسم! جب ہم مدینہ لوٹیں گے تو ہم میں سے غالب مغلوبوں کو نکال باہر کرے گا۔ اس کی اطلاع آنحضرت کو بھی پہنچ گئی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کی یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیں کہ میں اس منافق کی گردن مار دوں۔ آنحضرت نے فرمایا اسے چھوڑ دو آئندہ لوگ یہ نہ کہیں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے ساتھیوں کو قتل کر دیتا تھا۔ جب مہاجرین مدینہ منورہ آئے تو انصار کی تعداد ان سے زیادہ تھی۔ لیکن بعد میں ان (مہاجرین) کی تعداد زیادہ ہو گئی تھی۔ سیفان نے بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث عمر سے یاد کی۔ عمر نے بیان کیا کہ میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔

۸۸۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد یہی لوگ تو کہتے ہیں کہ جو

لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع ہیں، ان پر خرچ مت کرو یہاں تک کہ وہ آپ ہی منتشر ہو جائیں گے۔

حالانکہ اللہ ہی کے تو ہیں آسمان اور زمین کے خزانے، البتہ منافقین ہی نہیں سمجھتے۔

لِيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ قَبْلَكُمْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عُمَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ دَعْنِي أَضْرِبَ عَنْقِي هَذَا الْمُنَافِقَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْنَهُ لَا يَخْذُلُ النَّاسَ أَقْلُ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ وَكَانَتْ الْأَنْصَارُ أَكْثَرُ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ ثُمَّ إِذَا الْمُهَاجِرُونَ كَثُرُوا بَعْدَ مَا كَانَ سَفِينٌ كَحِفْظَتِهِ مِنْ عُمَرُو قَالَ عُمَرُو سَمِعْتُ جَابِرًا كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

بَاب ۸۸۳ قَوْلُهُ هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ

لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى

يَنْفَضُوا ۝ وَبَيْنَهُ خَزَائِنُ السَّمَوَاتِ وَ

الْأَرْضِ وَكَانَ الْمُنَافِقِينَ لَا يَفْقَهُونَ ۝

۲۰۱۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْفَضْلِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ حَدَّثْتُ عَلَى مَنْ أُصِيبَ بِالْحَرْقِ فَكَتَبَ إِلَيَّ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمٍ وَبَلَغَهُ شِدَّةُ حَرْقِي يَذْكُرُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْضِرْ لِلْأَنْصَارِ وَلَا تَبَايَأَ الْأَنْصَارِ وَشَكَ ابْنُ الْفَضْلِ فِي أَتْبَائِهِ أَتْبَاءَ الْأَنْصَارِ فَسَأَلَ أَنَسًا بَعْضُ مَنْ كَانَ مَعَهُ فَقَالَ هُوَ الَّذِي يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْكَيْدِي أَدَقَّ اللَّهُ لَهْ يَأْذِنُهُ ۝

۲۰۱۴۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے اسماعیل بن ابراہیم بن عقیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقیبہ نے بیان کیا کہ مجھ سے عبد اللہ بن فضل نے حدیث بیان کی اور انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے آپ کا بیان کیا کہ حرہ میں جو لوگ شہید کر دیے گئے تھے ان پر مجھے بڑا مصدقہ ملا۔ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو میرے شدت غم کی اطلاع پہنچی تو انھوں نے مجھے کھا کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آنحضرت فرما رہے تھے کہ اے اللہ انصار کی مغفرت فرما۔ اور ان کے بیٹوں کی بھی مغفرت فرما۔ عبد اللہ بن فضل کو اس میں شک تھا کہ آپ نے انصار کے بیٹوں کے بیٹوں کا بھی ذکر کیا تھا یا نہیں۔ انس رضی اللہ عنہ سے آپ کی مجلس کے حاضرین میں سے کسی نے سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ ہی وہ ہیں جن کے سننے کی اللہ تعالیٰ نے تصدیق کی تھی۔

لہ سئلہ میں یہ واقعہ پیش آیا تھا۔ مدینہ منورہ کے لوگوں نے زید کی بیعت سے انکار کر دیا تھا۔ اس نے ایک عظیم قوم بھیجی جس نے مدینہ منورہ پہنچ کر وہاں قتل عام کیا۔ انصار کی ایک بہت بڑی تعداد اس حادثہ میں شہید ہو گئی تھی۔ انس رضی اللہ عنہ ان دنوں بصرہ میں تھے جب آپ کو اس کی اطلاع ملی تو بہت رنجیدہ ہوئے۔



۸۸۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اگر ہم اب مدینہ لوٹ کر جائیں گے تو غلبہ والا وہاں سے مغلوبوں کو تنہا باہر کر دے گا۔ حالانکہ غلبہ تو بس اللہ ہی کا ہے اور اس کے پیغمبر کا اور ایمان والوں کا البتہ منافقین علم نہیں رکھتے۔“

۲۰۱۵۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے یاد کی۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ بیان کرتے تھے کہ ہم ایک غزوہ میں تھے مہاجرین کے ایک فرارے انصار کے ایک صاحب کو مار دیا۔ انصار نے کہا یا لانصار اور مہاجر نے کہا یا مہاجرین! اللہ تعالیٰ نے یہ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی سنایا۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا کیا بات ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ ایک مہاجر نے ایک انصاری کو مار دیا ہے۔ اس پر انصاری نے کہا کہ یا لانصار! اور مہاجر نے کہا کہ یا مہاجرین! آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس طرح پکارنا چھوڑ دو کہ یہ نہایت ناگوار عمل ہے۔ جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو شروع میں انصار کی تعداد نہ زیادہ تھی لیکن بعد میں مہاجرین زیادہ ہو گئے تھے۔ عبد اللہ بن ابی نے کہا اچھا اب نوبت یہاں تک پہنچ گئی تھا کہ قسم! اگر اب ہم مدینہ لوٹے تو ہم میں جو غالب ہیں وہ مغلوبوں کو نکال باہر کریں گے۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ یا رسول اللہ! مجھے اہانت مرحمت فرمائیے کہ میں اس منافق کی گردن مار دوں۔ آنحضورؐ نے فرمایا اسے چھوڑ دو، آئندہ لوگ یہ نہ کہیں کہ محمد (دومی) دہائی دہا (اپنے ساتھیوں کو قتل کیا کرتا تھا)۔

۸۸۵۔ سورۃ التغابن:

عقلم نے فرمایا کہ آیت ”اور جو کوئی اللہ پر ایمان رکھتا ہے وہ اسے راہ دکھا دیتا ہے“ سے مراد وہ شخص ہے کہ اگر اس پر کوئی مصیبت آ پڑتی ہے تو اس پر راضی رہتا ہے اور سمجھتا ہے کہ یہ اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

۸۸۶۔ سورۃ الطلاق

مجاہد نے فرمایا کہ ”وہاں امر“ ای جواد امر!۔

۸۸۷۔ قَوْلُهُ لَيَقُولُنَّ لَمَنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ

۲۰۱۵۔ حَدَّثَنَا الْحَبِيبِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ كَفِظْنَاكَ مِنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ كُنَّا فِي غَزَاةٍ فَكَسَمَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَا لَلْأَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْمُهَاجِرِينَ فَسَمِعَهَا اللَّهُ رَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا هَذَا فَقَالُوا كَسَمَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَا لَلْأَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْمُهَاجِرِينَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُمْ فَإِنَّهَا مُتَوَنِّةٌ قَالَ جَابِرٌ وَكَانَتْ الْأَنْصَارُ حِينَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُ ثُمَّ كَثُرَ الْمُهَاجِرُونَ بَعْدَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَدٍ فَعَلُوا۔ وَاللَّهُ لَيَنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَخِشْيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَضْرِبَ مُنَى هَذِهِ الْمُنَافِقِينَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُمْ لَا تَخْذَلُوا النَّاسَ أَنْ يَحْتَدَّ أَقْبَابُهُمْ

۸۸۷۔ سُوْرَةُ التَّغَابُنِ:

وَقَالَ عَلَقْمَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَمَنْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ يَهْدِ تَلْبَهُ هُوَ تَلْبَتِي إِذَا أَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ رَمَى وَدَعَا أَهْلَهَا مِنَ اللَّهِ

۸۸۸۔ سُوْرَةُ الطَّلَاقِ:

وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَبَالَ أَمْرَهَا جَزَاءُ أَمْرَهَا

۲۰۱۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَعَيَّنَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِكُلِّجَعَهَا ثُمَّ يَسْكُرُهَا حَتَّى تَطْفُرَ ثُمَّ تَجْبِغُ نَتَطَهَّرُ فَإِنْ بَدَأَ أَنْ يَطْلُقَهَا فَلْيُطْلِقْهَا طَاهِرًا قَبْلَ أَنْ يَمْسَهَا نَيْلُكَ الْوَدَاعَ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ ۝

۲۰۱۶۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے بیٹ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں سالم نے خبر دی اور انھیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ آپ نے اپنی بیوی کو جبکہ وہ مائتہ تھیں، طلاق دے دی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آنحضرت اس پر بہت غصہ ہوئے اور فرمایا کہ وہ ان سے (اپنی بیوی سے) رجعت کر میں (ولمیں)، اور اپنے ساتھ (سابقہ کی طرح نکاح میں) رکھیں، یہاں تک کہ ماہواری سے پاک ہو جائیں۔ پھر ماہواری آئے اور پھر وہ اس سے پاک ہوں اب اگر وہ طلاق دیتا مناسب سمجھیں تو اس پاک (طہر) کے زیادہ میں ان سے ہم بستری سے پہلے طلاق دے سکتے ہیں۔ پس یہی وقت ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے (مردوں کو) حکم دیا ہے (کہ اس میں یعنی طہر میں طلاق دیں)

باب دَاوُلَاتِ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ وَمَنْ يَتَيْنِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مِنْ أَمْرِهُ يُسْرًا - دَاوُلَاتُ الْأَحْمَالِ دَاوِلُهَا ذَاتُ حَمْلٍ ۝

۸۸۷۔ اور حمل والیوں کی میعاد ان کے حمل کا پیدا ہو جانا ہے اور جو کوئی اللہ سے تقویٰ اختیار کرے گا اللہ اس کے ہر کام میں آسانی پیدا کر دے گا۔ "اولات الاحمال" کا واحد "ذات الحمل" ہے۔

۲۰۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ جَالِسٌ عِنْدَهُمَا فَقَالَ أَفْتِنِي فِي امْرَأَةٍ وَكَلَّتْ بَعْدَ زَوْجِهَا بِأَرْبَعِينَ نَيْلَهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَخِذْ الْأَجَلَيْنِ خُلْتُ أَنَا دَاوُلَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَا مَعَ ابْنِ أَخِي يَعْنِي أَبَا سَلَمَةَ فَأَرْسَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَلَامَةً لِكُرْبِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ يَسْأَلُهَا فَقَالَتْ تَيْلُ زَوْجٍ سُبَيْغَةَ الْأَسْبِيغَةِ وَهِيَ حُبْلَى قَوْمَتُ بَعْدَ مَوْتِهِ بِأَرْبَعِينَ نَيْلَهُ فَخُطِبَتْ فَأَنكَحَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَبُو سَلَمَةَ يَلِي فِيمَنْ خَطَبَهَا وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَتَّابُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ كُنْتُ فِي حُلَّةٍ فِيهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ

۲۰۱۷۔ ہم سے سعد بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے بیان کیا، انھیں ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے خبر دی، بیان کیا کہ ایک شخص ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، آنے والے نے پوچھا کہ آپ مجھے اس عورت کے متعلق مسئلہ بتائیے جس نے اپنے شوہر کی وفات کے چالیس دن بعد بچہ جنا، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (موتی عنہا زود بھائی) عدت کی دو مدتوں میں جو مدت لمبی ہو اس کی رعایت کرے۔ (ابو سلمہ نے بیان کیا کہ) میں نے عرض کی کہ (قرآن مجید میں تو ان کی عدت کا یہ حکم ہے) "حمل والیوں کی میعاد ان کے حمل کا پیدا ہو جانا ہے" ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں اپنے بھتیجے کے ساتھ ہی تھا۔ آپ کی مراد ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے تھی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام کرمیہ کو ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا۔ یہی مسئلہ پوچھنے کے لیے۔ ام المؤمنین نے بتایا کہ سبب اس لیے رضی اللہ عنہا کے شوہر (سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ) شہید کر دیے گئے تھے، وہ اس وقت

ابن ابی بلی و کان اصحابہ یُعْطَوْنَ فَنَدَرَ  
اِحْدَ الْاَجَلَيْنِ فَحَدَّثْتُ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ سَبْعَةِ بَنِي  
الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُبَيْرَةَ قَالَ فَصَحَّرَنِي  
بَعْضُ اصْحَابِهِ قَالَ فَحَسَدْتُ لَكَ فَقُلْتُ  
لَا فِیْ اِذَا لَجَرْتَنِي اِنْ كَذَبْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
هُبَيْرَةَ وَهُوَ فِیْ تَاَحِيَةِ الْكُوفَةِ فَاسْتَحْيَا وَقَالَ  
لَكِنْ مَعَهُ تَرِيْقُ ذَاكَ فَلْيَقْرِ اَبَا حَظِيْقَةَ  
مَالِكِ بْنِ عَامِرٍ فَاسْأَلْتُهُ فَذَهَبَ يُحَدِّثُنِي حَدِيْقَ  
سَبْعَةِ فَقُلْتُ هَلْ سَمِعْتَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فِيْهَا  
شَيْئًا فَقَالَ لَنَا وَحْدَهُ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ اَتَجْعَلُوْنَ عَلَيْهَا  
التَّغْلِيْظَ وَلَا تَجْعَلُوْنَ عَلَيْهَا الرَّخْصَةَ لَنَزَلَتْ  
سُوْرَةُ النَّسَاءِ الْفَصْرِي بَعْدَ الطُّوْلِ وَادْرَأَتْ  
الْاَحْمَالُ اَجْلَهُنَّ اَنْ يَمُوتْنَ حَمْلَهُنَّ ۝

حاملہ تھیں رشوہ کی موت کے چالیس دن بعد انھوں نے بچہ جنا۔ پھر ان کے پاس نکاح کا پیغام پہنچا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نکاح کر دیا، ابوالسائب بھی ان کے پاس پیغام نکاح بھیجے والوں میں تھے اور سلیمان بن حرب اور ابوالنعمان نے بیان کیا کہ ہم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے اور ان سے محمد بن سیرین نے بیان کیا کہ میں ایک مجلس میں، جس میں عبدالرحمن بن ابی بلی بھی تھے، موجود تھا۔ ان کے شاگرد ان کی عظمت کرتے تھے۔ میں نے وہاں سب سے بزرگ کی حدیث عبداللہ بن عتبہ کے واسطے سے بیان کی، بیان کیا کہ اس پر ان کے ایک شاگرد نے ہونٹوں سے سیٹی بجا کر مجھے تنبیہ کی۔ محمد بن سیرین نے بیان کیا کہ میں سمجھ گیا اور کہا کہ عبداللہ بن عتبہ کو نہ میں ابھی موجود ہوں۔ اگر میں ان کی طرف بھی جھوٹا منسوب کرتا ہوں، تو بڑی دیدہ دلیری کی بات ہوگی۔ مجھے تنبیہ کرنے والے صاحب اس پر شرمندہ ہو گئے۔ اور عبدالرحمن بن ابی بلی نے فرمایا لیکن ان کے چچا تو یہ بات نہیں کہتے تھے (ابن سیرین نے بیان کیا کہ) پھر میں ابو عطیہ مالک بن عامر سے ملا اور ان سے یہ سلسلہ پوچھا۔ وہ بھی سب سے والی حدیث بیان کرنے لگے لیکن

میں نے ان سے کہا آپ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی اس سلسلہ میں کچھ سنا ہے؟ انھوں نے بیان کیا کہ ہم عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے تو آپ نے فرمایا کیا تم اس پر جس کے شوہر کا انتقال ہو گیا اور وہ حاملہ ہو، عدت کی مدت کو طول دے کر، سختی کرنا چاہتے ہو؟ اور رخصت و سہولت دینے کے لیے تیار نہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ النساء الفرضی (سورۃ الطلاق الطولی (سورۃ البقرہ) کے بعد نازل کی۔ اور فرمایا ”اور حمل والیوں کی میاد ان کے حمل کا پیدا ہو جانا ہے۔“

### باب سورۃ التحریم

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لَعَنَ مُحَمَّدٌ مَّا أَحَلَّ اللَّهُ  
لَكَ تَبْتَغِي مَرْصَاةً اذْوَاجَكَ وَاللَّهُ  
عَفُوٌّ رَحِيمٌ ۝

### ۸۸۸۔ سورۃ التحریم

”اے نبی! جس چیز کو اللہ نے آپ کے لیے حلال کیا ہے اسے آپ کیوں حرام کر رہے ہیں، اپنی بیوی کی خوشی حاصل کرنے کے لیے اور اللہ بڑا مغفرت والا ہے بڑی رحمت والا۔“

۲۰۱۸۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ  
عَنْ يَحْيَى عَنْ ابْنِ حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ

۲۰۱۸۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابن حکیم نے

لے یہ ایک عام عربی محاورہ ہے ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف اور ابوسریہ رضی اللہ عنہ میں کوئی قرابت نہیں تھی، یہاں آپ نے عربوں کے عام دستور کے مطابق انھیں جتنی جادرا بن اغنی بھائی کا لڑکا کہا۔

لے حاملہ اور جس کا شوہر وفات پا گیا ہو ان کی عدت سے متعلق آیات کے سلسلے میں سلف کا اختلاف رہا ہے۔ جہود کا یہی مسلک ہے کہ بچہ کا پیدا ہو جانا ہی اس کی عدت ہے اور اس کے بعد وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے خواہ مدت طویل ہو۔ مختصر۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہی مسلک تھا۔

سعید بن جبیر نے اوران سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اگر کسی نے اپنے اوپر کوئی چیز حلال حرام کر لے تو اس کا کفارہ دینا ہوگا، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ "بیٹھا تھا سے لیے تھکے رسول کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔"

۲۰۱۹- ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی انھیں ہشام بن یوسف نے خبر دی (بھی ابن جریر نے، انھیں عطاء نے انھیں عبید بن عیمر نے اوران سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ام المؤمنین) زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے گھر میں شہد پیتے تھے (ورواں ٹھہرتے تھے پھر برابر اور حفصہ رضی اللہ عنہما) کا اس پر اتفاق ہوا کہ ہم میں سے جس کے پاس بھی آنسو زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے یہاں سے شہد پی کر آئے کے بعد داخل ہوں تو وہ کچھ کر کیا آپ نے پیاز کھائی ہے، آپ کے منہ سے پیاز کی بو آتی ہے (چنانچہ جب آپ تشریف لائے تو بیان کے مطابق کہا گیا۔ آنسو گریدو کہ بہت ناپسند فرماتے تھے) آپ نے فرمایا میں نے پیاز نہیں کھائی ہے

البتہ زینب بنت جحش کے یہاں شہد بیا کرتا تھا لیکن اب ہرگز نہیں پیوں گا۔ میں نے اس کی قسم کھائی ہے لیکن تم کسی سے اس کا ذکر نہ کرنا (اس پر مذکورہ بالا آیت نازل ہوئی)

**باب ۸۸۹** تَبَتَّغِي مَرْصَاةَ اَزْوَاجِكَ  
قَدْ قَرَأَ مِنَ اللّٰهِ لَكُمْ تَحْلَةً اَيْمَانِكُمْ

۲۰۲۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَحْدِثُ أَنَّهُ قَالَ مَكَثْتُ سَنَةً أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ عَمْرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنْ آيَةٍ فَمَا اسْتَطَعْتُ أَنْ أَسْأَلَهُ هَيْبَةً لَهُ حَتَّى خَرَجَ حَاجًّا فَخَرَجْتُ مَعَهُ فَلَمَّا رَجَعْتُ دَكُّنَا بَعْضُ الظُّلُمِ حَدَّثَنَا إِلَى الْأَرَاكِ لِحَاجَةٍ لَهُ قَالَ فَوَقَفْتُ لَهُ حَتَّى تَرَعْتُ سِرَّتُ مَعَهُ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَزْوَاجِهِ فَقَالَ تِلْكَ حَقِصَةٌ وَهَائِلَةٌ قَالَ فَقُلْتُ وَاللَّهِ إِنْ كُنْتُ أَلْرِيدُ أَنْ

۸۸۹- آپ اپنی بیویوں کی خوشی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔  
اللہ نے تمھارے لیے قسموں کا کھونا مقرر کر دیا ہے۔

۲۰۲۰- ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان ابن بلال نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے، ان سے عبید بن حنین نے کہ آپ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا۔ آپ نے فرمایا ایک آیت کے متعلق عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے پوچھنے کے لیے ایک سال تک میں گوگو میں مبتلا رہا۔ آپ کا اتنا رعب تھا کہ میں آپ سے نہ پوچھ سکا۔ آخر آپ حج کے لیے گئے تو میں بھی آپ کے ساتھ ہویا۔ واپسی میں جب ہم راستہ میں تھے تو رفع حاجت کے لیے آپ پیلو کے درختوں میں گئے۔ بیان کیا کہ میں آپ کے انتظار میں کھڑا رہا۔ جب آپ فارغ ہو کر آئے تو پھر میں آپ کے ساتھ چلا۔ اس وقت میں نے کہا امیر المؤمنین! اہل المؤمنین میں وہ کونسی دو عورتیں تھیں جنھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے منصوبہ بنایا تھا، آپ نے فرمایا کہ حفصہ اور

أَسَأَلَكَ عَنْ هَذَا مِنْذُ سَنَةٍ كَمَا اسْتَطَعْتُ حَبِيبُ  
لَكَ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ مَا ظَنَنْتَ أَنَّ عِدَّتِي مِنْ عِلْمِي  
فَأَسَأَلْنِي فَإِنْ كَانَ لِي عِلْمٌ خَبَرْتُكَ بِهِ قَالَ ثُمَّ  
قَالَ عُمَرُو اللَّهِ إِنْ كُنَّا فِي الْحَاوِلِيَّةِ مَا نَعُدُّ  
لِلنِّسَاءِ أَمْراً حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِمْ مَا أَنْزَلَ  
وَقَسَمَ لَهُمْ مَا قَسَمَ قَالَ بَيْنَنَا أَنَا فِي أَمْرِ  
أَتَأْمُرُكَ إِذْ قَالَتْ لِمَ أَتَى كَوْصَنْتُ كَذَا وَكَذَا  
قَالَ فَقُلْتُ لَهَا مَا لَكَ وَمَا هُمَا فِيمَا تَكَلِّفُكَ  
فِي أَمْرِ أُرِيدُهُ فَقَالَتْ لِي حَبَّابُكَ يَا ابْنَ الْخَطَابِ  
مَا تُرِيدُ أَنْ تَرَاجَعَ أَنْتَ؟ وَإِنْ أَتَيْتُكَ لَتُرَاجِعَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَظَلَ يَوْمَهُ  
غَضَبَانِ - فَقَامَ عُمَرُ فَآخَذَ بِرَأْسِهِ مَكَاتَهُ حَتَّى  
دَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ فَقَالَ لَهَا يَا بَنِيَّةُ إِنَّكَ لَتُرَاجِعِينَ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَظَلَ يَوْمَهُ  
غَضَبَانِ - فَقَالَتْ حَفْصَةُ وَاللَّهِ إِنَّا لَنَرَا جَعَلْتُ  
تَعْلِيمِينَ أَتَى أَحَدُ رِيكَ عَقُوبَةَ اللَّهِ وَغَضَبَ  
رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِيَّةُ لَا يُغَيِّرَنَّكَ  
هَذِهِ الْبَنَى أَجْجَبَهَا حُسْنَهَا حُبَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِيَّةُ عَاثِلَةُ - قَالَ ثُمَّ خَرَجْتُ  
حَتَّى دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ يَقْرَأُ بَنِي مِنْهَا فَكَلَّمْتُهُمَا  
فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ حَبَّابُكَ يَا ابْنَ الْخَطَابِ دَخَلْتُ  
فِي كُلِّ عَمَلٍ حَقٌّ تَبْتَغِي أَنْ تَدْخُلِي بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآزْوَاجِهِ فَآخَذَ نَبِيَّ وَاللَّهِ  
أَخْذًا كَسَرْتَنِي عَنْ بَعْضِ مَا كُنْتُ أَجِدُ فَخَرَجْتُ  
مِنْ عِنْدِهَا وَكَانَ لِي صَاحِبٌ مِنَ الْأَنْصَارِ  
إِذَا خَبَرْتُ أَتَانِي بِالْخَبَرِ وَإِذَا أَتَابَ كُنْتُ أَنَا أَيْتُهُ  
بِالْخَبَرِ - دَعْنِي نَخْوَتُ مَلِكًا مِنْ مُلُوكِ  
حَسَنَانَ ذِكْرًا لَنَا أَنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَسِيرَ إِلَيْنَا فَقَدْ  
إِمْتَلَأَتْ صُدُورُنَا مِنْهُ فَإِذَا صَاحِبِي الْأَنْصَارِيُّ

عائشہ (رضی اللہ عنہا) بیان کیا کہ میں نے عرض کی، مجھ میں یہ سوال آپ  
سے کرنے کے لیے ایک سال سے ارادہ کر رہا تھا لیکن آپ کے رعب  
کی وجہ سے پوچھنے کی ہمت نہیں ہوتی تھی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا  
ایسا نہ کیا کرو جس مسئلہ کے متعلق تمہارا خیال ہو کہ میرے پاس اس  
سلسلے میں کوئی علم ہے تو پوچھ لیا کرو۔ اگر میرے پاس واقعی اس کا علم  
ہو تو تمہیں بتا دیا کروں گا۔ بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ گواہ  
ہے۔ جاہلیت میں ہماری نظریں عورتوں کی کوئی حیثیت نہیں تھی، یہاں  
تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں وہ احکام نازل کیے جو نازل کرنے  
تھے یعنی ان کے ساتھ حسن معاشرت اور دوسرے حقوق سے متعلق اور  
ان کے حقوق مقرر کیے جو مقرر کرنے تھے۔ فرمایا کہ ایک دن میں سوچ  
رہا تھا کہ میری بیوی نے مجھ سے کہا کہ بہتر ہے اگر تم اس معاملہ کو فلاں  
فلاں طرح کرو رہیں گے کہا تھا را اس میں کیا کام۔ معاملہ مجھ سے متعلق  
ہے تم اس میں دخل دینے والی کون ہو۔ میری بیوی نے اس پر کہا حیرت  
ہے تمہارے اس طرز عمل پر۔ ابن خطاب بقم اپنی باتوں کا جواب برداشت  
نہیں کر سکتے۔ تمہاری لڑکی (حفصہ رضی اللہ عنہا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم کو جواب دیتی ہے۔ ایک دن تو اس نے حضور کو غصہ کر دیا تھا۔ عمر  
رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور اپنی چادر اوڑھ کر حفصہ رضی اللہ عنہا کے  
یہاں تشریف لے گئے اور فرمایا بیٹی! کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کی باتوں کا جواب دیتی ہو، یہاں تک کہ تم نے آنحضور کو دن بھر ناراض رکھا۔  
حفصہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی واللہ! ہم آنحضور کو جواب دیتے ہیں (عمر  
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ) میں نے کہا جان لو میں تمہیں اللہ کی سزا اور اس کے  
رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضی سے ڈراتا ہوں۔ بیٹی! اس کی وجہ سے  
دھوکا میں نہ آجانا جس نے حضور اکرم کی محبت حاصل کر لی ہے، آپ کا  
اشارہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف تھا۔ فرمایا پھر میں ہاں سے نکل کر  
ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا کیونکہ وہ بھی میری رشتہ دار  
تھیں۔ میں نے ان سے بھی گفتگو کی، انھوں نے کہا حیرت ہے ابن خطاب!  
آپ ہر معاملہ میں دخل اندازی کرتے ہیں اور اب چاہتے ہیں کہ آنحضور اللہ  
ان کی ازواج کے معاملات میں بھی دخل دیں۔ واللہ! انھوں نے میری  
ایسی گرفت کی کہ میرے غصہ کو زور کے رکھ دیا۔ میں ان کے گھر سے باہر نکل آیا

میرے ایک انصاری ساتھی تھے جب میں حضور اکرمؐ کی مجلس میں حاضر ہوتا تو مجلس کی تمام باتیں مجھ سے آکر بتایا کرتے تھے اور جب وہ حاضر نہ ہوتے تو میں انہیں آکر بتایا کرتا تھا۔ اس زمانہ میں ہمیں غسانی کے بادشاہ کی طرف سے خطرہ تھا۔ اطلاع ملی تھی کہ وہ ہم پر چڑھائی کا ارادہ کر رہا ہے۔ چنانچہ ہمارے دربار میں ہر وقت ہی خطرہ منڈلاتا رہتا تھا چنانکہ میرے انصاری ساتھی نے دروازہ کھٹکھٹایا اور کہا کھولو کھولو میں نے کہا معلوم ہوتا ہے غسانی آگئے۔ انھوں نے کہا بلکہ اس سے بھی زیادہ اہم معاملہ درپیش ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج سے علیحدگی اختیار کر لی ہے۔ میں نے کہا حفصہ اور عائشہ کی ناک غبار آلود ہو چنانچہ میں نے اپنا کپڑا پہنا اور باہر نکل آیا۔ میں جب پہنچا تو حضور اکرمؐ اپنے بالاجانبہ میں تشریف رکھتے تھے جس سیڑھی سے چڑھا جاتا تھا۔ حضور اکرمؐ کا ایک حبشی غلام سیڑھی کے سرے پر موجود تھا۔ میں نے کہا آنحضورؐ سے عرض کرو کہ عمر بن خطاب آیا ہے اور اندرانے کی اجازت چاہتا ہے پھر میں نے آنحضورؐ کی خدمت میں پہنچ کر اپنا سارا واقعہ سنایا۔

جب میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی گفتگو پر پہنچا تو آپؐ نے تبسم فرمایا۔ اس وقت آنحضورؐ کھجور کی ایک چٹائی پر تشریف رکھتے تھے۔ آپؐ کے جسم مبارک اور اس چٹائی کے درمیان کوئی اور چیز نہیں تھی۔ آپؐ کے رکے نیچے ایک چڑے کا نکیہ تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ پاؤں کی طرف سلم کے پتوں کا ڈھیر تھا اور سر کی طرف مشکیزہ لٹک رہا تھا۔ میں نے چٹائی کے نشانات آپؐ کے پہلو پر دیکھے تو رو پڑا۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا کس بات پر رونے لگے؟ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! قصور کسریٰ کو دنیا کا ہر طرح کا آرام و راحت حاصل ہے۔ حالانکہ آپ اللہ کے رسول ہیں، آنحضورؐ نے فرمایا کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ ان کے حصہ میں دنیا ہے اور ہمارے حصہ میں آخرت؟

يَدَّيْ الْبَابِ فَقَالَ لِمَ نَمَحَ فَقُلْتُ جَاءَ الْفَتَايُ فَقَالَ بِنْتُ نَشْدُ مِنْ ذَلِكَ إِحْتَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَزْوَاجَهُ فَقُلْتُ رَغِمَ أَنْفُ حَفْصَةَ وَ عَائِشَةَ فَأَخَذْتُ ثَوْبِي فَأَخْرَجْتُهُ حَتَّى جِئْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَشْرَبَةٍ لَهُ يَنْفُ عَلَيْهِ دَعْلَامٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْوَدَ عَلَى رَأْسِ الدَّرَجَةِ فَقُلْتُ لَهُ قُلْ هَذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَأَذِنَ لِي قَالَ عُمَرُ فَقَصَصْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْحَدِيثَ. فَلَمَّا كُنْتُ حَدِيثُ أُمِّ سَلَمَةَ تَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَتْهُ لَعَلَّيْ حَصِيرٌ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ وَدُمْتُ رَأْسِيهِ وَسَادَةً تَنْ أَدِيمَ حَشْرَهَا لَيْفٌ وَإِنْ جُنْدَ لِحْلِيهِ قَدْ رَضَا مَصْبُورًا وَجُنْدَ رَأْسِيهِ أَهْبَ مَعْلَقَةً فَرَأَيْتُ أَثَرَ الْحَصِيرِ فِي جَنْبِهِ فَبَكَيْتُ فَقَالَ مَا يُبْكِيكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ كِسْرَى وَتَيْصَرَ فِيمَا هُمَا فِيهِ وَأَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونُ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْآخِرَةُ؟

**باب ۵۹** وَإِذَا أَسْرَأَ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ

أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا فَلَمَّا تَبَيَّنَتْ لَهُ وَأَظْهَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ عَرَفَ بَعْضَهُ وَأَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ فَلَمَّا تَبَيَّنَا هَا يَهُ قَالَتْ مَنْ أَنْبَأَكَ هَذَا قَالَ نَبَاتِي الْعَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ - فِيهِ عَائِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۸۹۰۔ اور جب نبیؐ نے ایک بات اپنی بیوی سے چپکے سے

فرمائی۔ پھر جب ان کی بیوی نے وہ بات کسی اور کو بتادی اور اللہ نے نبیؐ کو اس کی خبر دی تو نبیؐ نے اس کا کچھ حصہ بتلادیا اور کچھ کو ٹال گئے۔ پھر جب نبیؐ نے ان بیوی کو وہ بات بتلا دی تو وہ بولیں کہ آپ کو کس نے اس کی خبر دی؟ آپؐ نے کہا کہ مجھے خبر دی علم رکھنے والے نے۔ اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی بھی ایک حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے ہے۔

۲۰۲۱۔ ہم سے علیؑ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی

۲۰۲۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا

ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی کہ کہا کہ میں نے عبید بن حنین سے سنا۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا۔ آپ بیان کرتے تھے کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے ایک مسئلہ پوچھے گا ارادہ کیا اور عرض کی امیر المؤمنین! وہ کون دو عورتیں تھیں جنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں منصوبہ بنایا تھا؟ ابھی میں نے اپنی بات پوری بھی نہیں کی تھی کہ آپ نے فرمایا عائشہ اور حفصہ نے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اے دونوں (بیبیوں) اگر تم اللہ کے سامنے توبہ کر لو تو تمھارے دل (اسی طرف) مائل ہو رہے ہیں۔ صغیت اور اصغیت میلان کے معنی میں آتے ہیں۔ رصفی لای تمیل۔ اور اگر نبی کے مقابلہ میں تم کا ردوائیاں کرتی رہیں تو نبی کا رفیق تو اللہ ہے اور جبریل ہیں اور نیک مسلمان ہیں اور ان کے علاوہ فرشتے مددگار ہیں۔ ”طہیر“ بمعنی عون۔ ”تظاہرون“ ای تعاون۔ مجاہد نے فرمایا کہ ”توا انفسکم والبلکم“ اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اللہ سے تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت کرو۔ اور انھیں ادب سکھاؤ۔

۲۰۲۲۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عبید بن حنین سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے ان دو عورتوں کے متعلق سوال کرنا چاہا۔ جنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پلان بنایا تھا۔ ایک سال میں اسی جیسے بیس میں رہا اور مجھے کوئی موقوفہ نہیں ملا تھا۔ آخر آپ کے ساتھ حج کے لیے نکلا واپسی میں جب ہم مقام ظہران میں تھے تو عمر رضی اللہ عنہ رفع حاجت کے لیے گئے۔ پھر فرمایا میرے لیے وضو کا پانی لاؤ۔ میں ایک برتن میں پانی لایا اور آپ کو وضو کرنے لگا۔ مناسب موقعہ دیکھ کر میں نے عرض کی امیر المؤمنین! وہ دو عورتیں کون ہیں جنھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پلان بنایا تھا۔ ابھی میں نے اپنی بات پوری بھی نہ کی تھی کہ آپ نے فرمایا عائشہ اور حفصہ! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور اگر نبی تمھیں طلاق دیدیں تو ان کا پروردگار تمھارے عوض انھیں تم سے بہتر عیال دے دے گا، اسلام والیاں، ایمان والیاں فرمانبرداری کرنے والیاں توبہ کرنے والیاں، عبادت کرنے والیاں، روزہ رکھنے والیاں، شوہر دیدہ بھی اور کنواریاں بھی“

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ حَنْبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ أَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْمَرْأَتَيْنِ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا أَتَمَمْتُ كَلَامِي حَتَّى قَالَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ قَوْلُهُ إِنَّ تَتَوَبَّأَ إِلَى اللَّهِ فَغَدَا صَفَتْ فُلُوبُكُمَا صَغُوتُ رَأْسِيَّتُ مَلَكْتُ لِيَتَصَخَّرَ لِيَمِيلُ - وَإِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَلِكَ ظَهِيرٌ - عَوْنٌ - تَظَاهَرُونَ تَعَاوَنُونَ وَقَالَ فَيُجَاهِدُ فَوْراً أَلْفُكُمْ وَآهِيكُمْ - أَدْمُونَ أَلْفُكُمْ وَآهِيكُمْ - يَتَقَوَّى اللَّهُ وَآدِبُكُمْ

۲۰۲۲۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَفْتُ سَنَةً فَلَمْ أَجِدْ لَهُ مَوْضِعًا حَتَّى خَرَجْتُ مَعَهُ حَاجًّا فَلَمَّا كُنَّا بِظَهْرَانَ ذَهَبَ عُمَرُ لِحَاجَتِهِ فَقَالَ أَدْرِكْنِي يَا وَصْوَرُ فَأَدْرَكْتُهُ بِالْأَدَاةِ فَجَعَلْتُ أَسْأَلُ عَلَيْهِ وَرَأَيْتُ مَوْضِعًا فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْمَرْأَتَيْنِ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَمَا أَتَمَمْتُ كَلَامِي حَتَّى قَالَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ عَنِّي رَبُّهُ إِنَّ طَلَقَكُنَّ أَنْ يُبَيِّدَ لَكِ أَدْوَابًا خَيْرًا مِنْكُنَّ مُسْلِمَاتٍ مُؤْمِنَاتٍ قَانِعَاتٍ تَائِبَاتٍ حَاطَاتٍ سَائِلَاتٍ تَبْتَاطٍ وَآبِكَارٍ

۲۰۲۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ حَوْبٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِرَجُلٍ مِمَّنْ نَسَاؤُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَيْرَةِ عَلَيْهِ قَعْلَتْ لَهُمْ هَنَى رَبِّهِ لَنْ طَلَّقْنِ أَنْ يُبْذِلَهُ أَرْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنْ حَتَّى تَكُنْتَ هَذِهِ الْأَيَّةُ ۝

باب ۸۹۱ تَبَارَكَ الَّذِي يَبْدِئُ الْمُلُكَ ۝

الْتِفَاتُ، الْإِخْتِلَافُ، وَالْتِفَاتُ

وَاجِدٌ تَمَيُّزٌ تَقْطَعُ مِنْهَا كَيْفَا جَوَانِبُهَا

تَدْعُونَ دَعْوَةَ دَعْوَةٍ مِثْلُ تَدْعُونَ وَ

تَدْعُونَ دَعْوَةً دَعْوَةً يَضْرِبُ بِأَجْزَائِهِمْ

وَقَدْ جَاءَهُ صَافَاتُ بَسْطُ أَجْزَائِهِمْ

وَلَعَلَّكُمْ أَلْفُكُمْ ۝

باب ۸۹۲ تَابَعُوا ۝

وَقَالَ تَبَادُلُ حَرْفٍ فِي الْفُسْهُمِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَصَّائُونَ أَضَلُّنَا

مَكَانَ جَنَّتِنَا وَقَالَ عِيْزَةُ كَالصَّوْنِ

كَالْقَسْمِ الْبَصَرُ مِنَ الْبَصَلِ وَالْأَيْلِ

الْبَصَرُ مِنَ الشَّهَادَةِ وَهُوَ أَيْضًا كُلُّ رَمَلَةٍ

الْبَصَرُ مِنَ مَعْظَمِ الرَّمْلِ وَالصَّوْنِ

أَيْضًا الْمَصْرُومُ مِثْلُ قَتِيلٍ وَمَقْتُولٍ ۝

باب ۸۹۳ عَتَلُ بَعْدَ ذَلِكَ زَيْنُجٍ ۝

۲۰۲۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ حَوْبٍ حَدَّثَنَا حَبِيبٌ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ

إِسْرَئِيلَ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ عُثْبَانَ بْنِ عِثْبَانَ عَنْ

ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَتَلُ بَعْدَ ذَلِكَ

زَيْنُجٍ قَالَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ لَهُ زَنْبَةٌ

يَعْلُ زَنْبَةُ الشَّاةِ ۝

۲۰۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو لَيْعٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

۲۰۲۳۔ ہم سے عمرو بن حوہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج آنحضور کو غیرت دلانے کے لیے مجتمع ہو گئیں تو میں نے ان سے کہا: اگر نبی تمہیں طلاق دیں تو ان کا پروردگار تمہارے عوض انہیں تم سے بہتر بیویاں دے دیگا۔ چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی۔

۸۹۱۔ سورہ تبارک النری مجیدہ الملک۔

”التفات“ بمعنی الاختلاف، ”التفات“ اور ”التفات“

ہم معنی ہیں۔ ”تمیز“ تقطع۔ ”مناکبہا“ اے جو انہا۔ ”تدعون“

اور تدعون ایک ہی جیسے تذکرون اور تذکرون۔

تد یقبضن“ ای بھڑن با جماعتیں۔ اور مجاہد نے فرمایا کہ

”صافات“ سے مراد ان کے بازوؤں کا پھیلا نا ہے ”لغز“

معنی الکفور ہے۔

۸۹۲۔ سورہ ن والقلم۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”تجافون“ بمعنی تبتون ہے۔

رازداری اور آہستہ آہستہ بات کرنا اور فتادہ نے فرمایا کہ ”حد“

ای حد القسم۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”لصابون“ یعنی ہم

اپنی جنت کی جگہ بھول گئے۔ غیر ابن عباس نے فرمایا ”کا لصریم“ یعنی

اس صبح جیسا جو رات سے کٹ جاتی ہے یا اس رات جیسا جو دن

کٹ جاتی ہے ہر اس ریت پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے جو ریت کے

تودہ سے الگ ہو جائے۔ العریم معنی مصرم بھی استعمال ہے جیسے قتل بھی قتل۔

۸۹۳۔ ”سخت مزاج ہے اس کے علاوہ بدنسب بھی ہے۔

۲۰۲۴۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ نے حدیث بیان

کی، ان سے اسرائیل نے، ان سے ابو حصین نے، ان سے مجاہد نے،

اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آیت سخت مزاج ہے اس کے

علاوہ بدنسب بھی ہے ”کے متعلق فرمایا کہ یہ آیت قریش کے ایک شخص کے متعلق

نازل ہوئی تھی (اس کی گردن میں) ایک نشانی تھی۔ جیسے بکری میں نشانی ہوتی

ہے (کہ بعض بکریوں میں کوئی عضو زائد ہوتا ہے)

۲۰۲۵۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی



ان سے معبد بن خالد نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عارث بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کیا میں تمہیں اہل جنت کے متعلق نہ بتا دوں وہ دیکھنے میں کمزور و ناتوان ہوگا (لیکن اللہ کے یہاں اس کا مرتبہ یہ ہوگا کہ) اگر کسی بات پر اللہ کی قسم کھائے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور پوری کر دے گا اور کیا

مَعْبِدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهَبٍ الْخَزَاعِيَّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَوْعِيٍّ مُتَعَفِّفٍ كَذَا قَسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّةَ - أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ كُلِّ غُلٍّ جَذَاطٍ مُسْتَكْبِرٍ ۚ

میں تمہیں اہل دوزخ کے متعلق نہ بتا دوں۔ ہر بد خو، بوجھل جسم والا اور مغرور ۚ

۸۹۴۔ وہ دن (یاد کرنے کے قابل ہے جب ساق کی تجلی فرماں جائے گی)۔

بَاب ۸۹۴ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ ۚ

۲۰۲۶۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے خالد بن یزید نے، ان سے سعید بن ابی بلال نے ان سے زید ابن اسلم نے ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ ہمارا رب رقیامت کے دن اپنی ساق کی تجلی فرمائے گا اس وقت ہر مؤمن مرد اور ہر مؤمن عورت اس کے لیے سجدہ میں گر پڑے گی البتہ وہ باقی رہ جائیں گے جو دنیا میں دکھا دے اور شہرت کے لیے سجدہ کرتے تھے اور جب وہ سجدہ کرنا چاہیں گے تو ان کی پیٹھ تختہ ہو جائے گی (اور وہ سجدہ کے لیے مڑ نہ سکیں گے)

۲۰۲۶۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا الْكَثِيبُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُكْشَفُ رَبُّنَا عَنْ سَاقِهِ فَيَسْجُدُ لَهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ وَابْنَتِي مَنْ كَانَ يَسْجُدُ فِي الدُّنْيَا رِثَاءً قِسْمَةً فَيَذَّهَبُ لِيَسْجُدَ فَيَعُودَ ظَهْرُهُ كَطَنَقًا قَدِ اجْدَا ۚ

بَاب ۸۹۵ الْحَادَّةُ

عَيْنُهُ تَأْتِيهِ يُرِيدُ فِيهَا الرِّثَاءَ - الْقَامِيَّةُ : السَّوْتَةُ الْأُولَى الَّتِي مِثْلُهَا ثُمَّ أَحْيَا بَعْدَهَا مِنْ أَحَدٍ - عَنْهُ حَاجِزٌ أَحَدٌ يَكُونُ لَجَمْعٍ وَلِلْوَاحِدِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْوَتَيْنِ رِثَاءُ الْقَلْبِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَعْنٌ كَثُرَ - دَيْقَانٌ بِالتَّعَاقُبِ يَطْفِئَانِمْ - وَيُقَالُ طَعْنَتْ عَلَى الْخِزَانِ كَمَا طَعْنُ الْمَاءِ عَلَى قَوْمٍ نُورِج ۚ

۸۹۵۔ "میشہ راضیہ" مرے کی زندگی "القاضیہ" یعنی پہلی موت جو مجھے آئی تھی۔ پھر میں اس کے بعد زندہ نہ ہوتا "من احد عنہ حاجزین" احد جمع اور واحد دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا "الوئین" نگہ دل کو کہتے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا "طعن" کثر۔ "بالطاعیہ" ان کی سرکشی اور کفر میں زیادتی کی وجہ سے کہا گیا۔ "طفت علی الخزان" یعنی ہوا قابو سے باہر ہو گئی۔ اور قوم شہود کو ہلاک کر دیا جیسا کہ پانی نور حبیب السلام کی قدم کے لیے بے قابو ہو گیا تھا۔

۸۹۶۔ سورہ سال سائل ۚ

"الفصیلة" یعنی اس کے آباء میں سب سے قریبی جس سے

بَاب ۸۹۶ سَالٍ سَائِلٌ ۚ الْفَصِيلَةُ : امْعَدُ آبَاؤَهُ الْقُرْبَى إِلَيْهِ

وہ خیلا ہوا ہے اور جس کی طرف اس کی نسبت کی جا، شریک کسی کو  
 ”لشوی“ دونوں ہاتھ، دونوں پاؤں، اطراف بدن اور میں سے  
 سر کا چمڑا، سب کے لیے ”شواہ“ کا لفظ استعمال ہوتا  
 ہے اور جسم انسانی کا ہر وہ حصہ جہاں سے قتل نہ کیا جاتا ہو۔  
 ”غوی“ ہے۔ ”عزہ“ بمعنی جماعات ہے اس کا واحد عزرة  
 استعمال ہوتا ہے ۛ

۸۹۷- سورۃ انا ارسلناہ

”اٹوارا“ یعنی طرح طرح سے۔ ہونے میں ”عدا طورہ“ یعنی  
 اپنے مرتبہ سے تجاوز کر گیا۔ ”الکبار“ بالتشدید میں ”اکبار“  
 دبا تخفیف کے مقابلہ میں شدت پائی جاتی ہے۔ اسی طرح  
 ”جمال“ دبا تشدید میں جیل سے زیادہ مبالغہ ہے۔ یہی حال  
 ”کبار“ کا اور کبر اور کبار دجہ تخفیف کے ساتھ ہو گا بھی ہے  
 عرب بولتے تھے ”رجل حسان وجمال“ اسی طرح تخفیف کے  
 ساتھ ”حسان اور جمال“ بھی ”دیارا“ دور سے مشتق ہے۔  
 البتہ اگر فیعال کے وزن پر لیا جائے تو یہ دوران سے ہو گا۔  
 جیسے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ”الحی القیام“ پڑھا وقت سے ان  
 کے گزرنے کہا کہ ”دیارا“ بمعنی احدا ہے ”تبارا“ ای ہلا کا  
 ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”مدارا“ یعنی بعض بعض  
 کے پیچھے۔ ”وقارا“ ای عظمت۔

۲۰۲۷- ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے  
 خبر دی انھیں ابن جریر نے اور عطاء نے بیان کیا اور ان سے ابن عباس  
 رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جو بت نوح علیہ السلام کی قوم میں پوجے جاتے  
 تھے، بعد میں وہی عرب میں پوجے جانے لگے تھے ”دو“ دومۃ الجندل میں  
 بنی کلب کا بت تھا۔ ”سواع“ بنی ہزیل کا تھا ”یعقوب“ بنی مراد کا تھا۔  
 اور مراد کی شاخ بنی غطفان کا جو وہابی جوف میں قوم سبا کے پاس  
 رہتے تھے ”یعقوب“ بنی ہمدان کا بت تھا ”نسر“ حیر کا بت تھا جو ذوالکحلہ  
 کے آل میں تھے۔ یہ پانچوں نوح علیہ السلام کی قوم کے صالح افراد کے نام  
 تھے جب ان کو وفات ہو گئی تو شیطان نے ان کی قوم کے دل میں ڈالا  
 کہ اپنی مجلسوں میں جہاں وہ بیٹھتے تھے بت نصب کر لیں۔ اور ان

یَنْتَحِی مِنْ لَنْتَحِی۔ لَشَوِی : اَلْبَیِّنَانِ  
 دَاوُودَ جَلَدَانِ وَالْاَطْرَافُ وَجَلَدَةُ  
 التَّرَائِسُ یُقَالُ لَهَا شَوَاةٌ۔ وَمَا  
 کَانَ غَیْرُ مَقْتِلٍ فَهَوَ شَوِی۔ وَ  
 اَلْعِزُّوْنَ : اَلْجَمَاعَاتُ۔ وَادَّجَدَهَا  
 عِزَّةٌ ۛ

باب ۸۹۷ اِنَّا اَرْسَلْنَا ۛ

اَطْوَارًا، هَوَا كَذَا وَطَوَا كَذَا۔ یُقَالُ  
 عَدَا طَوْرَةً اِی قَدَرًا۔ وَالتَّكْبَارُ اشْدُّ  
 مِنَ التَّكْبَارِ وَكَذَلِكَ جَمَالٌ دَجِیْلٌ  
 رَدُّهَا اشْدُّ مَبَالِغَةً۔ وَكَبَارٌ اَتَكْبِیْرُ  
 وَكَبَارٌ اَیْضًا بِالتَّخْفِیْفِ۔ وَالتَّعَدُّبُ  
 تَعْدُلُ رَجُلٌ حَسَنٌ وَجَمَالٌ وَحَسَنٌ  
 مُتَعَفِّفٌ وَجَمَالٌ مُتَعَفِّفٌ۔ دِیَارًا مِنْ  
 دُورٍ۔ وَنَكِیْنُهُ یُقَالُ مِنَ الدَّوْدَانِ  
 كَمَا قَرَأَ عُمَرُ اَلْحِیَ الْقَیَامُ وَهِيَ مِنْ  
 قُمْتُ۔ وَقَالَ عَمْرُو دِیَارًا اَحَدًا  
 تَبَارًا۔ هَلَاكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَدَارًا  
 یَتَّبِعُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَقَالَ۔ عَظَمَةٌ ۛ

۲۰۲۷- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُوسٰی اَخْبَرَنَا هِشَامٌ  
 عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ وَقَالَ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ  
 عَنْهُمَا صَارَتِ الْاَدْنَمَانِ الَّتِیْ کَانَتْ فِیْ قَوْمِ نُوْجٍ  
 فِی الْعَرَبِ بَعْدَ اَمَّا دُوْدٌ کَانَتْ یُکَلِّبُ بِدَاوَمَةِ  
 الْجُنْدَلِ فَاَمَّا سَوَاعٌ کَانَتْ لِهَذِیْلِ وَاَمَّا یَعُوْبُ  
 فَکَانَتْ لِعَمْرٍا لِعَبْنِیْ عَطِیْفٍ بِالْجَوْفِ عِنْدَ  
 سَبَاٍ فَاَمَّا یَعُوْبُ وَکَانَتْ لِهَمْدَانَ فَاَمَّا نَسْرٌ  
 فَکَانَتْ لِحَمِیْرٍ لِاَیْدِی الْکَلَابِ اَسْمَاءُ رِجَالٍ  
 صَالِحِیْنَ مِنْ قَوْمِ نُوْجٍ فَلَمَّا هَدَّکُمْ اَدْحٰی  
 الشَّیْطَانُ اِلٰی قَوْمِهِمْ اَنْ اَنْصُبُوْا اِلٰی جِبَالِهِمْ

بتوں کے نام اپنے صالح افراد کے نام پر رکھ لیں۔ چنانچہ ان لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ اس وقت (ان بتوں کی عبادت نہیں ہوئی لیکن جب وہ لوگ بھی مر گئے جنہوں نے بت نسب کیے تھے اور صورت حال کا علم لوگوں کو نہ رہا تو ان کی عبادت ہونے لگی۔

۸۹۸۔ سورہ قمل اوحی الی۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لہذا ”بمعنی اعوانا ہے

۲۰۲۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابوعمانہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بشر نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے ساتھ سوق عکاظ دیکھ اور طائف کے درمیان ایک وادی جہاں عربوں کا ایک مشہور میلہ لگتا تھا، کا قصد کیا۔ اس زمانہ میں شیاطین تک آسمانوں کی خبروں کے پہنچنے میں رکاوٹ قائم کر دی گئی تھی اور ان پر شہاب ثاقب چھوڑے جاتے تھے۔ جب شیاطین اپنی قوم کے پاس لوٹ کر آئے تو ان کی قوم نے ان سے پوچھا کہ کیا بات ہوئی؟ انہوں نے بتایا کہ آسمان کی خبروں اور ہمارے درمیان رکاوٹ قائم کر دی گئی ہے اور ہم پر شہاب ثاقب چھوڑے گئے ہیں، انہوں نے کہا کہ آسمان کی خبروں اور تمہارے درمیان رکاوٹ قائم ہونے کی وجہ یہ ہے کہ کوئی خاص بات (جیسے نبی کی بعثت، پیش آئی ہے اس لیے روئے زمین کے مشرق و مغرب میں پھیل جاؤ اور پتہ لگاؤ کہ کونسی بات پیش آگئی ہے۔ چنانچہ شیاطین مشرق و مغرب میں پھیل گئے تاکہ اس بات کا پتہ لگائیں کہ آسمان کی خبروں کے ان تک پہنچنے میں جو رکاوٹ پیدا کی گئی ہے وہ کس عظیم واقعہ کی بنا پر ہے بیان کیا کہ جو شیاطین اس کھوج میں نکلے تھے ان کا ایک گروہ تہامہ کی طرف بھی آ نکلا (جو کہ منظر سے ایک دن کی مسافت پر ہے) جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوق عکاظ کی طرف جاتے ہوئے کھجور کے ایک باغ کے پاس ٹھہرے تھے۔ آنحضرت اس وقت صحابہ کے ساتھ فجر کی نماز پڑھ رہے تھے۔ جب شیاطین نے قرآن مجید سنا تو اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔ پھر انہوں نے کہا کہ یہی ہے وہ جس کی وجہ سے تمہارے اور آسمان کی خبروں کے درمیان رکاوٹ پیدا ہوئی ہے اس کے بعد وہ اپنی قوم کی طرف لوٹ آئے اور ان سے کہا (جیسا کہ قرآن نے ان کا قول

الَّتِي كَانُوا يَجْلِسُونَ أَنْصَابًا وَنَمْرُهَا يَأْسَأُ مِنْهُمْ  
فَفَعَلُوا فَمَنْ تَعَمَّدَتْ حَتَّى إِذَا هَلَكَ أُولَئِكَ  
تَلَسَّخَ الْعِلْمُ عِيدَتْ

بَابُ ثَلَاثِينَ قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ - لَيْدًا - أَعْوَانًا

۲۰۲۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
أَبُو عَمَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَامِدِينَ  
إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ وَفَدَّ جَيْلَ بَيْنَ الشَّيَاطِينِ وَبَيْنَ  
خَبَرِ السَّمَاءِ فَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ فَرَجَعَتْ  
الشَّيَاطِينُ فَقَالُوا مَا لَكُمْ؟ فَقَالُوا جَيْلَ بَيْنَنَا وَ  
بَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ فَأُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ - قَالَ مَا  
حَالُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ إِلَّا مَا حَدَّثَ فَأَضْرِبُوا  
مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَعَارِبَهَا فَاظْطَرُّوا مَا هَذَا الْأَمْرُ  
الَّذِي حَدَّثَ فَاظْطَرُّوا فَخَضِرُوا مَشَارِقَ الْأَرْضِ  
وَمَعَارِبَهَا يَنْظُرُونَ مَا هَذَا الْأَمْرُ الَّذِي حَالَ بَيْنَهُمْ  
وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ قَالَ فَاظْطَرُّوا الَّذِي تَوَجَّهُوا  
نَحْوَهُ فَمَاتُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَتَخَلَّفُ وَهُوَ عَامِدٌ إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ وَهُوَ نَصِيصٌ  
بِأَمْعَانِيَةٍ صَلَافَةِ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْآنَ تَلَمَّعُوا  
لَهُ فَقَالُوا هَذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ  
السَّمَاءِ فَهَذَا لَيْتَ رَجَعُوا إِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا يَا  
قَوْمَنَا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا نَحْبِبُ يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ  
فَمَا مَنَابِهِ وَلَكِنْ تُشْرِكُ بِرَبِّنَا أَحَدًا وَأَنْزَلَ اللَّهُ  
عَزَّ وَجَلَّ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ  
أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِنَ الْجِنِّ وَإِنَّمَا  
أُوحِيَ إِلَيْنَا قَوْلُ الْحَقِّ

نقل کیا ہے، ”ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے جو راہ راست بتلاتا ہے۔ سو ہم تو اس پر ایمان لے آئے اور ہم اپنے پردہ دگا کر کاشرک کسی کو نہ بنائیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل کی کہ ”آپ کہیے کہ میرے پاس وحی آئی اس بات کی کہ چٹات میں سے ایک جماعت نے قرآن سنا، یہی جنوں کا قول رجوا و پر بیان ہوا، آنحضورؐ پر وحی ہوا تھا۔“

### ۸۹۹۔ سورۃ الزلزلہ

مجاہد نے فرمایا کہ ”وَمُتَّلِ اِیْ اَخْلَصَ حَسَنَ لَہٗ فَرَاہَا“ انکالا  
ای قیوداً۔ ”منفطر بہ“ ای مثقلہ بہ۔ ابن عباس  
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”کثیثاً ہبیلًا“ یعنی رگی  
رواں۔ ”ربیلًا“ ای شدیداً

### ۹۰۰۔ سورۃ المدثر

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”عسیر“ ای شدید  
”قسورہ“ یعنی لوگوں کا شور و غل۔ ابو ہریرہ رضی اللہ  
عنہ اس کے معنی شیر بتاتے ہیں۔ ہر سخت چیز کو ”قسورہ“  
کہہ سکتے ہیں ”مستفردہ“ ای نافرہ مذکورہ

۲۰۲۹۔ ہم سے کئی نے حدیث بیان کی، ان سے دیکھنے نے حدیث بیان  
کی، ان سے علی بن مبارک نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی کثیر  
نے، آنحضورؐ نے ابوسلمہ بن عبد الرحمن سے پوچھا کہ قرآن مجید کی کون سی  
آیت سب سے پہلے نازل ہوئی تھی، آپؐ نے فرمایا کہ ”یا ایہا المدثر“  
میں نے عرض کی کہ لوگ تو کہتے ہیں کہ ”اقرا باسم ربک الذی خلق“ سب  
سے پہلے نازل ہوئی تھی۔ ابوسلمہ نے اس پر کہا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ  
رضی اللہ عنہما سے اس کے متعلق پوچھا تھا۔ اور جوابات ابھی تم نے مجھ سے  
کہی وہی میں نے بھی ان سے کہی تھی لیکن جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ  
میں تم سے وہی حدیث بیان کرتا ہوں جو ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ارشاد فرمائی تھی، آپؐ نے فرمایا تھا کہ میں غار حرا میں ایک مدت کے لیے  
گوشہ نشین تھا جب گوشہ نشینی کے ایام پورے کر کے پہاڑ سے اتر آؤں مجھے  
آواز دی گئی۔ میں نے اس آواز پر اپنے دائیں طرف دیکھا لیکن کوئی چیز نہیں  
دکھائی دی پھر بائیں طرف دیکھا ادھر بھی کوئی چیز نہیں دکھائی دی، سامنے  
دیکھا ادھر بھی کوئی چیز نہیں دکھائی دی، پیچھے کی طرف دیکھا ادھر بھی  
کوئی چیز نہیں دکھائی دی، اب میں نے اپنا سراو پر کی طرف اٹھایا تو مجھے

### یاد ۸۹۹۔ سورۃ النزل

وَقَالَ فَاٰجِدُ وَتَبْتَئِلُ: اَخْلَصَ۔ وَقَالَ  
الْحَسَنُ اَنْكَارًا۔ فَيُؤَدُّ ا۔ مُنْقَطِعًا يَہٗ  
مُثْقَلًا يَہٗ۔ وَتَكَلَّ اِبْنُ عَبَّاسٍ: كَثِيْبًا  
مَّهِيْلًا۔ الرَّمْلُ السَّائِلُ۔ دِيْبِلًا  
شَدِيْدًا

### بانت ۸۹۹۔ سورۃ القدر

قَالَ اِبْنُ عَبَّاسٍ عَسِيْرًا شَدِيْدًا۔  
مُؤَسَّرًا: رَكُوزًا لِّلنَّاسِ دَاوِمًا اَتَمُّهُمْ۔ وَقَالَ  
اَبُو هُرَيْرَةَ اَلَا سَدُّ كُلِّ شَيْءٍ قَسُوْرَةٌ  
مُسْتَفْرَدَةٌ: نَافِرَةٌ مَّذْعُوْرَةٌ

۲۰۲۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا ذَكِيْعٌ عَنْ عَلِيٍّ  
ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ سَأَلَ اَبَا سَلَمَةَ  
ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ اَدَلِّ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ  
قَالَ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُلْتُ يَقُوْلُوْنَ اِقْرَأْ يَا سُوْرَةُ  
رَبِّكَ اَلَّذِي خَلَقَ۔ فَقَالَ اَبُو سَلَمَةَ سَأَلْتُ جَابِرَ  
ابْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ ذَلِكَ فَقُلْتُ  
لَهُ مِثْلَ الَّذِي قُلْتُ فَقَالَ جَابِرٌ لَا اُحَدِّثُكَ  
اِلَّا مَا حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ جَاوَزْتُ بِحَرَامٍ فَلَمَّا قَصَيْتُ جَوَارِي  
هَبَطْتُ فَتَوَدَّيْتُ نَظَرْتُ عَنْ يَمِيْنِي فَلَمَّ اَرَّ  
شَيْئًا وَنَظَرْتُ عَنْ شِمَالِي فَلَمَّ اَرَّ شَيْئًا وَنَظَرْتُ  
اَمَامِي فَلَمَّ اَرَّ شَيْئًا وَنَظَرْتُ خَلْفِي فَلَمَّ اَرَّ شَيْئًا  
فَرَفَعْتُ رَاْسِي فَرَأَيْتُ شَيْئًا فَاتَيْتُ حَدِيْجَةَ  
فَقُلْتُ كَذَبْتَنِي وَصَبُّوا عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا قَالَ  
قَدْ قُرِئَنِي وَصَبُّوا عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا قَالَ فَتَنَزَّلْتُ

يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبِّكَ فَكَبِيرٌ ۝  
 کہا کہ مجھے کپڑا اوڑھا دو اور مجھ پر ٹھنڈا پانی بہاؤ۔ فرمایا کہ پھر انھوں نے مجھے کپڑا اوڑھا دیا اور ٹھنڈا پانی مجھ پر دھاوا۔ فرمایا کہ پھر یہ آیت نازل ہوئی ”اے کپڑے میں لپٹنے والے اٹھ۔ پھر دکافروں کو ڈرائیے اور اپنے پروردگار کی بڑائی بیان کیجیے۔“

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اٹھ پھر کافروں کو ڈرائیے۔“

۲۰۳۰۔ مجھ سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمن بن مہدی اور ان کے غیر (ابوداؤد طیالسی) نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حرب بن شداد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں غار حرا میں گوشہ نشین رہا۔ عثمان بن عمر کی حدیث کی طرح جو انھوں نے علی بن مبارک کے واسطے سے بیان کی۔

۹۰۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور اپنے پروردگار کی بڑائی بیان کیجیے۔“

۲۰۳۱۔ ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی ان سے عبدالصمد نے حدیث بیان کی ان سے حرب نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابوسلمہ سے پوچھا کہ قرآن مجید کی کون آیت سب سے پہلے نازل ہوئی تھی؟ فرمایا کہ ”یا ایہا المدثر“ میں نے کہا مجھے معلوم ہوا ہے کہ ”اقرأ باسم ربك الذي خلق“ سب سے پہلے نازل ہوئی تھی۔ ابوسلمہ نے بیان کیا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا تھا کہ قرآن مجید کی کون آیت سب سے پہلے نازل ہوئی تھی؟ تو انھوں نے فرمایا کہ ”یا ایہا المدثر“ اے کپڑے میں لپٹنے والے میں نے ان سے یہی کہا تھا کہ مجھے تو معلوم ہوا ہے کہ ”اقرأ باسم ربك“ سب سے پہلے نازل ہوئی تھی تو انھوں نے فرمایا کہ میں تمہیں وہی خبر دے رہا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی۔ انھوں نے فرمایا کہ میں نے غار حرا میں گوشہ نشینی اختیار کی۔ جب گوشہ نشینی کی مدت پوری کر چکا وہ نیچے اتر کر وادی کے بیچ میں پہنچا تو مجھے آواز دی گئی۔ میں نے اپنے آگے پیچھے، دائیں بائیں دیکھا تو مجھے دکھائی دیا کہ فرشتہ آسمان اور زمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہے۔ پھر میں خدجہ کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ مجھے کپڑا اوڑھا دو اور میرے اوپر ٹھنڈا پانی دھاؤ۔ اور مجھ پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اے کپڑے میں لپٹنے والے اٹھ۔ پھر کافروں کو ڈرائیے اور اپنے پروردگار کی بڑائی بیان کیجیے۔“

۲۰۳۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَذَخِيرٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْبٌ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَادَرْتُ بِحِوَارٍ مِنْ مِثْلٍ حَدِيثِ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ الْمُبَارَكِ ۝

بَابُ ۹۰۱ وَرَبِّكَ فَكَبِيرٌ ۝  
 ۲۰۳۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَرْبٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَلَمَةَ أَيْ الْقُرْآنَ أَنْزَلَ أَوَّلَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ فَقُلْتُ أُنَبِّئُ إِنَّهُ إِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْقُرْآنَ أَنْزَلَ أَوَّلَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ فَقُلْتُ أُنَبِّئُ إِنَّهُ إِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ فَقَالَ لَا أُخْبِرُكَ إِلَّا بِمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَادَرْتُ فِي حِوَارٍ فَلَمَّا تَصَدَّقْتُ بِحِوَارِيٍّ هَبَطْتُ فَاسْتَبَطَنْتُ الْوَادِيَّ فَتَوَدَّيْتُ فَتَنَطَّرْتُ أَمَّا حِيٍّ وَخَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي فَلَا أَوْجَالَ لِي عَلَى عَرْشِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَأَتَيْتُ حَذِيحَةً فَقُلْتُ كَرُمُونِي وَصُبُّوا عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا وَانْزِلْ عَلَيَّ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ثُمَّ فَأَنْذِرْ وَرَبِّكَ فَكَبِيرٌ ۝

## باب ۱۰ - وَثَبَاكَ فَطَرْتَهُ

۲۰۳۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ  
عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ  
فَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ فَقَالَ  
فِي حَدِيثِهِمْ قَبِينَا أَنَا أَمَشْنِي إِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ  
السَّمَاءِ فَزَعْتُ رَأَيْتُ قَادًا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي  
بِحِجَابٍ جَالِسٍ عَلَى كُرْسِيِّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ  
فَجِئْتُ مِنْهُ رُعبًا فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَمِلُونِي  
زَمِلُونِي فَزَمِلُونِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ  
إِنِّي وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ قَبْلَ أَنْ تُفْرَضَ لِلصَّلَاةِ  
وَرِحَ الْأَدْنَانِ

باب ۱۱ - قَوْلُهُ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ يُقَالُ  
الرُّجْزُ وَالرَّجْسُ - أَلْعَدَابُ

۲۰۳۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا  
اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ  
قَالَ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ  
قَبِينَا أَنَا أَمَشْنِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَزَعْتُ  
بَصَرِي قَبْلَ السَّمَاءِ فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي  
بِحِجَابٍ تَاوَعًا عَلَى كُرْسِيِّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ  
فَجِئْتُ مِنْهُ حَتَّى هَوَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ فَجِئْتُ  
أَهْلِي فَقُلْتُ زَمِلُونِي زَمِلُونِي فَزَمِلُونِي فَأَنْزَلَ  
اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ إِنِّي وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ قَبْلَ  
أَبُو سَلَمَةَ وَالرُّجْزُ الْأَدْنَانِ ثُمَّ حَيَّ الْوَحْيُ  
وَتَبَايَعَ

## ۹۰۲ - اللَّهُ تَعَالَى كَارِشَادُ

۲۰۳۲ - ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی۔ ان سے لیث نے حدیث  
بیان کی، ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے۔ ح اور مجھ سے  
عبد الرحمن بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی  
انھیں معمر بن زہری، انھیں زہری نے خبر دی انھیں ابو سلمہ بن عبد الرحمن  
نے اور ان سے جابر بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضرت درمیان میں وحی کا سلسلہ رک  
جانے کا حال بیان کر رہے تھے آپ نے اپنی حدیث میں فرمایا کہ میں چل رہا  
تھا کہ میں نے آسمان کی طرف سے ایک آواز سنی۔ میں نے اپنا سراپا اٹھایا  
تو وہی فرشتہ موجود تھا جو میرے پاس غایہ حرائیں آیا تھا اور آسمان وزمین  
کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ میں اس کے خوف سے گھبرا گیا۔ پھر  
میں گھرواپس آیا اور زہری رضی اللہ عنہا سے کہا کہ مجھے کپڑا اوڑھا دو،  
مجھے کپڑا اوڑھا دو۔ انھوں نے مجھے کپڑا اوڑھا دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے  
آیت ”یا ایہا المدثر“ سے ”والرجز“ کا، ہجرت تک نازل کی۔ یہ نماز فرض کیے جانے  
سے پہلے نازل ہوئی تھی۔ ”الرجز“ سے مراد بت ہیں۔

## ۹۰۳ - اللَّهُ تَعَالَى كَارِشَادُ

اور ”الرجس“ عذاب کے معنی میں ہیں۔  
۲۰۳۳ - ہم سے عبد الرحمن بن یوسف نے بیان کیا، ان سے لیث نے حدیث  
بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ میں نے  
ابو سلمہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے جابر بن عبد الرحمن رضی  
اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضرت  
درمیان میں وحی کے سلسلے کے رک جانے سے متعلق حدیث بیان کر رہے تھے  
کہ میں چل رہا تھا کہ میں نے آسمان کی طرف سے آواز سنی۔ اپنی نظر آسمان  
کی طرف اٹھا کر دیکھا تو وہی فرشتہ (جبریل علیہ السلام) نظر آئے جو میرے  
پاس غایہ حرائیں آئے تھے۔ وہ کرسی پر آسمان اور زمین کے درمیان میں  
بیٹھے ہوئے تھے۔ میں انھیں دیکھ کر اتنا گھبرا یا کہ زمین پر گر پڑا۔ پھر میں اپنی  
بیوی کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ مجھے کپڑا اوڑھا دو مجھے کپڑا اوڑھا دو  
مجھے کپڑا اوڑھا دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ”یا ایہا المدثر“ تا ”فاجز“  
ابو سلمہ نے بیان کیا کہ ”الرجز“ بمعنی بت ہے پھر بارہوی آتی رہی اور سلسلہ نہیں ٹوٹا۔

## باب ۹ - سُورَةُ الْاٰنِیَامَةِ :

قَوْلُهُ لَا تَحْرُكَ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ  
بِهٖ - وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ - سُدًى - هَمْدًا  
لِيَفْجُرَ اَمَامَهُ - سَوَّفَ اَتُوْبُ - سَوَّفَ  
اَعْمَلُ - لَا وَزَرَ - لَا حِصْنَ :

۲۰۳۴ - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَالِشَةَ وَكَانَ ثِقَةً عَنْ  
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ  
عَلَيْهِ الْوَحْيُ حَرَّكَ بِهٖ لِسَانَهُ وَوَصَفَ سُفْيَانُ  
بِرْزِيهِ أَنْ يَحْفَظَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ لَا تَحْرُكَ بِهٖ  
لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ أَنْ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَفُرَاتَهُ :

۲۰۳۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُرَّائِيلَ  
عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَالِشَةَ أَنَّهُ سَأَلَ سَعِيدَ بْنَ  
جُبَيْرٍ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى لَا تَحْرُكَ بِهٖ لِسَانَكَ قَالَ  
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ - كَانَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ إِذَا نَزَلَ  
عَلَيْهِ فَقِيلَ - لَا تَحْرُكَ بِهٖ لِسَانَكَ يَحْمَلُ  
أَنْ يَنْقَلِبَتْ مِنْهُ أَرْبَعُ لُحُوفَاتٍ وَفُرَاتُهُ أَنْ  
يَقُولَ أَنْزَلَ عَلَيْهِ فَاتَّبَعَ قُرْآنَهُ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا  
بَيِّنَاتٍ أَنْ يُبَيِّنَهُ عَلَى لِسَانِكَ قَوْلُهُ فَإِذَا قَرَأَهُ  
فَاتَّبَعَ قُرْآنَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَرَأْنَاهُ بَيْنَنَا  
فَاتَّبَعَ اِعْمَلْ بِهٖ -

باب ۱۰ - قَوْلُهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ  
قُرْآنَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَرَأْنَاهُ بَيْنَنَا  
فَاتَّبِعْ لَا عَمَلَ بِهٖ :

## ۹۰۴ - سورة القيامة :

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”آپ اس کو ربی قرآن کو جلدی جلدی  
بیسے کے لیے اس پر زبان نہ ہلایا کیجیے“ ابن عباس رضی  
اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”سُدری“ ای حملاً۔ ”لیغیر امامہ“ یعنی  
انسان ہی کہتا رہتا ہے کہ جلدی ہی تو یہ کروں گا۔ جلدی اچھے  
اعمال کروں گا (لیکن نہیں کرتا) ”لا وزر“ ای لا حصن :

۲۰۳۴ - ہم سے حمید نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث  
بیان کی، ان سے موسیٰ بن ابی عائشہ نے حدیث بیان کی اور موسیٰ  
ثقفہ تھے۔ سعید بن جبیر کے واسطے سے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ  
عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو  
آپ اس پر اپنی زبان ہلایا کرتے تھے۔ سفیان نے کہا کہ اس ہلانے سے  
آپ کا مقصد وحی کو یاد کرنا ہوتا تھا، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل  
کی ”آپ قرآن کو جلدی جلدی بیسے کے لیے اس پر زبان نہ ہلایا کیجیے۔ یہ  
تو ہمارے ذمہ ہے اس کا جمع کر دینا اور اس کا پڑھنا دینا“

۲۰۳۵ - ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے امرئیل نے  
ان سے موسیٰ بن ابی عائشہ نے کہ انھوں نے سعید بن جبیر سے اللہ تعالیٰ  
کے ارشاد ”آپ قرآن کو بیسے کے لیے زبان نہ ہلایا کیجیے“ کے متعلق پوچھا تو  
انھوں نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ جب رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو آپ ہونٹ ہلاتے تھے اس لیے آپ  
سے کہا کہ وحی پر اپنی زبان کو نہ ہلایا کیجیے۔ آنحضور پھول جانے کے خوف  
سے ایسا کرتے تھے۔ بلاشبہ ہمارے ذمہ ہے اس کا جمع کر دینا اور اس کا  
پڑھنا، یعنی یہ کہ ہم خود آپ کے دل میں اسے محفوظ کر دیں گے اور  
اس کا پڑھنا، یہ ہے کہ آنحضور اسے اپنی زبان سے پڑھیں ”توجیب  
ہم اسے پڑھنے لگیں“ یعنی جب آپ پر وحی نازل ہونے لگے تو آپ اس کے  
تابع ہو جایا کیجیے۔ پھر اس کا بیان کر دینا ہمارے ذمہ ہے، یعنی ہم اس وحی کو  
آپ کے ذریعہ بیان کر ادیں گے۔

۹۰۵ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”پھر جب ہم اسے پڑھنے لگیں  
تو آپ اس کے تابع ہو جایا کیجیے“ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے  
فرمایا کہ ”قرآنہ“ بمعنی بیٹا ہے ”فاتبع“ یعنی اعمل بہ :

۲۰۳۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن ابی عاصم نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”آپ اس کو جلدی جلدی لینے کے لیے اس پر زبان نہ ہلایا کیجیے“ کے متعلق فرمایا کہ جریر علیہ السلام وحی آپ پر نازل کرتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زبان اور ہونٹ ہلایا کرتے تھے زیادہ کرنے کے لیے اس کی وجہ سے آپ پر دھڑہار پڑتا، اور آپ پر بہت سخت گزرتا یہ آپ کے چہرے سے بھی ظاہر ہوتا تھا اس لیے اللہ تعالیٰ نے وہ آیت نازل کی جو سورہ ”لا اقسام یوم القیامۃ“ میں ہے آپ اس کو جلدی لینے کے لیے اس پر زبان نہ ہلایا کیجیے۔ یہ تو ہمارے ذمہ ہے اس کا جمع کر دینا اور اس کا پڑھنا۔ پھر جب ہم اسے پڑھنے لگیں تو آپ اس کے نزل ہو جایا کیجیے۔ یعنی جب ہم وحی نازل کریں تو آپ غور سے سنیں یہ پھر اس کا بیان کر دیتا بھی ہمارے ذمہ ہے۔ یعنی یہ بھی ہمارے ذمہ ہے کہ ہم اسے آپ کی زبان لوگوں کے سامنے بیان کر دیں۔ بیان کیا کہ چنانچہ اس کے بعد جب جریر علیہ السلام وحی لے کر آتے تو آنحضورؐ خاموش ہو جاتے اور جب چلے جاتے تو پڑھتے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے وعدہ کیا تھا۔ ”اولیٰ

۲۰۳۶۔ حَدَّثَنَا قَتِيبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَاصِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ لَا تَحْرِكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَجْعَلَ بِهِ۔ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ جَبْرِيْلُ بِالْوَحْيِ وَكَانَ مِمَّا يَحْرِكُ بِهِ لِسَانَهُ وَشَفَتَيْهِ فَبَشَتْهُ عَلَيْهِ وَكَانَ يُعَرِّفُ مِنْهُ فَإِنَّكَ اللَّهُ الْأَيَّةُ الْكُبْرَى فِي لَأْسِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا تَحْرِكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَجْعَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ۔ قَالَ عَلَيْنَا أَنْ تَجْمَعَهُ فِي صَدْرِكَ وَقُرْآنَهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ فَإِذَا أُنزِلْنَا فَاسْتَمِعْ ثُمَّ نَزَّلْنَا عَلَيْنَا بَيِّنَاتٍ عَلَيْنَا أَنْ نُبَيِّنَنَّ لِسَانِكَ قَالَ فَكَانَ إِذَا آتَاكَ جَبْرِيْلُ أَطْرَقَ فَإِذَا ذَهَبَ قَرَأَهُ كَمَا وَعَدَهُ اللَّهُ۔ أَوَّلَى لَكَ فَأَوَّلَى۔ تَوَعَّدُ ۝

کے فاولیٰ“ تہدید ہے ۝

باب ۹۷۔ هَلْ آتَى عَلَى الْإِنْسَانِ ۝

يَقَالُ مَعْنَاهُ آتَى عَلَى الْإِنْسَانِ - وَهَلْ يَكُونُ جَحْدًا وَتَكُونُ خَبْرًا وَهَذَا مِنْ الْخَبَرِ يَقُولُ كَانَ شَيْئًا فَلَوْ يَكُنْ مَذْكُورًا - وَذَلِكَ مِنْ جِبْنٍ خَلَقَهُ مِنْ طِينٍ إِلَى أَنْ يَنْفَخَ فِيهِ الرُّوحُ - أَمْشَاجُ الْأَخْلَاطِ مَاءُ الْمَرْءِ وَمَاءُ الرَّجُلِ - أَلَدَمُ وَالْعَلَقَةُ وَيُقَالُ إِذَا خَلَطَ مَشِيخٌ - كَقَوْلِكَ لَهُ خَلِيطٌ - وَ مَسْجُورٌ وَمِنْ خَلُوطٍ - وَيُقَالُ سَلَسِلًا وَأَغْلَالًا وَلَوْ يَجْزِي بَعْضُهُمْ مَسْطِطِيرًا مُسْتَدًّا الْبَلَاءَ - وَالْقَطْرِ يُرَى الشَّدِيدُ يُقَالُ يَوْمَ تَمْطُرُ يَوْمَ تَمْطُرُ وَ

۹۰۶۔ مَوَدَّ بَلِ آتَى عَلَى الْإِنْسَانِ ۝

کہا گیا ہے کہ اس کا مفہوم ”آئی علی الانسان“ ہے۔ بل نفی کے لیے بھی آتا ہے اور خبر کے لیے بھی۔ آیت میں خبر ہی کے لیے ہے۔ ارشاد ہے کہ انسان کبھی ایک چیز تھا لیکن قابل ذکر نہیں تھا۔ یہ مٹی سے اس کی پیدائش کے بعد مروج ہو گئے جاتے تھے کہ مدت کا ذکر ہے۔ ”امشاج“ ای اخلاط۔ اس سے مراد عورت کا پانی اور مرد کا پانی ہے کہ پھر وہ خون ہوتا ہے اس کے بعد علقہ (خون بستہ) ہوتا ہے۔ جب کوئی چیز کسی چیز میں مل جائے تو اس کے لیے ”مشیخ“ کا لفظ استعمال کرتے ہیں اسے ”خلیطہ“ بھی کہہ سکتے ہیں اور ”مسجوج“ مثل مخلوط کے ہے۔ ”سلاسل و اغلال“ پڑھا گیا ہے۔ لیکن بعض حضرات اسے جائز نہیں سمجھتے ”مسططیر“ ای مستدا۔ ”الشر“ بمعنی البلاء ہے۔ ”القطر“ بمعنی الشدید۔



الْعَبَّاسُ وَالْقَطْرِيرُ وَالْفَطْرُ وَالْعَصْبُ  
أَشَدُّ مَا يَكُونُ مِنَ الْإِيمَانِ فِي الْبَلَاءِ وَ  
قَالَ مَعْمَرُ أَسْرَهُمْ شِدَّةُ الْخَلْقِ  
وَكُلُّ شَيْءٍ شِدْدَتُهُ مِنْ تَتَبُّهُ  
مَا سُوِيَ ۝

بَابُ ۹۰۴ وَالْمُرْسَلَاتُ ۝

وَقَالَ جَاهِلٌ جَمَلَاتُ جَبَالٍ - إِرْكُؤْ  
صَلُّوا لَا يَرْكُؤُونَ - لَا يَصْلُونَ - وَصَلَّ  
ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يَنْطِقُونَ - وَاللَّهُ رَيْبًا مَا  
كُنَّا مُشْرِكِينَ - الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَى  
لِسَانِكَ ذُرًّا أَوَّانٍ - مَرَّةً يَنْطِقُونَ وَ  
مَرَّةً يُخْتَمُ عَلَيْهِمْ -

(اور اپنے ہی خلاف شہادت دیں گے) اور دوسری حالت یہ پیش آئے گی کہ "ان پر مہر لگائی جائے گی" (اور وہ کوئی بات زبان سے نہ نکال سکیں گے)

بولتے ہیں۔ "یوم قطریر" اور "یوم قاطر" العباس" اور  
"القطریر" اور "القاطر" اور "العصب" مصیبت کے  
انتہائی سخت و تلخ دنوں کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ معمر نے  
فرمایا کہ "اسرہم" ای شدت الخلق" اور ہر چیز جو کجاوہ سے باندھی  
جائے اسے "ماسور" کہتے ہیں۔

۹۰۴۔ سورۃ المرسلات ۝

اور مجاہد نے فرمایا کہ "الجمالات" "ای الجبال" "ارکؤ" ای صلوا  
"لا یرکؤن" ای لا یصلون۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے  
اللہ تعالیٰ کے ارشادات "لا یطقون" و اللہ ربنا ما کن مشرکین  
اور "الیدوم نختم علی افواہہم" کے متعلق پوچھا گیا کہ ان میں  
تطبیق کی کیا صورت ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ یہ مختلف امور  
مختلف حالات میں ظاہر ہوں گے ایک مرتبہ تو وہ بولیں گے۔  
(اور اپنے ہی خلاف شہادت دیں گے) اور دوسری حالت یہ پیش آئے گی کہ "ان پر مہر لگائی جائے گی" (اور وہ کوئی بات زبان سے نہ نکال سکیں گے)

۲۰۳۷۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے حدیث بیان  
کی۔ ان سے اسرائیل نے، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے  
علقمہ نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آپ پر سورۃ "المرسلات" نازل  
ہوئی تھی اور ہم اس کو آپ حضور کے منہ سے حاصل کر رہے تھے کہ اتنے میں  
ایک سانپ نکل آیا۔ ہم لوگ اس کی طرف بڑھے لیکن وہ بچ نکلا اور اپنے  
سوراخ میں گھس گیا۔ اس پر انصاف نے فرمایا کہ وہ تمہارے شر سے محفوظ  
ہو گیا اور تم اس کے شر سے محفوظ رہے ۝

۲۰۳۸۔ ہم سے عبدہ بن عبداللہ نے حدیث بیان کی۔ انھیں یحییٰ بن آدم  
نے خبر دی، انھیں اسرائیل نے اور انھیں منصور نے اسی حدیث کی اور اسد  
سابق کے ساتھ اسرائیل سے روایت ہے بواسطہ اعمش، ابراہیم بواسطہ  
علقمہ، بواسطہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، سابق حدیث کی طرح اور  
اس کی متابعت اسود بن عامر نے اسرائیل کے واسطہ سے کی۔ (اور جعفر  
ابو معاویہ سلیمان بن قمر نے اعمش کے واسطہ سے بیان کیا ان سے  
ابراہیم نے، ان سے اسود نے اور یحییٰ بن حماد نے بیان کیا۔ انھیں

۲۰۳۷۔ حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ حَفْصَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
عَنِ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ  
عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا  
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُنْزِلَتْ  
عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلَاتُ وَإِنَّا لَنَتَلَقَّاهَا مِنْ يَمِينِهِ  
فَخَرَجَتْ حَيَّةٌ فَأُبْتَدَرْنَا هَا فَسَبَقْتَنَا فَدَخَلَتْ  
بُحْرَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَنَبِيتُ شَرُّكُمْ كَمَا دُتِيبْتُمْ شَرَّهَا ۝

۲۰۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى  
ابْنُ آدَمَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا وَ عَنْ  
إِسْرَائِيلَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مِثْلَهُ دَنَا بَعْدَ اسْوَدَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ  
إِسْرَائِيلَ وَقَالَ حَفْصُ بْنُ أُمِّ مَعَاوِيَةَ وَ سَلِيمَانُ  
بْنُ قُرَيْمٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ اسْوَدَ  
قَالَ يَحْيَى بْنُ حَمَادٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍاءَ عَنْ

ابوہریرہ نے خبر دی، انھیں مغیرو نے، انھیں ابراہیم نے، انھیں علقمہ نے اور انھیں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اور ابن اسحاق نے بیان کیا، ان سے عبدالرحمن بن اسود نے، انھوں نے اپنے باپ سے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے:

۲۰۳۹۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے، ان سے ابراہیم نے ان سے اسود نے بیان کیا اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غار میں تھے کہ آپ پر سورۃ المرسلات نازل ہوئی۔ ہم نے آیت آپ کے منہ سے حاصل کی۔ اس وحی سے آپ کے وہیں مبارک کی تازگی ابھی ختم نہیں ہوئی تھی یعنی آیت کے نازل ہوتے ہی آپ سے آیت سنی اور یاد کی۔ اتنے میں ایک سانپ نکل پڑا۔ آنحضور نے فرمایا اسے زندہ نہ چھوڑو۔ بیان کیا کہ ہم اس کی طرف پڑھے لیکن وہ نکل گیا۔ اس پر آنحضور نے فرمایا کہ تم اس کے شر سے محفوظ رہے اور وہ تمہارے شر سے محفوظ رہا۔

۹۰۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”وہ انگارے برسائے گا

بڑے بڑے محل جیسے:

۲۰۴۰۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی انھیں سفیان نے خبر دی، ان سے عبدالرحمن بن عباس نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے آیت ”وہ انگارے برسائے گا جیسے بڑے محل“ کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ہم تین لمبے کی کڑیاں اٹھا کر رکھتے تھے۔ ایسا ہم جاڑوں کے لیے کرتے تھے۔ دساکہ جلانے کے کام آئے اور اس کا نام ہم ”قصر“ رکھتے تھے۔

۹۰۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد۔ ”گویا کہ وہ زرد زرد

اونٹ ہیں۔

۲۰۴۱۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی، ان سے عبدالرحمن بن عباس نے حدیث بیان کی اور انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، آیت ”ترمی بشر کا قصر“ کے متعلق آپ نے فرمایا کہ ہم تین لمبے یا اس سے بھی لمبی کڑیاں اٹھا کر جاڑوں کے لیے رکھ لیتے تھے۔ ایسی کڑیوں کو ہم ”قصر“ کہتے تھے۔ ”کاہ جالات صفر“ سے مراد کشتی کی رسیاں ہیں جنہیں

مُخَيَّرَةٌ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ ابْنُ اسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ:

۲۰۳۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ إِذْ أَنْزَلَتْ عَلَيْهِ دَا لِمُرْسَلَاتٍ فَتَسْقِيْنَا هَا مِنْ فِيهِمْ فَإِنَّ فَاهُ كَرُطِبٍ يَحَا إِذْ خَرَجَتْ حَيَّةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَتَقْتُلُوهَا قَالَ فَأَبْتَدَرْنَا هَا فَسَبَقْنَا قَالَ فَقَالَ دُتَيْتَ شَرُّكُمْ كَمَا دُتَيْتُ شَرَّهَا:

بَابُ قَوْلِهِ إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرِّ

كَالْقَصْرِ:

۲۰۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَائِشٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرِّ كَالْقَصْرِ قَالَ كُنَّا نَرْمِي الْخَشَبَ بِقَصْرِ ثَلَاثَةِ أَذْرُعٍ أَوْ أَقَلَّ فَتَرْمَعُ لِلشَّيْءِ فَتَسْقِيهِ الْقَصَدُ:

بَابُ قَوْلِهِ كَأَنَّ جِمَالَاتٍ

صُفْرَ

۲۰۴۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ثَنِيَّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَائِشٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا تَرْمِي بِشَرِّ كُنَّا نَعْمِدُ إِلَى الْخَشَبَةِ ثَلَاثَةَ أَذْرُعٍ وَفَوْقَ ذَلِكَ تَرْمَعُ لِلشَّيْءِ فَتَسْقِيهِ الْقَصْرَ كَأَنَّ جِمَالَاتٍ صُفْرَ جِبَالِ الشُّفْنِ تَجْمَعُ حَتَّى تَكُونَ

ایک دوسرے سے باندھ دیتے تھے تاکہ مضبوط ہو جائے۔  
 ۹۱۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ”آج وہ دن ہے کہ اس میں یہ لوگ بول ہی نہ سکیں گے۔“

۲۰۴۲۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے اسود نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غار میں تھے کہ آنحضور پر ”المرسلات“ نازل ہوئی۔ پھر آنحضور نے اس کی تلاوت کی اور میں نے اسے آپ ہی کے منہ سے حاصل کیا۔ وحی سے آپ کے منہ کی تازگی اس وقت بھی باقی تھی کہ اتنے میں ہماری طرف ایک سانپ اُچھلا۔ آنحضور نے فرمایا کہ اسے مار ڈالو۔ ہم اس کی طرف بڑھے لیکن وہ بھاگ گیا۔ آنحضور نے اس پر فرمایا کہ وہ بھی تمہارے شر سے اسی طرح بچ نکلا جیسا کہ تم اس کے شر سے بچ گئے۔ عمر بیان کیا کہ یہ حدیث میں نے اپنے والد سے اس طرح یاد کی کہ ”مٹی کے ایک غار میں۔“

۹۱۱۔ سورہ عمّ یفسد لودن:

مجاہد نے فرمایا کہ ”لا یرحم حساباً“ کا مفہوم یہ ہے کہ یہ لوگ حساب قیامت کا خوف ہی نہیں رکھتے تھے۔ ”لا یمیلکون منہ خطاباً“ یعنی اللہ سے کوئی شخص بات نہ کر سکے گا۔ بھران کے جنہیں اللہ اجازت دے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”وَلَا جَا“ اے مضیئاً ”عطاء حساباً“ اسی جزاؤ کا فیہ پوتے ہیں ”اعطانی ما احسبنی“ یعنی کفائی:

۹۱۲۔ ”وہ دن کہ جب صور پھونکا جائے گا تو تم گروہ گروہ ہو کر آؤ گے۔“ ”افواجا“ اسی زمرہ۔

۲۰۴۳۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں ابو معاویہ نے خبر دی۔ انھیں اعش نے، انھیں ابو صالح نے اور ان سے ابوبکر بنہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو سو چھوٹے جانے کے درمیان چالیس کا وقفہ ہوگا۔ ابوبکر بنہ رضی اللہ عنہ کے شاگردوں نے پوچھا کیا چالیس دن مراد ہیں، آپ نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں۔ فرمایا پھر شاگردوں نے پوچھا کیا چالیس مہینے مراد ہیں، آپ نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں، شاگردوں نے پوچھا کیا چالیس سال مراد ہیں، فرمایا کہ مجھے معلوم

کَادَسَاطِ الرَّجَالِ ۖ  
**بَابُ ۹۱۱** قَوْلُهُ هَذَا يَوْمٌ لَا يَنْطِقُونَ ۖ

۲۰۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْأَسودِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ إِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلَاتُ نَائِلَةٌ لَيْتَنُوهَا وَرَأَيْ لَأَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيهِ وَإِنْ قَاَهُ لَوَطْبُ بِهَا إِذْ تَبَيَّنَتْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْتَلُوهَا فَايْتَدَرْنَاهَا فَذَهَبَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيَتْ سُرُكُوهَا كَمَا دُتِيَتْ سُرُهَا قَالَ عُمَرُ حَفِظْتُهُ مِنْ أَبِي فِي غَارٍ وَمِثْلِي ۖ

**بَابُ ۹۱۱** عَمَّا يَنْتَسَا عُرُونَ ۖ

قَالَ مُجَاهِدٌ لَا يَرْجُونَ حِسَابًا ۖ لَا يَحَافُونَ ۖ لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَابًا ۖ لَا يَكْلُمُونَ إِلَّا أَنْ يُبَادَنْ لَهُمْ ۖ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَهَاجَا مُضِيئًا ۖ عَطَاءٌ حِسَابًا ۖ جَزَاءٌ كَاتِبًا ۖ أَعْطَانِي مَا أَحْبَبْتَنِي ۖ أَيْ كَفَانِي ۖ

**بَابُ ۹۱۲** يَوْمٌ يُفْتَحُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا ۖ زَمْرًا ۖ

۲۰۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الْفَتْحَيْنِ أَرْبَعُونَ يَوْمًا ۖ قَالَ أَبَيْتُ قَالَ أَرْبَعُونَ شَهْرًا ۖ قَالَ أَبَيْتُ قَالَ أَرْبَعُونَ سَنَةً ۖ قَالَ أَبَيْتُ ۖ قَالَ ثُمَّ يُنْزِلُ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيَنْبُتُونَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ كَيْسَ مِنَ الْإِنْسَانِ

نہیں۔ فرمایا کہ پھر اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی برسائے گا جس کی وجہ سے تمام مرنے والے جاندار اٹھیں گے جیسے سبزیاں پانی سے اُگ آتی ہیں اس وقت انسان کا ہر حصہ گل چکا ہوگا، سوار پڑھ کر پڑی کے اور اس سے قیامت کے دن تمام مخلوق دوبارہ بنائی جائے گی۔

۹۱۳۔ سورہ والنار عات

عجاہ نے فرمایا کہ ”الایہ اکبری“ سے مراد آپ کا عصا اور آپ کا ہاتھ ہے۔ ”النارخۃ“ ”النفخۃ“ ایک معنی میں استعمال ہوتا ہے جیسے الطامع اور الطمع اور الباخل اور البخیل ایک ہی معنی میں استعمال ہوتے ہیں بعض حضرات نے کہا کہ ”النفخۃ“ بمعنی برسیدہ ہے اور ”النارخۃ“ اس مجوف ٹہری کو کہتے ہیں جس میں اگر ہوا گزرے تو آواز پیدا ہو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”الحافرة“ سے مراد ہماری پہلی زندگی ہے، ان کے غیر نے کہا کہ ”ایان مرسلہ“ ای مٹی منہا ہ۔ ”مرسی السقینہ“ جہاں کشتی ٹکرا کر اٹل ہوئی ہے۔

بَابُ دَانَا زَعَاتِ ۛ  
وَقَالَ لِحَاجِدٍ - الْاَيَةُ الْكُبْرَى، عَصَاهُ وَ  
يَدَاهُ - يَقَالُ النَّارِخَةُ وَالنَّفْخَةُ سَوَاءٌ  
مِنْهُمَا - اَقْطَاعُ وَالطَّمْعُ وَالْبَاخِلُ وَ  
الْبَخِيلُ - وَقَالَ بَعْضُهُمُ النَّارِخَةُ الْاَيَةُ  
وَالنَّارِخَةُ - اَلْاَيَةُ الْمَجْدُوفُ الْاَيَةُ  
يُسْرُوفِيهِ الرِّيحُ فَيَنْخَرُ - وَقَالَ ابْنُ  
عَبَّاسٍ الْحَافِرَةُ الَّتِي اَمَرْنَا الْاَوَّلُ اِلَى  
الْحَيَاةِ - وَقَالَ غَيْرُهُ - اَيَانَ مُرْسَاهَا  
مَتَى مُنْتَهَاهَا وَمُرْسَى السَّقِينَةِ حَيْثُ  
تَنْتَرِي ۛ

۲۰۲۲۔ ہم سے احمد بن مقلد نے حدیث بیان کی ان سے فضیل بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے حدیث بیان کی اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنی بیچ کی انگلی اور انگوٹھ کے قریب والی انگلی کے اشارے سے فرما رہے تھے کہ میری بعثت اس طرح ہوئی کہ میرے اذن قیامت کے درمیان صرف اتنا فاصلہ ہے۔

۹۱۴۔ سورہ عبس

”عبس“ اس کلمہ واعرض ”مطہرہ“ یعنی اسے سوائے پاؤں کے اور کوئی نہیں چھوتا۔ مراد فرشتے ہیں۔ یہ مثل اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”قالمبرات امر“ سے ہے۔ فرشتوں اور صحیفوں دونوں کو ”مطہرہ“ کہا۔ حالانکہ اصل تطہیر کا تعلق صرف صحیفوں سے تھا لیکن اس کے حاملین پر بھی اس کا

۲۰۲۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُقْتَدَامِ حَدَّثَنَا  
الْفَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ حَدَّثَنَا  
سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا صَبِغِيهِ  
هَكَذَا بَالُو سُطَى وَالَّتِي تَلِي إِلَّا جَعَلًا لِبُعْثَتِ وَ  
السَّاعَةِ كَمَا تَمِينُ ۛ

بَابُ عَبَسَ -

حَبَسَ - كَلِمَةٍ وَأَعْرَضَ وَقَالَ غَيْرُهُ  
مُطَهَّرَةً - لَا يَمَسُّهَا إِلَّا الْمُسْتَطَهَّرُونَ  
وَهُمْ أَمَلَاءُكَ وَهَذَا مِثْلُ قَوْلِهِ  
فَأَمْدُ تَبَرَاتِ أَمْرًا جَعَلَ أَمَلًا يَكَلَّةُ  
وَالصُّحُفُ مُطَهَّرَةٌ لِأَنَّ الصُّحُفَ

سلہ یعنی قیامت میں اور مسطور کی بعثت میں صرف اتنا فاصلہ ہے جتنا دو انگلیوں میں ہے۔ محدثین نے اس کی مختلف توجہات بیان کی ہیں۔ اس کی یہ توجہ زیادہ مناسب ہے کہ دنیا کے انراول تا آخر وجود کی تشبیہ انگلیوں سے دی گئی ہے اور مراد یہ ہے کہ اکثر مدت گزر چکی اور جو کچھ مدت باقی رہ گئی ہے وہ اس مدت کے مقابلہ میں بہت کم ہے جو گزر چکی ہے۔

اطلاق کیا۔ ”سفرہ“ سے مراد فرشتے ہیں، اس کا واحد  
سافر ہے۔ ”سفرت بین القوم“ یعنی میں نے ان میں  
صلح کرادی۔ وحی نازل کرنے اور اس کو انبیاء تک  
پہنچانے میں فرشتوں کو ”سفر“ کے قرار دیا گیا۔  
جو قوموں میں صلح کراتا ہے، ان کے غیر نے کہا کہ ”تعدی“  
ای تقافل عنہ۔ مجاہد نے فرمایا ”لما یقض“ اے  
لایقظی احدہما امرہ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے  
فرمایا کہ ”ترسبھا“ ای تغشایا شدة۔ ”مسفرة“  
ای مشرقہ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ  
”بایدی مسفرة“ ای کیتہ من الملائکۃ۔ ”اسفار“  
ای کتباً ”تنبی“ ای تشاغل۔ کہتے ہیں کہ ”اسفار“  
کا واحد ”سفر“ ہے۔

۲۰۴۵۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے خبیہ نے حدیث  
بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے زرارہ بن اوفیٰ  
سے سنا۔ وہ سعد بن ہشام کے واسطے سے حدیث بیان کرتے تھے اور  
ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس  
شخص کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے اور وہ اس کا حافظ بھی ہے۔ مکرم اور نیک  
کھنے والے فرشتوں جیسی ہے اور جو شخص قرآن مجید کو بار بار پڑھتا ہے۔  
اور وہ اس کے لیے دشوار ہے تو اسے دہرا اجر ملے گا۔

۹۱۵۔ سورہ اذا الشمس کورت

”انکدرت“ ای انشترت۔ حسن نے فرمایا کہ ”سجرت“ یعنی  
اس کا پانی جانا رہا اور اس میں ایک قطرہ بھی باقی نہ رہا۔  
مجاہد نے فرمایا کہ ”المسجور“ ای المملود ان کے غیر نے کہا کہ  
”سجرت“ کا مہنوم یہ ہے کہ ایک دوسرے میں مل کر مڑا  
دریا بن گیا۔ ”الغس“ یعنی جو کچھ اپنی جگہ پر لوٹ آتا ہے  
مکنس چھنے کے معنی میں ہے جیسے ”الظباء“ راپنوں وغیرہ  
ستارے نہ حل مشتری وغیرہ چپ جاتے ہیں ”تنفس“  
ای ارتفع النهار ”الظہن“ ای الہتم۔ ”ضہن“ بمعنی بھیل ہے

يَقَعُ عَلَيْهَا التَّطْهِيرُ فَيَجْعَلُ التَّطْهِيرُ  
لِمَنْ حَمَلَهَا اَيْضًا - سَفَرَةٌ: اَمَلًا يَكُونُ  
وَاحِدُهُمْ سَافِرٌ سَقَرْتُ: اَصْلَحْتُ  
بَيْنَهُمْ وَجُعِلَتْ اَمَلًا يَكُونُ اِذَا نَزَلَتْ  
يُوحِي اللَّهُ دَاوِدَ عَلَيْهِ كَالسَّعِيرِ الْكِنِ  
يُصْلِحُ بَيْنَ الْقَوْمِ - وَقَالَ غَيْرُهُ تَصَدَّى  
تَخَافَلْ عَنْهُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ كَمَا يَفْضُ  
لَا يَفْغِي أَحَدٌ مَا أَمَرَ بِهِ وَقَالَ ابْنُ  
عَبَّاسٍ تَرَهُّفًا تَغْشَاهَا شِدَّةٌ.  
مُسْفِرَةٌ مُشْرِتَةٌ بِأَيْدِي سَقَرَةٍ وَقَالَ  
ابْنُ عَبَّاسٍ كَتَبَهُ اسْفَارًا كُنَّا تَلْهَى  
تَشَاغَلَ يَقَالُ وَاحِدُ الْاسْفَارِ

سَفَرَةٌ

۲۰۴۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا  
قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ زُرَّارَةَ بْنَ أَوْفَى يَحْدِثُ عَنْ  
سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ  
حَافِظٌ لَهُ مَعَ اسْفَرَةِ الْكِرَامِ - وَمَثَلُ الَّذِي  
يَقْرَأُ وَهُوَ يَتَغَاهَدُهُ وَهُوَ عَلَيْهِ شَدِيدٌ فَلَهُ  
أَجْرَانِ :

بَادِي ۱۱ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ :

اُنْكَدَرَتْ : اِنْتَثَرَتْ - وَقَالَ الْحَسَنُ  
مُجْدَرَتْ - ذَهَبَ مَاؤُهَا فَلَا يَبْقَى  
قَطْرَةٌ - وَقَالَ مُجَاهِدٌ اَلْمَسْجُورُ اَلْمَمْلُوءُ  
وَقَالَ غَيْرُهُ سَجَرَتْ - اَنْصَحَى بَعْضُهَا  
اِلَى بَعْضٍ فَصَارَتْ بَحْرًا وَاحِدًا - وَ  
اَلْغَسَّ تَحْنِيْبٌ فِي جَدْرِهَا تَرْجِعُ وَ  
تَكْنُسُ - تَسْتَبْرِ كَمَا تَكْنُسُ الظُّلُمُ تَنْفَسُ  
اِنْ رَفَعَ النَّهَارُ وَالظُّلُمُ اَلْمُتَمِّمُ وَالظُّلُمُ

عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”النفوس زوجت“ یعنی اہل جنت و اہل فدرخ اپنے اپنے جیسے لوگوں کے ساتھ جمع کر دیئے جائیں گے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے دیں کے طور پر یہ آیت پڑھی ”احشروا الذين ظلموا وازواجهم“ عسس“ ای ادبرہ۔

۹۱۶۔ سورۃ اذا السماء انفطرت

ربیع بن نعیم نے فرمایا کہ ”فجرت“ ای فاضلت۔ اعشش اور عامم نے ”فعدک“ بالتخفیف قرات کی ہے۔ لیکن اہل حجاز اس کی قرات تشدید کے ساتھ کرتے ہیں۔ اور مقتدل الخلق مراد لیتے ہیں۔ جو حضرت تخفیف کے ساتھ پڑھتے ہیں وہ اس سے مراد لیتے ہیں کہ اللہ نے جس صورت میں چاہا پیدا کیا۔ اچھی بڑی، لمبی، ٹھنکی۔

۹۱۷۔ سورۃ ويل للمطففين۔

مجاہد نے فرمایا کہ ”ران“ ای شیت المظاہب۔ ”ثوب“ ای جوڑی۔ غیر مجاہد نے فرمایا۔ ”المطفف“ جو پورا ٹول کر نہ دے۔

۲۰۴۶۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے من نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس دن لوگ دونوں جہان کے پائنے والے کے سامنے حساب دیئے گئے جیسے کھڑے ہونگے تو کانوں کی ٹونک پسینہ میں ڈوب جائیں گے۔

۹۱۸۔ سورۃ اذا السماء انشقت

مجاہد نے فرمایا کہ ”کتابہ بشمالہ“ کا مفہوم یہ ہے کہ وہ اپنا نامہ عمل اپنی پیٹھی پیچھے سے لے گا۔ ”وسق“ ای جمع من دابة۔ ”طن ان من یحور“ ای لا یرجع الینا۔

۲۰۴۷۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن اسود نے بیان کیا، انھوں نے ابن ابی فیکہ سے سنا اور انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے

یُصْنَعُ بِهِ وَقَالَ عُمَرُ النَّفُوسُ زُوجَاتٌ  
يُزَوَّجُ نَظِيرُهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ  
ثُمَّ قَرَأَ أَحْمَدُ الَّذِينَ ظَلَمُوا وَأَزْوَاجَهُمْ  
عَسَسَ أَدْبَرَهُ

باب ۱۱۱ اذا السماء انفطرت

وَقَالَ الرَّبِيعُ بْنُ خَنِيْمٍ تُجِرَّتْ فَاَمَتْ  
وَقَرَأَ الْأَعْمَشُ وَهَامِيْمٌ - فَعَدَّ لَكَ  
بِالتَّخْفِيفِ وَقَرَأَهُ أَهْلُ الْحِجَازِ بِالتَّشْدِيدِ  
وَأَنَادَ مُعْتَدِلُ الْخَلْقِ وَمَنْ حَمَقَتْ يَبْنِي  
فِي أَبِي صُورَةٍ مَا شَاءَ إِمَّا حَسَنٌ وَإِمَّا  
تَبِيْعٌ وَطَوِيلٌ وَقَصِيْرٌ

باب ۱۱۲ دِيلُ الْمُسْطَفِيْنَ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ - رَانَ - كُنْتُ الْخَطَايَا  
ثُوبٌ - جُوزِي - وَقَالَ غَيْرُ الْمُسْطَفِيْنَ  
لَا يُدْفَنُ فِي غَيْرِهِ

۲۰۴۶۔ حَدَّثَنَا إِسْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا صَعْنُ  
قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ تَمَامٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ  
ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ - يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ يَرَبِ  
الْعَالَمِينَ حَتَّى يَنْتِيبَ أَحَدُهُمْ فِي رُحْبِهِ إِلَى  
الْصَّاحِبِ أَدْنَاهُ

باب ۱۱۱ اذا السماء انشقت

قَالَ مُجَاهِدٌ - كِتَابُهُ بِشِمَالِهِ - يَأْخُذُ  
كِتَابَهُ مِنْ دَرَائِجِ ظَهْرِهِ - وَسَقَ  
جَمَعَ مِنْ دَابَّةٍ - طَلَنَ أَنْ كُنْ يَحْوَرُ -  
لَا يَرْجِعُ إِلَيْنَا

۲۰۴۷۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
عُثْمَانَ بْنِ الْأَسَدِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُدْرِكَةَ  
سَمِعْتُ مَالِيْقَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا۔

۲۰۴۸۔ ہم سے سیان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے :

۲۰۴۹۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ لے، ان سے ابویونس حاتم بن ابی منیہ نے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے، ان سے قاسم نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کسی کا بھی قیامت کے دن حساب لے لیا گیا، تو وہ ہلاک ہو جائے گا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ مجھے آپ پر قربان کرے، کیا اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا ہے کہ "تو جس کسی کا نامہ عمل اس کے داہنے ہاتھ میں لے گا سو اس سے آسان حساب یا جائے گا" (کہ آیت میں تو حساب پر بھی چھوٹ جانے کا ذکر ہے) آنحضرتؐ نے فرمایا کہ آیت میں جس حساب کا ذکر ہے وہ تو صرف پیشی ہوگی۔ وہ پیش کیے جائیں گے (اور چھوٹ جائیں گے) لیکن جس سے بھی پوری طرح حساب لے لیا گیا وہ ہلاک ہوگا۔

۲۰۵۰۔ ہم سے سید بن نصر نے حدیث بیان کی، انھیں بشیم نے خبر دی انھیں ابوبشر جعفر بن ایاس نے خبر دی، ان سے مجاہد نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "لترکبن طبقاً عن طبق" یعنی تم کو ضرور ایک حالت کے بعد دوسری حالت پر پہنچنا ہے۔ بیان کیا کہ مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں (کہ کامیابی آہستہ آہستہ ہوگی)

۹۱۹۔ سورۃ البروج

مجاہد نے فرمایا کہ "الاضداد" یعنی خندق ہے۔ تفتواہ ای عزبوا۔

۹۲۰۔ سورۃ الطارق

مجاہد نے فرمایا کہ "ذات الرجح" یعنی بادل جو بارش لاتا ہے۔ "ذات الصدع" (زمین) جو ہلکا گانے کے لیے پھٹ جاتی ہے۔

۹۲۱۔ سورۃ سج اسم رکب

۲۰۵۱۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی، انھیں شعبہ نے انھیں ابواسحاق نے اور ان سے براہ بن عابد

صلی اللہ علیہ وسلم :

۲۰۴۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :  
۲۰۴۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ ابْنِ يُونُسَ حَاتِمِ بْنِ أَبِي مُخَيَّرَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ أَحَدٌ يَحَاسِبُ إِلَّا هَلَكَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاؤُكَ أَلَيْسَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَامَتَا مِنْ أَدْنَى كِتَابٍ لَهُ يَمِينُهُ فَسَوْفَ يَحَاسِبُ حَسَابًا تَيْسِيرًا - قَالَ ذَلِكَ الْعَرَضُ يُعْرَضُونَ وَمَنْ تُوقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ :

۲۰۵۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الشَّحْرِ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ جَعْفَرُ بْنُ إِيَّاسٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : كَتَرْتُ كِبْرَ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ - حَالًا تَبَعًا حَالٍ - قَالَ هَذَا يَتَّبِعُكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

بَاب ۹۱۹۔ الْبُرُوجُ :

وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْأَحْدَادُ - شَقٌّ فِي الْأَرْضِ تُتَيَّنُوا - عَذَابُوا -

بَاب ۹۲۰ الطَّارِقُ :

وَقَالَ مُجَاهِدٌ - ذَاتُ الرَّجْحِ - تَحَابٌ يَرْجِعُ بِالسَّطْرِ - ذَاتُ الصَّدْعِ - تَتَصَدَّعُ بِالتَّيْبَاتِ :

بَاب ۹۲۱ سَجَّ اسْمُ رَكْبٍ

۲۰۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے (مہاجر) صحابہ میں سب سے پہلے ہمارے پاس (مدینہ منورہ) آنے والے مسعود بن عمیر اور ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہما تھے۔ مدینہ پہنچ کر ان حضرات نے ہمیں قرآن مجید پڑھانا شروع کر دیا۔ پھر عمار، بلال اور سید رضی اللہ عنہم آئے۔ پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیس صحابہ کو ساتھ لے کر آئے۔ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ میں نے کبھی مدینہ والوں کو اتنا خوش و مسرور نہیں دیکھا تھا جتنا وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر ہوئے تھے۔ بچیاں اور بچے بھی کہنے لگے تھے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، ہمارے یہاں تشریف لائے ہیں۔ میں نے آنحضرت کی مدینہ تشریف آوری سے پہلے ہی ”سبح اسم ربک الاعلیٰ“ اور اس جیسی اور سورتیں پڑھ لی تھیں۔

۹۲۲۔ سورہ ہل اتاک حدیث الغاشیہ ۶

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”عالمۃ ناصبۃ“ سے مراد نصاریٰ ہیں۔ مجاہد نے فرمایا کہ ”میں اذیہ“ یعنی اس کا برتن انتہائی گرم اور کھولتا ہوگا اور اس سے انھیں پانی پلایا جائے گا۔ ”حیم آن“ اس وقت بولتے ہیں جب برتن بہت گرم ہو جائے ”لا یسمع فیہا لاذیہ“ یعنی جنت میں کالم گلوچ نہیں سنی جائیگی ”الفریہ“ ایک قسم کی گھاس ہے جسے الشرق کہا جاتا ہے اور اہل حجاز اسے ”الفریہ“ اس وقت کہتے ہیں جب وہ خشک ہو جاتی ہے۔ وہ زہریلی ہوتی ہے۔ ”بسیطر“ ای بسط

یہ صاف اور سین دونوں سے ہو سکتا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”ایاہم“ یعنی مرجعہم۔

۹۲۳۔ سورۃ النجرۃ

مجاہد نے فرمایا کہ ”الوتر“ سے مراد اللہ ہے۔ ”ارم ذات العواد“ ای القدیمۃ۔ ”العواد“ یعنی خیموں والے خانہ بدوش جو ایک جگہ قیام نہیں کرتے۔ ”سوط عذاب“ یعنی جس سے انھیں عذاب دیا جائے گا۔ ”اکلا ما“ ای السف ”جثا“ ای اکثر مجاہد نے فرمایا کہ ہر چیز جو اللہ نے پیدا کی اس کا جوڑا بھی بنایا چنانچہ آسمان کا جوڑا زمین ہے اور ”الوتر“ (اکیلا دیکھنا) اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات ہے۔ ”سوط عذاب“ کے متعلق غیر مجاہد نے کہا کہ اس کلمہ کا استعمال اہل عرب ہر طرح کے

قَالَ قُلْ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصْعَبُ بْنُ عُسَيْرٍ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَجَعَلَا يُقْرَأَانَا الْقُرْآنَ ثُمَّ جَاءَ عَمَارُ وَبِلَالُ وَسَعْدُ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي عِشْرِينَ ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَارَيْنَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ قَرَحُوا بِشَيْءٍ فَزَحَمُوا بِهِ حَتَّى رَأَيْتُ الْوَلَدَيْنِ وَالصَّبِيَّانَ يَقُولُونَ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ قَدْ جَاءَ فَمَا جَاءَ حَتَّى تَرَانَا سَبَّحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى فِي سُورَةٍ مِثْلِهَا :

بَابُ ۱۲۲ خَلَّ أَنْتَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ النَّصَارَى وَنَاحٍ مُجَاهِدٌ عَيْنٌ أَذِيَّةٌ بَلَغَ إِنْهَا وَحَانَ شُرْبُهَا حَمِيمٌ إِنْ بَلَغَ إِنْهَا لَا يَسْمَعُ فِيهَا لَازِيَةً شَتْمًا النَّصْرِيُّ نَبْتُ يُقَالُ لَهُ الشَّرْبُ يُسْتَمِدُّ أَهْلُ الْحِجَازِ النَّصْرِيُّ إِذَا بَيَسَ وَهُوَ سَعْرٌ مُسَيِّطٌ مُسَاطٌ وَيُقَرَأُ بِالْقَادِ وَالسَّيْنِ وَحَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَأَى بِهِمْ مَرَجَعُهُمْ

بَابُ ۱۲۳ وَالنَّجْرَةِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْوَتْرُ اللَّهُ إِرْمَ ذَاتِ الْوَعَادِ الْفَدَى بِمَةِ وَالْعِمَادُ أَهْلُ عُمُودٍ لَا يَقِيمُونَ سَوَاطِ عَذَابٍ أَلَدَانِي عَذَابُوا بِهِمْ كُلًّا تَمًّا أَسَمْتُ وَجَعًا الْكَفِيرُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ كُلُّ شَيْءٍ خَلَقَهُ فَهُوَ شَعْفٌ أَسْمَاءُ شَعْفٌ وَالْوَتْرُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَقَالَ غَيْرُهُ سَوَاطِ عَذَابٍ كَلِمَةٌ تَقْرَأُهَا الْعَرَبُ لِكُلِّ نَوْحٍ مِّنْ



عذاب کے لیے کرتے تھے۔ جس میں کوڑے کے ذریعہ عذاب بھی شامل تھا۔ ”لہا المرصاد“ ای الیہ المعیر۔ ”تھاظون“ ای تھاظون۔ ”یعظون“ ای یا مروں باطعامہ ”المطہنتہ“ ای المصدتہ بنواہ۔ حسن نے ”یا ایہا النفس المطہنتہ“ کے متعلق فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ ایسی روح کو قبض کرنا چاہے گا تو وہ اللہ کی طرف سے مطہن ہوگی اور اللہ کو اس کی طرف سے اطمینان۔ وہ اللہ سے راضی و خوش ہوگی اور اللہ اس سے راضی و خوش ہوگا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس روح کے قبض کیے جانے کا حکم دے گا اور اسے جنت میں داخل کرے گا اور اپنے صالح بندوں میں سے بنائے گا۔ غیر حسن نے کہا ”جاہل“ ای نفیاً۔ حیب القمیس سے مشتق ہے بمعنی قمیص کے لیے حیب کا ٹا۔ بولتے ہیں ”یجوب الغلاۃ“ یعنی چٹیل میلان طے کر لیا۔

۹۲۴۔ سورہ لا اقسام:

مجاہد نے فرمایا کہ ”ہذا البلد“ سے مکہ منظم مراد ہے۔ یعنی آنحضرت پر سقوط کے سے وقف کے لیے اللہ کے حکم سے حلال کر لینے میں گناہ نہیں ہے جیسا کہ دوسروں کے لیے اس میں گناہ ہے۔ ”والدہ“ یعنی آدم ”مادہ“ یعنی ادویار اور آپ کی ذریت کے دوسرے صلحاء ”لبدا“ ای کثیراً۔ ”والنجین“ ای النجیر والشر ”سفینہ“ ای جامعہ۔ ”مترتہ“ ای الساقط فی التراب۔ بولتے ہیں ”فلان اقمم العقبہ“ فلاں شمع گھاٹی سے گزرا یعنی دنیا کی گھاٹی سے ابھی نہیں گزرا ہے۔ پھر ”عقبہ“ کی تفسیر کی کہ آپ کو معلوم ہے گھاٹی کیا ہے؟ وہ گردن کا چھڑانا ہے یا کھانا کھانا ہے فاقہ کے دن میں۔

۹۲۵۔ سورہ الشمس وضحیٰ:

مجاہد نے فرمایا کہ ”بطنواہا“ ای بواہیسا۔ ”ولایجان عقیباہا“ یعنی اس کے اخیر تنبیہ سے اسے کوئی اندیشہ پیدا نہیں ہوا۔

۲۰۵۲۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ”ان سے دہیب نے حدیث بیان کی ”ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ”ان سے ان کے والد

الْعَذَابُ يَدْخُلُ فِيهِ السُّوْطُ كَمَا لَمْ يَصَادْ  
لِإِيَّاهِ الْمَصِيْرُ۔ تَحَاظُّوْنَ : تَحَاظُّوْنَ  
وَيَحْظُوْنَ۔ يَأْمُرُوْنَ بِاطْعَامِهِ۔ الْمَطْهِنَةُ  
الْمُتَصَدِّقَةُ بِالْقَطَابِ۔ وَقَالَ الْحَسَنُ  
يَأْتِيهَا النَّفْسُ۔ إِنْ أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
قَبْضَهَا إِطْمَأَنَّتْ إِلَى اللَّهِ وَاطْمَأَنَّ  
اللَّهُ لِيَهِيَ وَرَضِيَتْ عَنِ اللَّهِ وَرَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهَا۔ فَأَمَرَ بِقَبْضِ رُوحِهَا وَادْخَلَهَا  
اللَّهُ الْجَنَّةَ۔ وَجَعَلَهُ مِنْ عِبَادِهِ  
الصَّالِحِينَ وَقَالَ غَيْرُهُ جَابَزًا أَتَقْبَرُ مِنْ  
جِبِّ الْقَبْرِ قُطِعَ لَهُ جَبِّكَ يَجُوبُ  
الْفَلَاحَ يَقْطَعُهَا۔ لَهَا كَمَتُهُ۔ أَجْمَعُ  
أَتَيْتُ عَلَى آخِرِهِ:

۹۲۴۔ لا اقسام:

وَقَالَ مُجَاهِدٌ، هَذَا الْبَلَدُ : مَكَّةُ  
لَيْسَ عَلَيْكَ مَا عَلَى النَّاسِ مِنْهُ مِنْ  
الْإِثْمِ۔ وَوَالِدُ۔ أَدَمُ۔ وَمَا وَلَدَ۔ لَبَدًا  
كَثِيرًا۔ وَالتَّجْدِيْنِ۔ الْخَبِيرُ وَالشَّرُّ۔  
مَسْغَبَةٌ : مَجَاعِيَةٌ۔ مَتْرَبَةٌ : السَّافِلَةُ  
فِي التَّرَابِ يُقَالُ فَلَانٌ تَقَعُّهُ الْعَقَبَةُ  
فَلَمْ يَنْتَحِمْ الْعَقَبَةَ فِي الدُّنْيَا۔ ثُمَّ قَسَرَ  
الْعَقَبَةَ فَقَالَ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ  
فَلَنْ رَتَبَةٍ أَوْ لَطْعَامٍ فِي نَيْمٍ زَوْجِي  
مَسْغَبَةٍ:

۹۲۵:

وَقَالَ مُجَاهِدٌ يَطْحَأُهَا : يَسَعَا صِيَهَا  
وَلَا يَجَانُ عَقْبَاهَا۔ عَقْبَى أَحَدٍ۔

۲۰۵۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
دُهَيْبٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ

اور ابن عبد اللہ بن زمرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آنحضرتؐ نے اپنے ایک خطیب میں صراح علیہ السلام کی ادنیٰ کا ذکر فرمایا اور اس شخص کا بھی ذکر فرمایا جس نے اس کی کتھیں کاٹ ڈالی تھیں۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا "اذا تبعث اشقام" یعنی اس ادنیٰ کو مار ڈالنے کے لیے ایک مفید بحث جو اپنی قوم میں ابو زمرہ کی طرح غالب اور طاقتور تھا، اٹھا۔ آنحضرتؐ نے عورتوں کا بھی ذکر فرمایا یعنی ان کے حقوق دیوہ کا) اور فرمایا کہ تم میں سے بعض اپنی بیوی کو غلاموں کی طرح کوڑے مارتے ہیں۔ حالانکہ اسی دن کے ختم ہونے پر وہ اس سے ہم بستری بھی کرتے ہیں۔ یعنی عورتوں کے ساتھ اس طرح کا معاملہ درست نہیں ہے، پھر آپ نے انہیں ریاخ خارج ہونے پر سب سے منع فرمایا۔ اور فرمایا کہ ایک کام جو تم سے ہر شخص کرتا ہے، اسی پر تم دوسروں پر کس طرح سب سے ہو؟ اور ابو معاویہ نے حدیث بیان کی، ان سے مشام نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عبد اللہ بن زمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ فرمائے کہ "ابو زمرہ کی طرح جو زمین

عبد اللہ بن زمرہ آتہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحطب و ذکر الناقة والذی عقر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تبعث اشقاما تبعث لہا رجل عزیز عادی منین فی ریحہ مثل ابی زمرہ۔ و ذکر النساء فقال یعمد احدکم عبداً جلد العبد فلعلہ یضاحیہ من اخر یومیہ۔ ثم وعظہم فی صحتہم فی الصرطیة وقال یرضیکم احدکم وما یفعل؟ وقال ابو معاویہ حدثننا ہشام عن ابنہ عن عبد اللہ بن زمرہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثل ابی زمرہ عو الثری بن العوام؟

ان کے والد نے، ان سے عبد اللہ بن زمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ فرمائے کہ "ابو زمرہ کی طرح جو زمین

عوام کا چچا تھا؟

## باب ۹۲۶ واللیل اذا یغشی۔

وقال ابن عباس بن الحسنی: بالخصف وقال مجاہد تروی. مات وتکلفی توہجہ وقرأ عبید بن عمیر یقلطی.

## باب ۹۲۷ والتهار اذا تجلی.

۲۰۵۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعْبُوتٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ دَخَلْتُ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللَّهِ النَّشَامِ فَسَمِعْتُ بَنَاتِ ابْنِ زَيْدٍ قَاتَاتَا فَقَالَ أَيْبُكُمُ مَنْ يَغْفَرُ فَقُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَأَيْبُكُمُ أَقْرَأُ؟ قَاتَا رَوَا لِي فَقَالَ اقْرَأَا فَقَرَأْتُ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى دَاوُدَ كُودَ الْأَنْثَى. قَالَ أَنْتَ سَمِعْتَهَا مِنْ فِي صَاحِبِكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَأَنَا سَمِعْتُهَا مِنْ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ لَا يَأْتُونَ عَلَيْنَا؟

## ۹۲۶۔ سورہ واللیل اذا یغشی؟

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا "بالحسنى" ای بالخلف۔ مجاہد نے فرمایا کہ "تروی" ای مات۔ "تکلفی" ای توہج۔ عبید بن عمیر نے اسے تنکلی پڑھا تھا۔

## ۹۲۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اوقسم ہے دن کی جب وہ روشن ہو جائے؟

۲۰۵۳۔ ہم سے قیس بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم نے ان سے ابراہیم نے اودان سے علقمہ نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن مسعود کے چند شاگردوں کے ساتھ میں مشام پہنچا۔ ہم سے تعلق ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے سنا تو ہم سے ملے تشریف لائے۔ اور دریافت فرمایا تم میں سے کوئی قرآن مجید کا قاری بھی ہے؟ ہم نے کہا جی ہاں ہے۔ دریافت فرمایا کہ سب سے اچھا قاری کون ہے؟ لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا آپ نے فرمایا کہ پھر کوئی آیت تلاوت کرو۔ میں نے "واللیل اذا یغشی والتهار اذا تجلی" والذکر والانثی "کی تلاوت کی ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا تم نے خورہ آیت اپنے صاحب (عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کی زبانی اسی طرح سنی ہے؟ میں نے کہا جی ہاں۔ آپ نے اس

فرمایا کہ میں نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ آیت اسی طرح سنی ہے۔ لیکن شام والے ہماری بات نہیں مانتے (اس کے بجائے یہ مشہور قراءت ”ما خلق الذکر والانیث“ پڑھتے ہیں)

**باب ۲۸** وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنثَىٰ :

٥٢-٢٠. حَدَّثَنَا عُمَرُ حَدَّثَنَا ابْنُ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو  
عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَدِمَ اصْحَابُ عَبْدِ اللَّهِ عَلَى  
ابْنِ الدَّرْدَاءِ فَطَلَبَهُمْ فَوَجَدَهُمْ فَقَالَ أَيْكُمْ  
يَقْرَأُ عَلَى قِرَآءَةِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا. قَالَ فَأَيْكُمْ  
أَخْظَ وَأَشَارَ دَا إِلَى عُلُقَمَةَ قَالَ كَيْفَ سَمِعْتَهُ  
يَقْرَأُ مَا لِلَّيْلِ إِذَا يَغْشَى قَالَ عُلُقَمَةَ وَالذَّكْرُ  
الْأُنْثَى. قَالَ أَشْهَدُ إِنِّي سَمِعْتُ الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ هَكَذَا وَهَؤُلَاءِ يُرِيدُونِي  
عَلَى أَنْ أَقْرَأَ وَمَا خَلَقَ الذَّكْرَ وَالْأُنْثَى  
وَاللَّهُ لَا أَتَابِعُهُمْ:

اسی طرح قزاق کرتے سنا ہے لیکن یہ لوگ «اہل شام»  
**باب ۹۲۹** قَوْلُهُ قَامَا مِنْ اَعْظٰی

بَابُ ٩٢٩ قَوْلُهُ فَأَمَّا مَنْ أَغْطَى

کوائف :

٢٠٥٥ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ  
الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
السَّمْعِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْعِ الْفَرَقَةِ فِي جَنَازَةٍ  
فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ  
مِنَ الْجَنَّةِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ  
اللَّهِ أَفَلَا تَتَكَلَّمُ فَقَالَ اعْمَلُوا نَكْلًا مُبِيرًا ثُمَّ  
قَرَأَ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى دَانِئًا وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى  
إِلَى قَوْلِهِ لِلْحُسْرَى ۞

٥٦. ٢. حَتَّانَا مُسَدَّدٌ حَتَّانَا عَبْدُ الْوَاحِدِ

حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَعْبُدُ

۹۲۸۔ اور قسم بھاس کی جس نے نرا اور مادہ کو پیدا کیا۔

۲۰۵۴۔ ہم سے عمر نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی۔ ان سے اعش نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابراہیم نے بیان کیا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد (اصحاب) ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کے یہاں (شام) آئے آپ نے انھیں تلاش کیا اور پالیا پھر ان سے دریافت فرمایا کہ تم میں کون عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرات کے مطابق قرات کر سکتا ہے؟ شاگردوں نے کہا کہ ہم سب کر سکتے ہیں۔ دریافت فرمایا کہ کسے ان کی قرات زیادہ محفوظ ہے؟ سب نے علقمہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف اشارہ کیا آپ نے دریافت فرمایا کہ انھیں "واللہ اذالینتی" کی قرات کرنے کس طرح سنا ہے؟ علقمہ نے کہا کہ "والذکر والانی" (بغیر با خلق کے) فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو "الخلق الذکر والانی" پڑھوں۔ واللہ: میں ان کی بیروی نہیں کروں گا۔

۹۲۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”سو جس نے دیا اور اللہ

سے ڈرا۔

۵۵-۲- ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے سعد بن عبیدہ نے، ان سے ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ”بیت الفرد“ دینہ منورہ کا مقبرہ میں ایک جنازہ کے سلسلہ میں تھے۔ آنحضورؐ نے اس موقع پر فرمایا تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا ٹھکانا جنت یا جہنم میں نہ کھاجا چکا ہو، صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ! پھر کون ہم اپنی اس تقدیر پر اعتماد کر لیں؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ عمل کرتے رہو کہ ہر شخص کو اسی عمل کی سہولت ملتی رہتی ہے (جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے) پھر آپؐ نے آیت ”سو جس نے دیا اور اللہ سڈرا اور اچھی بات کو پچا سمجھا...“نا... یلعسری کی تلاوت کی۔

۵۶-۲۔ ہم سے مسند نے حدیث بیان کی ان سے عبدالمعتمد نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے سعد بن عبیدہ نے ان سے ابو عبد الرحمن نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے پھر سابق حدیث بیان کی۔  
۹۳۰۔ سو ہم اس کے لیے مصیبت کی چیز آسان کر دیں گے۔

۲۰۵۷۔ ہم سے بشر بن خازم نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن جعفر نے خبر دی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سیمان نے، ان سے سعد بن عبیدہ نے، ان سے ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازہ میں تھے۔ آپ نے ایک کڑی اٹھائی اور اس سے زمین پر نشان بناتے ہوئے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جس کا جنت یا جہنم کا ٹھکانا لکھا نہ جا چکا ہو۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا پھر ہم اسی پر بھروسہ نہ کریں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ عمل کرتے رہو کہ ہر شخص کو سہولت دی گئی ہے (انھیں اعمال کی جن کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے) سو جس نے دیا اور اللہ سے ڈرا اور اچھی بات کو سچا سمجھا آنحضرتؐ تک۔ شعبہ نے بیان کیا کہ مجھ سے سابق حدیث منقولہ بیان کی اور انھوں نے بھی سیمان اعمش کی حدیث کی موافقت کی۔

۹۳۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور جس نے نکل کیا اور بے پردائی برقی۔"

۲۰۵۸۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے وکیع نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے ان سے سعد بن عبیدہ نے ان سے ابو عبد الرحمن نے اور ان سے علی بن عبد السلام نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا جہنم کا ٹھکانا اور جنت کا ٹھکانا لکھا نہ جا چکا ہو۔ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ! پھر ہم اسی پر بھروسہ کریں نہ کریں؟ فرمایا نہیں عمل کرتے رہو کیونکہ ہر شخص کو آسانی دی گئی ہے۔ اس کے بعد آپ نے اس آیت کی تلاوت کی: "سو جس نے دیا اور اللہ سے ڈرا اور اچھی بات کو سچا سمجھا سو ہم اس کے لیے راحت کی چیز آسان کر دیں گے" تا "تفسیرہ للعسری" اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اچھی بات کو جھٹلایا۔"

۲۰۵۹۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے حمیر نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے حدیث بیان کی ان سے سعد بن عبیدہ نے، ان سے ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم "بقیع الغرقہ" میں ایک جنازہ کے ساتھ تھے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لائے۔ آپ بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ کے چاروں

عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد کو الحدیث۔  
باب ۳۱ فَنَسِيَتْهُ لِّلْيُسْرَىٰ ۝

۲۰۵۷۔ حَدَّثَنَا يَشْرُبُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّكْمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ فِي جَنَازَةٍ فَأَخَذَ عَصَاً يَكْتُبُ فِي الْأَرْضِ فَقَالَ مَا يَكْتُبُ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ أَوْ مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا تَنْتَكِلُ قَالَ أَعْمَلُوا كُلُّهُ مُبَشِّرًا فَمَا مِنْ أَعْمَلٍ وَآتَى وَ صَدَّقَ بِالْحُسْنَى الْأَيَّةِ - قَالَ شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِي بِهِ مَنْصُورٌ فَلَمْ أَكْبُرْهُ مِنْ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ ۝

باب ۳۱ وَأَمَّا مَنْ ابْجَلْ وَاسْتَغْنَى ۝

۲۰۵۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَجْجِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَكْتُبُ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا تَنْتَكِلُ قَالَ لَا أَعْمَلُوا كُلُّهُ مُبَشِّرًا ثُمَّ قَرَأَ فَمَا مِنْ أَعْمَلٍ وَآتَى وَ النَّبِيِّ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى فَنَسِيَتْهُ لِّلْيُسْرَى - إِلَى قَوِيهِ فَنَسِيَتْهُ لِّلْيُسْرَى قَوْلُهُ وَكَذَّابٌ بِالْحُسْنَى ۝

۲۰۵۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَمْرِ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّكْمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فِي بَقِيعِ الْغَرْقَدِ فَأَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَا وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ وَمَعَهُ

طرف بیٹھ گئے آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی۔ آپ نے سر جھکا لیا۔ پھر چھڑی سے زمین پر نشان بنانے لگے۔ پھر فرمایا کہ تم میں کوئی شخص ایسا نہیں کوئی پیدا ہونے والی جان ایسی نہیں جس کا جنت اور جہنم کا ٹھکانا کھانا نہ جا چکا ہو۔ یہ لکھا جا چکا ہے کہ کون سعید ہے اور کون بد بخت۔ ایک صاحب نے عرض کی یا رسول اللہ! پھر کیا حرج ہے اگر ہم اپنی تقدیر پر بھروسہ کر لیں اور عمل چھوڑ دیں۔ جو ہم میں شیخ سعید و نیک ہوگا وہ نیکوں کے ساتھ چلے گا اور جو بد بخت ہوگا اس کے بد بختوں کے سے اعمال ہو جائیں گے۔ آنحضرت نے اس پر فرمایا کہ جو لوگ سعید ہوتے ہیں، انہیں سعیدوں ہی کے عمل کی توفیق اور سہولت حاصل ہوتی ہے اور جو بد بخت ہوں گے انہیں بد بختوں ہی جیسے عمل کی توفیق و سہولت ہوتی ہے۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی ”سو جس نے دیا اور اللہ سے ڈرا اور اچھی بات کو سچا سمجھا سو ہم اس کے لیے راحت کی چیز آسان کر دیں گے“

۹۳۲۔ سو ہم اس کے لیے مصیبت کی چیز آسان کر دیں گے۔

۲۰۶۰۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔

ان سے اعمش نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبیدہ سے سنا، ان سے ابو عبد الرحمن سلمی حدیث بیان کرتے تھے کہ علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازے کے ساتھ تھے پھر آپ نے ایک چیز لی اور اس سے زمین پر نشان بنانے لگے اور فرمایا تم میں سے کوئی ایسا شخص نہیں جس کا جہنم کا ٹھکانا جنت کا ٹھکانا کھانا نہ جا چکا ہو صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ! تو پھر ہم کیوں نہ اپنی تقدیر پر بھروسہ کر لیں۔ اور عمل چھوڑ دیں۔ آنحضرت نے فرمایا کہ عمل کرو کہ ہر شخص کو ان اعمال کے لیے سہولت و توفیق دی جاتی ہے جن کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ جو شخص نیک اور سعید ہوگا اسے نیکوں کے عمل کی توفیق ملی ہوتی ہے اور جو بد بخت ہوتا ہے اسے بد بختوں کے عمل کی توفیق حاصل ہے۔ پھر آپ نے آیت ”سو جس نے دیا اور اللہ سے ڈرا اور اچھی بات کو سچا سمجھا سو ہم اس کے لیے راحت کی چیز آسان کر دیں گے“ آخر تک تلاوت کی۔

۹۳۳۔ سورہ والنہی:

عجاہ نے فرمایا کہ ”اذا سبى“ ای استوی۔ ان کے غیر نے اس کے معنی

”اعظم و سکن“ کیے ہیں ”عاکلاً“ ذومعیاں:

مُخَصَّرَةً فَتَكُنْ لَّكَ فَعَلٌ يَنْتَكُتُ بِمَخَصَّرَةٍ ثُمَّ قَالَ  
مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ وَمَا مِنْ نَفْسٍ مِّنْهُوَ سَبَّ إِلَّا  
كُتِبَ مَكَرُهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَالْأَقْدَانِ كُتِبَتْ  
نَسِيبَتُهُ أَوْ سَعِيدَةً قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا  
تَنْتَكِلُ عَلَى كِتَابِنَا وَتَدْعُ الْعَمَلَ فَمَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ  
أَهْلِ السَّعَادَةِ فَتَسِيْبُهُ إِلَى أَهْلِ السَّعَادَةِ وَمَنْ  
كَانَ مِنَّا مِنْ أَهْلِ الشَّقَاءِ فَتَسِيْبُهُ إِلَى عَمَلِ  
أَهْلِ الشَّقَاءِ قَالَ أَمَّا أَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُتَسَرُّونَ  
لِعَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ وَأَمَّا أَهْلُ الشَّقَاءِ فَيُتَسَرُّونَ  
لِعَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاءِ ثُمَّ قَرَأَ قَامًا مَنْ أَعْطَى وَ  
أَتْنَى وَصَدَّقَى بِالْحُسْنَى آيَاتِهِ:

بَابُ ۹۳۲ فَتَسِيْبُهُ لِلْعُسْرَى:

۲۰۶۰۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ

قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ  
فَأَخَذَ شَيْئًا فَعَمَلَ يَنْتَكُتُ بِهِ الْأَرْضَ فَقَالَ مَا  
مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا قَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ  
وَمَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا  
تَنْتَكِلُ عَلَى كِتَابِنَا وَتَدْعُ الْعَمَلَ قَالَ أَعْمَلُوا  
تَكُنْ لَكُمْ مَبْشَرٌ لِّمَا خَلَقَ لَهُ أَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ  
أَهْلِ السَّعَادَةِ فَيُتَسَرُّ لِعَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ وَأَمَّا  
مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاءِ فَيُتَسَرُّ لِعَمَلِ  
أَهْلِ الشَّقَاءِ ثُمَّ قَرَأَ قَامًا مَنْ أَعْطَى وَ أَتْنَى  
وَ صَدَّقَى بِالْحُسْنَى آيَاتِهِ:

بَابُ ۹۳۳ وَ قَالَ عَجَاهُ إِذَا سَبَّي

لِاسْتَوَى . وَقَالَ غَيْرُهُ أَكَلُو وَ سَكَنَ

عَاكِلاً ذُومَعِيَالٍ:

۲۰۶۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْأَسَدُ بْنُ قَبِيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبَ بْنَ سُوَيْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ يَسْمَعْ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ يَقُوْلُ كَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَبَاءَتْ رَمْرَاءٌ فَقَالَتْ يَا حَسْبُكَ إِنْ لَمْ تَرْجُوا أَنْ تَكُوْنُ قَبِيْطَانِكَ قَدْ تَرَكَكَ لَمْ أَرَكَ قَرِيْبَكَ مُنْذُ كَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ - وَالصُّحُفُ وَالْكَلْبُ إِذَا سَجَى مَا وَكَلَهُكَ كَيْلُكَ وَمَا قُلَى - قَوْلُهُ مَا دَرَّكَكَ رَبُّكَ وَمَا قُلَى تَقَرَّرَ بِاللَّفْهِيدِ وَاللَّخْفِيفِ مَعْنَى وَاحِدٌ - مَا تَرَكَكَ رَبُّكَ - وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا تَرَكَكَ وَمَا أَبْقَكَ :

۲۰۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَسَدِ ابْنِ قَبِيْسٍ - قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبَ بْنَ الْبَجَلِيِّ قَالَ لَمْ يَرْوَاهُ يَارَسُوْلُ اللَّهِ مَا أَرَى صَاحِبَكَ إِلَّا ابْطَاطَكَ فَتَرَكْتُ مَا وَدَّكَ رَبُّكَ وَمَا قُلَى :

۲۰۶۱۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے اسود بن قیس نے حدیث بیان کی، کہا میں نے جندب ابن سنیان رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار پڑ گئے اور دو یا تین راتوں کو تبھر کے بیٹے، نہیں اٹھ سکے پھر ایک عورت ابولہب کی بیوی عوراء آئی اور کہنے لگی اے محمد! میرا خیال ہے کہ تمھارے شیطان نے تمھیں چھوڑ دیا ہے۔ دو یا تین راتوں سے میں دیکھ رہی ہوں کہ تمھارے پاس نہیں آیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔ ”قسم ہے دن کی روشنی کی (اور رات کی جب وہ قرار پکڑے کہ آپ کے پروردگار نے نہ آپ کو چھوڑا ہے اور نہ آپ سے بیزار ہوا ہے“ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ”ما ددک ربک وما قلی“ تغفیر اور تخفیف دونوں طرح پڑھا جاسکتا ہے۔ اور معنی ایک ہی رہیں گے یعنی ”آپ کو چھوڑا نہیں ہے“ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مفہوم یہ ہے ”ما ترکک وما ابغضک“

۲۰۶۲۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن جعفر غنڈر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے اسود بن قیس نے بیان کیا کہ میں نے جندب بنلی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ایک عورت راء المؤمنین غدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ! میں دیکھتی ہوں کہ کہ آپ کے صاحب (جبریل علیہ السلام) آپ کے پاس آنے میں دیر کرتے ہیں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ”آپ کے پروردگار نے نہ آپ کو چھوڑا ہے اور نہ آپ سے بیزار ہے۔“

۹۳۴۔ سورۃ الم نشرح :

مجاہد نے فرمایا کہ ”درک“ سے نبوت سے پہلے کے کام ہیں ”انقض“ ای اٹھل۔ ”مع العسر یسر“ کے معنی ابن عباس نے فرمایا کہ مطلب یہ ہے کہ ”اس تنگی کے ساتھ دوسری آسانی“ جیسے اللہ تعالیٰ کے ارشاد میں (مومنین کے لیے تعدد حسنی کا ذکر ہے کہ) ”بل تر یعون بنا الا احدى المحسنین“ اور جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”ایک تنگی دو آسانیوں پر غالب نہیں آسکتی“ مجاہد نے فرمایا کہ ”فانصب ای فی حاجتک الی ربک۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ”الم نشرح“ لک صدک، کا مفہوم نقل کیا جاتا ہے کہ آنحضرت کا دل اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لیے کھول دیا تھا :

بِاسْمِ اللَّهِ نَشْرَحُ :

وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَنَزَلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْقَضَ، أَلْغَلَ - مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا - قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِي مَعَ ذَلِكَ الْعُسْرِ يُسْرًا أَحْكَمَ كَقَوْلِهِ هَلْ تَرَوْنَ بِنَا إِلَّا أَلْأَحَدَى الْخُسَيْنَيْنِ - وَلَنْ يَغْلِبَ عُسْرُ يُسْرَيْنِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ فَاَنْصَبَ فِي حَاجَتِكَ إِلَى رَبِّكَ وَيَذْكُرُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ نَشْرَحَ شَرَحَ شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ :

۹۳۵۔ سورۃ التین

مجاہد نے فرمایا کہ آیت میں وہی ہیں (انجیر) اور زیتون ذکر ہوئے ہیں جنہیں لوگ کھاتے ہیں۔ "فاکذبک" یعنی کوئی چیز آپ سے اس بات کی تکذیب کر رہی ہے کہ لوگوں کو ان کے اعمال کا بدلہ ملے گا گو یا مقصد کہنے کا یہ ہے کہ ثواب اور عقاب کے متعلق کون شخص آپ کی تکذیب پر قدرت رکھتا ہے۔

۲۰۶۳۔ ہم سے جابر بن منبہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے حدیث نے خبر دی، کہا کہ میں نے براء رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے۔ اور عشا کی ایک رکعت میں سورۃ التین کی تلاوت کی۔

۹۳۶۔ سورۃ اقر بام ربک الذی خلق

اور تنبیہ نے بیان کیا کہ ہم سے حماد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن عقیل نے کہ حسن بھری نے فرمایا کہ مصحف (قرآن مجید) میں سورۃ فاتحہ کے شروع میں بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھو۔ (اوردو سورتوں کے درمیان) امتیاز کے لیے صوف، ایک خط کھینچ دیا کرو۔ مجاہد نے فرمایا کہ "نادیر" ای عشرتہ۔ "الزبانیتہ" ای الملائکتہ۔ ممر نے کہا کہ "الرجلی" الموضع۔ "لنفسعن" ای لناخذن۔ "نون خفیفہ کے ساتھ ہے" سفعت بیدہ۔ ای اخذت

۲۰۶۴۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یث نے حدیث بیان کی۔ ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے (مصنف نے کہا) اور مجھ سے سعید بن مردان نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبدالعزیز بن ابی زمرہ نے حدیث بیان کی، انھیں ابوصالح سلمیہ نے خبر دی کہا کہ مجھ سے عید اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے یونس بن یزید نے بیان کیا کہ مجھے ابن شہاب نے خبر دی، انھیں عروہ بن زبیر نے خبر دی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

۹۳۵۔ وَالتِّينِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: هُوَ التِّينُ وَ الزَّيْتُونُ  
الَّذِي يَأْكُلُ النَّاسُ. يَقَالُ قَمَا  
يَكْذِبُكَ قَمَا الَّذِي يَكْذِبُكَ يَا  
النَّاسُ يَدَّانُونَ يَا عَمَّا لِيَهُمْ؛ كَأَنَّهُ  
قَالَ وَمَنْ يَقْدِرُ عَلَى تَكْذِيبِكَ  
يَا لَثَوَابٍ وَ الْعِقَابِ

۲۰۶۳۔ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ فِي سَفَرٍ فَقَرَأَ فِي الْعِشَاءِ فِي إِحْدَى  
الرُّكْعَتَيْنِ بِالتِّينِ وَ الزَّيْتُونِ تَقْوِيمُ الْخَلْقِ

۹۳۶۔ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ  
وَقَالَ نُعَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيَى  
ابْنِ عَتَبَةَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ اُكْتُبْ  
فِي الْمُصْحَفِ فِي أَوَّلِ الْإِمَامِ بِسْمِ اللَّهِ  
الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ. وَاجْعَلْ بَيْنَ السُّورَتَيْنِ  
خَطًّا. وَقَالَ مُجَاهِدٌ نَادِيرٌ. عَشْرَتُهُ  
الزَّبَانِيَةُ. الْمَلَائِكَةُ. مَمَرٌ قَالَ الرَّجُلِي  
الْمَوْجِعُ لِنَفْسَعْنِ قَالَ لَنَا خَذَنٌ وَلِنَسْفَعْنَ  
بِالنُّونِ وَهِيَ الْخَفِيفَةُ. سَفَعْتُ يَدَهُ  
أَخَذْتُ

۲۰۶۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلٍ  
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ. حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي زُرْمَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو صَالِحٍ  
سَلْمِيَّةٌ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ  
قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ  
أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ  
كَانَ أَوَّلُ مَا بَدَأَنِي بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سب سے پہلے سچے خواب دکھائے جاتے تھے۔ چنانچہ اس دور میں آپ جو خواب بھی دیکھ لیتے۔ وہ چیز سفیدہ صبح کی طرح ظاہر ہوجاتی پھر آپ کے دل میں خلوت گزیرنی کی محبت ڈال دی گئی اس دور میں آپ غار حراء میں تشریف لے جاتے اور آپ وہاں "تخت" کرتے۔ عروہ نے کہا کہ "تخت" سے مراد ہے "چند گنے چنے دنوں میں عبادت گزاری" آپ اس کے لیے اپنے گھر سے توشہ لے جایا کرتے تھے دجتنے دن عبادت کے لیے آپ کو غار حراء کی تنہائی میں رہنا ہوتا آپ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے یہاں دو بارہ تشریف لاتے اور اسی طرح توشہ لے جاتے۔ بالآخر جب آپ غار حراء میں تھے کہ حق اچانک آپ کے پاس آگیا۔ چنانچہ فرشتہ (جبریل علیہ السلام) آپ کے پاس آئے اور کہا کہ پڑھیے۔ آنکھوں نے فرمایا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ بیان کیا کہ پھر مجھے فرشتہ نے پکڑ لیا اور اتنا بھیجا کہ میں ہلکان ہو گیا۔ پھر انھوں نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا کہ پڑھیے۔ میں نے اس مرتبہ بھی یہی کہا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ انھوں نے پھر دوسری مرتبہ مجھے پکڑ کر اس طرح بھیجا کہ میں ہلکان ہو گیا اور چھوڑنے کے بعد کہا کہ پڑھیے۔ میں نے اس مرتبہ بھی یہی کہا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ انھوں نے تیسری مرتبہ پھر اسی طرح مجھے پکڑ کے بھیجا کہ میں ہلکان ہو گیا اور کہا کہ آپ پڑھیے۔ اپنے پیغمبر گار کے نام کے ساتھ جس نے سب کو پیدا کیا ہے جس نے انسان کو خون کے قطرے سے پیدا کیا ہے، آپ قرآن پڑھا کیجیے اھ آپ کا رب بڑا کریم ہے جس نے قلم کے ذریعے سے تعلیم دی ہے... سے "علم الانسان ما لم یعلم" تک۔ پھر حضور اکرم ان پانچ آیات کو لے کر وہ اپس تشریف لائے اور (خوف و گھبراہٹ کی وجہ سے) آپ کا شانہ مبارک تھر تھرا رہا تھا آپ نے خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچ کر فرمایا کہ مجھے چادر اوڑھا دو، مجھے چادر اوڑھا دو۔ چنانچہ انھوں نے آپ کو چادر اوڑھا دی۔ جب خوف و گھبراہٹ آپ سے دور ہوئی تو آپ نے خدیجہ رضی اللہ عنہا سے کہا اب کیا ہوگا۔ مجھے تو اپنی جان کا خطرہ ہے۔ پھر آپ نے سارا واقعہ انھیں سنایا خدیجہ رضی اللہ عنہا ہرگز نہیں آپ کو بشارت ہو۔ خدا کی قسم! اللہ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ خدا گواہ ہے آپ صد رحمی کرتے ہیں۔ ہمیشہ سچ بولتے ہیں، کفر و دانا تو انوں کا بار اٹھاتے ہیں۔ جنھیں کہیں سے نہ ملتا، وہ آپ کے یہاں سے پالیتے ہیں۔ مہمان نوازی کرتے ہیں اور حق کے راستے

الرُّبِّيَّ الْمَادَّةَ فِي النَّوْمِ - فَكَانَ لَا يَرَى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْهُ مِنْ تَلْقَى الشُّبَّحِ ثُمَّ خَبَّتَ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ فَكَانَ يَلْحَقُ بِغَارِ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّنُ فِيهِ - قَالَ وَالتَّحَنُّنُ - التَّعَبُّدُ الْكَلْبِيُّ ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهِ وَيَتَزَوَّدَ مِنْ ذَلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيجَةَ تَبْتَزُّوهُ بِمِثْلِهَا حَتَّى يَجِدَهُ الْحَقُّ دَهْوًا فِي غَارِ حِرَاءٍ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَأْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَنَا بِقَارِيءٍ قَالَ فَآخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجُحْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ قُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِيءٍ فَآخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجُحْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ قُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِيءٍ فَآخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجُحْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ الْآيَاتِ إِلَى قَوْلِهِ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَكُنْ لَمْ يَرَجِعْ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَجَّعْتُ بَوَادِرُهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى خَدِيجَةَ فَقَالَ رَمِلُونِي فَرَمَلُوهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ قَالَ لَخَدِيجَةَ أَيْ خَدِيجَةُ مَا لِي لَقَدْ خَشِيتُ عَلَى نَفْسِي فَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ قَالَتْ خَدِيجَةُ كُلَّا أَبَشِّرُكَ بِاللَّهِ لَا يُخْزِيكَ اللَّهُ أَبَدًا قَوْلَ اللَّهِ إِنَّكَ لَتَكُونُ مِنَ الرَّحِيمِ وَتَكُونُ الْوَحِيدُ وَتَحْمِلُ أَسْكَالَ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَقْرَى الْقُفُوفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَانْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيجَةُ حَتَّى آتَتْ بِهِ دَرَقَةَ بَنِ تَوْفَلٍ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ خَدِيجَةَ أَخِي أَبِيهَا وَكَانَ إِمْرًا تَنْصَرَفُ فِي الْحِجَابِ هَلِيلَةً وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْغَرَبِيَّ وَيَكْتُبُ مِنَ الْإِنْجِيلِ بِالْعَرَبِيَّةِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكْتُبَ وَكَانَ شَيْخًا كَرِيمًا قَدْ عَمِيَ فَقَالَتْ



میں پیش آنے والی مصیبتوں پر لوگوں کی مدد کرنے میں۔ پھر خدیجہ رضی اللہ عنہا آنحضور کو لے کر ورقہ بن نوفل کے پاس آئیں۔ وہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے چچا اور آپ کے والد کے بھائی تھے۔ وہ زمانہ جاہلیت میں ہی نصرانی ہو گئے تھے اور عربی کلمے جیسے تھے جس طرح اللہ نے چاہا انھوں نے انجیل بھی عربی میں کھی تھی، وہ بہت بڑھے تھے اور نابینا ہو گئے تھے۔ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا چچا اپنے جھتیجے کا حال سنئے، مقدمہ نے کہا۔ بیٹے! تم نے کیا دیکھا ہے؟ حضور اکرمؐ نے سارا واقعہ سنایا جو کچھ بھی آپ نے دیکھا تھا اس پر ورقہ نے کہا یہی وہ ناموس (جبریل علیہ السلام) ہیں جو موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے تھے۔ کاش میں تمھاری نبوت کے زمانہ میں جوان و نوجوان ہوتا۔ کاش میں اس وقت تک زندہ رہ جاؤں، پھر ورقہ نے کچھ اور کہا کہ جب آپ کی قوم آپ کو مکہ سے نکلے گی، حضور اکرمؐ نے پوچھا کیا واقعی یہ لوگ مجھے یہاں سے نکال دیں گے؟ ورقہ نے کہا کہ ہاں۔ جو دعوت آپ لے کر آئے ہیں اسے جو بھی لے کر آیا تو اسے ضرور تکلیف دی گئی۔ اگر میں آپ کی نبوت کے زمانہ میں زندہ رہ گیا تو میں ضرور آپ کی مدد کر دیتا ہوں۔

پھر یہ طریقہ پر۔ اس کے بعد ورقہ کا انتقال ہو گیا اور کچھ دنوں کے لیے وحی کا آنا بھی بند ہو گیا۔ حضور اکرمؐ وحی کے بند ہو جانے کی وجہ سے غمگین رہنے لگے۔ محمد بن شہاب نے حدیث بیان کی، انھیں ابوسلمہ نے خبر دی اور ان سے جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آپ وحی کے کچھ دنوں کے لیے رک جائے گا ذکر فرما رہے تھے۔

آنحضورؐ نے فرمایا کہ میں چل رہا تھا کہ میں نے آسمان کی طرف سے ایک آواز سنی۔ میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو وہی فرشتہ (جبریل علیہ السلام) مجھ پر پاس غار حرا میں آئے تھے آسمان اور زمین کے درمیان کھری پر بیٹھے ہوئے تھے میں ان سے بہت ڈرا اور گھرواپس آکر میں نے کہا کہ مجھے چادر اٹھا دو۔

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعْدٍ سَمِعَ مِنْ أَبِي خَالِدٍ قَالَ وَرَقَةُ يَا ابْنَ أَخِي مَاذَا تَرَى؟ فَأَخْبَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبْرَ مَا رَأَى فَقَالَ وَرَقَةُ - هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَى مُوسَى لِيَتَنَبِّئَ فِيهِمَا جَدَّعًا لِيَتَنَبِّئَ أَكُونُ حَيًّا ثُمَّ ذَكَرَ حَدَّثًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْفُرَجِي هُمُ قَالَ وَرَقَةُ نَعَمْ لَمْ يَأْتِ رَجُلًا بِمَا جِئْتُ بِهِ إِلَّا أَوْذَى وَلَنْ يُبْدِرَ كُنْ يَوْمَكَ حَيًّا أَلْعَمَّكَ نَصْرًا مُؤْتَرًّا ثُمَّ لَمْ يَنْقَبْ وَرَقَةُ أَنْ تُوَفِّي وَفَرَ الْوَحْيُ فَتَرَكَا حَتَّى حَزَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ شَهَابٍ مَا خَبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ قَالَ فِي حَدِيثِهِ بَيْنَهُمَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ بَصِيرَتِي فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحَوَارِجِ جَالِسٌ عَلَى كُرْسِيِّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَقَرَأْتُ مِنْهُ فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَيْمُ بْنُ حَدَّادٍ قَالَ نَزَلَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنذِرْ وَأَمَّا بَكَ نَحْنُ بِشَيْءٍ بَلَدٍ نَطْهَرُ وَالرُّجْزُ نَا هَجْرٌ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَحْيِي الْوَدَّانِ الْيَتَى كَانِ أَهْلُ النَّجَا هِلَالِيَّةً يَغْبُدُونَ قَالَ ثُمَّ تَبَعَ الْوَحْيُ قَوْلَهُ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۖ

دو۔ مجھے چادر اٹھا دو۔ چنانچہ گھروالوں نے مجھے چادر اٹھا دی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ”اے کپڑے میں پیچھے والے اٹھئے (پیکر افروز) کی ڈائیجے اور اپنے پروردگار کی برائی بیان کیجئے اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھیے اور بتوں سے الگ رہیئے“ ابوسلمہ نے فرمایا کہ ”الرجز“ جاہلیت کے بت تھے جن کو وہ پرستش کرتے تھے۔ بیان کیا کہ پھر وحی کا سلسلہ جاری ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”جس نے انسان کو خون کے قطرے سے پیدا کیا۔“

۲۰۶۵۔ ہم سے ابن کبیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے

۲۰۶۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَكِيْرٍ حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ عَنْ عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ

عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ شروع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سچے خواب دکھائے جانے لگے تھے پھر آپ کے پاس فرشتہ آیا اور کہا کہ ”آپ پڑھیے اپنے پروردگار کے نام کے ساتھ جس نے (سب کو) پیدا کیا ہے۔ جس نے انسان کو خون کے لوتھرے سے پیدا کیا ہے آپ (قرآن) پڑھا کیجیے اور آپ کا پروردگار بڑا کریم ہے۔“

۹۳۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”آپ پڑھا کیجیے اور آپ کا رب بڑا کریم ہے۔“

۲۰۶۶۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں عمر نے خبر دی۔ انھیں نہ ہری نے۔ ح اور لیث نے بیان کیا کہ ان سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے بیان کیا انھیں عروہ نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ابتداء سچے خوابوں کے ذریعہ کی گئی۔ پھر فرشتہ آیا اور کہا کہ ”آپ پڑھیے اپنے پروردگار کے نام کے ساتھ جس نے سب کو پیدا کیا ہے۔ جس نے انسان کو خون کے لوتھرے سے پیدا کیا ہے۔ آپ (قرآن) پڑھا کیجیے۔ اور آپ کا پروردگار بڑا کریم ہے جس نے فلم کے ذریعہ تعلیم دی۔“

۲۰۶۷۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا انھوں نے عروہ سے سنا۔ آپ سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خبر یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس تشریف لائے۔ اور فرمایا کہ مجھے چادر اڑھا دو۔ مجھے چادر اڑھا دو۔ پھر آپ نے پوری حدیث بیان کی۔

۹۳۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اے لوگو! اگر یہ شخص باز نہ آیا

تو ہم اسے پیشانی کے بل پکڑ کر گھسیٹیں گے، دوزخ و خطا

میں آلودہ پیشانی۔“

۲۰۶۸۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی، ان سے عمر نے، ان سے عبد اکبر بن جری نے، ان سے عکرمہ نے بیان کیا اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو جہل نے کہا تھا کہ اگر میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم، ابی و امی فداہ کو کعبہ کے

عَنْهَا قَالَتْ اَوَّلُ مَا بَدِئْتُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةَ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اِنْمُرْ وَرَبُّكَ الْكَرِيمُ

بَابُ قَوْلِهِ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْكَرِيمُ

۲۰۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ لَيْثٌ حَدَّثَنِي عَقِيلٌ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا اَوَّلُ مَا بَدِئْتُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةَ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اِنْمُرْ وَرَبُّكَ الْكَرِيمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ

۲۰۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَرَجَعَ اللَّيْثُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَدِيجَةَ فَقَالَ زَمِلُونِي زَمِلُونِي فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

بَابُ ۹۳ كَلَّا لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ

۲۰۶۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَرِّيِّ عَنْ عِكْرَمَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو جَهْلٍ لَئِنْ رَأَيْتُ مُحَمَّدًا يُصَلِّيُ عِنْدَ الْكَعْبَةِ لَا طَانَ عَلَى عُنُقِهِ فَلَنَكُمِّنَّ

پاس نماز پڑھتے دیکھ لیا تو اس کی گردن مرط و دوں گا۔ حضور اکرمؐ کو جب یہ بات پہنچی تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ اگر اس نے ایسا کیا تو اسے فرشتے کھڑے لیں گے۔ اس روایت کی متابعت عمر بن خالد نے کی ان سے عبید اللہؓ نے ان سے عبد اکرمؓ نے بیان کیا۔

۹۳۹۔ سورہ انا انزلناہ ۛ

کتبے ہیں کہ ”المطلع“ بمعنی طلوع ہے۔ مطلع اصل میں اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں سے طلوع ہوتا ہے۔ ”الزلزلاء“ میں ”وہ“ کی ضمیر سے اشارہ قرآن مجید کی طرف ہے۔ صیغہ جمع کا استعمال کیا حالانکہ نازل کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ کیونکہ عرب تاکید کے لیے ایک فرد کے کام کو جمع کے صیغہ کے ساتھ بیان کرتے تھے۔ ایسا کلام میں زور اور تاکید پیدا کرنے کے لیے کرتے تھے ۛ

۹۴۰۔ سورہ لم یکن ۛ

”منقلین“ ای زائلین ”قیمتہ“ ای قائمۃ

”دین القیمۃ“ میں دین کی اضافت مؤنث کی طرف کی۔

۲۰۶۹۔ ہم سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے قتادہ سے سنا اور انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمہیں ”لم یکن الذین کفروا“ پڑھ کر سنائوں۔ ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کی کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام بھی لیا ہے حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ ہاں۔ اس پر وہ رونے لگے ۛ

۲۰۷۰۔ ہم سے حسان بن ابی حسان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمہیں قرآن (سورہ لم یکن) پڑھ کر سنائوں ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کی، کیا آپؐ سے اللہ تعالیٰ نے میرا نام بھی لیا تھا؟ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ ہاں! اللہ تعالیٰ نے تمہارا نام بھی مجھ سے لیا تھا۔ ابی رضی اللہ عنہ یہ سن کر رونے لگے۔ قتادہ نے بیان کیا کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ حضور اکرمؐ

الَّتِي مَكَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ قَعَلَهُ لَا خَدَتْهُ الْمَلَائِكَةُ تَابِعَهُ عُمَرُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ۛ

۹۳۹۔ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ ۛ

يَقَالُ الْمَطْلَعُ هُوَ الطُّلُوعُ - وَ الْمَطْلَعُ الْمَوْضِعُ الَّذِي يَطْلَعُ مِنْهُ -  
اَنْزَلْنَاهُ اَلِهَاءُ كِنَايَةً عَنِ الْقُرْآنِ  
اَنْزَلْنَاهُ فَعْرِجَ الْجَنِينِ وَالْمُنْزِلِ  
هُوَ اللَّهُ وَالْعَرَبُ تُؤَكِّدُ فِعْلَ الْوَاحِدِ  
فَتَجْعَلُهُ يَلْفِظُ الْجَمِيعِ يَكُونُ  
اَنْبَتَ دَاوُدَ ۛ

۹۴۰۔ لَمْ يَكُنْ

مُنْقَلِبِينَ - زَائِلِينَ - قِيمَةً - اِنْقَائِمَةً  
دِينُ الْقِيمَةِ - اَمَاتِ الدِّينِ اِلَى  
الْمَوْتِ ۛ

۲۰۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ - إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا - قَالَ وَ سَتَانِي؟ قَالَ نَعَمْ قَبْلِي ۛ

۲۰۷۰۔ حَدَّثَنَا حَسَانُ بْنُ أَبِي حَسَانَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ - إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ قَالَ أَيْ؟ قَالَ اللَّهُ سَتَانِي لَكَ؟ قَالَ اللَّهُ سَتَانِي لِي فَجَعَلَ ابْنُ سَتَانِي قَالَ قَتَادَةُ مَا نَبِئْتُكَ أَنَّكَ قَرَأَ عَلَيْهِ لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ ۛ

نے اخص "لم یکن الذین کفروا من اہل الکتاب" پڑھ کر سنائی تھی۔

۲۰۷۱۔ ہم سے احمد بن ابی داؤد ابو جعفر منادی نے حدیث بیان کی، ان سے روچ نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن ابی عروبہ نے، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمہیں قرآن کی آیت لم یکن پڑھ کر سناؤں، انھوں نے پوچھا کیا اللہ نے آپ سے میرا نام بھی یاد کیا تھا؟ حضور اکرم نے فرمایا کہ ہاں، ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بولے۔ دونوں جہان کے پالنے والے کی بارگاہ میں میرا ذکر کروا، حضور اکرم نے فرمایا کہ ہاں۔ اس پر ان کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے۔

۹۴۱۔ سورۃ اذ ازلت الارض زلزلہا یہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد "سو جو کوئی ذرہ بھر بھی نیکی کرے گا اسے دیکھ لے گا" اویسی الیہا اور وحی بہا۔ اور وحی بہا اور وحی الیہا ہم معنی ہیں۔

۲۰۷۲۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے ابوصالح سمان نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گھوڑا تین طرح کے لوگوں کے لیے تین قسم کے نتائج کا حامل ہوتا ہے۔ ایک شخص کے لیے اجر ہے، دوسرے کے لیے وہ پردہ ہے، تیسرے کے لیے وبال ہے جس کے لیے اجر و ثواب کا باعث ہے وہ شخص ہے جو اسے اللہ کے راستہ میں جہاد کی غرض سے پاتا ہے چراگاہ یا (اس کی بجائے راوی نے یہ کہا) باغ میں اس کی ری کو دراز کر دیتا ہے (تاکہ خوب گھاس کھائے) چنانچہ وہ گھوڑا چراگاہ یا باغ میں اپنی ری کے حدود میں جو کچھ بھی کھاتا پیتا ہے وہ بھی اس کے مالک کے لیے آخرت میں اجر و ثواب بن جاتا ہے اور اگر اس گھوڑے نے اپنی ری ٹڑالی اور ایک دو گھوڑے دھینکنے کی دری تک اپنے حدود سے آگے بڑھ گیا تو اس کے

۲۰۷۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ أَبُو جَعْفَرٍ الْمَدَائِنِيُّ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ - إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَكَ الْقُرْآنَ قَالَ اللَّهُ سَمَاعِي لَكَ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَقَدْ ذُكِرْتُ عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ؟ قَالَ نَعَمْ فَذَرَفَتْ عَيْنَاكَ؟

۹۴۱۔ إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا قَوْلُهُ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ يُقَالُ - أَدَلَّحِي لَهَا أَدَلَّحِي إِلَيْهَا وَوَلَّحِي لَهَا وَوَلَّحِي إِلَيْهَا وَاحِدٌ

۲۰۷۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَانِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلْخَيْلُ لثَلَاثَةٍ - لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَلِرَجُلٍ زُرٌّ فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَّلَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَطَاعَ لَهَا فِي مَرْجٍ أَوْ رَدَّهَا فَمَا أَصَابَتْ فِي طِيلِهَا ذَلِكَ فِي الْمَرْجِ وَالرَّادَّةِ كَانَ لَهُ حَسَنَاتٌ وَلَوْ أَكْثَرَهَا قَطَعَتْ طِيلَهَا فَاسْتَدَّتْ شَرًّا أَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ أَثَارُهَا وَارَدَتْهَا حَسَنَاتٌ لَهُ وَلَوْ آتَتْهَا مَوْتٌ بِتَهْمَةٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَوْ يُرِيدُ أَنْ يَسْتَقِي بِهِ كَانَ ذَلِكَ حَسَنَاتٍ لَهُ فَهِيَ لِذَلِكَ التَّجَلُّلِ

لہ آیت کامنوں ہے کہ "جو لوگ کافر تھے اہل کتاب اور مشرکین میں سے، وہ باز آنے والے نہ تھے جب تک کہ ان کے پاس واضح دلیل نہ آتی۔

یعنی اللہ کا ایک رسول جو انہیں پاک صحیفے پڑھ کر سنائے جن میں درست مضامین درج ہوں یا حضور اکرم کی زبان سے اللہ رب العزت کی بارگاہ میں اپنے تذکرہ کے مشق سن کر ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے مسرت و خوشی کے آنسو نکل پڑے۔ یقیناً اس وقت آپ کا دل خوف و خشوع سے بھی بھر گیا ہوگا۔ کہ کہیں اللہ کی نعمتوں کے شکر کی ادائیگی میں کوتاہی نہ ہو جائے۔

نشانات قدم اور اس کی لید بھی مالک کے لیے اجر و ثواب بن جاتی ہے۔  
 اور اگر کسی نہر سے گزرتے ہوئے اس میں سے مالک کے قصد و ارادہ کے  
 بغیر خود ہی پانی پی لیا تو یہ بھی مالک کے لیے اجر و ثواب بن جاتا ہے، دوسرے  
 شخص جس کے لیے گھوڑا اس کا پندہ ہے یہ وہ شخص ہے جس نے لوگوں  
 سے بے نیاز رہنے اور (لوگوں کے سامنے عزت کے اظہار سے) بچنے  
 کے لیے اسے پالا ہے اور اس گھوڑے کی گردن پر جو اللہ تعالیٰ کا حق  
 ہے اور اس کی پیٹھ کا جو حق ہے اسے بھی نہیں بھولا ہے تو گھوڑا اس  
 کے لیے پردہ ہے اور جو شخص گھوڑا اپنے دروازے پر فخر اور نمائش  
 کے لیے رکھتا ہے وہ اس کے لیے وبال ہے۔ حضور اکرمؐ سے گروہوں کے متعلق پوچھا گیا (کہ  
 کیا یہ بھی گھوڑے کے حکم میں ہیں؟) آنحضورؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق مجھ پر کوئی خاص آیت سوا اس بے مثال اور جامع  
 آیت کی نازل نہیں کی۔ یعنی ”سو جو کوئی ذرہ بھر نیکی کرے گا اسے دیکھ لے گا اور جو کوئی ذرہ بھر برائی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا۔“  
 ۲۰۴۳۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے  
 ابن وہب نے حدیث بیان کی۔ انھیں مالک نے خبر دی، انھیں زید بن  
 اسلم نے، انھیں ابو صالح نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گروہوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپؐ نے  
 فرمایا کہ اس جامع اور بے مثال آیت کے سوا مجھ پر اس کے بارے  
 میں اور کوئی خاص حکم نازل نہیں ہوا ہے یعنی ”سو جو کوئی ذرہ بھر نیکی  
 کرے گا اسے دیکھ لے گا۔ اور جو کوئی ذرہ بھر برائی کرے گا وہ  
 اسے دیکھ لے گا۔“

۹۴۲۔ سورۃ العادیات :

مجاہد نے فرمایا کہ ”الکفور“ ای الکفور۔ بولتے ہیں ”فائترن  
 بہ نقعاً“ ای رخص بہ غباراً۔ ”حب الخیر“ ای من اجل  
 حب الخیر۔ ”لشدید“ ای البغیل۔ اسی طرح ”بخیل“ کے  
 لیے بھی شدید استعمال کرتے ہیں۔ ”حقل“ اسے  
 متیز +

۹۴۳۔ سورۃ النازعات :

”کالغراش المہشوت“ یعنی پریشان ڈیون کی طرح کہ جیسے  
 وہ ایسی حالت میں ایک دوسرے پر چڑھ جاتی ہیں۔ یہی  
 حال (قیامت کے دن) انسانوں کا ہوگا ایک دوسرے پر گر

أَجْرٌ وَرَجُلٌ يَبَطُّهَا تَغْيِيَةً وَتَعَفُّفًا وَلَمْ يَنْسَ  
 حَقَّ اللَّهِ فِي رِقَابِهَا وَلَا ظُهُورَهَا كَيْفَ لَهَا سِتْرٌ  
 فَدَجَّلَ رِبَطَهَا مَخْرًا وَرِيَاءًا وَيَوَاحٍ فَبَعِيَ عَلَى  
 ذَلِكَ وَرَزَّ فَسِيلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 عَنِ الْخُمُرِ قَالَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهَا عَلَى إِلَّا هَذِهِ  
 الْآيَةُ الْفَادَّةُ الْجَامِعَةُ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ  
 ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ  
 شَرًّا يَرَهُ :

اور د اسلام اور مسلمانوں کی) دشمنی کی غرض سے باندھا ہے وہ اس کے لیے وبال ہے۔ حضور اکرمؐ سے گروہوں کے متعلق پوچھا گیا (کہ  
 کیا یہ بھی گھوڑے کے حکم میں ہیں؟) آنحضورؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق مجھ پر کوئی خاص آیت سوا اس بے مثال اور جامع  
 آیت کی نازل نہیں کی۔ یعنی ”سو جو کوئی ذرہ بھر نیکی کرے گا اسے دیکھ لے گا اور جو کوئی ذرہ بھر برائی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا۔“  
 ۲۰۴۳۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے  
 ابن وہب نے حدیث بیان کی۔ انھیں مالک نے خبر دی، انھیں زید بن  
 اسلم نے، انھیں ابو صالح نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گروہوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپؐ نے  
 فرمایا کہ اس جامع اور بے مثال آیت کے سوا مجھ پر اس کے بارے  
 میں اور کوئی خاص حکم نازل نہیں ہوا ہے یعنی ”سو جو کوئی ذرہ بھر نیکی  
 کرے گا اسے دیکھ لے گا۔ اور جو کوئی ذرہ بھر برائی کرے گا وہ  
 اسے دیکھ لے گا۔“

باب ۲۰ العادیات :

وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْكَفُورُ الْكَفُورُ يُقَالُ  
 كَافَرُونَ بِهِ نَقَعًا رَفَعُونَ بِهِ عُبَارًا  
 لِحُبِّ الْخَيْرِ مِنْ آجَلِ حُبِّ الْخَيْرِ  
 لَشَدِيدٍ لَبَخِيلٌ وَيُقَالُ لِلْبَخِيلِ  
 شَدِيدٌ حَصِيلٌ مُتَبَذَّرٌ :

باب ۲۱ النازعات :

كَالْغَرَّاشِ الْمَهْشُوتِ كَغَوَاةٍ الْجَوَادِ  
 يَرْكَبُ بَعْضُهُ بَعْضًا كَذَلِكَ النَّاسُ  
 يَجُولُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ كَالْعَيْنِ كَالْوَانِ

جسے ہو گئے "کالعبس" ای کا لوان العین عبداللہ بن مسعود  
رضی اللہ عنہ اس کی کراوت "کالصف" کرتے تھے :

۹۴۴۔ سورہ الباکم :

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "الکاکثر" یعنی  
مال و اولاد کا زیادہ ہونا۔

۹۴۵۔ سورۃ العصر :

یعنی نے فرمایا کہ "العصر" سے مراد زمانہ ہے۔ اس کی  
قسم کھائی گئی ہے۔

۹۴۶۔ سورہ دہل کل ہزہ :

"الحطہ" دوزخ کا نام ہے۔ جیسے سقر اور نطی بھی  
اس کے ناموں میں ہیں۔

۹۴۷۔ سورۃ الم تر :

مجاہد نے فرمایا کہ "الم تر" ای الم تعلم۔ مجاہد نے فرمایا  
کہ "ابابیل" یعنی لگاتار جھنڈے کے جھنڈ پرندے۔ ابن عباس  
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "من یبیل" میں پتھر اڑتی مراد ہے :

۹۴۸۔ سورہ لایلاف قریش :

مجاہد نے فرمایا کہ "لایلاف" یعنی وہ اس کے خوگر ہو گئے ہیں  
اس لیے جاؤں میں (دین کا سفر) اور گرمیوں میں (شام کا)  
ان پر گراں نہیں گزرتا۔ "امنہم" یعنی انھیں ہر طرح کے  
دشمن سے حدود و حرم میں امن دیا :

۹۴۹۔ سورۃ ارایت :

مجاہد نے فرمایا کہ "یدع" یعنی اس کے حق سے اس کو دھکے  
دیتا ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ "وعدت، یدعون" سے نکلا ہے  
یعنی یدعون۔ "ساہون" ای لاپرواہ۔ "الماعون" سے  
مراد نفع بخش اچھی چیز ہے۔ یعنی اہل عرب نے اس کے منی  
پانی بتائے ہیں۔ عکرمہ نے فرمایا کہ اس کا سب سے بلند درجہ فریق  
نکاح کی ادائیگی ہے اور سب سے کمتر درجہ کسی سامان کو  
عاریت پر دینا ہے :

العبس۔ وَقَرَأَ عَبْدُ اللَّهِ كَالصُّوفِ :

۹۴۳۔ بَابُ الْهَاءِ كُـ :

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَلْتَكَاثُرُ مِنَ الْأَمْوَالِ  
دَالًا وَلَا ذَلًا :

۹۴۵۔ بَابُ دَالِ الْعَصْرِ :

وَقَالَ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَلْتَكَاثُرُ أَلْتَكَاثُرُ  
يُـ :

۹۴۶۔ بَابُ دَالِ يَكُلُ هَمْزَةً :

أَلْتَحَطَّةُ - لِاسْمِ الثَّارِ وَمِثْلُ سَقَرٍ  
وَنَطِي :

۹۴۷۔ بَابُ أَلِ الْهَرَّةِ :

قَالَ مُجَاهِدٌ : أَبَابِيلُ - مُتَتَابِعَةٌ  
مُتَّحِمَةٌ - وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ - مِنْ

يَتَجَلَّى فِي سَنَةِ ذِكْلِ :

۹۴۸۔ بَابُ لَا يَلَاوِي قُرَيْشٍ :

وَقَالَ مُجَاهِدٌ - لَا يَلَاوِي أَيْفَا ذَلِكَ  
فَلَا يَشُقُّ عَلَيْهِمْ فِي الْيَتْنَاءِ وَالْقَيْفِ

وَأَمْتَهُمْ مِنْ كُلِّ عَدُوٍّ هُمْ فِي حَوْصِهِمْ  
قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ لَا يَلَاوِي لِنَحْمَتِي

عَلَى قُرَيْشٍ :

۹۴۹۔ بَابُ أَرَأَيْتَ :

وَقَالَ مُجَاهِدٌ - يَدْعُ - يَدْعُو عَنْ حَقِّهِ  
يَقْرُ هُوَ مِنْ دَعَمَتْ - يَدْعُونَ -

يَدْعُونَ - سَاهُونَ - لَاهُونَ - وَ  
الْمَاهُونَ - الْمَعْرُوفُ كُلُّهُ - وَقَالَ بَعْضُ

الْعَرَبِ - الْمَاهُونَ - الْمَاهُ - وَقَالَ  
عِكْرِمَةُ أَعْلَاهَا التَّكَاهُ الْمَقْرُوءَةُ

وَأَذْنَاهَا عَارِيَةُ الْمَتَاجِ :

۹۵۰۔ سورۃ انا اعطیناک انکوثر :

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”شاہد“ ای مدح :

۲۰۷۴۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی تو اس کے متعلق حضور اکرم نے فرمایا کہ میں ایک نہر کے کنارے پر بیٹھا جس کے دونوں کنارے موتیوں کے کھوکھے گنبد کے تھے۔ میں نے پوچھا، اے جبریل! یہ کیلئے ہے؟ انھوں نے بتایا کہ یہ ”کوثر“ ہے۔

۲۰۷۵۔ ہم سے خالد بن یزید کاہلی نے حدیث بیان کی، ابن سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے، ان سے ابو عبیدہ نے کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد میں نے آپ کو کوثر عطا کیا ہے ”کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ یہ ”کوثر“ ایک نہر ہے جو تمھارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی ہے۔ اس کے دو کنارے ہیں، جن پر کھوکھے موتی ہیں۔ اس کے بہتیں ستاروں کی طرح ان گنت ہیں۔ اس حدیث کی روایت زکریا، ابوالاحوص اور طرف نے ابوالحاق کے واسطے سے کی :

۲۰۷۶۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے مبہم نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوبشر نے حدیث بیان کی، ان سے سعید ابن جبیر نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ”کوثر“ کے متعلق فرمایا کہ وہ ”خیر کوثر“ ہے جو اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دی ہے۔ ابوبشر نے بیان کیا کہ میں نے سعید بن جبیر سے عرض کی، لوگوں کا تو خیال ہے کہ اس سے جنت کی ایک نہر مراد ہے؟ سعید رحۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جنت کی نہر بھی اس ”خیر کوثر“ میں سے ایک ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضور کو دی ہے :

۹۵۱۔ سورۃ قل یا ایہا الکافرون :

بیان کیا گیا ہے کہ ”کم دیکم“ سے مراد کفر ہے اور ”لی دین“ سے مراد اسلام ہے ”دینی“ نہیں کہا، کیونکہ اس سے پہلے کی آیات کا ختم نون پر ہوا ہے اس لیے (فلاصل) کی رعایت کرتے ہوئے یہاں بھی ”یا“ کو حذف کر دیا جیسے ہوتے ہیں یہیں، لیسفین، ان

بانیہ ۱۱۰۸ اَنَا اعْطَيْتُكَ الْكُوثَرَ :

وَقَالَ اِبْنُ عَبَّاسٍ شَهِدَكَ - حَدَّثَكَ :

۲۰۷۴۔ حَدَّثَنَا اَدَمُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا عَرَجَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى السَّمَاءِ قَالَ أَتَيْتُ عَلَى تَهْرَافَتَا قِيَابِ الْكُوثَرِ مُجَوِّفَاتٍ فَقُلْتُ مَا هَذَا يَا جِبْرِيلُ قَالَ هَذَا الْكُوثَرُ :

۲۰۷۵۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ الْكَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ سَأَلْتُهَا عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى اَنَا اعْطَيْتُكَ الْكُوثَرَ قَالَتْ تَهْرُؤُ اعْطَيْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاطِئَاهُ عَلَيْهِ دُرٌّ مُجَوِّفَاتٌ أَرَيْتُهُ كَعْدَا النُّجُومِ رَوَاهُ زَكَرِيَّا وَابُو الْأَحْوَصِ وَدُمُطَرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ :

۲۰۷۶۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا ابُو بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ فِي الْكُوثَرِ هُوَ الْخَيْرُ الَّذِي أَعْطَاهُ اللَّهُ إِيَّاهُ قَالَ ابُو بَشِيرٍ قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَاتِ النَّاسَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ تَهْرُؤُ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيدٌ التَّهْرُؤُ الَّذِي أَعْطَاهُ اللَّهُ إِيَّاهُ :

بَادِيهِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ :

يَقَالُ لَكُمْ دِينُكُمْ أَنْ تُقْبَلُوا وَلِي دِينُ الْإِسْلَامِ دَلَّهِ يَقُولُ دِينِي لِأَنَّ الْآيَاتِ بِالْبُتُونِ - فَخُذْ مَاتِ النَّبَاءُ كَمَا قَالَ يَهْدِي دِينِي دِينِي - وَقَالَ غَيْرُهُ لَا أَعْبُدُ

مَا تَعْبُدُونَ إِلَّا الْإِنِّ وَلَا أُحْبِبُكُمْ فِيمَا  
بَقِيَ مِنْ عُثْرِي وَلَا أَتُكْرَمُ عَابِدُونَ مَا  
أَعْبُدَ دَهُمُ الَّذِينَ قَالَ وَلَكِنْ يَدَنَ  
كَفِيرَاتِنَهُمْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ  
لُغْيَانًا وَكُفْرًا ۝

غیر نے کہا کہ آیت "نزد میں تمہارے معبودوں کی پرستش کرو گے"  
یعنی جن معبودوں کی تم اس وقت پرستش کرتے ہو۔ اور نہ میں  
تمہاری یہ تقویت اپنی باقی زندگی میں قبول کروں گا۔" اور نہ  
تم میرے معبود کی پرستش کرو گے" اس سے مراد وہ کفار ہیں جن  
کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ "اور جو جو تمہارے رب

کا طوط سے نازل کیا جاتی ہے ان میں سے بہتوں کو سرکشی اور کفر میں اور بڑھا دیتی ہے۔"

۹۵۲۔ سورہ اذا جاء نصر اللہ

بَاب ۹۵۲ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ

۲۰۷۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْوَيْهَبِ حَدَّثَنَا  
أَبُو الْحَرَمِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ  
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا مَلَكَ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاحَةً بَعْدَ أَنْ تَزَلَّتْ عَلَيْهِ إِذَا  
جَاءَ نَصْرُهُ مَا لَمْ تَحْمُرْ إِلَّا يَقُولُ فِيهَا سُبْحَانَكَ رَبَّنَا  
وَيَحْمَدُكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ۝

۲۰۷۷۔ ہم سے حسن بن ربیع نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالاحوص نے  
حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابوالضحیٰ نے، ان سے  
مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آیت "جب اللہ  
کی مدد اور فتح آپہنچی" جب سے نازل ہوئی تھی "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے کوئی نماز ایسی نہیں پڑھی جس میں آپ یہ دعا کرتے تھے "پاک ہے تیری  
ذات، اے ہمارے رب اور تیرے ہی لیے حمد ہے۔ اے اللہ! میری مغفرت  
فرما دے ۝"

۲۰۷۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
جَعْفَرُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ  
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْثُرُ أَنْ يَقُولَ فِي  
رُكُوعِهِ وَمُجَوِّدِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَيَحْمَدُكَ  
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي يَا ذَا الْقُرْآنِ ۝

۲۰۷۸۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جعیر نے  
حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابوالضحیٰ نے، ان سے مسروق  
نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم (سورہ فتح کے نازل ہونے کے بعد) اپنے رکوع اور سجود میں  
کثرت یہ دعا پڑھتے تھے۔ "پاک ہے تیری ذات، اے ہمارے رب!  
اور تیرے ہی لیے حمد ہے اے اللہ! میری مغفرت فرما دے" قرآن مجید کے  
حکم پر اس طرح آپ عمل کرتے تھے (سورہ فتح میں آپ کو حمد و استغفار کا حکم ہوا تھا)

حکم پر اس طرح آپ عمل کرتے تھے (سورہ فتح میں آپ کو حمد و استغفار کا حکم ہوا تھا)

۹۵۳۔ "اور آپ اللہ کے دین میں جوق دجوق داخل

بَاب ۹۵۳ وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَدْخُلُونَ

ہوتے دیکھ لیں" ۝

فِي دِينِ اللَّهِ أَنْوَاجًا ۝

۲۰۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ  
ابْنِ نَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ  
أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَأَلَ لَهُمْ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى  
إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ قَالُوا قُتِلُوا فَنُجِيَ الْمَدَائِنُ  
وَالْقُصُورُ قَالَ مَا تَقُولُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ أَجَلٌ

۲۰۷۹۔ ہم سے عبد اللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے  
عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے حبیب بن  
ابی ثابت نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ  
عنہ نے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے شیوخ بدر سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "جب  
اللہ کی مدد اور فتح آپہنچی" کے متعلق پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ اس  
سے اشارہ شہروں اور محلات کی فتح کی طرف ہے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا



أَوْ مَثَلُ مُرَبِّ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُيُوتَ  
لَهُ نَفْسُهُ كَسَيْحٍ يَحْمِدُ رَبَّكَ وَاسْتَغْفِرُكَ لَا تَكُنْ  
كَانَ تَوَّابًا - تَوَّابٌ عَلَى الْعِبَادِ وَالتَّوَّابُ مِنَ  
النَّاسِ التَّائِبِينَ مِنَ الذَّنْبِ ۝

۲۰۸۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ  
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ يُدْخِلُنِي مَعَ أَشْيَاخِ  
بَدْرٍ فَكَانَ بَعْضُهُمْ وَجَدَنِي نَفْسِي فَقَالَ لِمَ  
تَدْخُلُ هَذَا مَعَنَا وَكُنَّا أَتْبَاعَ رَسُولِهِ فَقَالَ عُمَرُ  
لَئِنْ لَمْ يَكُنْ مِنْ حَيْثُ عَلِمْتُمْ فَدَعَا ذَاتَ يَوْمٍ فَادْخُلْهُ  
مَعَهُمْ فَمَا رُويَتْ أَنَّهُ دَعَانِي يَوْمَئِذٍ إِلَّا  
لِيُرِيَهُمْ قَالَ مَا تَقُولُونَ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى  
إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ  
أُمْرًا نَحْمَدُ اللَّهَ وَنَسْتَغْفِرُهُ إِذَا نَصَرْنَا وَ  
فَتَحَ عَلَيْنَا وَسَكَتَ بَعْضُهُمْ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا  
فَقَالَ لِي أَكْذَابُ تَقُولُ يَا ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ  
لَا قَالَ فَمَا تَقُولُ؟ قُلْتُ هُوَ أَجَلُ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ لَهُ قَالَ إِذَا  
جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ وَذَلِكَ عَلَامَةٌ أَجَلِكَ  
فَسَيْحٌ يَحْمَدُ رَبَّكَ وَاسْتَغْفِرُكَ لَا تَكُنْ  
كَانَ تَوَّابًا - فَقَالَ عُمَرُ مَا أَعْلَمُهُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَقُولُ ۝

اشارہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کو یہ چیز بتائی ہے اور فرمایا ہے کہ ”جب اللہ کی مدد اور فتح آجائے“ یعنی پھر یہ آپ کی وفات کی علامت ہے۔ اس لیے آپ اپنے پروردگار کی تسبیح و تحمید کیجیے اور اس سے استغفار کیجیے۔ بیشک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ اس پر فرمایا کہ میں بھی وہی جانتا ہوں جو تم نے کہا۔

**بَابُ** بَيِّنَاتٍ يَدَّأِ بِأَيِّ لَهَبٍ وَتَبَّ ۝

تَبَّابٌ ۝ خُسْرَانٌ ۝ تَنْبِيْهُكَ ۝ تَنْدَ مَيِّتٌ ۝

۲۰۸۱۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ  
حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مَرْثَةَ عَنْ

ابن عباس؛ تمھارا کیا خیال ہے؛ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ اس میں وفات کی یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بیان کی گئی ہے آپ کی وفات کی آپ کو خبر دی گئی ہے ”تو آپ اپنے پروردگار کی تسبیح و تحمید کیجیے اور اس سے استغفار کیجیے۔ بیشک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے۔“ التواب من الناس ”وہ شخص ہے جو خطاؤں سے توبہ کرتا رہے۔“

۲۰۸۰۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوشیرین نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن جبیر نے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مجھے شہید بدیع کے ساتھ مجلس میں بٹھاتے تھے۔ یعنی (عبدالرحمن ابن عوف رضی اللہ عنہ) کو اس پر اعتراض تھا، انھوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اسے آپ مجلس میں ہمارے ساتھ بٹھاتے ہیں، اس کے جیسے تو ہمارے بچے ہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کی وجہ تمہیں معلوم ہے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربت اور خود ان کی ذکاوت و ذہانت) پھر انھوں نے ایک دن ابن عباس رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انھیں شہید بدیع کے ساتھ بٹھایا (ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا) میں سمجھ گیا کہ آپ نے آج مجھے انھیں دکھانے کے لیے بلایا ہے۔ پھر ان سے پوچھا اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے ”جب اللہ کی مدد اور فتح آجائے“ بعض حضرات نے کہا کہ جب ہمیں مدد اور فتح حاصل ہو تو اللہ کی حمد اور اس سے استغفار کا ہمیں آیت میں حکم دیا گیا ہے، کچھ لوگ خاموش رہے اور کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر آپ نے مجھ سے پوچھا ابن عباس! کیا تمھارا بھی یہی خیال ہے؛ میں نے عرض کی کہ نہیں، پوچھا، پھر تمھاری کیا رائے ہے میں نے عرض کی کہ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی طرف اشارہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کو یہ چیز بتائی ہے اور فرمایا ہے کہ ”جب اللہ کی مدد اور فتح آجائے“ یعنی پھر یہ آپ کی وفات کی علامت ہے۔ اس لیے آپ اپنے پروردگار کی تسبیح و تحمید کیجیے اور اس سے استغفار کیجیے۔ بیشک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ اس پر فرمایا کہ میں بھی وہی جانتا ہوں جو تم نے کہا۔

۹۵۴۔ سورہ تبت یٰ ابا لب و تب ۝

”تَبَّابٌ“ اِیْ خُسْرَانٌ - ”تَنْبِيْهُكَ“ اِیْ تَدْمِيْهُ

۲۰۸۱۔ ہم سے یوسف بن موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعلمش نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن

مرہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن جبیر نے اودان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ”آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈر لیں“ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مفاہرہ لای پر چڑھ گئے اور پکارا ”یا صباہا“ قریش نے کہا یہ کون ہے؟ پھر دہان سب اکو جمع ہو گئے۔ آنحضرت نے ان سے فرمایا تمہارا کیا خیال ہے اگر میں تمہیں بتاؤں کہ ایک لشکر اس پہاڑ کے پیچھے سے نکلے والا ہے تو کیا تم مجھے سچا سمجھو گے؟ انھوں نے کہا کہ ہیں جھوٹ کا آپ سے تجربہ نہیں ہے۔ آنحضرت نے فرمایا۔ پھر میں تمہیں شدید عذاب سے ڈراتا ہوں جو تمہارے سامنے ہے۔ اس پر ابولہب بولا، تو تباہ ہو، کیا تم نے میں اسی لیے جمع کیا تھا۔ پھر آنحضرت دہان سے چلے آئے اور آپ پر یہ آیت نازل ہوئی ”وہ دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے ابولہب کے اور وہ برباد ہو گیا، نہ اس کا مال اس کے کام آیا اور نہ اس کی کمائی ہی۔“

۲۰۸۲۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں ابو معاویہ نے خبر دی، ان سے اعش نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن مروان نے، ان سے سعید بن جبیر نے اودان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بطلح کی طرف تشریف لے گئے اور پہاڑی پر چڑھ گئے اور پکارا ”یا صباہا“ قریش اس آواز پر آپ کے پاس جمع ہو گئے۔ آنحضرت نے ان سے پوچھا تمہارا کیا خیال ہے اگر میں تمہیں بتاؤں کہ دشمن تم پر صبح کے وقت یا شام کے وقت حملہ کرنے والا ہے تو کیا تم میری تصدیق کر دو گے؟ انھوں نے کہا کہ ہاں۔ آنحضرت نے فرمایا تو میں تمہیں شدید عذاب سے ڈراتا ہوں جو تمہارے سامنے ہے ابولہب بولا تم تباہ ہو جاؤ۔ کیا تم نے میں اسی لیے جمع کیا تھا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ”تبت یا ابی لهب“ آخر تک اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”ایک شعلہ زن آگ میں پڑے گا۔“

۲۰۸۳۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے آپ کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن مروان نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن جبیر نے اودان سے ابن عباس رضی اللہ

عنہما بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ”وہ دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے ابولہب کے اور وہ برباد ہو گیا، نہ اس کا مال اس کے کام آیا اور نہ اس کی کمائی ہی۔“

۲۰۸۲۔ حَلَّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَرُو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْبَطْحَاءِ فَصَعِدَ إِلَى الْجَبَلِ فَنَادَى يَا صَبَا حَاةَ فَاجْتَمَعَتْ إِلَيْهِ قُرَيْشٌ فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ حَدَّثْتُكُمْ أَنَّ الْعَدُوَّ مُصِيبُكُمْ أَوْ مَمِيتُكُمْ أَتُكْمَلُونَ لِمَصْدِقِي قَوْمِي؟ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَبَدَى نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيَّ عَذَابٍ شَدِيدٍ فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ أَيْ هَذَا اجْتَمَعْنَا تَبَا لَكَ - فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ إِلَى آخِرِهَا - قَوْلُهُ سَيَصْنَى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ

۲۰۸۳۔ حَدَّثَنَا عُمرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

لہ دہان کے حد کے خطہ کے وقت اپنی قوم کو تنبیہ کرنے کے لیے اہل عرب ان الفاظ کے ساتھ پکارا کرتے تھے۔ آنحضرت کو بھی ان کے کفر و شرک اور جہالت کے خلاف تنبیہ کرنا اور ڈرانا تھا اس لیے آپ نے انہیں اس طرح پکارا جس طرح دشمن کے خطہ کے وقت پکارا جاتا تھا۔

عنها نے بیان کیا کہ ابوہب نے کہا تھا کہ تو نبیاء ہو گیا تو نے میں اسی لیے جمع کیا تھا، اس پر آیت ”ثبت یدایا ہب“ نازل ہوئی۔ اور اس کی بیوی بھی دشمنہ زن آگ میں پڑے گی، جو کڑیاں لاد کر لانے والی ہے“ مجاہد نے فرمایا کہ ”کڑیاں لاد کر لانے والی“ سے مراد یہ ہے کہ وہ چنل خوری کرتی تھی اور آنحضرت اور مشرکین کے درمیان دشمنی کی آگ بھڑکاتی تھی، اس کی گردن میں رسی پڑی ہوگی خوب بٹی ہوئی دیکھتے ہیں کہ اس سے مراد گوجل کی رسی ہے۔ بعض حضرات کا خیال ہے کہ اس سے مراد وہ زنجیر ہے جو دوزخ میں اس کے گلے میں پڑی ہوگی۔

**باب ۹۹** قَوْلُهُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ

يُقَالُ لَا يَتَوَّنُ أَحَدٌ أَحَدٌ أَحَدٌ وَاحِدٌ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”قل ہوا اللہ احد“  
بعض نے کہا کہ ”احد کی تنوین نہیں پڑھی جائے گی جبکہ آگے کے لفظ سے اس کا واصل ہو، واحد کے معنی میں ہے۔

۲۰۸۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ كَيْبَ بَنِي آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكُ وَشَمَعِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ فَأَمَّا تَكْذِيبُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ لَنْ يُعِيدَنِي كَمَا بَدَأَنِي وَلَيْسَ أَقْلُ الْخَلْقِ يَاهَوَنَ عَلَيَّ مِنْ إِعَادَتِهِ وَأَمَّا شَمَعِي إِيَّايَ فَقَوْلُهُ اخْتَنَنَ اللَّهُ وَلَدًا وَأَنَا الْأَحَدُ الصَّمَدُ لَمْ أَلِدْ وَلَمْ أُؤَلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لِي كُفَاءُ أَحَدًا قَوْلُهُ اللَّهُ الصَّمَدُ وَالتَّعَرَّبْتُ لِمَسْجِي أَشْرَاقَهَا الصَّمَدُ قَالَ أَبُو وَائِلٍ هُوَ السَّيِّدُ الْكَوْنِ لَا تُتْبَعِي سُودَدُ

۲۰۸۴۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ مجھے ابن آدم (انسان) نے جھٹلایا حالانکہ اس کے لیے یہ مناسب نہیں تھا مجھے اس نے گالی دی حالانکہ اس کے لیے یہ بھی مناسب نہیں تھا۔ مجھے جھٹلانا یہ ہے کہ کہتا ہے کہ اللہ نے جس طرح مجھے پہلی مرتبہ پیدا کیا ہے دوبارہ نہیں زندہ کرے گا۔ حالانکہ میرے لیے دوبارہ زندہ کرنے سے پہلی مرتبہ پیدا کرنا آسان نہیں ہے۔ اس کا مجھے گالی دینا یہ ہے کہ کہتا ہے اللہ نے اپنا بیٹا بنایا ہے حالانکہ میں ایک ہوں، بے نیاز ہوں۔ نہ میرے کوئی اولاد ہے اور نہ میں کسی کی اولاد ہوں اور نہ کوئی میرے برابر کا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اللہ بے نیاز ہے“

عرب اپنے سرداروں کو ”صمد“ کہتے تھے۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ ”صمد“ اس سردار کو کہتے ہیں جس پر سرداری ختم ہو۔

۲۰۸۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ مَتَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَّبَنِي

۲۰۸۵۔ ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، ابوبکر کہ ہم سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں ہمام نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا

کہ یعنی اللہ کے لیے دونوں برابر ہیں اور ہر چیز کا عدم وجود صرف اس کے اشارے و حکم پر موقوف ہے لیکن بیان انسانی فہم کے مطابق گفتگو ہو رہی ہے کہ جس اللہ نے کسی نمونہ کے بغیر انسان کو پیدا کیا ہے، کیا اسے مارنے کے بعد دوبارہ اسے نہیں پیدا کر سکتا ہے؟

لہٰذا یعنی جس رسی سے کڑی کے گٹھے باندھ کر جھگل سے لایا کرتی تھی ایک دن اسی طرح وہ کڑیاں لاری تھی۔ رسی اس کے گلے میں پڑی ہوئی تھی۔ بوجھ سے ٹھک کر ایک پتھر پر آرام کرنے کے لیے بیٹھ گئی۔ ایک فرشتہ نے پیچھے سے آکر اس کی رسی کھینچی اور اس کا گلا گھونٹ دیا تھا۔ مطلب یہ ہے کہ آیت میں وہی رسی مراد ہے۔



سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي  
قِيلَ لِي فَقُلْتُ قَالَ فَتَحْتُ نَفْسِي لِقَوْلِ كَمَا قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متعلق، ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
سے پوچھا۔ آنحضرتؐ نے مجھ سے فرمایا کہ (جبریل علیہ السلام کی زبانی) مجھ  
سے کہا گیا اور میں نے کہا، ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم بھی دہی کہتے ہیں  
جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## قرآن کے فضائل

۹۵۸۔ دجی کا نزول کس طرح ہوا تھا اور سب سے پہلے  
کونسی آیت نازل ہوئی؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ  
”المہین“ امین کے معنی میں ہے۔ قرآن اپنے سے پہلے کی ہر  
کتاب سادی کا امین ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## فَصَائِلُ الْقُرْآنِ

باب ۵۹ کَيْفَ نَزَّلَ الْوَحْيُ - وَأَوَّلُ  
مَا نَزَلَ - قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ - أَلَمْهَمِيمُ  
الْأَمِينُ - الْقُرْآنُ أَمِينٌ عَلَى كُلِّ  
كِتَابٍ قَبْلَهُ :

۱۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ رائے منسوب کی جاتی ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ ”مصدقین“ قرآن میں سے نہیں ہیں بلکہ آپ کا خیال یہ تھا کہ یہ  
آیتیں وقتی ضرورت کے لیے نازل ہوئی تھیں جیسے اعدو باللہ ہے۔ اس لیے انہیں قرآن میں داخل کرنا صحیح نہیں ہے، آپ کہتے تھے کہ خود مصدقین کی ابتداء  
”قل“ (آپ کہیے) سے ہوئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دوسری دعاؤں کی طرح اس کی بھی آپ کو تسلیم دی گئی تھی۔ بہت سے علماء نے ابن مسعود رضی  
اللہ عنہ کی طرف اس قول کی نسبت بھی کوسرے سے غلط طعنرایا ہے اور اس کی سند کو کمزور بتایا ہے۔ نوویؒ نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ تمام مسلمانوں کا  
اس پر اتفاق ہے کہ مصدقین اور سورہ فاتحہ قرآن مجید کا جزو ہیں اگر امت کے اس اجماع کے خلاف کوئی اس کو نہیں مانتا اور ان میں سے  
کسی ایک سورہ کے بھی قرآن میں سے ہونے کا انکار کرتا ہے تو یہ کفر ہے۔ انھوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف اس قول  
کی نسبت باطل اور بے بنیاد ہے۔ ابن حزم نے بھی لمے ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہر ایک تہمت قرار دیا ہے۔ علماء نے تفصیل کے ساتھ ابن مسعود رضی اللہ  
عنہ کی قراءت نقل کی ہے۔ آپ کے تمام ان شاگردوں نے جو قرآن کی قراءت کے امام ہیں اور آپ سے قراءت نقل کرتے ہیں، سب ہی مصدقین کو  
قرآن کا جزو مانتے ہیں ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہر سال مسجد نبویؐ میں تراویح پڑھتے تھے۔ امام ظاہر ہے کہ مصدقین بھی پڑھتے رہے ہوں گے لیکن ابن مسعود  
رضی اللہ عنہ سے کسی موقع پر ثبات نہیں کہ آپ لسان کے قرآن سے ہونے کا انکار کیا ہو۔ اس لیے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف اس قول کی نسبت  
قطعاً لغو اور بے بنیاد ہے جس سند سے یہ قول نقل کیا گیا ہے اس کے بعض راویوں کو محدثین کے کمزور لکھا ہے۔ اس سے بھی قطع نظر تمام امت کا  
اس پر اتفاق ہے کہ مصدقین بھی قرآن کا جزو ہیں۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف اگر انکار کی نسبت کو صحیح بھی مان لیا جائے تو جن روایتوں سے یہ  
ثابت ہوتا ہے اس میں یہ کہیں نہیں ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے لسان کے دجی، انبی اور تالیف سادی سے انکار کیا۔ صرف اتنی بات معلوم ہوتی  
ہے کہ آپ کے نزدیک مصدقین قرآن مجید سے ممتاز اور ایک الگ چیز ہیں۔ بالکل یہی صورت احناف اور بعض دوسرے ائمہ کے یہاں بسم اللہ  
سے کی ہے۔ کہ دجی منزل قرآن سب کے یہاں ہے۔ صرف احناف کے نزدیک اس کا وہ حکم نہیں ہے جو قرآن مجید کی تمام دوسری سورتوں کا ہے یعنی  
احناف یہ مانتے ہیں کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم بھی قرآن مجید کی ایک آیت ہے لیکن اس کے باوجود ایک حیثیت سے اسے خارج بھی سمجھتے ہیں (اور قرآن مجید کی تمام  
دوسری سورتوں اور اس میں بعض احکام میں فرق کرتے ہیں مثلاً یہی کہ جہر کا نازل میں احناف کے نزدیک بسم اللہ جہر کے ساتھ نہ پڑھنا چاہیے اسی طرح  
کی رائے و اگر اس نسبت کو صحیح مان لیا جائے یقیناً ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی مصدقین کے بارے میں یہی ہوگا۔

۲۰۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَائِشَةُ وَابْنُ حَبَّابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَا لَيْسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ يُقُولُ عَلَيْكَ الْفَرَسُ وَالْمَدِينَةُ عَشْرًا ۝

۲۰۸۹۔ حَدَّثَنَا مَوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُعَمَّرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ أُنِيتُ أَنَّ جِبْرِيلَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ أُمُّ سَلَمَةَ فَجَعَلَ يَتَحَدَّثُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأُمِّ سَلَمَةَ مِنْ هَذَا أَوْ كَمَا قَالَ - قَالَتْ هَذَا رَحِيحَةٌ فَلَمَّا قَامَ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا حَسِبْتُهُ إِلَّا رَأْيَاةً حَتَّى سَمِعْتُ خُطْبَةً لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُ عَنْ جِبْرِيلَ أَوْ كَمَا قَالَ - قَالَ أَبِي قُلْتُ لِأَبِي عُثْمَانَ وَنَحْنُ سَمِعْتُمْ هَذَا قَالَ مِنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ۝

کے الفاظ بیان کیے (مستمر نے بیان کیا کہ) میرے والد سلیمان نے کہا میں نے ابوعثمان سے کہا کہ آپ نے یہ حدیث کس سے سنی تھی؟ انھوں نے بتایا کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے ۝

۲۰۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْسَى عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَائِشَةُ وَابْنُ حَبَّابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَا لَيْسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ يُقُولُ عَلَيْكَ الْفَرَسُ وَالْمَدِينَةُ عَشْرًا ۝

۲۰۹۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْسَى عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَائِشَةُ وَابْنُ حَبَّابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَا لَيْسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ يُقُولُ عَلَيْكَ الْفَرَسُ وَالْمَدِينَةُ عَشْرًا ۝

۲۰۸۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے شیبان نے ان سے یحییٰ نے، ان سے ابوسلمہ نے بیان کیا اور انھیں عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر مکہ میں دس سال تک قرآن نازل ہوتا رہا اور دینہ میں بھی دس سال تک آپ پر قرآن نازل ہوتا رہا۔

۲۰۸۹۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے معمر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، ان سے ابوعثمان نے بیان کیا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ جبریل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے بات کرنے لگے۔ اس وقت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا آپ کے پاس موجود تھیں۔ حضور اکرم نے ان سے پوچھا کہ یہ کون ہیں یا اسی طرح کے الفاظ آپ نے فرمائے۔ ام المؤمنین نے کہا کہ وجیہ انکلی رضی اللہ عنہ۔ جب آپ کھڑے ہوئے، ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا خدا گواہ ہے اس وقت بھی میں انھیں وجیہ انکلی ہی سمجھتی رہی۔ بالآخر جب میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ سنا جس میں آپ نے جبریل علیہ السلام کی خبر سنائی تب مجھے حقیقت حال معلوم ہوئی، یا اسی طرح کے الفاظ بیان کیے (مستمر نے بیان کیا کہ) میرے والد سلیمان نے کہا میں نے ابوعثمان سے کہا کہ آپ نے یہ حدیث کس سے سنی تھی؟ انھوں نے

۲۰۹۰۔ ہم سے عبد اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے سید المقبری نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور اس سے ابوبررہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کو ایسے ہی معجزات عطا کیے گئے جو ان کے زمانہ کے مطابق ہوں کہ انھیں دیکھ کر لوگ ان پر ایمان لائیں۔ اور مجھے جو معجزہ دیا گیا ہے وہ وحی (قرآن) ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر نازل کی ہے۔ اس لیے مجھے امید ہے کہ میں تمام انبیاء میں اپنے تبعین کی حیثیت سے سب سے بڑھ کر رہوں گا۔

۲۰۹۱۔ ہم سے عمرو بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے صالح بن کيسان نے ان سے ابن خباب نے بیان کیا، انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ اللہ تعالیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر متواتر وحی نازل کرتا رہا۔

اور آپ کی وفات کے قریبی زمانہ میں تودہ کی کاسلسلہ اور بڑھ گیا تھا۔ پھر اس کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی۔

۲۰۹۲۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی کہ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے اسود بن قیس نے کہا کہ میں نے جناب رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور ایک یا دو راتوں میں (تجدد کے لیے) نہ اٹھ سکے تو ایک عورت آنکھوں کے پاس آئی۔ اور کہنے لگی۔ محمد! میرا خیال ہے کہ تجھ کو شیطان نے تعین چھوڑ دیا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ”قسم ہے دن کی روشنی کی جب وہ

قرار پکڑے کہ آپ کے پردہ درگاہ نے نہ آپ کو چھوڑا ہے اور نہ آپ سے بیزار ہوا ہے“

۹۵۹۔ قرآن مجید قریش اور عرب کی زبان میں نازل ہوا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”قرآننا عربیاً“ اور ”واضح عربی زبان میں“

۲۰۹۳۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی کہ ان سے شعیب نے حدیث بیان کی کہ ان سے نہ ہری نے اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی آپ نے بیان کیا۔ چنانچہ عثمان رضی اللہ عنہ نے زید بن ثابت، سعید بن عامر عبد اللہ بن زبیر، عبد الرحمن بن عمار بن ہشام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ قرآن مجید کو مصحفوں میں لکھیں اور فرمایا کہ اگر قرآن مجید کے کسی لفظ کے سلسلہ میں تھا لازید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے اختلاف ہو تو اس لفظ کو قریش کی زبان کے مطابق لکھو کیونکہ قرآن انہی کی زبان پر نازل ہوا ہے۔ چنانچہ ان حضرات نے ایسا ہی کیا۔

۲۰۹۴۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی کہ ان سے ہمام نے حدیث بیان کی کہ ان سے عطاء نے حدیث بیان کی۔ ح۔ اور مسدود نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی کہ ان سے ابن جریج نے بیان کیا۔ انھیں عطاء نے خبر دی کہ کہا کہ مجھے صفوان بن یعلیٰ بن امیہ نے خبر دی کہ یعلیٰ رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ کاش! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت دیکھتا جب آپ پر وحی نازل ہوتی ہے۔ چنانچہ جب حضور اکرم مقام جبرائیل میں قیام پذیر تھے آپ کے ادھر پہنچنے سے سایہ کر دیا گیا تھا اور آپ کے ساتھ آپ کے چند صحابہ موجود تھے کہ ایک شخص جو خوشبو میں بسایا ہوا تھا یا۔

رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ وَتَأْتِيهِ حَسْبُ تَوْفَاهُ أَكْثَرُ مَا كَانَ الْوَحْيُ ثُمَّ تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ“

۲۰۹۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو لَيْلَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جَدِّي بَابِلًا يُقُولُ لَشَيْكَلِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَفْعَلْ لَيْلَةً أَوْ لَيْلَتَيْنِ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا عُمَدُ مَا أَرَى شَيْطَانَكَ إِلَّا قَدْ تَرَكَكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالصُّحُفِ وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى“

باب ۹۵۹ نَزَلَ الْقُرْآنُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ مَا لَعَرِبَ قُرْآنًا عَرَبِيًّا بِلِسَانِ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ

۲۰۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ الرَّهْزِيِّ دَاخِرِيُّ الْأَسَدِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ قَامَرُ عُثْمَانَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَسَعِيدُ بْنُ أَنْعَامٍ وَهَبُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَهَبُ بْنُ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ تَمْتَحُونَهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ لَهُمْ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي عَرَبِيَّةٍ مِنْ عَرَبِيَّةِ الْقُرْآنِ فَالْتَبَوْهَا بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَإِنَّ الْقُرْآنَ أَنْزَلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوا“

۲۰۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو لَيْلَى حَدَّثَنَا هَمَامٌ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ وَقَالَ مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى ابْنُ أُمَيَّةَ أَنَّ يَعْلَى كَانَ يَقُولُ لَيْتَنِي أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فَلَمَّا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَحْرَاءِ تَوَقَّاهُ تَوَقُّبُ تَوَقُّبٍ قَدْ أَظْلَمَ عَلَيْهِ وَمَعَهُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مُتَضَعِّجٌ

اور عرض کی یا رسول اللہ! ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم ہے جس نے خوشبو میں لبا ہوا ایک جہ پہن کر احرام باندھا ہو۔ بخوڑی دیر کے لیے آنکھوں نے دیکھا اور پھر آپ پر وحی آنا شروع ہو گئی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے یعلیٰ رضی اللہ عنہ کو اشارہ سے بلایا۔ یعلیٰ رضی اللہ عنہ آئے اور اپنا سر (اس کپڑے کے جس سے آنکھوں کے لیے سایہ کیا گیا تھا) اندر کر لیا۔ آنکھوں کا چہرہ اس وقت سرخ ہو رہا تھا اور آپ تیزی سے سانس لے رہے تھے (قل دل کی وجہ سے) بخوڑی دیر تک یہی کیفیت رہی۔ پھر یہ کیفیت دور ہو گئی اور آپ نے دریافت فرمایا کہ جس نے ابھی مجھ سے عمرہ کے متعلق مسئلہ پوچھا تھا وہ کہاں ہے؟ اس شخص کو تلاش کر کے آنکھوں کے پاس لایا گیا، آپ نے ان صاحب سے فرمایا، جو خوشبو تمہارے بدن یا کپڑے پر لگی ہوئی ہے اسے تین مرتبہ دھو لو اور جبہ کو اتار دو پھر عمرہ میں بھی اسی طرح کرو جس طرح حج میں کرتے ہو۔

۹۶۰۔ جمع قرآن :

۲۰۹۵۔ ہم سے مونی بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عبید بن سبا نے اہوان سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جنگ یمامہ میں (صحابہ کی بہت بڑی تعداد کے) شہید ہوجانے کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے بلا بھیجا اس وقت عمر رضی اللہ عنہ بھی آپ کے پاس ہی موجود تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عمر میرے پاس آئے اور انھوں نے کہا کہ یمامہ کی جنگ میں بہت بڑی تعداد میں قرآن کے قاریوں کی شہادت ہو گئی ہے اور مجھے ڈر ہے کہ اسی طرح کفار کے ساتھ دوسری جگہوں میں بھی قرآن بڑی تعداد میں قتل ہو جائیں گے اور یوں قرآن کے جانے والوں کی بہت بڑی تعداد ختم ہوجائے گی۔ اس لیے میرا خیال ہے کہ آپ قرآن مجید کو باقاعدہ صحیفوں میں جمع کرنے کا حکم دیں گے۔ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ ایک ایسا کام کس طرح کریں گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنی زندگی میں) نہیں کیا؟ عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا یہ جواب دیا کہ اللہ گواہ ہے یہ تو ایک کار خیر ہے۔ عمر یہ بات مجھ سے مسلسل کہتے رہے اور آخر اللہ تعالیٰ نے اس مسئلہ میں مجھے بھی شرح صدر عطا فرمایا اور اب میری بھی مددی رائے ہو گئی ہے جو عمر رضی اللہ عنہ کی ہے زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ (زید رضی اللہ

عَنْهُ) یَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ فِي جُبَّةٍ بَعْدَ مَا أَصْبَحَ بِطَيْبٍ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً فَجَاءَهُ الْوُحْيُ فَأَشَارَ عُمَرُ إِلَى يَعْلَى أَنْ تَعَالَ - فَجَاءَ يَعْلَى فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ فَإِذَا هُوَ حُمُرُ الْوَجْهِ وَيَخْطُ كَذَلِكَ سَاعَةً ثُمَّ سَرَى عَنْهُ فَقَالَ آيَنَ الْكَذِبُ يَسْأَلُنِي عَنِ الْعُمَةِ إِنَّمَا فَالْتَمِسَ الرَّجُلُ فَوَجَّيْ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمَّا الطَّيِّبُ الْكَذِبُ يَكُ نَائِسِلَهُ ثَلَاثَ مَرَاتٍ وَأَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا ثُمَّ اصْنَعْ فِي عُمَرِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَيْجِكَ :

بَابُ جَمْعِ الْقُرْآنِ :

۲۰۹۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ السَّبَاقِ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبُو بَكْرٍ مُقْتَلٌ أَهْلُ الْيَمَامَةِ فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حُضِرَهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عُمَرَ أَتَانِي فَقَالَ إِنَّ الْقَتْلَ قَدْ اسْتَحْزَمَ الْيَمَامَةَ يَقْتُلُ آيَةُ الْقُرْآنِ دَرَجَتِي أَخْشَى أَنْ يَسْتَحْزِمَ الْقَتْلُ بِالْقُرْآنِ بِأَلْمَا طِينِ قَبْدَ مَبْ كَثِيرَتَيْنِ الْقُرْآنِ دَرَجَتِي أَرَى أَنْ تَأْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْآنِ - قُلْتُ لِعُمَرَ كَيْفَ تَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ عُمَرُ هَذَا أَوْ اللَّهُ خَيْرٌ فَلَمَّا بَلَغَ عُمَرُ يَرَا جُعِي حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ صَدْرِي لِيَذَلِكَ وَدَرَيْتُ فِي ذَلِكَ الْكَذِبُ رَأَى عُمَرَ - قَالَ زَيْدٌ قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّكَ رَجُلٌ شَابَتْ عَاقِلُ لَا تَكْهَمُكَ وَقَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوُحْيَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنْتَبِعُ الْقُرْآنَ فَاجْمَعُهُ فَمَا لَكَ لَوْ كَلَفْنِي قَتْلَ جَبَلٍ مِنَ الْجِبَالِ



عندہ جو ان اور عقل مند ہیں آپ کو معاملہ میں متہم بھی نہیں کیا جاسکتا۔ اور آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محی بھی لکھتے تھے اس لیے آپ قرآن مجید کو پوری تلاش اور عرق ریزی کے ساتھ ایک جگہ جمع کر دیجیے۔ اللہ گواہ ہے۔ اگر لوگ مجھے کسی پہاڑ کو بھی اس کی جگہ سے دوسری جگہ ہٹانے کے لیے کہتے تو میرے لیے یہ کام اتنا اہم نہیں تھا جتنا کہ ان کا یہ حکم کہ میں قرآن مجید کو جمع کر دوں۔ میں نے اس پر کہا کہ آپ لوگ ایک ایسے کام کو کرنے کی ہمت کیسے کرتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود نہیں کیا تھا؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ گواہ ہے۔ یہ ایک عمل خیر ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ یہ جملہ برابر دہراتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی ان کی اور عمر رضی اللہ عنہما کی طرح شرح صدر عنایت فرمایا۔ چنانچہ میں نے قرآن مجید (جو مختلف چیزوں پر لکھا ہوا موجود تھا) کی تلاش شروع کی اور قرآن مجید کو کھجور کی چھلی ہوئی شاخوں پتے پتھروں سے (جن پر اس زمانہ میں لکھا جاتا تھا اور جن پر قرآن مجید بھی لکھا گیا تھا) اور لوگوں کے سینوں (قرآن کے حافظوں کے حافظہ) کی مدد سے جمع کرنے لگا۔ سورہ توبہ کی آخری آیتیں مجھے ابو حزمہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس لکھی ہوئی ملیں۔ یہ چند آیات مکتوب شکل میں ان کے سوا اور کسی کے پاس نہیں تھیں۔ وہ آیتیں "لقد جاءكم رسول من انفسكم عزیز علیہ ما عنتم" سے سورہ براءۃ (توبہ) کے خاتمہ تک۔ جمع کے بعد قرآن مجید کے صحیفے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس محفوظ تھے۔ پھر ان کی وفات کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نے جب تک وہ زندہ رہے اپنے ساتھ رکھا۔ پھر وہ ام المؤمنین حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما کے پاس محفوظ رہے۔

۲۰۹۶۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی کہ ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ اس وقت عثمان رضی اللہ عنہ ارمنیہ اور آذربائیجان کی فتح کے سلسلہ میں شام کے غازیوں کے لیے جنگ کی تیاریوں میں مصروف تھے تاکہ وہ اہل عراق کو ساتھ لے کر جنگ کریں۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی قرات کے اختلاف کی وجہ سے بہت پریشان تھے۔ آپ نے عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ امیر المؤمنین! اس سے پہلے کہ یہ امت (مسلم) بھی یہودیوں اور نصاریوں کی طرح کتاب اللہ میں اختلاف کرنے لگے آپ اس کی خبر لیجیے چنانچہ عثمان رضی اللہ عنہ نے حفصہ رضی اللہ عنہا کے یہاں کہا یا کہ صحیفہ (جیسی زید رضی اللہ عنہ نے

مَا كَانَ أَتَقْلَ سَمْعِي وَمَا أَمَرَنِي بِهِ مِنْ جَمْعِ الْقُرْآنِ قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلُونَ شَيْئًا تَمْ يَفْعَلُهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ هُوَ وَاللَّهِ خَيْرٌ فَلَوْ يَزِلُّ أَبُو بَكْرٍ يَرِاجِعُنِي حَتَّى يَهْرَحَ اللَّهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ لَهُ صَدْرِي أَتَى بَكْرٌ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَتَتَبَعْتُ الْقُرْآنَ أَجْمَعَهُ مِنَ الْعُسْبِ وَالْخِثَافِ وَصُدُوسِ الرِّجَالِ حَتَّى وَجَدْتُ الْخُرُوفَ السُّوَرَةَ السُّوَبَةَ مَعَ آفِي خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ لَمْ أَجِدْهَا مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهِ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَتَّى خَاطَمَهُ بَرَاءَةٌ فَمَا نَبِ الصُّعْفُ عِنْدَ آفِي بَكْرٍ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ - ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَيَاتِهِ - ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۲۰۹۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا ابْنُ شَهَابٍ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَنَا أَنَّ حَدِيثَهُ بَنَ الْيَمَانِ قَدِمَ عَلَى عُثْمَانَ وَكَانَ يُخَازِرُ أَهْلَ الشَّامِ فِي تَنْجِيمِ الرُّمُيْنَةِ وَأَذْرِبِجَانَ مَعَ أَهْلِ الْبِعَاقِ فَأَنْزَعَ حَدِيثَهُ لاختلافه في البعاق فقال حَدِيثُهُ لِعُثْمَانَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَدْرِيكَ هَذِهِ الْأَمَّةُ قَبْلَ أَنْ يَخْتَلِفُوا فِي الْكِتَابِ لاختلاف اليهود والنصارى - فَأَرْسَلَ عُثْمَانُ إِلَى حَفْصَةَ أَنَّ أَرْسَلِي إِلَيْنَا بِالصُّعْفِ نَسْخُهَا فِي الْمَسَاجِدِ ثُمَّ تَرُدُّهَا إِلَيْكَ فَأَرْسَلَتْ بِهَا حَفْصَةَ إِلَى عُثْمَانَ فَأَمَرَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَعَبْدُ اللَّهِ

نَبِيًّا نَذِيرًا وَسَعِيدًا بَنِي الْعَاصِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ  
عَدْرِثِ بْنِ هِشَامٍ كَسَحَوْهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ  
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْقُرْآنُ ثَلَاثَةٌ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ  
فَتَحَرَّوْا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فِي شَيْءٍ مِنْ الْقُرْآنِ  
وَسَمِعُوهُ يُلَاسِنُ قُرَيْشًا فَإِنَّمَا نَزَلَ بِلسَانِهِمْ  
فَقَعَوْ حَتَّى تَسَحَوْا الْمُصْحَفَ فِي الْمَصَاحِفِ رَدَّ  
عُمَرُ عَنْ هَذَا إِلَى حَفْصَةَ وَأَرْسَلَ إِلَى كُلِّ  
نَجْدٍ بِمُصْحَفٍ مِمَّا تَسَحَوْا وَأَمَرَ بِمَا سِوَاهُ  
مِنْ قُرْآنٍ فِي كُلِّ مَحَلٍّ أَنْ يُحْرَقَ  
فَأَنَّ بْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ  
ثَابِتٍ سَمِعَتْ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ فَقَدْ نَزَلَتْ آيَةٌ مِنْ  
الْأَنْبِيَاءِ فِي هَذِهِ الْمُصْحَفِ قَدْ كُنْتُ  
أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا  
فَأَنْتُمْ هَا كَوَجَدْتُمْ هَا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ  
زَعَمَتِي مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رَجُلٌ صَدَقُوا مَا حَاهَدُوا  
اللَّهُ عَلَيْهِمْ فَاتَّخَفْنَا هَا فِي سُورَتِهَا فِي الْمُصْحَفِ  
کہ جب ہم رمضان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں مصحف کی صورت میں قرآن مجید کو نقل کر رہے تھے تو مجھے سورہ احزاب کی ایک آیت نہیں ملی۔ حالانکہ  
میں اس آیت کو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کرتا تھا اور آپ اس کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ پھر ہم نے اسے تلاش کیا تو وہ خزیمہ بن ثابت  
انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس ملی۔ وہ آیت یہ تھی: "مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رَجُلٌ صَدَقُوا مَا حَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِمْ" چنانچہ ہم نے یہ آیت اس کی صحت میں  
مصحف میں لکھ دی:

**بَابُ كَاتِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

۲۰۹۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ  
عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ ابْنَ السَّبَّاحِ  
قَالَ رَأَى زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ أُرْسِلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تِلْكَ كُنْتُ تَكْتُبُ الْوَحْيَ  
رَسُولِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَتَّبَعْتُ حَتَّى  
وَجَدْتُ أَخِي خُزَيْمَةَ الْقَوَيْمِ آتِيًا مَعَ ابْنِ  
خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ لَوْ أَحَدُهُمَا مَعَ أَحَدٍ غَيْرَهُ

ابو بکر رضی اللہ عنہ کے حکم سے جمع کیا تھا اور جن پر مکمل قرآن مجید لکھا ہوا تھا  
ہیں وہیں تاکہ ہم انھیں مصحفوں میں (کتابی شکل میں) نقل کر دالیں۔ پھر  
اصل ہم آپ کو لوٹا دیں گے جعفر رضی اللہ عنہا نے وہ صحیفہ عثمان رضی اللہ  
عنہ کے پاس بھیج دیے اور آپ نے زید بن ثابت، عبداللہ بن زبیر،  
سعید بن العاص، عبدالرحمن بن عاص بن ہشام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ  
وہ ان صحیفوں کو مصحفوں میں نقل کر لیں۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے اس جماعت  
کے تین قریشی اصحاب سے فرمایا کہ اگر آپ حضرت کا قرآن مجید کے کسی  
لفظ کے سلسلہ میں زید رضی اللہ عنہ سے اختلاف ہو تو اسے قریش کی  
زبان کے مطابق لکھ لیں۔ کیونکہ قرآن مجید نازل بھی قریش ہی کی زبان میں  
ہوا تھا۔ چنانچہ ان حضرات نے ایسا ہی کیا اور جب تمام صحیفے مختلف  
مباحث میں نقل کر لیے گئے تو عثمان رضی اللہ عنہ نے ان صحیفوں کو جعفر  
رضی اللہ عنہا کو واپس لوٹا دیا اور اپنی سلطنت کے ہر علاقہ میں نقل شدہ  
مصحف کا ایک ایک نسخہ بھجوا دیا اور حکم دیا کہ اس کے سوا کوئی چیز اگر قرآن  
کی طرف منسوب کی جاتی ہے خواہ وہ کسی صحیفہ یا مصحف میں ہو تو اسے جلا  
دیا جائے۔ ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے خارجہ بن زید بن ثابت نے  
خبر دی، انہوں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا  
کہ جب ہم رمضان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں مصحف کی صورت میں قرآن مجید کو نقل کر رہے تھے تو مجھے سورہ احزاب کی ایک آیت نہیں ملی۔ حالانکہ  
میں اس آیت کو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کرتا تھا اور آپ اس کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ پھر ہم نے اسے تلاش کیا تو وہ خزیمہ بن ثابت  
انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس ملی۔ وہ آیت یہ تھی: "مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رَجُلٌ صَدَقُوا مَا حَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِمْ" چنانچہ ہم نے یہ آیت اس کی صحت میں  
مصحف میں لکھ دی:

۲۰۹۸۔ ابی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے  
کاتب:

۲۰۹۷۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے  
حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے  
ابن سباق نے بیان کیا اور ان سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا  
کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں مجھے بلایا اور فرمایا کہ آپ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہی کھتے تھے اس لیے قرآن رجم کرنے  
کے لیے تلاش کیجیے۔ سورہ توبہ کی آخری دو آیتیں مجھے ابو بکر انصاری  
رضی اللہ عنہ کے پاس لکھی ہوئی ملیں۔ ان کے سوا اور کہیں یہ دو آیتیں نہیں

مل رہی تھیں۔ وہ آیتیں یہ تھیں: ”لقد جاءكم رسول من انفسكم عزيز عليه ما عنتم“ آخر تک +

۲۰۹۸۔ ہم سے حبیب اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے، ان سے ابواسحاق نے اور ان سے براہِ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب آیت ”لا یستوی القاعدون من المؤمنین والمجاہدون فی سبیل اللہ“ نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زید کو میرے پاس بلاؤ اور ان سے کہو کہ تمہیں دوات اور بڑی (کھنٹے کا سامان) لے کر آئیں یا (راوی نے اس کے بجائے) بڑی اور دوات (کہا) پھر جب وہ آگئے (آنحضرتؐ نے فرمایا کہ) لکھو ”لا یستوی القاعدون الخ“ حضور اکرم کے پیچھے عروبن ام کثوم تھے جو نابینا تھے۔ انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ! پھر آپ کا میرے بارے میں کیا حکم ہے، میں تو نابینا ہوں، چنانچہ پہلی آیت کی جگہ ”لا یستوی القاعدون من المؤمنین فی سبیل اللہ غیر اولی الفر“ نازل ہوئی۔

۹۶۲۔ قرآن مجید سات طریقوں سے نازل

ہوا +

۲۰۹۹۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، کہا مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبید اللہ بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وحی کی مجھے ایک طریقہ کے مطابق تعلیم دی لیکن میں ان کی طرف رجوع کرتا رہا اور مسلسل ان سے اس میں اضافہ کے لیے کہتا رہا۔ (امت کی سہولت کیلئے) اور وہ اس میں اضافہ کرتے رہے یہاں تک کہ انھوں نے سات طریقوں کے مطابق مجھے پڑھایا +

۲۱۰۰۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے عروہ بن زبیر نے حدیث بیان کی ان سے مسور بن مخرمہ اور عبد الرحمن بن عبد القاری نے حدیث بیان کی، انھوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں میں نے ہشام بن حکیم کو سورہ فرقان نمازیں پڑھتے سنا میں نے ان کی قرارت کو غور سے سنا تو معلوم ہوا کہ وہ سورت دوسرے

لقد جاءكم رسول من انفسكم عزيز عليه ما عنتم“

۲۰۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْسَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا نَذَلُّ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْعُ لِي زَيْدًا أَوْ لِيَجِيءَ يَا لَوْلُوحَ اللَّهِ وَآدَ الْكَتِفِ أَوْ الْكَتِفِ وَاللَّوَاةُ ثُمَّ قَالَ اكْتُبْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ وَخَلْفَ ظَهْرِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمْرُو بْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا تَأْمُرُنِي فَإِنِّي رَجُلٌ ضَرِيرٌ الْبَصَرِ فَذَلَّتْ مَكَانَهَا لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ غَيْرُ أُولَى الْفَرِّ +

۹۶۲۔ أَنْزَلَ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ

أَحْوَابٍ +

۲۰۹۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَرَانِي جِبْرِيلُ عَلَى حَوْفٍ فَمَا جَعَلْتُهُ فَلَمَّا أَدْلَا أَسْزَيْدًا وَيَزِيدُنِي حَتَّى انْتَهَى إِلَى سَبْعَةِ أَحْوَابٍ +

۲۱۰۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ الْمُسَوْرَةَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْقَارِئِ حَدَّثَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ ابْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ لِقَدَاءٍ بِهِ

طریقہ سے پڑھ رہے ہیں۔ حالانکہ مجھے اس طرح آنحضورؐ نے نہیں پڑھایا تھا۔ قریب تھا کہ میں ان کا سر نماز ہی میں پکڑ لیتا لیکن میں نے بڑی مشعل سے صبر کیا اور جب انہوں نے سلام پھیرا تو میں نے ان کی چادر سے ان کی گردن باندھ کر پوچھا، یہ سورہ جو میں نے ابھی تمہیں پڑھتے ہوئے سنی ہے، تمہیں کس نے اس طرح پڑھائی ہے؟ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اسی طرح پڑھائی ہے۔ میں نے کہا تم جھوٹ بولتے ہو۔ خود حضور اکرمؐ نے مجھے اس سے مختلف دوسرے طریقہ سے پڑھائی جس طرح تم پڑھ رہے تھے۔ بالآخر میں انہیں کہینچتا ہوا حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں نے اس شخص سے سورہ قرقان ایسے طریقوں سے پڑھتے سنی جن کی آپؐ نے مجھے تعلیم نہیں دی ہے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا پہلے انہیں چھوڑ دو۔ ہشام! پڑھ کر سناؤ، انہوں نے آنحضورؐ کے سامنے بھی اسی طرح پڑھا جس طرح میں نے انہیں نمازیں پڑھنے سنا تھا۔ آنحضورؐ نے یہ سن کر فرمایا کہ یہ سورہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ پھر فرمایا عمر! اب تم پڑھ کر سناؤ۔ میں نے اس طرح پڑھا جس طرح آنحضورؐ نے مجھے تعلیم دی تھی۔ آنحضورؐ نے اسے بھی سن کر فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ یہ قرآن سات طریقوں سے نازل ہوا ہے پس تمہیں جس طرح آسان ہو پڑھو۔

### ۹۶۳۔ قرآن مجید کی ترتیب و تدوین

۲۱۰۱۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی انہیں ہشام بن یوسف نے خبر دی، انہیں ابن جریر نے خبر دی، بیان کیا کہ مجھے صف ابن مالک نے خبر دی۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک عراقی ان کے پاس آیا اور پوچھا کہ کس طرح کا کفن افضل ہے؟ ام المؤمنینؓ نے فرمایا افسوس تمہیں (پر مسئلہ جلنے بغیر) کیا نقصان ہے۔ پھر اس شخص نے کہا، کہ ام المؤمنین! مجھے اپنا مصحف دکھا دیجیے۔ آپؓ نے فرمایا کیوں؟ اس نے کہا تاکہ میں بھی قرآن مجید اسی ترتیب کے مطابق پڑھوں کیونکہ لوگ بغیر ترتیب کے پڑھتے ہیں۔ آپؓ نے فرمایا کہ تم جو آیت بھی (دوسری) سورت پڑھتے سے پہلے پڑھو، تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ مفصلات میں سب سے پہلے وہ سورت نازل ہوئی جس میں جنت اور دوزخ کا

فَاذْكُرْهُم بِقُرْآنٍ عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَّعَلَّكُمْ تُذَكَّرُونَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ ابْتَدَأَ فِي الصَّلَاةِ قَتَصِيْرَتٌ حَتَّى سَلَّمَ فَلَبِثْتُ بَرْدًا يَبِ  
فَقُلْتُ مَنْ أَتَىكَ هَذِهِ السُّورَةُ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ قَالَ أَتَىٰ نِيْمًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ كَذِبٌ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَتَىٰ نِيْمًا عَلَىٰ غَيْرِ مَا قَرَأْتُ فَأَنْطَلَقْتُ بِهِ  
أَوْدُهُ إِلَى رَوْحٍ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ بِسُورَةِ الْفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ  
لَّعَلَّكُمْ تُذَكَّرُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسِلْهُ إِنْ أَرَأَيْتَ يَا هِشَامُ فَقَرَأَ عَلَيْهِ الْفُرْقَانَةَ الَّتِي سَمِعْتَهُ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذِبٌ أَنْزِلْتُ ثُمَّ قَالَ أَتَىٰ نِيْمًا يَا عُمَرُ فَقَرَأْتُ الْفُرْقَانَةَ الَّتِي أَتَىٰ نِيْمًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذِبٌ أَنْزِلْتُ إِنَّ هَذِهِ الْقُرْآنُ أَنْزَلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُوفٍ فَأَنْزَلُوهُ مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ

### ۹۶۳ باقی تفہیم القرآن

۲۱۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُ قَالَ فَأَخْبَرَنِي يُوسُفُ بْنُ مَا هِيَ قَالَ إِنِّي كُنْتُ عِنْدَ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِذْ جَاءَهَا عِرَاقِي فَقَالَ أَيُّ الْكُفَنِ خَيْرٌ قَالَتْ وَيَحْكَ وَمَا يَصُورُكَ؟ قَالَ يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ أَرَيْتَنِي مُصْحَفَكَ قَالَتْ لَيْعٌ قَالَ لَعْنِي أَدْلَيْتُ الْقُرْآنَ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ يَقْرَأُ غَيْرَ مُؤَلَّفٍ قَالَتْ وَمَا يَصُورُكَ آيَةُ آيَةٍ قَرَأَتْ قَبْلَ لَمَّا نَزَلَ آدَمَ مَا نَزَلَ مِنْهُ سُورَةُ مِنَ الْمَفْصَلِ فِيهَا ذِكْرُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ حَتَّى إِذَا تَابَ النَّاسُ إِلَى الْإِسْلَامِ نَزَلَ

الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ. وَلَوْ نَزَلَ آدَمُ نَحْنُ لَا تَنْفَرُوا  
الْخَيْرَ تَقَالُوا لَا تَدْعُ الْخَيْرَ أَبَدًا لَقَدْ نَزَلَ  
بِمَكَّةَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي بَابِ  
الْعَمَلِ بِلِ السَّاعَةِ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَذْهَى  
وَأَمَرٌ. وَمَا نَزَلَتْ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَالنِّسَاءِ إِلَّا دَانَا  
عِنْدَكَ. قَالَ فَأَخْرَجَتْ لَهُ الْمُصْحَفَ فَأَمَلَتْ  
عَلَيْهِ أَى السُّورَةِ

ذکر ہے۔ پھر جب لوگوں کا اسلام کی طرف رجوع شروع ہوا تو حلال و حرام  
کے مسائل نازل ہوئے۔ اگر پہلے ہی یہ حکم نازل ہو جاتا کہ "شراب  
مت پیو" تو وہ کہتے کہ ہم شراب کبھی نہیں چھوڑ سکتے۔ اور اگر پہلے ہی یہ  
حکم نازل ہو جاتا کہ "زنا مت کرو" تو وہ کہتے کہ زنا ہم کبھی نہیں چھوڑیں  
گے۔ اس کے بجائے مکہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اس وقت جب میں بچی  
تھی اور کھیلا کرتی تھی یہ آیت نازل ہوئی "ہل الساعۃ موعدهم والساۃ  
ادھی وامر" لیکن سورہ بقرہ اور سورہ نساء جن میں احکام ہیں، اس

وقت نازل ہوئیں جب میں حضور کریم کے پاس تھی۔ بیان کیا کہ پھر آپ نے اس عراقی کے لیے مصحف نکالا اور ہر سورت کی آیات کی تفصیل کھواٹی  
۲۱۰۲۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي  
إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ  
سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ فِي بَيْتِ إِسْرَائِيلَ وَ  
الْكَهْفِ وَمَرْيَمَ وَطُحَا وَالْأَنْبِيَاءِ لَمْ تَهْنُ مِنْ  
الْأَيَّامِ الْأُولَى وَهَنْ مِنْ تَلَادِي

اور ان کا نزول ابتداء ہی میں ہوا تھا۔ (لیکن اس کے باوجود ترتیب کے اعتبار سے یہ مؤخر ہیں)

۲۱۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَيْثَنِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
أَنْبَأَنَا أَبُو إِسْحَاقَ سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ تَعَلَّمْتُ سَبْعَ اسْمِ رَبِّكَ قَبْلَ أَنْ يَفْقَدَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۱۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ  
الْأَعْمَشِ عَنْ شَيْبَانٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَدْ عَلِمْتُ  
النَّبِيَّ إِذْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقْرَأُ هُنَّ اثْنَتَيْنِ اثْنَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَقَامَ  
عَبْدُ اللَّهِ وَدَخَلَ مَعَهُ عُلْفَةً وَخَرَجَ عُلْفَةً  
فَمَاتَا فَقَالَ عَشْرُونَ سُورَةً مِنْ أَوَّلِ الْمُفْصَلِ  
عَلَى تَأْلِيفِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَخْرَجَهُنَّ الْحَوَاصِلُ  
لَهُمُ التَّخَانُ دَعَا يَتَسَاءَلُونَ

۹۶۴۔ جبریل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن  
مجید کا دور کرتے تھے اور مسروق نے بیان کیا اولان سے  
عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ فاطمہ علیہا السلام نے بیان

عَلَيْهَا السَّلَامُ أَسْرَأَ إِلَى اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ جِبْرِيلَ يُعَاذُ مِنِّي  
بِالْقُرْآنِ كُلِّ سَنَةٍ وَإِنَّهُ عَاذَ مِنِّي  
الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا أَرَاهُ إِلَّا حَاضِرًا  
أَجَلِي ۝

کہا کہ مجھ سے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چپکے سے  
بتایا کہ جبریل علیہ السلام مجھ سے ہر سال قرآن مجید کا  
دور کرتے ہیں اور اس سال انھوں نے مجھ سے دومرتبہ  
دور کیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ میری  
مدتِ حیات پوری ہو گئی ہے ۝

۲۱۰۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قُزَّاعَةَ حَدَّثَنَا  
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجُودَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ  
وَأَجُودَ مَا يَكُونُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ لِأَنَّ جِبْرِيلَ  
كَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ حَتَّى  
يُنَسِّخَ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ فَإِذَا لَقِيَهِ جِبْرِيلُ كَانَ أَجُودَ  
بِالْخَيْرِ مِنَ الْيَرَّاحِ الْمُرْمِلَةِ ۝

۲۱۰۵۔ ہم سے یحییٰ بن قزاع نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن  
سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ثور بن عبد اللہ نے، ان سے عبد اللہ بن  
عبد اللہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم خیر کے معاملہ میں سب سے زیادہ سخی تھے اور رمضان  
میں آپ کی سخاوت کی تو کوئی حد و انتہا ہی نہیں تھی۔ کیونکہ رمضان کے  
بہینوں میں جبریل علیہ السلام آپ سے آکر ہر رات ملتے تھے یہاں تک کہ  
رمضان کا مہینہ ختم ہو جاتا۔ آپ ان راتوں میں حضور اکرم کے ساتھ  
قرآن مجید کا دور کیا کرتے تھے۔ جب جبریل علیہ السلام آپ سے ملتے تو اس  
زمانہ میں آنحضورؐ تیز ہوا سے بھی بڑھ کر سخی ہو جاتے تھے۔

۲۱۰۶۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا ابْنُ نَجَرَ  
عَنِ ابْنِ حَصِينٍ عَنْ ابْنِ مَالٍجٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ كَانَ جِبْرِيلُ يُحَرِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً فَتَعْرِضُ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ  
فِي الْعَامِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ وَكَانَ يَعْتَكِفُ كُلَّ  
عَامٍ عَشْرًا فَأَعْتَكَفَ عَشْرِينَ فِي الْعَامِ الَّذِي  
قُبِضَ فِيهِ ۝

۲۱۰۶۔ ہم سے خالد بن یزید نے حدیث بیان کی ان سے ابوبکر بن  
حدیث بیان کی، ان سے ابو حصین نے، ان سے ابو مالج نے اور ان سے  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جبریل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کے ساتھ ہر سال ایک مرتبہ قرآن مجید کا دور کیا کرتے تھے لیکن  
جس سال آنحضورؐ کی وفات ہوئی تھی اس میں آپ نے آنحضورؐ کے ساتھ  
دومرتبہ دور کیا۔ آنحضورؐ ہر سال دس دن کا اعتکاف کرتے تھے لیکن جس  
سال آپ کی وفات ہوئی اس سال آپ نے بیس دن اعتکاف کیا ۝

۹۶۵۔ بِأَنَّ النَّبِيَّ مِنَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۹۶۵۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ صحابہ جو قرآن مجید کی  
قرأت میں امتیاز رکھتے تھے ۝

۲۱۰۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غَمْرٍو حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
عَمْرِو عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ ذَكَرَ عَبْدُ اللَّهِ  
ابْنُ عَمْرِو وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ لَا أَنَا لُ  
أُحِبُّهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ  
وَسَالِمٍ وَمُعَاذٍ وَابْنِ كَعْبٍ ۝

۲۱۰۷۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان  
کی، ان سے عمرو نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے مسروق نے کہ عبد اللہ بن  
عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا اور فرمایا  
کہ اس وقت سے ان کی محبت میرے دل میں گھر کر گئی ہے جب سے میں نے  
آنحضورؐ کو یہ کہتے سنا کہ قرآن مجید کو چار اصحاب سے حاصل کرو۔ عبد اللہ بن  
مسعود، سالم، معاذ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم ۝

۲۱۰۸۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے شقیق بن سلمہ نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا کہ اللہ گواہ ہے۔ میں نے تقریباً ستر سو میں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے سن کر حاصل کی میں، اللہ گواہ ہے حضور اکرم کے صحابہ کو یہ بات اچھی طرح معلوم ہے کہ میں ان سب سے زیادہ قرآن مجید کا جانتے والا ہوں حالانکہ میں ان سے افضل و بہتر نہیں ہوں۔ شقیق نے بیان کیا کہ پھر میں مجلس میں بیٹھا تاکہ صحابہ کی رائے سن سکوں کہ وہ اس کے متعلق کیلکیتے ہیں لیکن میں نے کسی سے اس کی تردید نہیں سنی ہے۔

۲۱۰۹۔ مجھ سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی انھیں سفیان نے خبر دی انھیں اعمش نے خبر دی، انھیں ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے بیان کیا کہ ہم حفص میں تھے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے سورہ یوسف پڑھی تو ایک شخص بولا کہ اس طرح نہیں نازل ہوتی تھی، ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس سورت کی تلاوت کی تھی اور آپ نے میری قرات کی تحسین فرمائی تھی آپ نے محسوس کیا کہ اس کے منہ سے شراب کی بو آ رہی تھی، تو فرمایا کہ اللہ کی کتاب کے متعلق کذب بیانی اور

شراب نوشی جیسے گناہ ایک ساتھ کرتا ہے۔ پھر آپ نے اس پر حد جاری کر دائی ہے۔

۲۱۱۰۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے سلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مسروق نے بیان کیا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اس اللہ کی قسم جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں، کتاب اللہ کی جو سورت بھی نازل ہوئی اس کے متعلق میں جانتا ہوں کہ کہاں نازل ہوئی اور کتاب اللہ کی جو آیت بھی نازل ہوئی اس کے متعلق مجھے معلوم ہے کہ کس کے بارے میں نازل ہوئی اور اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ کوئی شخص مجھ سے زیادہ کتاب اللہ کا علم رکھتا ہے اور اوفٹ ہی اس کے پاس مجھے پہنچا سکتے ہیں (یعنی دور کی مسافت سے) تب بھی میں اس کے پاس پہنچوں گا (اور اس سے علم حاصل کر دوں گا)۔

۲۱۱۱۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ہام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قرآن مجید کو کن حضرا

۲۱۰۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ خَطَبَنَا عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ أَخَذْتُ مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضْعًا وَسَبْعِينَ سُورَةً - وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي مِنْ أَعْلَمِهِمْ بِكِتَابِ اللَّهِ وَمَا أَنَا بِخَيْرِهِمْ - قَالَ شَقِيقٌ فَجَلَسْتُ فِي الْحَلْقِ انْتَمِعَ مَا يَقُولُونَ فَسَامِعْتُ رَأْدًا يَقُولُ غَيْرَ ذَلِكَ ۝

۲۱۰۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنَّا بِحِفْصٍ فَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُودٍ سُورَةَ يُوسُفَ فَقَالَ رَجُلٌ مَاهُكَذَا أَنْزَلْتُ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحْسَنْتَ دَدَجَدَ مِنْهُ رِيحُ الْخَمْرِ فَقَالَ اتَّخَمْتُ أَنْ تُكْذِبَ بِكِتَابِ اللَّهِ وَتَشْرَبَ الْخَمْرَ فَضَرَبَهُ الْحَدَّ ۝

۲۱۱۰۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - وَاللَّهِ أَتَدْرِي لَوْلَا غَيْرُهُ مَا أَنْزَلْتُ سُورَةَ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ - أَيْنَ أَنْزَلْتُ وَلَا أَنْزَلْتُ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ فِيمَا أَنْزَلْتُ وَكَذَلِكَ أَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمُ مِنِّي بِكِتَابِ اللَّهِ يُبْلِغُهُ الْإِلَهُ لَكِنْ كُنْتُ إِلَيْهِ ۝

۲۱۱۱۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مُسْرٍ حَدَّثَنَا هَبْشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى

نے جمع کیا تھا، آپ نے فرمایا کہ چار اصحاب نے اور چاروں انصار کے قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں، ابی بن کعب، معاذ بن جبل، زید بن ثابت اور ابو زید رضوان اللہ علیہم، اس روایت کی متابعت فضل نے حسین بن واقد کے واسطے سے کہ ان سے ٹامہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے ۰

۲۱۱۲۔ ہم سے معنی بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن شہابی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ثابت بنانی اور ٹامہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک قرآن مجید کو چار اصحاب کے سوا اور کسی نے جمع نہیں کیا تھا، ابو الدرداء، معاذ بن جبل، زید بن ثابت اور ابو زید رضی اللہ عنہ۔ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابو زید رضی اللہ عنہ کے وارث ہم ہیں۔

۲۱۱۳۔ ہم سے صدق بن فضل نے حدیث بیان کی، انھیں یحییٰ نے خبر دی۔ انھیں سفیان نے، انھیں حبیب بن ابی ثابت نے، انھیں سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ہم میں سب سے اچھے قاری ہیں، اس کے باوجود ہم اُن کی قراءت (اگر کسی آیت کی تلاوت منسوخ ہوگئی ہے، چھوڑ دیتے ہیں۔ حالانکہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہن مبارک سے حاصل کیا ہے۔ میں اسے کسی اور وجہ سے اسے نہیں چھوڑتا (بلکہ چھوڑنے کی وجہ آنفقور) کا ارشاد ہوتا ہے کہ آیت منسوخ ہوگئی، اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے کہ ہم جب کسی آیت کو منسوخ کرتے ہیں یا اسے بھلا دیتے ہیں تو اس سے بہتر نہ تھے میں یا اسی کی مثل ۰

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِمَّنْ أَلْصَقَ بِأَبِي بَنِي كَعْبٍ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَأَبُو زَيْدٍ تَابَعَهُ الْفَضْلُ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ ۰

۲۱۱۲۔ حَدَّثَنَا مَعْنَى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُنْثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي ثَابِتُ الْبُنَّانِيُّ وَثُمَامَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يَجْمَعُ الْقُرْآنَ غَيْرَ أَرْبَعَةٍ۔ أَبُو الدَّرْدَاءِ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَأَبُو زَيْدٍ۔ قَالَ وَنَحْنُ وَرَثَتُهُ ۰

۲۱۱۳۔ حَدَّثَنَا مَدَقَّةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ ابْنُ أُمُّرَأَاتَا دِرْثَالَتْنِغُ مِنْ لَحْنِ أَبِي دَاوُدَ يَقُولُ۔ أَخَذْتُكَ مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَتْرُكُهُ لِحْنِي قَالَ اللَّهُ تَعَالَى مَا تَسْخَرُ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِمَّنْهَا أَوْ مِثْلَهَا ۰

کی وجہ آنفقور) کا ارشاد ہوتا ہے کہ آیت منسوخ ہوگئی، اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے کہ ہم جب کسی آیت کو منسوخ کرتے ہیں یا اسے بھلا دیتے ہیں تو اس سے بہتر نہ تھے میں یا اسی کی مثل ۰

الحمد لله، تفہیم البخاری کا بیسواں پارہ مکمل ہوا

ثم الحمد لله

تفہیم البخاری کی جلد دوم ختم ہوئی



# تفاسیر و علوم قرآنی اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر دارالاشاعت کی مطبوعہ مستند کتب

## تفاسیر و علوم قرآنی

تفسیر عثمانی ہدایہ فی تفسیر القرآن مجید ۱ جلد	مولانا ابوالوفاء محمد امجد عثمانی، مفتاح جہان، دارالعلوم دیوبند
تفسیر مظہری اردو ۱۲ جلدیں	حاجی محمد حسن عثمانی، دارالعلوم دیوبند
قصص القرآن ۴ حصے دار ۲ جلدیں	مولانا صفی الرحمن سیویں، دارالعلوم دیوبند
آرٹ آف القرآن	مدرسہ اسلامیہ، دارالعلوم دیوبند
قرآن اور تاجوت	ابو نعیم شریف، دارالعلوم دیوبند
قرآن نامہ اور تفسیر و تفسیر	ڈاکٹر مفتاحی، دارالعلوم دیوبند
نظائر القرآن	مولانا عبدالرشید نعمانی، دارالعلوم دیوبند
قاموس القرآن	حاجی مفتاحی، دارالعلوم دیوبند
قاموس الفاظ القرآن الکرم (عربی، انگریزی)	ڈاکٹر عبدالرشید نعمانی، دارالعلوم دیوبند
ملک الیقین فی مناقب القرآن (عربی، انگریزی)	حاجی مفتاحی، دارالعلوم دیوبند
احسن قرآنی	مولانا اشرف علی محمد نعمانی، دارالعلوم دیوبند
قرآن کی باتیں	مولانا احمد سعید صاحب، دارالعلوم دیوبند

## حدیث

تفسیر البخاری مع ترجمہ و شرح اردو ۳ جلد	مولانا محمد عبدالرشید، دارالعلوم دیوبند
تفسیر مسلم ۱۰ جلد	مولانا زکریا آصفی، دارالعلوم دیوبند
جامع ترمذی ۱۰ جلد	مولانا غفران احمد صاحب، دارالعلوم دیوبند
سنن ابوداؤد شریف ۱۰ جلد	مولانا سید احمد صاحب، دارالعلوم دیوبند
سنن نسائی ۱۰ جلد	مولانا افضل احمد صاحب، دارالعلوم دیوبند
معارف الحدیث ترجمہ و شرح ۱۲ جلد ۱۲ حصے	مولانا محمد تقی نعمانی، دارالعلوم دیوبند
مشکوٰۃ شریف مترجم مع عنوانات ۳ جلد	مولانا مہدی الرحمن، دارالعلوم دیوبند
ریاض الصالحین مترجم ۲ جلد	مولانا ابراہیم نعمانی، دارالعلوم دیوبند
الادب المفرد کامل ترجمہ و شرح	ڈاکٹر امام حسین، دارالعلوم دیوبند
مناہج برقی بدیع شریف مشکوٰۃ شریف و دیگر کتب	مولانا عبدالرشید نعمانی، دارالعلوم دیوبند
تقریر نگاری شریف ۴ حصے کامل	مولانا عبدالرشید نعمانی، دارالعلوم دیوبند
تحریر نگاری شریف ۱ جلد	مولانا عبدالرشید نعمانی، دارالعلوم دیوبند
تفہیم اللفظیات ۲ جلد	مولانا عبدالرشید نعمانی، دارالعلوم دیوبند
شرح الیقین نووی ترجمہ و شرح	مولانا مفتاحی، دارالعلوم دیوبند

ناشر: دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ لاہور  
 لاہور، پاکستان، فون: ۳۷۳۳۳۳۳ (۱۱ خطے)  
 دیگر اداروں کی کتب دستیاب ہیں لیکن مکمل طور پر ان کے کتب خانوں سے دستیاب نہیں ہوتیں۔